علم و حکمت
(قرآن اور حدیث کی روشنی میں)
علامہ محقق محمدی رے شہری
جلد اول
موسسہ امام المنتظر (ع) قم

400/-

(قرآن اور حدیث کی روشنی میں)

مؤلف: محمدی رے شہری

جلد اوّل

مؤسسۃ الامام المنتظر (عج)

ترجمہ: ہیئت علمی مؤسسہ امام المنتظر (عج)

نام کتاب............علم وحکمت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

تألیف............محمد محمدی رے شہری

ترجمہ............ہیئت علمی مؤسسہ امام المنتظر (عج)

کمپوزنگ............سید نجم عباس نقوی

اڈیشن............اول - ۱۳۸۱

تعداد ۱۰۰۰

لیتوگرافی و چاپ .... جزایری - شریعت

تلفن : ۷۷۴۳۳۰۰

شابک : ۳ - ۲۹ - ۷۴۰۸ - ۹٦٤

مؤسسہ امام المنتظر

خیابان انقلاب - کوچه ۱۷ - روبروی مسجد گذر قلعه

قم - ایران ص - پ : ۳۶۸۳ - ۳۷۱۸۵ تلفاکس : ۷۷۴۵۶۴۵ تلفن : ۷۷۳۶۷۶۰ همراه : ۲۱۲۰۹۳۵ - ۰۹۱۱

E-mail:Montazar12@Hotmail.com

حرف ناشر:

علم وحکمت کے موضوع پر آیات الہٰی اور حضرات معصومین علیہم السلام کے اقوال زریں کا مجموعہ اس کتاب میں ہے ان آیات وروایات کے حوالہ جات کے ذکر سے کتاب کی انفرادیت اور افادیت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے اس اعتبار سے یہ کتاب اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے واضح رہے اس سلسلے میں معتبر شیعہ سنی منابع سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اس کے ترجمہ کی اشاعت کے سلسلے میں ہم اس کے مؤلف جناب حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ آقای محمدی رے شہری کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس بارے میں اظہار خرسندی فرمایا مؤسسہ امام المنتظر (عج) علمی حلقوں میں تقریباً ایک نیا نام ہے تاہم اس مؤسسہ نے اپنی بساط کے مطابق مختصر مدت میں اردو قارئین کے لئے چند اہم کتابیں شائع کی ہیں جن میں مفاتیح الجنان کا اردو ترجمہ، عدالت اجتماعی، پیام امام زمانہ وغیرہ شامل ہیں

اس کے علاوہ مؤسسہ نے عربی، فارسی اور انگلش زبانوں میں بھی ابھی تک مجموعی طور پر پچیس (۲۵) کتب شائع کی ہیں۔

مؤسسہ امام المنتظر (عج)

قم المقدس ایران

فہرست

پہلا حصہ علم

دوسرا حصہ حکمت

تیسرا حصہ مبادی حکمت

پہلی فصل علم وحکمت کے مبادی

دوسری فصل عقلی معارف کے اسباب

تیسری فصل قلبی معارف کے اسباب

چوتھی فصل الہام کے سرچشمے

چوتھا حصہ موانع

پانچواں حصہ تحصیل علم

تیسری فصل آداب تحصیل علم

چوتھی فصل آداب سوال

الف: ضروری امور

پانچویں فصل تحصیل علم کے احکام

چھٹا حصہ تعلیم

تیسری فصل آداب تعلیم

چوتھی فصل جواب کے آداب

ساتواں حصہ عالم

پہلی فصل عالم کی فضیلت

تیسری فصل عالم معلم اور طالب علم کے حقوق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی عبدہ المصطفی محمد و آلہ الطاہرین و خیار صحابتہ اجمعین

ممکن ہے اسلامی علم و حکمت سے آشنائی، بنیادی اور عظیم ترقی کے لئے موثر قدم اور دور حاضر کے مشکلات برطرف کرنے کا باعث ہو حالانکہ تنہا علم اپنی تمام تر حیرت انگیزیوں اور چکا چوند کرنے والی ترقیوں کے باوجود انسانی معاشرہ کی اساسی مشکلوں کو حل کرنے سے قاصر رہا ہے۔

تاریخ اسلام میں حدیث کی تدوین کے آغاز سے ہی ہر آنے والے دور میں علم و حکمت کے موضوع پر اسلامی موقف کو واضح کیا جاتا رہا ہے اور اسلامی تعلیمات میں ان دونوں عناوین پر بھرپور توجہ دی گئی ہے۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ ہم نے ابھی تک محدثین کی تالیفات میں اسلامی نصوص کا ایسا مستقل مجموعہ محققین کے ہاتھوں میں نہیں دیکھا ہے کہ جو موضوعات اور ابواب پر مشتمل ہو۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے "موسوعۃ میزان الحکمۃ" کا مستقل چوتھا مجموعہ ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے علم و حکمت کے سلسلہ میں برسوں کی تحقیق اور سعی پیہم کا نتیجہ ہے اس موضوع پر اسلامی نصوص و احادیث کو پہلی بار شائقین کے لئے موضوع وار پیش کیا جا رہا ہے۔

اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ قرآن مجید اور فریقین کے طریق سے وارد ہونے والی اسلامی احادیث کی روشنی میں علم و حکمت، حقیقت علم، آثار علم، مقدمات و موانع حکمت، تعلیم و تعلم

اور عالم کے بارے میں اسلامی نظریات کو صاحبان علم کی خدمت میں پیش کیا جائے۔

واضح رہے کہ کتاب "العقل و الجهل فی الکتاب والسنة" "موسوعۂ میزان الحکمۃ" کا پانچواں مجموعہ ہے اور قرآن وحدیث کی رو سے معرفت شناسی سے مربوط مباحث کی تکمیل کے لئے اس کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

امید ہے کہ ایک دن وہ آئیگا کہ جب دنیا کے گوشہ وکنار سے تمام محققین خصوصاً دینی و اسلامی طلبہ اسلام کی ہدایات سے استفادہ کرتے ہوئے خود کو نور علم وحکمت سے آراستہ کرکے دنیا میں علم کی روشنی پھیلادیں گے اور علم کو سرمایہ داروں اور مستکبرین کی غلامی سے نجات دلاکر انسانیت کے حوالے کردیں گے۔

آخر میں میں مرکز تحقیقات "دار الحدیث" کے ان برادران محترم کا تہِ دل سے شکر گذار ہوں کہ جنہوں نے اس نفیس مجموعہ کی تالیف میں میری مدد کی ہے خصوصاً برادر محترم جناب حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ رضا برنجکار کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب میں مرقوم احادیث کی ذمہ داری قبول کی ہے۔

خدا ان لوگوں کو دنیا وآخرت میں جزائے خیر عطا کرے۔

محمد رے شہری

۱۹، ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

﴿قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب﴾

﴿آپ کہہ دیجئے کہ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو نہیں جانتے؟ اس بات سے نصیحت تو صرف صاحبان عقل حاصل کرتے ہیں﴾

اسلام کی طرح کسی بھی مکتب فکر نے علم وحکمت کی قدر ومنزلت نہیں بیان کی ہے اور نہ ہی کسی مذہب نے مذہب اسلام کے مانند لوگوں کو جہل ونادانی سے دور رہنے کی تاکید کی ہے۔

اسلام کے نقطۂ نظر سے علم تمام اقدار کی اساس اور جہل تمام سماجی وانفرادی مفاسد کی جڑ ہے

اسلام کے نقطۂ نظر سے انسان اپنے تمام حرکات وسکنات میں علم وحکمت کا محتاج ہے لہذا اس کے عقائد واخلاق اور اعمال وکردار بھی کو علمی اساس پر استوار ہونا چاہئے۔

علم وحکمت سے متعلق اسلامی نظریات کو پیش کرنے میں جو چیز سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے وہ یہ ہے کہ دین اسلام کس علم کو اہمیت دیتا ہے؟ کونسا علم، انسانی قدرو قیمت کا معیار اور تمام اخلاقی اقدار کی بنیاد ہے؟ کونسا علم دلوں کو زندہ اور انسانوں کی ہدایت کرتا ہے؟ کس علم کو اسلامی روایات میں منفعت بخش خزانہ شمار کیا جاتا ہے؟ اور کس علم کو میراث انبیاء، شرط عمل اور ایمان کے کمال کا معیار بتایا گیا ہے؟ کونسا علم انسان کو خدا کا محبوب اور آسمانی فرشتوں میں مکرم بنا دیتا ہے؟ کس علم کے باعث کائنات کی ہر شی انسان کے لئے استغفار کرتی ہے اور عالم کے لئے جنت کی راہ آسان ہو جاتی ہے؟

بہر حال ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ کس علم کی تعلیم وتعلم کے متعلق دین اسلام نے اس قدر توجہ

دلائی ہے؟ اور اسلامی روایات میں کس قسم کے علماء کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ دین اسلام نے کس علم کے سلسلے میں تاکید کی ہے کیا کوئی خاص قسم کا علم ہے؟ یا تمام علوم وفنون اسلام کی نظر میں قدر و قیمت کے لحاظ سے یکساں ہیں اور ان فضائل کے حامل ہیں۔

اسلامی روایات میں علم کا مفہوم

اسلامی روایات میں لفظ علم وحکمت کے مقام استعمال میں غور وفکر کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عام طور پر اسلام میں علم کے دو مفہوم ہیں ایک کو علم کی اصل وحقیقت اور دوسرے کو فرعی اور ظاہری علم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسکی وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے کہ اسلام کی نظر میں علم دو زاویہ کا مجموعہ ہے ایک حقیقت اور جوہر علم ہے دوسرا ظاہر اور غلاف علم ہے۔ اور تمام رائج علوم چاہے وہ اسلامی ہوں یا غیر اسلامی فرعی اور ظاہری علم ہیں علم کی حقیقت اور اس کا جوہر کچھ اور ہے۔

جس وقت ہم ان آیات کی تلاوت کرتے ہیں ﴿شهد اللـه انه لا الـه الا هو والـملائكة و اولو العلم (البقرة ۱۸۰)﴾ اور ﴿و يرى الذين اوتو االعلم الذى انزل اليک من ربک هو الحق (فاطر ۲۸)﴾ اور ﴿انـمـا يـخشىٰ الله من عباده العلماء (صحابہ)﴾ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں علم سے مراد حقیقت اور جوہر علم ہے اور جب ہم ان آیات کا ورد کرتے ہیں ﴿و اضله الله على علم (الشوریٰ ۳)﴾ اور ﴿وما تفرقوا الله الا من بعد ما جاء هم العلم (الشوریٰ ۱۴)﴾ اور ﴿وما اختلف الذين اوتوا الكتاب الا من بعد ما

جاء هم العلم (آل عمران ۔ ۱۹) ﴾ تو آن سے مراد فرعی اور ظاہری علم ہوتا ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ، آخر حقیقتِ علم کیا ہے؟ اور حقیقی علم کو ظاہری علم سے کس طرح علیحدہ کیا جاسکتا ہے؟ یا پھر اس حقیقی علم کو کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے؟

حقیقت علم

درحقیقت علم ایک نور ہے جس کی روشنی میں انسان، کائنات کا کما حقہ مشاہدہ کرتا ہے اور اپنے وجود کی حقیقت وحیثیت سے آگاہی حاصل کرلیتا ہے، نور علم کے بہت سے مراتب ہیں بلند ترین مرتبہ، نہ صرف یہ کہ انسان کو راہ تکامل سے آشنا کرتا ہے بلکہ اسے راہ تکامل پر کھینچ لاتا ہے یہاں تک کہ وہ انسانیت کے اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرلیتا ہے۔

قرآن مجید اس نور کے سلسلے میں بڑی صراحت کے ساتھ فرماتا ہے ﴿ کیا جو شخص مردہ تھا پھر ہم نے اسے حیات عطا کی اور اس کے لئے ایک نور قرار دیا جس کے سہارے وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے اسکی مثال اس شخص کی سی ہے جو تاریکیوں میں ہو اور ان سے نکل بھی نہ سکتا ہو اسی طرح کفار کے لئے ان کے اعمال کو آراستہ کر دیا گیا (الانعام ۔ ۱۲۲) ﴾ دوسرے لفظوں میں یوں ارشاد ہوتا ہے ﴿ کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو نہیں جانتے ہیں (الزمر ۔ ۹) ﴾۔

امام امیر المومنین علی علیہ السلام اس نور کی عظمت اور اس کی اہم ترین خصوصیت یعنی بشر کو انسانیت کے اعلیٰ مقاصد تک پہنچانا، اس سلسلے میں اللہ کی طرف رغبت کرنے والے انسان کے اوصاف میں فرماتے ہیں "بیشک اس نے اپنی عقل کو زندہ رکھا اور خواہشات نفسانی کو موت کی نیند سلا دیا یہاں تک کہ بدن کا عظیم شخیم حصہ بھی گھل گیا اور بھاری بھرکم جسم ہلکا ہو گیا اس کے لئے پے در پے نور ہدایت کی چمک نے نہ صرف یہ کہ راہ روشن کردی بلکہ اسے اسی راہ پر لگا دیا اور پھر تمام

دروازے اس کے لئے باب سلامتی اور قیام گاہ ابدیت تک کی رسائی میں مددگار ثابت ہوئے اس نے بڑے پرسکون اور پرامن ماحول میں اپنی منزلِ مقصود پر قدم رکھا کیونکہ اس نے اپنے قلب کو استعمال کیا اور اپنے پروردگار کو راضی وخوشنود کرلیا"۔

یقیناً وہ آیات اور احادیث جو انسان کی نورانیت کو معاشرہ میں صحیح راہ پر چلنے اور کمال مطلق کی طرف گامزن ہونے کا مقدمہ قرار دیتی ہیں یا علم کو نور سے تعبیر کرتی ہیں یا علم کو نیک اعمال اور پسندیدہ صفات کے ہمراہ رسالت پر ایمان کا لازمہ قرار دیتی ہیں دراصل وہ حقیقتِ علم اور اس کے جوہر کی وضاحت کرتی ہیں۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ یہی نور اصل علم ہے اور سارے رائج علوم اس کی فرع ہیں ان علوم و فنون کی قدر و قیمت اسی علم کی بدولت ہے۔

بیشک یہی جوہر علم دیگر علوم وفنون کو قیمتی بناتا ہے یعنی یہی جوہر علم ان علوم کو انسانیت کی خدمت اور اس کے تکامل وسعادت کیلئے قرار دیتا ہے ورنہ بغیر اس کے نہ صرف یہ کہ علم اپنے آثار وفوائد کھو بیٹھے گا بلکہ انسانی اقدار کے متضاد عنصر میں تبدیل ہو جائے گا۔

اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں: حقیقی اور اصلی علم کی قدر و قیمت مطلق (بلا قید وشرط) ہے جبکہ رسمی علوم وفنون کی قدر و قیمت مطلق نہیں ہے بلکہ مشروط ہے اور ان علوم کے مفید ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس سے بشریت کی خدمت کی جاسکے لیکن جب یہ علوم جوہر علم سے خالی ہونگے تو اس وقت ان سے انسانیت کی خدمت نہیں لی جاسکے گی۔ بلکہ انہیں بشریت کے خلاف استعمال کیا جائیگا۔

قابل توجہ بات یہ ہے جب علم اپنے اصل جوہر وخاصیت کو کھو بیٹھتا ہے تو نہ صرف یہ کہ جہل کے برابر ہو جاتا ہے بلکہ جہالت ونادانی سے زیادہ ضرر رساں ثابت ہوتا ہے کیونکہ ایسا علم انسان کو تیزی سے انحطاط اور پستی کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

علم جب بھی اپنی اصلیت اور حقیقی سمت سے ہٹ جاتا ہے تو اسکی مثال اس راہنما کی سی

ہو جاتی ہے کہ جو انسان کو سیدھے راستہ کی ہدایت کرنے کے بجائے اسے گمراہی کے راستہ پر لگا دیتا ہے۔

پھر ایسا علم جتنی ترقی کرے گا انسانی معاشرہ کیلئے وہ اتنا ہی زیادہ خطرناک ثابت ہوگا۔

دور حاضر میں سماج کو سب سے بڑا خطرہ جو لاحق ہے وہ یہ کہ علم نے بے پناہ ترقی پائی ہے مگر اس نے جوہر علم اور اپنی صحیح سمت کو گنوا دیا ہے اور اب اسے انسانیت کے انحطاط میں استعمال کیا جا رہا ہے۔

ذرا سا غور و فکر کرنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دور حاضر میں علم نے انسانی معاشرہ کو کن کن آفتوں میں مبتلا کر دیا ہے اور ہم یہ بھی سمجھ جاتے ہیں کہ بڑی طاقتوں کے سلاح علم سے لیس ہونے کے سبب آج انسان کو کیسی کیسی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ لٹیروں نے یعنی جن لوگوں نے انسان کی مادی و معنوی صلاحیت کو سلب کرنے کے لئے علم کا سہارا لیا ہے انہوں نے کس سنگدلی کا مظاہرہ کیا ہے اور کسی کو نہیں بخشا ہے۔

برشٹ کہتا ہے: آج کا انسان علم سے بیزار ہے کیونکہ اسی علم نے فاشزم کو جنم دیا ہے اور اسے بشریت پر مسلط کر دیا ہے اسی علم نے سب سے پہلے بھوک اور فقیری کو اتنی وسعت دی ہے کہ جس کے سبب آج دنیا میں ہر تین آدمی میں سے دو بھوکے ہیں۔

کیا چوری، بھوک، قتل و غارت اور فتنہ و فساد کے وسائل کو "علم" کا نام دیا جا سکتا ہے؟

کیا جو علم و دانش سماج اور بشریت کو فتنہ و فساد اور تباہی و بربادی کی طرف کھینچ لائے اسے علم اور نور سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟ اسے تو جہالت و تاریکی ہی کہا جا سکتا ہے۔

یہیں سے ہمارے نبیؐ کے کلام مقدس کے دقیق معنی روشن ہو جاتے ہیں آپ فرماتے ہیں: "بعض علوم جہالت و نادانی ہیں"۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ علم کیسے جہالت و نادانی کا باعث ہوتا ہے۔ کیا یہ تناقض گوئی

نہیں ہے؟ لیکن ذرا سے غور وفکر کے بعد یہ معمہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ: نہ صرف یہ کہ کلام میں تناقض نہیں ہے بلکہ بہت گہرا اور معنی خیز کلام ہے۔ جس وقت علم اپنی اصلیت اور حقیقت کو گنوا دیتا ہے تو اس وقت علم اور جہالت میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا ہے اسی لئے حضرت علیؑ فرماتے ہیں: "اپنے علم کو جہالت میں تبدیل نہ کرو یعنی اسے اس طرح استعمال نہ کرو کہ وہ اپنی خاصیت کھو بیٹھے کہ پھر اسے علم نہ کہا جاسکے۔

آج علوم اپنا جوہر گم کرنے اور اپنی صحیح وسیدھی راہ سے ہٹ جانے کی وجہ سے جہالت کی مانند انسان کے لئے زہر ہلاہل بن گیا ہے۔

بلکہ جہالت سے بھی زیادہ ضرررساں ثابت ہورہے ہیں۔

مولیٰ امیر المومنین علی علیہ السلام نے کیا خوب اور دقیق فرمایا ہے کہ:

"کتنے ہی عالم ہیں کہ جنہیں انکی جہالت نے ہلاک کردیا ہے اور جہالت کی وجہ سے انکا علم کوئی فائدہ نہ پہنچا سکا"۔

جو عالم اپنی جہالت کے سبب ہلاک ہو جاتا ہے یقیناً وہ قابل افسوس ہے جس وقت سعد ابن ابی وقاص نے اپنی روداد سفر پیغمبر اسلامؐ کے سامنے بیان کی اور ایک قوم کا تذکرہ اس طرح کیا اے نبیؐ میں ایک ایسی قوم کے پاس سے آرہا ہوں کہ ان میں اور ان کے جانوروں میں کوئی فرق نہیں ہے تو رسول خداؐ نے فرمایا: اے سعد! کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات بتاؤں؟ ایک ایسا بھی گروہ ہے جو ان نادانوں کے برعکس سب کچھ جانتا ہے پھر بھی وہ انہیں جیسے جاہل ہیں۔

یہ کلام ہمارے دور کے علوم کی حقیقت کو اچھی طرح واضح کردیتا ہے آج کا متمدن اور ترقی یافتہ سماج درحقیقت اپنی جہالت اور نادانی کا شکار ہے۔ دور حاضر میں بشر اپنی علمی توانائی کے سبب فضاؤں کو چیرتا ہوا چاند پر پہنچ گیا لیکن وہ آج تک انسان کو کمال مطلق کی راہ پر لگانے اور

اسے انسانیت اور اسکا تکامل سمجھانے سے قاصر ہے۔

حقیقی علم کی خصوصیات

قرآن واحادیث میں حقیقی علم کی خصوصیات اور اس کے آثار وعلامات کو حکمت کی حقیقت، خصائص اور اسکے آثار وعلامات کے مثل قرار دیا گیا ہے اسلام کے نقطۂ نظر سے علم وعقل کے حقیقی مفاہیم کے سمجھنے میں تشبیہ یا مثال بہت مدد کرتی ہے عنقریب آپ ان خصوصیات کی تفصیل اس اور دوسری کتاب 'جہل وعقل قرآن وحدیث کی روشنی میں) میں ملاحظہ کریں گے فی الحال ہم اہم ترین خصوصیات کی ایک فہرست کے پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں:

۱۔ نورِ علم کی جڑ انسان کی فطرت میں پیوست ہے:

وہ روایات جو فطری طور پر علم کا مرکز قلب کو قرار دیتی ہیں یا علم کو دو حصوں ''مطبوع و مسموع'' میں تقسیم کرتی ہیں۔ یا علم کو اس نور سے تعبیر کرتی ہیں کہ جسے خداوند متعال جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے بلکہ تمام آیات واحادیث جن میں اللہ کی معرفت کو فطری بتایا گیا ہے سبھی اسی خصوصیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

۲۔ جوہر علم کی ایک حقیقت ہے:

جوہر علم کی صرف ایک حقیقت ہے جبکہ اسکے برخلاف ''رسمی علوم'' کہ جنھیں احادیث میں ''سمعی علوم'' کہا گیا ہے کی بہت سی شاخیں ہیں۔

اور شاید اس مقولہ سے ''علم تو بس ایک نقطہ ہے جسے جاہلوں نے بڑھا دیا ہے'' اسی خاصیت کی طرف اشارہ ہو۔

۳۔ علم کی حقیقت، ایمان سے جڑی ہوئی ہے:

قرآن واحادیث میں اس حقیقت پر بڑا زور دیا گیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ غیر مومن

انسان حقیقی مفہوم کا عالم ہو ہی نہیں سکتا مولا امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں: ''علم اور ایمان جڑواں بھائی اور دو گہرے دوست ہیں جن کے درمیان جدائی ناممکن ہے۔

۴۔ علم خوف الٰہی کے ساتھ:

قرآن مجید کی نظر میں علم اور خوف خدا ایک ساتھ ہیں۔ اسی لئے یہ آسمانی کتاب بڑی صراحت کے ساتھ اپنے موقف کا اعلان کرتے ہوئے آواز دے رہی ہے ﴿اللہ سے صرف اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں﴾۔

قابل غور بات یہ ہے کہ خوف الٰہی کے انحصار کا تذکرہ قرآن مجید کی اس آیت میں علوم طبیعی کے تذکرہ کے بعد آیا ہے پوری آیت ملاحظہ ہو ارشاد ہے کہ (کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر ہم نے اس کے ذریعہ مختلف قسم کے پھل پیدا کئے اور پہاڑوں کے سینے میں مختلف رنگ کے سفید و سرخ راستے پیدا کئے جن میں کچھ تو بالکل سیاہ ہیں اور انسانوں چوپایوں اور جانوروں میں بھی مختلف رنگ کی مخلوقات پائی جاتی ہیں لیکن خدا سے ڈرنے والے بیشک اس کے بندوں میں صرف علماء ہیں، بیشک اللہ صاحب عزت اور بہت بخشنے والا ہے)۔

یہاں سے یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ علوم طبیعی بھی خوف خدا پیدا کرتے ہیں بشرطیکہ اسکے ساتھ حقیقتِ علم کا نور ہدایت کرنے والا ہو۔ اور عالم طبعیات کو نور علم سے دیکھتا ہے اور اسی نور سے کائنات کے حیرت انگیز ظواہر میں غور و فکر کرتا ہے۔

۵۔ پسندیدہ اخلاق نور علم کا نتیجہ ہے:

پاکدامنی بلند اخلاق پسندیدہ صفات علم کی حقیقی نورانیت ہی کا نتیجہ ہیں اور اس خصوصیت پر اسلامی روایات میں بے حد زور دیا گیا ہے حضرت امام امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

جیسے جیسے انسان کا علم بڑھتا جاتا ہے اسی تناسب سے تحفظ نفس کی طرف اسکی توجہ بڑھتی جاتی ہے اور انسان اصلاح نفس کے لئے پوری طاقت لگا دیتا ہے۔

۶۔ علم اور عمل صالح ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں:

نور علم کی روشن ترین خصوصیت "عمل صالح" ہے۔جس کے بارے میں بہت سی روایات میں تاکید کی گئی ہے ان روایات میں نیک اعمال کو علم کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔عمل کے بغیر انسان کے وجود سے علم کا چراغ خاموش ہو جاتا ہے۔

نور علم کے حصول کا راستہ:

آپ اس کتاب میں ملاحظہ کریں گے کہ رسمی علوم کا سرچشمہ قوتِ حس اور عقل ہے اور ان علوم کے حصول کا راستہ، تعلیم و تعلم ہے اور نور علم کا منبع فقط دل ہے مگر یہ کہ سیکھا نہیں جاسکتا بلکہ اس کے حصول کی راہ میں پہلا قدم، موانع کو دور کرنا، دوسرا قدم اس کی تجلی کے لازم و ضروری اسباب و شرائط کا فراہم کرنا ہے۔

نور علم فطرتِ بشر میں پیوست ہے اور اس کا حصول یہ ہے کہ فطرت کے نکھار کے اسباب فراہم کر دئے جائیں تو یہ علم خود بخود ظاہر ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی اکرمؐ سے مروی ہے:

"علم تمہارے دلوں میں فطری عطیہ ہے اہل معنویت اور روحانیوں کے آداب سے اپنے آپکو سنوار لو تو علم تمہارے اوپر ظاہر و آشکار ہو جائے گا۔"

نور علم کو حاصل کرنے کے سلسلہ میں طالب علم کا فریضہ صرف یہی نہیں ہے کہ وہ ظہور و شہود کے لئے زمین ہموار کرے بلکہ علم کا فروزاں چراغ، صالح افراد کے لئے الٰہی عطیہ ہے جو انہیں عالم غیب سے عطا ہوتا ہے اور ان کے دل کی گہرائیوں کو منور کر دیتا ہے: بے شک علم، نور اور ایک تجلی ہے جسے اللہ اپنے اولیاء کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

قابل توجہ اور اہم بات یہ ہے کہ: نور علم اگر چہ قابل تعلیم و تعلم نہیں ہے لیکن اس کے مقدمات کا فراہم کرنا بہر حال ضروری ہے اور اولیاء عظام، اوصیاء کرام اور ان کے وارثوں یعنی علماء ربانی کا اہم ترین فریضہ اس علم کے مقدمات کی تعلیم دینا ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس کتاب میں، تعلیم و تعلم اور عالم کے جو کچھ آداب واحکام بیان
کیے گئے ہیں در حقیقت یہ تمام نور علم کے مقدمات کی تحصیل کے بارے میں ہیں جنکی اساتذہ اور
دینی طلبہ کو اشد ضرورت ہے ہمیں امید ہے کہ اساتذہ اور طلاب کرام جب ان آداب واحکام کو
اہمیت دیں گے تو تمام علمی فروعات میں نور علم سے مستفیض ہوں گے۔

✿✿✿✿✿

پہلا حصہ

علم

اس حصہ کی فصلیں:

الفصل الأوّل

حَقيقَةُ العِلمِ

الكتاب

﴿شَهِدَ اللهُ أنَّهُ لا إلٰهَ إلّا هُوَ والمَلائِكَةُ وأُولُوا العِلمِ قائِمًا بِالقِسطِ لا إلٰهَ إلّا هُوَ العَزيزُ الحَكيمُ﴾[1].

﴿ويَرَى الَّذينَ أُوتُوا العِلمَ الَّذي أُنزِلَ إلَيكَ مِن رَبِّكَ هُوَ الحَقَّ ويَهدي إلىٰ صِراطِ العَزيزِ الحَميدِ﴾[2].

﴿ولِيَعلَمَ الَّذينَ أُوتُوا العِلمَ أنَّهُ الحَقُّ مِن رَبِّكَ فَيُؤمِنوا بِهِ فَتُخبِتَ لَهُ قُلوبُهُم وإنَّ اللهَ لَهادِ الَّذينَ آمَنوا إلىٰ صِراطٍ مُستَقيمٍ﴾[3].

﴿إنَّما يَخشَى اللهَ مِن عِبادِهِ العُلَماءُ﴾[4].

الحديث

١ ـ رسول الله ﷺ: العِلمُ عِلمانِ: عِلمٌ فِي القَلبِ فَذاكَ العِلمُ النّافِعُ، وعِلمٌ عَلَى اللِّسانِ فَتِلكَ حُجَّةُ اللهِ عَلىٰ عِبادِهِ[5].

٢ ـ عنه ﷺ: العِلمُ نورٌ وضِياءٌ يَقذِفُهُ اللهُ في قُلوبِ أولِيائِهِ، ونَطَقَ بِهِ عَلىٰ لِسانِهِم[6].

پہلی فصل

حقیقتِ علم

﴿اللہ خود گواہ ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ملائکہ اور صاحبان علم گواہ ہیں کہ وہ عدل کے ساتھ قائم ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور وہ صاحب عزت وحکمت ہے﴾

﴿اور جن لوگوں کو علم سے نوازا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے بالکل حق ہے اور وہ (نبیؐ) خدائے غالب اور قابل حمد وثنا کی طرف ہدایت کرنے والا ہے﴾

﴿اسلئے بھی کہ صاحبان علم کو معلوم ہو جائے کہ یہ (قرآن) پروردگار کی طرف سے برحق ہے اور اس طرح وہ ایمان لے آئیں اور پھر ان کے دل اس کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار کریں اور یقیناً خدا صاحبان ایمان کو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والا ہے﴾

﴿بیشک اللہ سے ڈرنے والے اس کے بندوں میں صرف صاحبان علم ومعرفت ہیں﴾

حدیث شریف

۱۔ رسول خداؐ: علم دو طرح کا ہوتا ہے ایک وہ علم جو دل میں ہوتا ہے اور یہی علم مفید ہے اور ایک وہ علم جو زبان پر جاری ہوتا ہے یہ وہ علم ہے جو بندوں پر اللہ کی حجت ہے۔

۲۔ رسول خداؐ: علم ایک نور اور روشنی ہے جسے خدا اپنے چاہنے والوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور اس کے ذریعہ ان کی زبانوں کو گویائی عطا کرتا ہے۔

۳ ـ الإمام الصادق ﷺ: لَيسَ العِلمُ بِكَثرَةِ التَّعَلُّمِ، إنَّما هُوَ نورٌ يَقَعُ في قَلبِ مَن يُريدُ اللهُ أن يَهدِيَهُ، فَإِذا أرَدتَ العِلمَ فَاطلُب أوَّلاً في نَفسِكَ حَقيقَةَ العُبودِيَّةِ، واطلُبِ العِلمَ بِاستِعمالِهِ واستَفهِمِ اللهَ يُفهِمكَ[۷].

۴ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ عِلمانِ: مَطبوعٌ ومَسموعٌ، ولا يَنفَعُ المَسموعُ إذا لَم يَكُنِ المَطبوعُ[۸].

۵ ـ عنه ﷺ: لَيسَ العِلمُ فِي السَّماءِ فَيَنزِلَ إلَيكُم، ولا في تُخومِ الأَرضِ فَيُخرَجَ لَكُم، ولٰكِنَّ العِلمَ مَجبولٌ في قُلوبِكُم، تَأَدَّبوا بِآدابِ الرّوحانِيّينَ يَظهَر لَكُم[۹].

۶ ـ عنه ﷺ: العِلمُ مِصباحُ العَقلِ[۱۰].

۷ ـ عنه ﷺ: العِلمُ حِجابٌ مِنَ الآفاتِ[۱۱].

۸ ـ عنه ﷺ ـ في صِفَةِ مَن يَحفَظُ اللهُ بِهِم حُجَجَهُ وبَيِّناتِهِ ـ: هَجَمَ بِهِمُ العِلمُ عَلىٰ حَقيقَةِ البَصيرَةِ، وباشَروا روحَ اليَقينِ، واستَلانوا مَا استَوعَرَهُ المُترَفونَ، وأَنِسوا بِمَا استَوحَشَ مِنهُ الجاهِلونَ، وصَحِبُوا الدُّنيا بِأَبدانٍ أرواحُها مُعَلَّقَةٌ بِالمَحَلِّ الأَعلىٰ. اُولٰئِكَ خُلَفاءُ اللهِ في أرضِهِ، والدُّعاةُ إلىٰ دينِهِ. آهِ آهِ شَوقًا إلىٰ رُؤيَتِهِم[۱۲].

۹ ـ عنه ﷺ: العِلمُ نُقطَةٌ كَثَّرَهَا الجاهِلونَ[۱۳].

۱۰ ـ سُئِلَ أميرُ المُؤمِنينَ ﷺ عَنِ العِلمِ فَقالَ: أربَعُ كَلِماتٍ: أن تَعبُدَ اللهَ بِقَدرِ حاجَتِكَ إلَيهِ، وأن تَعصِيَهُ بِقَدرِ صَبرِكَ عَلَى النّارِ، وأن تَعمَلَ لِدُنياكَ بِقَدرِ عُمُرِكَ فيها، وأن تَعمَلَ لِآخِرَتِكَ بِقَدرِ بَقائِكَ فيها[۱۴].

۱۱ ـ الإمام الصادق ﷺ: وَجَدتُ عِلمَ النّاسِ كُلَّهُ في أربَعٍ: أوَّلُها: أن تَعرِفَ رَبَّكَ،

۳۔امام صادقؑ: زیادہ پڑھنے سے علم نہیں حاصل ہوتا۔ بلکہ علم ایک نور ہے اللہ جسے ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے دل میں روشن ہوتا ہے لہٰذا اگر تم علم کے طلبگار ہو تو تمہیں چاہئے کہ پہلے اپنے اندر حقیقت بندگی تلاش کرو پھر اس کے ذریعہ علم حاصل کرو اور خدا سے فہم و ادراک طلب کرتا کہ وہ تمہیں فہم و ادراک عطا کرے۔

۴۔امام علیؑ: علم دو طرح کا ہوتا ہے فطری اور سنا ہوا۔ اگر فطری علم نہ ہو تو سنا ہوا علم فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

۵۔امام علیؑ: علم نہ آسمان میں ہے کہ تم پر نازل ہو اور نہ زمین کی گہرائیوں میں چھپا ہے کہ تمہارے لئے باہر آئے بلکہ علم تمہارے دلوں میں فطری طور پر ہے لہٰذا روحانیوں کے آداب پیدا کرو وہ تمہارے لئے ظاہر و آشکار ہو جائے گا۔

۶۔امام علیؑ: علم عقل کا چراغ ہے۔

۷۔امام علیؑ: علم آفتوں سے بچنے کا حجاب ہے۔

۸۔امام علیؑ: خدا جن افراد کے ذریعہ اپنے رہنماؤں اور اپنی نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے مولائے کائنات انکی توصیف میں فرماتے ہیں: علم و دانش نے انہیں حقیقی بصیرت تک پہنچا دیا ہے اور وہ روح یقین پا چکے ہیں جن چیزوں کو ناز کے پالے دشوار تصور کرتے ہیں انہوں نے اسے آسانی سے قبول کر لیا ہے۔ جاہل و نادان افراد جس چیز سے وحشت ناک ہوتے ہیں انہوں نے اس سے انس پیدا کر لیا ہے یہ لوگ جسمانی اعتبار سے دنیا کے ہمراہ ہیں لیکن ان کی روحیں ملاء اعلیٰ سے پیوست ہیں یہی لوگ زمین میں اللہ کے خلیفہ اور اس کے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں آہ آہ کس قدر میں ان کی زیارت کا مشتاق ہوں۔

۹۔امام علیؑ: علم ایک نقطہ ہے جسے جاہلوں نے بڑھا دیا ہے۔

۱۰۔امیر المومنینؑ سے علم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: علم چار کلمہ ہے:

۱۔یہ کہ اسکی عبادت اپنی حاجت کے مطابق کرو۔

۲۔اسکی معصیت اتنی کرو کہ جتنی تم میں آتش جہنم پر صبر کی طاقت ہے۔

۳۔اپنی دنیا کے لئے اپنی عمر کے مطابق کام کرو۔

۴۔اور آخرت کے لئے آخرت میں رہنے کے مطابق عمل انجام دو۔

۱۱۔امام صادقؑ: میں نے لوگوں کے تمام علوم کو چار چیزوں میں جمع پایا

والثّاني: أن تَعرِفَ ما صَنَعَ بِكَ، والثّالِثُ: أن تَعرِفَ ما أرادَ مِنكَ، والرّابعُ: أن تَعرِفَ ما يُخرِجُكَ مِن دينِكَ»[٥].

١٢ ـ أوحى اللهُ تعالى إلى آدمَ: إنّي أجمَعُ لَكَ العِلمَ كُلَّهُ في أربَعِ كَلِماتٍ: واحِدَةٌ لي، وواحِدَةٌ لَكَ، وواحِدَةٌ فيما بَيني وبَينَكَ، وواحِدَةٌ فيما بَينَكَ وبَينَ النّاسِ.

فَأمّا الّتي لي فَتَعبُدُني ولا تُشرِكُ بي شَيئًا، وأمّا الّتي لَكَ فَأجزيكَ بِعَمَلِكَ أحوَجَ ما تَكونُ إلَيهِ، وأمّا الّتي بَيني وبَينَكَ فَعَلَيكَ الدُّعاءُ وعَلَيَّ الإجابَةُ، وأمّا الّتي فيما بَينَكَ وبَينَ النّاسِ فَتَرضىٰ لِلنّاسِ ما تَرضىٰ لِنَفسِكَ»[٦].

۱۔ اپنے رب کو پہچانو

۲۔ یہ جانو کہ اس نے تمہارے حق میں کیا کیا ہے

۳۔ اس چیز سے آشنا ہو جاؤ کہ وہ تم سے کیا چاہتا ہے

۴۔ یہ علم حاصل کرو کہ تمہیں کیا چیز تمہارے دین سے خارج کر سکتی ہے۔

۱۲۔ خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کو وحی کی کہ میں تمہارے لئے سارے علوم کو چار کلموں میں جمع کئے دیتا ہوں: ایک میرے لئے اور ایک تمہارے لئے ہے، ایک میرے اور تمہارے درمیان ہے، اور ایک تمہارے اور لوگوں کے درمیان ہے لیکن جو میرے لئے ہے وہ یہ کہ تم میری عبادت کرو اور کسی کو میرا شریک قرار نہ دو اور جو تمہارے لئے ہے وہ یہ ہے کہ میں تمہیں تمہارے اعمال کا صلہ اس وقت دونگا جب تمہیں اس کی بہت سخت ضرورت ہوگی۔ اور جو تمہارے اور میرے درمیان ہے وہ یہ کہ تمہارا فرض دعا کرنا ہے اور قبول کرنا میرے ذمہ ہے اور جو تمہارے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگوں کے لئے وہ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

الفصل الثاني

فَضلُ العِلمِ

٢ / ١

مِعيارُ قيمَةِ الإِنسانِ

الكتاب

﴿قُل هَل يَستَوِي الَّذينَ يَعلَمونَ وَالَّذينَ لا يَعلَمونَ﴾[١٧].

الحديث

١٣ ـ رسول الله ﷺ: أكثَرُ النّاسِ قيمَةً أكثَرُهُم عِلمًا، وأقَلُّ النّاسِ قيمَةً أقَلُّهُم عِلمًا[١٨].

١٤ ـ عنه ﷺ: أفضَلُكُم، أفضَلُكُم مَعرِفَةً[١٩].

١٥ ـ الإمام علي ؑ: قيمَةُ كُلِّ امرِئٍ ما يَعلَمُهُ[٢٠].

١٦ ـ عنه ؑ: ألا لا يَستَحيِيَنَّ مَن لا يَعلَمُ أن يَتَعَلَّمَ، فَإِنَّ قيمَةَ كُلِّ امرِئٍ ما يَعلَمُ[٢١].

دوسری فصل

فضیلتِ علم

۴۳

۱/۲

انسان کی قدر و قیمت کا معیار

قرآن مجید

﴿اے ہمارے نبیؐ! کہدو کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں﴾

۱۳۔ رسول خداؐ: لوگوں میں سب سے زیادہ قدر و منزلت والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اور سب سے زیادہ حقیر وہ ہے جو سب سے کم علم رکھتا ہو۔

۱۴۔ رسول خداؐ: تم میں سب سے زیادہ با فضیلت وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ معرفت رکھتا ہے۔

۱۵۔ امام علیؑ: ہر انسان کی قدر و قیمت اسکے علم و دانائی کے مطابق ہے۔

۱۶۔ امام علیؑ: خبردار، جو شخص نہیں جانتا اسے چاہئے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرے اسلئے کہ ہر انسان کی قیمت اسکے علم و دانائی کے مطابق ہوتی ہے۔

١٧ ـ عنه ﷺ: قيمَةُ كُلِّ امرِئٍ ما يُحسِنُ[٣٢].

١٨ ـ عنه ﷺ: النّاسُ أبناءُ ما يُحسِنونَ، وقَدرُ كُلِّ امرِئٍ ما يُحسِنُ، فتَكَلَّموا فِي العِلمِ تَبيَّن أقدارُكُم[٣٣].

١٩ ـ عنه ﷺ: يُنبِئُ عَن قيمَةِ كُلِّ امرِئٍ عِلمُهُ وعَقلُهُ[٣٤].

٢٠ ـ عنه ﷺ: يُنبِئُ عَن فَضلِكَ عِلمُكَ وعَن إفضالِكَ بَذلُكَ[٣٥].

٢١ ـ عنه ﷺ: يا مُؤمِنُ، إنَّ هٰذَا العِلمَ والأَدَبَ ثَمَنُ نَفسِكَ فَاجتَهِد في تَعَلُّمِها، فَما يَزيدُ مِن عِلمِكَ وأدَبِكَ يَزيدُ في ثَمَنِكَ وقَدرِكَ، فَإِنَّ بِالعِلمِ تَهتَدي إلىٰ رَبِّكَ[٣٦].

٢٢ ـ عنه ﷺ: يَتَفاضَلُ النّاسُ بِالعُلومِ والعُقولِ لا بِالأَموالِ والأُصولِ[٣٧].

٢٣ ـ عنه ﷺ: لا يُعرَفُ الرَّجُلُ إلّا بِعِلمِهِ، كَما لا يُعرَفُ الغَريبُ مِنَ الشَّجَرِ إلّا عِندَ حُضورِ الثَّمَرِ، فَتَدُلُّ الأَثمارُ علىٰ أُصولِها[٣٨].

٢٤ ـ عنه ﷺ: لا تَستَعظِمَنَّ أحَدًا حَتّىٰ تَستَكشِفَ مَعرِفَتَهُ[٣٩].

٢٥ ـ الإمام الباقر ﷺ: يا بُنَيَّ، اعرِف مَنازِلَ الشّيعَةِ عَلىٰ قَدرِ رِوايَتِهِم ومَعرِفَتِهِم، فَإِنَّ المَعرِفَةَ هِيَ الدِّرايَةُ لِلرِّوايَةِ، وبِالدِّراياتِ لِلرِّواياتِ يَعلو المُؤمِنُ إلىٰ أقصىٰ دَرَجاتِ الإيمانِ. إنّي نَظَرتُ في كِتابٍ لِعَلِيٍّ ﷺ فَوَجَدتُ فِي الكِتابِ: إنَّ قيمَةَ كُلِّ امرِئٍ وقَدرَهُ مَعرِفَتُهُ، إنَّ اللهَ تَبارَكَ وتَعالىٰ يُحاسِبُ النّاسَ عَلىٰ قَدرِ ما آتاهُم مِنَ العُقولِ في دارِ الدُّنيا[٤٠].

٢٦ ـ الإمام الصادق ﷺ: المُؤمِنُ عِلوِيٌّ لِأَنَّهُ عَلا فِي المَعرِفَةِ[٤١].

٢٧ ـ مِمّا يُنسَبُ إلَى الإمامِ عَلِيٍّ ﷺ:

لا فَضلَ إلّا لِأَهلِ العِلمِ، إنَّهُمُ   عَلَى الهُدىٰ لِمَنِ استَهدىٰ أدِلّاءُ

۱۷۔امام علیؑ: ہر شخص کی قدر و قیمت اسکی بہترین معلومات کے مطابق ہے۔

۱۸۔امام علیؑ: لوگ بہترین معلومات کے فرزند ہیں اور ہر انسان کی قدر و قیمت اس کی بہترین معلومات کے مطابق ہے لہذا علم کی باتیں کرو تا کہ تمہاری قدر و منزلت آشکار ہو۔

۱۹۔امام علیؑ: ہر انسان کا علم وعقل اس کی قدر و منزلت کا پتہ دیتی ہے۔

۲۰۔امام علیؑ: تمہارا علم تمہاری فضیلت کا پتہ دیتا ہے اور تمہاری بخشش وعطا تمہارے کرم واحسان کا پتہ دیتی ہے۔

۲۱۔امام علیؑ: اے مومن! تمہاری جان کی قیمت یہی علم وادب ہے لہذا اس کے حصول میں اپنی پوری طاقت صرف کر دو کیونکہ جس قدر تمہارے علم وادب میں اضافہ ہوگا اسی کے مطابق تمہاری قدر و عظمت میں بھی اضافہ ہوگا یقیناً اسی علم کی بدولت تم اپنے پروردگار تک پہنچ سکتے ہو۔

۲۲۔امام علیؑ: لوگ علوم اور عقلوں کے سبب ایک دوسرے پر برتری حاصل کرتے ہیں اموال وانساب کے ذریعہ نہیں۔

۲۳۔امام علیؑ: انسان، علم کے علاوہ کسی اور چیز سے نہیں پہچانا جاتا جیسا کہ تناآشنا درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے بس درختوں کی شناخت پھلوں سے ہوتی ہے۔

۲۴۔امام علیؑ: کسی کو عظیم نہ سمجھو جب تک کہ اسکی معرفت کا انکشاف نہ ہو جائے۔

۲۵۔امام باقرؑ: اے بیٹا! شیعوں کی منزلت اور ان کے درجات کا اندازہ انکی معرفت اور روایت سے کرو کیونکہ معرفت، روایت کا درک کرنا ہے اور روایات کے درک ہی سے مومن ایمان کے بلند ترین درجات تک پہنچتا ہے میں نے امام علیؑ کے صحیفہ پر نظر ڈالی تو اس میں دیکھا کہ ہر انسان کی قدر و قیمت اسکی معرفت کے مطابق ہے یقیناً اللہ تعالیٰ لوگوں کے اعمال و کردار کا حساب دنیا میں انہیں جتنی عقلیں عطا کی ہیں اسی کے مطابق لے گا۔

۲۶۔امام صادقؑ: مومن، ملاءِ اعلیٰ کا باشندہ ہے کیونکہ وہ معرفت کے (اعلیٰ) مراتب کو طے کر چکا ہے۔

۲۷۔امام علی علیہ السلام سے منسوب شعر میں ہے: اہل علم کے علاوہ کسی کو کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے کیونکہ وہ

وقيمةُ المَرءِ ما قد كـانَ يُحسِنُهُ   والجاهِلونَ لِأَهلِ العِلمِ أعداءُ[٣٢]

٢ / ٢

أصلُ كُلِّ خَيرٍ

٢٨ ـ رسول الله ﷺ: خَيرُ الدُّنيا والآخِرَةِ مَعَ العِلمِ، وشَرُّ الدُّنيا والآخِرَةِ مَعَ الجَهلِ[٣٣].

٢٩ ـ عنه ﷺ: العِلمُ رَأسُ الخَيرِ كُلِّهِ[٣٤].

٣٠ ـ الإمام عليّ ؑ: العِلمُ أصلُ كُلِّ خَيرٍ، الجَهلُ أصلُ كُلِّ شَرٍّ[٣٥].

٣١ ـ في مصباح الشريعة قال الصادق ؑ: العِلمُ أصلُ كُلِّ حالٍ سَنِيٍّ، ومُنتَهىٰ كُلِّ مَنزِلَةٍ رَفيعَةٍ[٣٦].

٢ / ٣

رِفعَةُ الدّارَينِ

الكتاب

﴿يَرفَعِ اللهُ الَّذينَ آمَنوا مِنكُم والَّذينَ أُوتُوا العِلمَ دَرَجاتٍ واللهُ بِما تَعمَلونَ خَبيرٌ﴾[٣٧].

الحديث

٣٢ ـ رسول الله ﷺ: النّاسُ يَعمَلونَ فِي الدُّنيا عَلىٰ قَدرِ مَنازِلِهِم فِي الجَنَّةِ[٣٨].

٣٣ ـ عنه ﷺ: تَعَلَّموا العِلمَ، فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ حَسَنَةٌ، ومُدارَسَتَهُ تَسبيحٌ، والبَحثَ عَنهُ جِهادٌ، وتَعليمَهُ مَن لا يَعلَمُهُ صَدَقَةٌ، وبَذلَهُ لِأَهلِهِ قُربَةٌ، لِأَنَّهُ مَعالِمُ الحَلالِ

ہدایت کے طلبگاروں کے لئے راہنما ہیں۔انسان کی قدر و قیمت اس کے حسنِ علم کے مطابق ہے اور جاہل علماء کے دشمن ہوتے ہیں۔

۲/۲

تمام خوبیوں کی اساس

۲۸۔رسول خداؐ: دنیا و آخرت کی بھلائی علم میں اور دنیا و آخرت کی تباہی جہالت میں ہے۔

۲۹۔رسول خداؐ: تمام خوبیوں کا سرچشمہ علم ہے۔

۳۰۔امام علیؑ: تمام نیکیوں کی بنیاد علم اور تمام برائیوں کی جڑ جہالت ہے۔

۳۱۔مصباح الشریعہ میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: علم ہر کمال کا سرچشمہ اور ہر عظیم منزلت کی انتہاء ہے۔

۳/۲

دنیا و آخرت کی سربلندی

قرآن مجید

﴿اللہ صاحبان ایمان اور جن کو علم دیا گیا ہے ان کے درجات کو بلند کر دیتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے﴾

۳۲۔رسول خداؐ: لوگ دنیا ہی میں یہ جان لیتے ہیں کہ جنت میں ان کا کیا مرتبہ ہوگا۔

۳۳۔رسول خداؐ: علم حاصل کرو کہ اس کا حاصل کرنا نیکی، اس کا پڑھانا تسبیح، اس کے سلسلے میں بحث کرنا جہاد، جو نہیں جانتا اسے تعلیم دینا صدقہ اور جو علم کی لیاقت رکھتا ہے اسے عطا کرنا خدا سے قربت کا باعث ہے کیونکہ علم ہی کی بدولت حلال و حرام کا پتا چلتا ہے اور طلب علم کے لئے قدم اٹھانے والا راہِ بہشت پر گامزن ہے۔

والحَرامِ ، وسالِكٌ بِطالِبِهِ سَبيلَ الجَنَّةِ ، وهُوَ أنيسٌ فِي الوَحشَةِ ، وصاحِبٌ فِي الوَحدَةِ ، ودَليلٌ عَلَى السَّرّاءِ والضَّرّاءِ ، وسِلاحٌ عَلَى الأعداءِ ، وزَينٌ لِلأخِلّاءِ .

يَرفَعُ اللهُ بِهِ أقوامًا يَجعَلُهُم فِي الخَيرِ أئِمَّةً يُقتَدىٰ بِهِم ، تُرمَقُ أعمالُهُم ، وتُقتَبَسُ آثارُهُم وتَرغَبُ المَلائِكَةُ في خُلَّتِهِم ، يَمسَحونَهُم في صَلاتِهِم بِأجنِحَتِهِم ، ويَستَغفِرُ لَهُم كُلُّ شَيءٍ حَتّىٰ حيتانِ البُحورِ وهَوامُّها ، وسِباعِ البَرِّ وأنعامِها ، لِأَنَّ العِلمَ حَياةُ القُلوبِ ، ونورُ الأبصارِ مِنَ العَمىٰ ، وقُوَّةُ الأبدانِ مِنَ الضَّعفِ ، يُنزِلُ اللهُ حامِلَهُ مَنازِلَ الأخيارِ ، ويَمنَحُهُ مَجالِسَ الأبرارِ فِي الدُّنيا والآخِرَةِ .

بِالعِلمِ يُطاعُ اللهُ ويُعبَدُ ، وبِالعِلمِ يُعرَفُ اللهُ ويُوَحَّدُ ، وبِالعِلمِ توصَلُ الأرحامُ ، وبِهِ يُعرَفُ الحَلالُ والحَرامُ ، والعِلمُ أمامَ العَمَلِ والعَمَلُ تابِعُهُ ، يُلهِمُهُ اللهُ السُّعَداءَ ويَحرِمُهُ الأشقِياءَ[٦] .

٣٣ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ يَرفَعُ الوَضيعَ ، وتَركُهُ يَضَعُ الرَّفيعَ[٧] .

٣٥ ـ عنه ﷺ: جَهلُ الغَنِيِّ يَضَعُهُ ، وعِلمُ الفَقيرِ يَرفَعُهُ[١] .

٣٦ ـ عنه ﷺ: طَلَبتُ القَدرَ والمَنزِلَةَ فَما وَجَدتُ إلّا بِالعِلمِ ، تَعَلَّموا يَعظُم قَدرُكُم فِي الدّارَينِ[٢] .

٣٧ ـ عنه ﷺ: كَفىٰ بِالعِلمِ رِفعَةً[٣] .

٣٨ ـ عنه ﷺ: العَقلُ مَنفَعَةٌ ، والعِلمُ مَرفَعَةٌ ، والصَّبرُ مَدفَعَةٌ[٤] .

٣٩ ـ عنه ﷺ: العِلمُ مَجَلَّةٌ ، الجَهلُ مَضَلَّةٌ[٥] .

٤٠ ـ عنه ﷺ: أعَزُّ العِزِّ العِلمُ لِأَنَّ بِهِ مَعرِفَةَ المَعادِ والمَعاشِ ، وأذَلُّ الذُّلِّ الجَهلُ لِأَنَّ

علم وحشت میں مونس، تنہائی میں ساتھی دشواریوں اور آسانیوں میں راہنما، دشمنوں کے مقابلہ میں اسلحہ اور دوستوں کے لئے زینت ہے، خدا علم کے ذریعہ قوموں کو سربلند اور انہیں نیکیوں کا ایسا پیشوا قرار دیتا ہے کہ جنکی اقتدا کی جاتی ہے ان کے اعمال کو دیکھا اور ان کے آثار سے اقتباس کیا جاتا ہے اور ملائکہ ان کی دوستی کے مشتاق ہوتے اور نمازوں کے وقت اپنے پروں سے انہیں مس کرتے ہیں (کائنات کی) ہر شے یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں، جانور اور خشکی کے درندے اور چوپائے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ کیونکہ علم دلوں کی زندگی، (جہالت کی) تاریکی میں آنکھوں کی روشنی، کمزوری وضعف کے وقت بدن کے لئے توانائی ہے علم کے حامل افراد کو خدا اخیار کے مقامات میں جگہ دیتا ہے۔ اور انہیں دنیا وآخرت میں نیکوکاروں کی ہمنشینی عطا کرتا ہے۔

علم کے ذریعہ اللہ کی اطاعت و بندگی ہوتی ہے۔ علم ہی سے اللہ کی معرفت اور اس کی توحید کی شناخت پیدا ہوتی ہے علم کے وسیلہ سے صلہ رحم کیا جاتا ہے اور اسی سے حلال وحرام کی پہچان ہوتی ہے، علم عمل کا پیشوا اور عمل اسکا تابع ہے خدا سعادت مندوں پر اس کا الہام کرتا ہے جبکہ بدنصیبوں کو اس سے محروم رکھتا ہے۔

۳۴۔ امام علی: علم پست کو بلند اور ترک علم بلند کو پست کر دیتا ہے۔

۳۵۔ امام علی: غنی و بے نیاز کو اسکی جہالت پست کر دیتی ہے اور علم فقیر ومحتاج کو بلند کر دیتا ہے۔

۳۶۔ امام علی: میں نے قدر و منزلت کی جستجو کی مگر سوائے علم کے اسے کچھ نہ پایا علم حاصل کرو تاکہ دنیا وآخرت میں سرفراز ہو جاؤ۔

۳۷۔ امام علی: عظمت و بلندی کے لئے علم ہی کافی ہے۔

۳۸۔ امام علی: عقل باعث منفعت، علم باعث سربلندی اور صبر دافع بلا ہے۔

۳۹۔ امام علی: علم تجلی ہدایت اور جہالت ضلالت وگمراہی ہے۔

۴۰۔ امام علی: سب سے بڑی عزت علم ہے کیونکہ علم کے ذریعہ زندگی ومعاد کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ سب سے بڑی ذلت جہالت ہے

صاحِبُهُ أصَمُّ ، أبكَمُ ، أعمىٰ ، حَيرانُ[٦].

٣١ ـ في مِصباحِ الشّريعةِ قالَ الصّادِقُ ﷺ: لَيسَ إلَى اللهِ تَعالىٰ طَريقٌ يُسلَكُ إلّا بِالعِلمِ ، والعِلمُ زَينُ المَرءِ فِي الدُّنيا وسِياقَةُ إلَى الجَنَّةِ ، وبِهِ يَصِلُ إلىٰ رِضوانِ اللهِ تَعالىٰ[٧].

٢ / ٤

قاتِلُ الجَهلِ

٣٢ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ قاتِلُ الجَهلِ[٨].

٣٣ ـ عنه ﷺ: العِلمُ قاتِلُ الجَهلِ ومُكسِبُ النُّبلِ[٩].

٣٤ ـ عنه ﷺ: يَسيرُ العِلمِ يَنفي كَثيرَ الجَهلِ[١٠].

٣٥ ـ عنه ﷺ: العِلمُ مُميتُ الجَهلِ[١١].

٣٦ ـ عنه ﷺ: مَن قاتَلَ جَهلَهُ بِعِلمِهِ فازَ بِالحَظِّ الأسعَدِ[١٢].

٢ / ٥

حَقيقَةُ الحَياةِ

٣٧ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ العِلمَ حَياةُ القُلوبِ ، ونورُ الأبصارِ مِنَ العَمىٰ ، وقُوَّةُ الأبدانِ مِنَ الضَّعفِ[١٣].

٣٨ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ ﷻ يَقولُ : تَذاكُرُ العِلمِ بَينَ عِبادي مِمّا تَحيىٰ عَلَيهِ القُلوبُ المَيتَةُ إذا هُم انتَهَوا فيهِ إلىٰ أمري[١٤].

کیونکہ جاہل بہرا گونگا اندھا اور حیران و پریشان ہے۔

۳۱۔امام صادق: کتاب مصباح الشریعہ میں فرماتے ہیں: خدا تک رسائی کا وسیلہ صرف علم ہے۔ علم دنیا میں انسان کی زینت اور جنت تک پہنچانے والا ہے اور اسی علم کے ذریعہ انسان خدا کی رضا حاصل کرلیتا ہے۔

۲/۴

جہالت کا قاتل

۳۲۔ امام علی: علم نادانی کا قاتل ہے۔

۳۳۔امام علی: علم جہالت کا قاتل اور شرف وفضیلت کا باعث ہے۔

۳۴۔امام علی: معمولی علم بہت سی جہالتوں کو دور کر دیتا ہے۔

۳۵۔امام علی: علم جہالت کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

۳۶۔امام علی: جس نے علم کے ذریعہ اپنی جہالت سے جنگ کی اس نے بہت بڑی سعادت پائی۔

۲/۵

حقیقتِ زندگی

۳۷۔رسول خداؐ: بے شک علم دلوں کی زندگی جہالت کی تاریکیوں میں آنکھوں کا نور اور جسم کے لئے کمزوری کے وقت توانائی ہے۔

۳۸۔رسول خداؐ: پروردگار عالم کا ارشاد ہے: میرے بندوں کے درمیان علمی گفتگو اس وقت مردہ دلوں کو زندگی عطا کرتی ہے جب کہ وہ اس گفتگو میں میرے حکم پر سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

٤٩ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ مُحيِي النَّفسِ، ومُنيرُ العَقلِ، ومُميتُ الجَهلِ[٥٥].

٥٠ ـ عنه ﷺ: العِلمُ إحدَى الحَياتَينِ[٥٦].

٥١ ـ عنه ﷺ: بِالعِلمِ تَكونُ الحَياةُ[٥٧].

٥٢ ـ عنه ﷺ: العِلمُ حَياةٌ، الإيمانُ نَجاةٌ[٥٨].

٥٣ ـ عنه ﷺ: العِلمُ حَياةٌ وشِفاءٌ[٥٩].

٥٣ ـ عنه ﷺ: إكتَسِبُوا العِلمَ يَكسِبكُمُ الحَياةَ[٦٠].

٥٥ ـ الإمام الصادق ﷺ: العِلمُ حَياةُ القُلوبِ ومَصابيحُ الأَبصارِ[٦١].

٥٦ ـ مِمّا يُنسَبُ إلى الإمامِ عليّ ﷺ:

وفِي الجَهلِ قَبلَ المَوتِ مَوتٌ لِأَهلِهِ   وأجسادُهُم قَبلَ القُبورِ قُبورُ
وإنَّ امرَأً لَم يَحيَ بِالعِلمِ مَيِّتٌ   ولَيسَ لَهُ حَتَّى النُّشورِ نُشورُ[٦٢]

٢ / ٦

أفضَلُ الأَنيسَينِ

٥٧ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ أفضَلُ الأَنيسَينِ[٦٣].

٥٨ ـ عنه ﷺ: مَن خَلا بِالعِلمِ لَم توحِشهُ خَلوَةٌ[٦٤].

٥٩ ـ عنه ﷺ: تَعَلَّمُوا العِلمَ... لِأَنَّهُ... الأَنيسُ فِي الوَحشَةِ، والصّاحِبُ فِي الغُربَةِ، والمُحَدِّثُ فِي الخَلوَةِ[٦٥].

۴۹۔امام علیؑ: علم نفس کو زندگی عطا کرتا ہے، عقل کو نورانیت بخشتا ہے اور جہالت کا قاتل ہے۔

۵۰۔امام علیؑ: علم دو زندگیوں میں سے ایک ہے۔

۵۱۔امام علیؑ: زندگی کی بقا علم سے ہے۔

۵۲۔امام علیؑ: علم زندگی اور ایمان نجات ہے۔

۵۳۔امام علیؑ: علم زندگی اور شفا ہے۔

۵۴۔امام علیؑ: علم حاصل کرو تا کہ وہ تمہیں زندگی عطا کرے۔

۵۵۔امام صادقؑ: علم دلوں کی زندگی اور آنکھوں کا چراغ ہے۔

۵۶۔امام علیؑ: آپ سے منسوب اشعار میں ہے: ''جہالت میں جاہلوں کیلئے موت سے پہلے موت ہے اور ان کے جسم سپرد لحد ہونے سے پہلے خود اپنی قبر ہیں اور جو شخص علم کے ذریعہ زندگی نہیں پاسکا وہ مردہ ہے اور قیامت تک خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوسکتا''۔

۲/۶

بہترین مونس

۵۷۔امام علیؑ: دو مونس میں سب سے بہترین مونس علم ہے۔

۵۸۔امام علیؑ: جو شخص علم کے ساتھ تنہائی میں رہتا ہے اسے کوئی تنہائی ڈرا نہیں سکتی۔

۵۹۔امام علیؑ: علم حاصل کرو اس لئے کہ علم تنہائی کے عالم میں مونس، غربت کے عالم میں ساتھی اور خلوت میں گفتگو کرنے والا ہے۔

٦٠ ـ عنه ﷺ: عَلَيكُم بِطَلَبِ العِلمِ فَإِنَّ طَلَبَهُ فَريضَةٌ وهُوَ... صاحِبٌ فِي السَّفَرِ، وأُنسٌ فِي الغُربَةِ[٢٦].

٦١ ـ مِمّا يُنسَبُ إلَى الإمامِ عَلِيٍّ ﷺ:

عِلمي مَعي أينَما قَد كُنتُ يَتبَعُني ... قَلبي وِعاءٌ لَهُ لا جَوفُ صُندوقِ
إن كُنتُ فِي البَيتِ كانَ العِلمُ فيهِ مَعي ... أو كُنتُ فِي السّوقِ كانَ العِلمُ فِي السّوقِ[٢٧]

٢ / ٧

أفضَلُ الجَمالَينِ

٦٢ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ أفضَلُ الجَمالَينِ[٢٨].

٦٣ ـ عنه ﷺ: العِلمُ جَمالٌ لا يَخفىٰ ونَسيبٌ لا يُجفىٰ[٢٩].

٦٤ ـ عنه ﷺ: الصَّبرُ أفضَلُ سَجِيَّةٍ، والعِلمُ أشرَفُ حِليَةٍ وعَطِيَّةٍ[٣٠].

٦٥ ـ عنه ﷺ: العِلمُ زَينُ الحَسَبِ[٣١].

٦٦ ـ عنه ﷺ: العِلمُ زَينُ الأغنِياءِ وغِنَى الفُقَراءِ[٣٢].

٦٧ ـ عنه ﷺ: مَن لَم يَكتَسِب بِالعِلمِ مالاً اِكتَسَبَ بِهِ جَمالاً[٣٣].

٦٨ ـ عنه ﷺ: مُزَيِّنُ الرَّجُلِ عِلمُهُ وحِلمُهُ[٣٤].

٢ / ٨

أفضَلُ هِدايَةٍ

٦٩ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ أفضَلُ هِدايَةٍ[٣٥].

٧٠ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أشرَفُ هِدايَةٍ[٣٦].

۶۰۔امام علیؑ: تم پر لازم ہے کہ علم حاصل کرتے رہو کہ اس کا طلب کرنا واجب ہے اور وہ راستے کا ساتھی اور غربت میں مونس وہمدم ہے۔

۶۱۔امام علیؑ سے منسوب شعر میں ہے:

''میں جہاں بھی ہوتا ہوں میرا علم میرے ساتھ ہوتا ہے میرا قلب اسکا ظرف ہے کسی صندوق کا داخلی حصہ نہیں ہے۔اگر میں گھر میں ہوتا ہوں تو میرا علم میرے ساتھ گھر میں ہوتا ہے اور اگر بازار میں ہوتا ہوں تو وہ میرے ساتھ بازار میں رہتا ہے۔''

۲/۷

بہترین خوبصورتی

۶۲۔امام علیؑ: دو خوبصورت چیزوں میں بہترین خوبصورتی علم ہے۔

۶۳۔امام علیؑ: علم ایسا حسن ہے جو پنہاں نہیں رہتا اور ایسا عزیز ورشتہ دار ہے جو جفا نہیں کرتا

۶۴۔امام علیؑ صبر بہترین خصلت ہے اور علم افضل ترین زیور اور عطیہ ہے۔

۶۵۔امام علیؑ: علم حسب کی زینت ہے۔

۶۶۔امام علیؑ: علم امیروں کے لئے زینت اور فقیروں کے لئے بے نیازی ہے۔

۶۷۔امام علیؑ: علم کے ذریعہ جسکو مال ودولت نہیں مل سکا کم از کم اسکو حسن وجمال تو مل ہی گیا ہے۔

۶۸۔امام علیؑ: انسان کو زینت عطا کرنے والا اس کا علم اور حلم ہے۔

۲/۸

بہترین ہدایت

۶۹۔امام علیؑ: علم بہترین ہدایت ہے۔

۷۰۔امام علیؑ: علم بلند ترین ہدایت ہے۔

٧١ ـ عنه ﷺ: العِلمُ خَيرُ دَليلٍ(٧٧).

٧٢ ـ عنه ﷺ: العِلمُ نِعمَ دَليلٌ(٧٨).

٧٣ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أوَّلُ دَليلٍ، والمَعرِفَةُ آخِرُ نِهايَةٍ(٧٩).

٧٤ ـ عنه ﷺ: لا دَليلَ أنجَحُ مِنَ العِلمِ(٨٠).

٧٥ ـ عنه ﷺ: العِلمُ يَهدي إلَى الحَقِّ(٨١).

٧٦ ـ عنه ﷺ: إنَّ بِالعِلمِ تَهتَدي إلىٰ رَبِّكَ، وبِالأَدَبِ تُحسِنُ خِدمَةَ رَبِّكَ(٨٢).

٧٧ ـ عنه ﷺ: العِلمُ يُرشِدُكَ، والعَمَلُ يَبلُغُ بِكَ الغايَةَ(٨٣).

٧٨ ـ عنه ﷺ: مَن عَلِمَ اهتَدىٰ(٨٤).

٧٩ ـ عنه ﷺ: إنَّ العِلمَ يَهدي ويُرشِدُ ويُنجي، وإنَّ الجَهلَ يُغوي ويُضِلُّ ويُردي(٨٥).

٨٠ ـ عنه ﷺ: كَما أنَّ العِلمَ يَهدِي المَرءَ ويُنجيهِ كَذٰلِكَ الجَهلُ يُضِلُّهُ ويُرديهِ(٨٦).

٨١ ـ عنه ﷺ: لا هِدايَةَ لِمَن لا عِلمَ لَهُ(٨٧).

٨٢ ـ الإمام الصادق ﷺ: إنَّ الظُّلمَةَ فِي الجَهلِ، و إنَّ النّورَ فِي العِلمِ(٨٨).

٨٣ ـ الإمام الكاظم ﷺ ـ لِهِشامِ بنِ الحَكَمِ ـ: يا هِشامُ، إنَّ لُقمانَ قالَ لِابنِهِ: ... يا بُنَيَّ إنَّ الدُّنيا بَحرٌ عَميقٌ قَد غَرِقَ فيها (فيهِ) عالَمٌ كَثيرٌ، فَلتَكُن سَفينَتُكَ فيها تَقوَى اللهِ، وحَشوُهَا الإيمانَ، وشِراعُهَا التَّوَكُّلَ، وقَيِّمُهَا العَقلَ، ودَليلُهَا العِلمَ، وسُكّانُهَا الصَّبرَ(٨٩).

٢ / ٩

أفضَلُ شَرَفٍ

٨٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ أفضَلُ شَرَفٍ(٩٠).

۷۱۔امام علیؑ: علم بہترین راہنما ہے۔

۷۲۔امام علیؑ: علم اچھا راہنما ہے۔

۷۳۔امام علیؑ: علم اولین راہنما اور معرفت آخری منزل ہے۔

۷۴۔امام علیؑ: علم سے زیادہ کامیاب کوئی راہنما نہیں ہے۔

۷۵۔امام علیؑ: علم حق کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

۷۶۔امام علیؑ: بے شک تم علم کے ذریعہ اپنے پروردگار کی طرف ہدایت پاؤ گے اور ادب کے ذریعہ اپنے رب کی اچھی طرح خدمت کرو گے۔

۷۷۔امام علیؑ: علم تمہیں راہ دکھاتا ہے اور عمل مقصد تک پہنچا دیتا ہے۔

۷۸۔امام علیؑ: جس نے علم پالیا ہدایت یافتہ ہو گیا۔

۷۹۔امام علیؑ: بے شک علم ہدایت و راہنمائی اور نجات عطا کرتا ہے، جہالت گمراہ و تباہ اور برباد کر دیتی ہے۔

۸۰۔امام علیؑ: جس طرح علم انسان کو ہدایت اور نجات عنایت کرتا ہے اسی طرح نادانی اسے گمراہ اور برباد کر دیتی ہے۔

۸۱۔امام علیؑ: جس کے پاس علم نہیں اس کے پاس ہدایت نہیں ہے۔

۸۲۔امام صادقؑ: یقیناً تاریکی جہالت میں اور روشنی علم میں ہے۔

۸۳۔امام کاظمؑ: نے ہشام ابن حکم سے فرمایا: اے ہشام: لقمان حکیم نے اپنے فرزند سے فرمایا..اے بیٹا دنیا ایک گہرا سمندر ہے جسمیں بے شمار لوگ غرق ہو چکے ہیں لہذا اس میں تمہاری کشتی تقویٰ الٰہی ہونا چاہئے کہ جسکا باطن ایمان سے معمور، بادبان توکل، ناخدا عقل، راہنما علم اور سوار صبر ہو۔

۹/۲

بلندترین شرف

۸۴۔امام علیؑ: علم بلند ترین شرف ہے۔

۸۵ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أفضَلُ شَرَفِ مَن لا قَديمَ لَهُ[۹۱].

۸۶ ـ عنه ﷺ: لا شَرَفَ كَالعِلمِ[۹۲].

۸۷ ـ عنه ﷺ: أشرَفُ الشَّرَفِ العِلمُ[۹۳].

۸۸ ـ عنه ﷺ: لا عِزَّ أشرَفُ مِنَ العِلمِ[۹۴].

۸۹ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أعلىٰ فَوزٍ[۹۵].

۹۰ ـ عنه ﷺ: رُتبَةُ العِلمِ أعلَى الرُّتَبِ[۹۶].

۹۱ ـ عنه ﷺ: العِلمُ جَلالَةٌ، الجَهالَةُ ضَلالَةٌ[۹۷].

۹۲ ـ عنه ﷺ: العَقلُ أجمَلُ زينَةٍ، والعِلمُ أشرَفُ مَزِيَّةٍ[۹۸].

۹۳ ـ عنه ﷺ: لا شَيءَ أحسَنُ مِن عَقلٍ مَعَ عِلمٍ، وعِلمٍ مَعَ حِلمٍ، وحِلمٍ مَعَ قُدرَةٍ[۹۹].

۹۳ ـ عنه ﷺ: حَسَبُ المَرءِ عِلمُهُ، وجَمالُهُ عَقلُهُ[۱۰۰].

۹۵ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أشرَفُ الأحسابِ[۱۰۱].

۹۶ ـ عنه ﷺ: رِياسَةُ العِلمِ أشرَفُ رِياسَةٍ[۱۰۲].

۹۷ ـ عنه ﷺ: غايَةُ الفَضائِلِ العِلمُ[۱۰۳].

۹۸ ـ عنه ﷺ: رَأسُ الفَضائِلِ العِلمُ[۱۰۴].

۹۹ ـ عنه ﷺ: أفضَلُ ما مَنَّ اللهُ سُبحانَهُ بِهِ عَلىٰ عِبادِهِ: عِلمٌ وعَقلٌ ومُلكٌ وعَدلٌ[۱۰۵].

۱۰۰ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أجَلُّ بِضاعَةٍ[۱۰۶].

۱۰۱ ـ عنه ﷺ: كَفىٰ بِالعِلمِ شَرَفًا أنَّهُ يَدَّعيهِ مَن لا يُحسِنُهُ ويَفرَحُ بِهِ إذا نُسِبَ إلَيهِ[۱۰۷].

۱۰۲ ـ عنه ﷺ: المَعرِفَةُ بُرهانُ الفَضلِ[۱۰۸].

۸۵۔ امام علیؑ: جس کے بزرگ قابل ذکر و فخر نہ ہوں اس کے لئے بہترین شرف علم ہے۔

۸۶۔ امام علیؑ: علم کے مانند کوئی شرف نہیں ہے۔

۸۷۔ امام علیؑ: عظیم ترین شرف علم ہے۔

۸۸۔ امام علیؑ: علم سے بالاتر کوئی عزت نہیں ہے۔

۸۹۔ امام علیؑ: علم عظیم ترین کامیابی ہے۔

۹۰۔ امام علیؑ: علم کا مرتبہ عالی ترین مرتبہ ہے۔

۹۱۔ امام علیؑ: علم بزرگی ہے اور جہالت گمراہی ہے۔

۹۲۔ امام علیؑ: عقل خوبصورت ترین زینت اور علم بلند ترین شرف ہے۔

۹۳۔ امام علیؑ: کوئی چیز علم کے ساتھ عقل سے، حلم کے ساتھ علم سے اور قدرت کے ساتھ علم سے بہتر نہیں ہے۔

۹۴۔ امام علیؑ: انسان کا حسب اس کا علم ہے اور حسن و جمال اس کی عقل ہے۔

۹۵۔ امام علیؑ: علم عظیم ترین حسب ہے۔

۹۶۔ امام علیؑ: ریاستِ علم عظیم ریاست ہے۔

۹۷۔ امام علیؑ: فضیلتوں کی انتہا علم ہے۔

۹۸۔ امام علیؑ: فضائل میں سب سے بہتر علم ہے۔

۹۹۔ امام علیؑ: خدا کا اسکے بندوں پر عظیم ترین احسان، علم، عقل، حکومت اور عدل ہے۔

۱۰۰۔ امام علیؑ: بلند ترین سرمایہ علم ہے۔

۱۰۱۔ امام علیؑ: علم کی شرافت کے لئے یہی کافی ہے کہ جو علم کو اچھا نہیں سمجھتے وہ بھی اس کے مدعی نظر آتے ہیں اور جب انہیں اہل علم تصور کرلیا جاتا ہے تو بہت خوش ہوتے ہیں۔

۱۰۲۔ امام علیؑ: معرفت فضیلت کی دلیل ہے۔

۱۰۳۔ امام جوادؑ: ہر معنی میں شریف وہ ہے جس کا علم اس کے لئے باعثِ شرف ہو۔

١٠٣ ـ الإمام الجواد ﷺ: الشَّريفُ كُلُّ الشَّريفِ مَن شَرَّفَهُ عِلمُهُ[١٠٩].

٢ / ١٠

أفضَلُ حِرزٍ

١٠٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ حِرزٌ[١١٠].

١٠٥ ـ عنه ﷺ: العِلمُ حِجابٌ مِنَ الآفاتِ[١١١].

١٠٦ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: إذا وُضِعَ المَيِّتُ في قَبرِهِ اعتَوَرَتهُ نيرانٌ أربَعٌ، فَتَجيءُ الصَّلاةُ فَتُطفِئُ واحِدَةً، ويَجيءُ الصَّومُ فَيُطفِئُ واحِدَةً، وتَجيءُ الصَّدَقَةُ فَتُطفِئُ واحِدَةً، ويَجيءُ العِلمُ فَيُطفِئُ الرّابِعَةَ، ويَقولُ: لَو أدرَكتُهُنَّ لَأَطفَأتُهُنَّ كُلَّهُنَّ، فَقَرَّ عَينًا، فَأَنَا مَعَكَ، ولَن تَرى بُؤسًا[١١٢].

١٠٧ ـ الإمام الباقر ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِجابِرِ بنِ يَزيدَ الجُعفِيِّ ـ: اِدفَع عَن نَفسِكَ حاضِرَ الشَّرِّ بِحاضِرِ العِلمِ، واستَعمِل حاضِرَ العِلمِ بِخالِصِ العَمَلِ، وتَحَرَّز في خالِصِ العَمَلِ مِن عَظيمِ الغَفلَةِ بِشِدَّةِ التَّيَقُّظِ، واستَجلِب شِدَّةَ التَّيَقُّظِ بِصِدقِ الخَوفِ، واحذَر خَفِيَّ التَّزَيُّنِ بِحاضِرِ الحَياةِ، وتَوَقَّ مُجازَفَةَ الهَوى بِدَلالَةِ العَقلِ، وقِف عِندَ غَلَبَةِ الهَوى بِاستِرشادِ العِلمِ[١١٣].

١٠٨ ـ الإمام الصادق ﷺ: العِلمُ جُنَّةٌ[١١٤].

٢ / ١١

سِترُ العُيوبِ

١٠٩ ـ رسول الله ﷺ: العِلمُ والمالُ يَستُرانِ كُلَّ عَيبٍ، والفَقرُ والجَهلُ يَكشِفانِ كُلَّ

۱۰/۲

عظیم ترین حصار

۱۰۴۔امام علیؑ: علم حصار ہے۔

۱۰۵۔امام علیؑ: علم آفتوں سے بچنے کا پردہ ہے۔

۱۰۶۔امام علیؑ: آپ سے منسوب ہے جب میت کو اسکی قبر میں رکھا جاتا ہے تو چار قسم کی آگ اسے گھیر لیتی ہے۔نماز آکرایک آگ کو بجھا دیتی ہے پھر روزہ آتا ہے اور ایک آگ کو خاموش کر دیتا ہے پھر صدقہ آتا ہے اور وہ بھی ایک آگ گل کر دیتا ہے اور پھر علم آ کر چوتھی آگ کو بھی بجھا دیتا ہے اور کہتا ہے:

اگر میں ان تمام آگ کو پا جاتا تو سب کو خاموش کر دیتا اطمینان رکھو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور میرے ہوتے ہوئے تمہیں کسی رنج وغم کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

۱۰۷۔امام باقرؑ: جابر بن یزید جعفی کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اپنے نفس میں موجود شر کو حضورِ علم کے ذریعہ دفع کرو اور علم حاضر کو عمل خالص میں استعمال کرو اور خالص عمل میں انتہائی ہوشیاری سے کام لو اور عظیم غفلتوں سے بچو اور انتہائی ہوشیاری کو سچے خوف سے حاصل کرو موجودہ زندگی میں مخفی آرائش وزیبائش سے پرہیز کرو اور عقل کی راہنمائی سے بیہودہ خواہشات سے بچو اور علم سے ہدایت حاصل کرتے ہوئے خواہشات کے غلبہ کے موقع پر ٹھہر جاؤ۔

۱۰۸۔امام صادقؑ: علم سپر ہے۔

۱۱/۲

عیوب کی پردہ پوشی

۱۰۹۔رسول خداؐ: علم اور مال عیب کو چھپاتے اور فقیری وجہالت عیب کو آشکار کرتی ہے۔

عَيبٍ(١١٥).

١١٠ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن كَساهُ العِلمُ ثَوبَهُ اختَفىٰ عَنِ النّاسِ عَيبُهُ(١١٦).

١٢/٢

أنفعُ كَنزٍ

١١١ ـ الإمام عليّ ﷺ: لا كَنزَ أنفَعُ مِنَ العِلمِ(١١٧).

١١٢ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أعظَمُ كَنزٍ(١١٨).

١١٣ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أفضَلُ قِنيَةٍ(١١٩).

١١٤ ـ عنه ﷺ: العِلمُ كَنزٌ عَظيمٌ لا يَفنىٰ(١٢٠).

١١٥ ـ عنه ﷺ: أفضَلُ الكُنوزِ مَعروفٌ يودَعُ الأحرارَ، وعِلمٌ يَتَدارَسُهُ الأخيارُ(١٢١).

١١٦ ـ عنه ﷺ: أفضَلُ الذَّخائِرِ عِلمٌ يُعمَلُ بِهِ، ومَعروفٌ لا يُمَنُّ بِهِ(١٢٢).

١١٧ ـ عنه ﷺ: العِلمُ كَنزٌ(١٢٣).

١١٨ ـ عنه ﷺ: لا ذُخرَ كَالعِلمِ(١٢٤).

١١٩ ـ عنه ﷺ: غِنَى العاقِلِ بِعِلمِهِ(١٢٥).

١٢٠ ـ عنه ﷺ: ثَروَةُ العاقِلِ في عِلمِهِ وعَمَلِهِ(١٢٦).

١٢١ ـ عنه ﷺ: ثَروَةُ العِلمِ تُنجي وتَبقىٰ(١٢٧).

١٢٢ ـ أبو بَصيرٍ عَنِ الإمامِ الباقِرِ ﷺ: كَم إنسانٍ لَهُ حَقٌّ لا يَعلَمُ بِهِ! قُلتُ: وما ذاكَ أصلَحَكَ اللهُ؟ قالَ: إنَّ صاحِبَيِ الجِدارِ كانَ لَهُما كَنزٌ تَحتَهُ لا يَعلَمانِ بِهِ، أما إنَّهُ لَم يَكُن بِذَهَبٍ ولا فِضَّةٍ. قُلتُ: فَما كانَ؟ قالَ: كانَ عِلمًا(١٢٨).

۱۱۰۔امام علیؑ: جس نے جامہ علم کو زیب تن کیا اس کے عیوب لوگوں کی نظروں سے پنہاں ہو جاتے ہیں۔

۱۲/۲

فائدہ مندترین خزانہ

۱۱۱۔امام علیؑ: کوئی خزانہ علم سے زیادہ نفع بخش نہیں ہے۔

۱۱۲۔امام علیؑ: سب سے عظیم خزانہ علم ہے۔

۱۱۳۔امام علیؑ: سب سے بہتر ذخیرہ علم ہے۔

۱۱۴۔امام علیؑ: علم ایک عظیم خزانہ ہے، جس کو فنا نہیں ہے۔

۱۱۵۔امام علیؑ: سب سے بڑا دفینہ وہ نیکی ہے جو آزاد لوگوں کے ساتھ کی جاتی ہے اور وہ علم ہے کہ جسے اچھے لوگ حاصل کرتے ہیں۔

۱۱۶۔امام علیؑ: بہترین ذخیرہ وہ علم ہے، جس پر عمل کیا جاتا ہے اور وہ نیکی ہے جو جتائی نہیں جاتی۔

۱۱۷۔امام علیؑ: علم ایک خزانہ ہے۔

۱۱۸۔امام علیؑ: علم کی مانند کوئی ذخیرہ نہیں ہے۔

۱۱۹۔امام علیؑ: عقلمند کی بے نیازی کا سبب اس کا علم ہے۔

۱۲۰۔امام علیؑ: عقلمند کی دولت اس کے علم و عمل میں ہے۔

۱۲۱۔امام علیؑ: دولت علم نجات بخش اور باقی رہنے والی ہے۔

۱۲۲۔امام باقرؑ: سے ابو بصیر نے نقل کیا ہے: کہ کتنے انسان ایسے ہیں جن کی گردنوں پر کوئی نہ کوئی حق ہے لیکن وہ اس سے ناواقف ہیں۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے۔ خدا آپکو خیر دے؟ امامؑ نے فرمایا: دو صاحب دیوار جن کے مالکوں کو اس کے نیچے پوشیدہ اپنے خزانے کا علم نہ تھا لیکن وہ خزانہ سونا اور چاندی نہیں تھا میں نے عرض کیا: پھر وہ کیا تھا؟ امامؑ نے فرمایا: وہ علم تھا۔

١٢٣ ـ لقمان عليه السلام: يا بُنَيَّ، النّاسُ ثَلاثَةُ أثلاثٍ: ثُلُثٌ للهِ، وثُلُثٌ لِنَفسِهِ، وثُلُثٌ لِلدّودِ، فَأَمّا ما هُوَ للهِ فَروحُهُ، وأمّا ما هُوَ لِنَفسِهِ فَعِلمُهُ، وأمّا ما هُوَ لِلدّودِ فَجِسمُهُ[١٢٩].

٢ / ١٣

ميراثُ الأَنبِياءِ

١٢٤ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: العِلمُ ميراثي وميراثُ الأَنبِياءِ قَبلي[١٣٠].

٢ / ١٤

خَيرُ ميراثٍ

١٢٥ ـ الإمام عليّ عليه السلام: العِلمُ وِراثَةٌ كَريمَةٌ[١٣١].

١٢٦ ـ عنه عليه السلام: العِلمُ وِراثَةٌ كَريمَةٌ ونِعمَةٌ عَميمَةٌ[١٣٢].

١٢٧ ـ عنه عليه السلام: عَلَيكَ بِالعِلمِ، فَإِنَّهُ وِراثَةٌ كَريمَةٌ[١٣٣].

١٢٨ ـ عنه عليه السلام: العِلمُ وِراثَةٌ مُستَفادَةٌ[١٣٤].

١٢٩ ـ عنه عليه السلام: مَن ماتَ وميراثُهُ الدَّفاتِرُ والمَحابِرُ وَجَبَت لَهُ الجَنَّةُ[١٣٥].

١٣٠ ـ هارونُ بنُ مُسلِمٍ عَن مَسعَدَةَ بنِ صَدَقَةَ عَنِ الإِمامِ الصّادِقِ عليه السلام: إنَّ خَيرَ ما وَرَّثَ الآباءُ لِأَبنائِهِمُ الأَدَبُ لَا المالُ، فَإِنَّ المالَ يَذهَبُ والأَدَبَ يَبقى. قالَ مَسعَدَةُ: يَعني بِالأَدَبِ العِلمَ[١٣٦].

۱۲۳۔لقمان حکیم: اے بیٹا! انسان کے تین حصے ہیں ایک تہائی خدا کے لئے ایک تہائی خود کے لئے اور ایک تہائی حشرات کے لئے ہے۔ جو حصہ اللہ کا ہے وہ روح ہے جو خود اس کا ہے وہ علم ہے اور جو حصہ حشرات کا ہے وہ انسان کا جسم ہے۔

۱۳/۲

انبیاء کی میراث

۱۲۴۔رسول خداؐ: علم میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی میراث ہے۔

۱۴/۲

بہترین میراث علم ہے

۱۲۵۔امام علیؑ: علم عظیم وراثت ہے۔

۱۲۶۔امام علیؑ: علم ایک عظیم وراثت اور وسیع نعمت ہے۔

۱۲۷۔امام علیؑ: علم کا حاصل کرنا تم پر فرض ہے کہ علم عظیم وراثت ہے۔

۱۲۸۔امام علیؑ: علم نفع بخش وراثت ہے۔

۱۲۹۔امام علیؑ: جو مر جائے اور میراث کے طور پر قرطاس و دوات علمی میراث چھوڑ جائے اس پر جنت واجب ہے۔

۱۳۰۔امام صادقؑ: سے مسعدہ بن صدقہ نے اور ان سے ہارون ابن مسلم نے نقل کیا ہے: بہترین میراث جو باپ اپنے بیٹوں کے لئے چھوڑ جائے وہ ادب ہے نہ کہ مال: کیوں کہ مال ختم ہو جاتا ہے اور ادب باقی رہتا ہے مسعدہ نے کہا: ادب سے امامؑ کی مراد علم ہے۔

٢ / ١٥

خَيرٌ مِنَ المالِ

١٣١ ـ الإمام عليّ ﷺ: إنّ اللهَ سُبحانَهُ يَمنَحُ المالَ مَن يُحِبُّ ويُبغِضُ، ولا يَمنَحُ العِلمَ إلّا مَن أحَبَّ[١٣٧].

١٣٢ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أفضَلُ مِنَ المالِ بِسَبعَةٍ: الأوَّلُ: أنَّهُ ميراثُ الأنبِياءِ، والمالَ ميراثُ الفَراعِنَةِ؛ الثّاني: العِلمُ لا يَنقُصُ بِالنَّفَقَةِ، والمالُ يَنقُصُ بِها؛ الثّالِثُ: يَحتاجُ المالُ إلَى الحافِظِ، والعِلمُ يَحفَظُ صاحِبَهُ؛ الرّابِعُ: العِلمُ يَدخُلُ فِي الكَفَنِ، ويَبقَى المالُ؛ الخامِسُ: المالُ يَحصُلُ لِلمُؤمِنِ والكافِرِ، والعِلمُ لا يَحصُلُ إلّا لِلمُؤمِنِ؛ السّادِسُ: جَميعُ النّاسِ يَحتاجونَ إلَى العالِمِ في أمرِ دينِهِم، ولا يَحتاجونَ إلى صاحِبِ المالِ؛ السّابِعُ: العِلمُ يُقَوّي الرَّجُلَ عَلَى المُرورِ عَلَى الصِّراطِ، والمالُ يَمنَعُهُ[١٣٨].

١٣٣ ـ كُمَيلُ بنُ زِيادٍ: أخَذَ بِيَدي أميرُ المُؤمِنينَ عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ ﷺ، فَأَخرَجَني إلَى الجَبّانِ، فَلَمّا أصحَرَ تَنَفَّسَ الصُّعَداءَ، ثُمَّ قالَ: ... إحفَظ عَنّي ما أقولُ لَكَ:

النّاسُ ثَلاثَةٌ: فَعالِمٌ رَبّانِيٌّ، ومُتَعَلِّمٌ عَلى سَبيلِ نَجاةٍ، وهَمَجٌ رَعاعٌ أتباعُ كُلِّ ناعِقٍ (صائِحٍ) يَميلونَ مَعَ كُلِّ ريحٍ، لَم يَستَضيئوا بِنورِ العِلمِ، ولَم يَلجَؤوا إلى رُكنٍ وَثيقٍ.

يا كُمَيلُ، العِلمُ خَيرٌ مِنَ المالِ، العِلمُ يَحرُسُكَ وأنتَ تَحرُسُ المالَ، والمالُ تَنقُصُهُ النَّفَقَةُ، والعِلمُ يَزكو عَلَى الإِنفاقِ، وصَنيعُ المالِ يَزولُ بِزَوالِهِ.

۱۵/۲

مال سے بہتر

۱۳۱۔امام علیؑ: مال تو اللہ تعالیٰ دوست اور دشمن دونوں کو دیتا ہے مگر علم سے صرف اسی کو نوازتا ہے جسے دوست رکھتا ہے۔

۱۳۲۔امام علیؑ: سات چیزوں میں علم مال سے افضل ہے:

۱۔علم انبیاءؑ کی اور مال فرعونیوں کی میراث ہے۔

۲۔علم خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا اور مال کم ہو جاتا ہے۔

۳۔مال کی حفاظت کرنا پڑتی ہے اور علم خود صاحب علم کی حفاظت کرتا ہے۔

۴۔علم انسان کے ساتھ جاتا ہے اور مال دنیا ہی میں رہ جاتا ہے۔

۵۔مال مومن وکافر دونوں کو حاصل ہوتا ہے اور علم صرف مومن کو حاصل ہوتا ہے

۶۔تمام لوگ اپنے دینی امور میں عالم کے محتاج ہوتے ہیں صاحب مال کے محتاج نہیں ہوتے۔

۷۔علم انسان کو پل صراط سے گذرنے کی طاقت عطا کرتا ہے اور مال سد راہ بن جاتا ہے۔

۱۳۳۔کمیل بن زیاد: امیر المومنینؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک صحرا کی طرف لے گئے جب صحرا میں پہنچے تو ایک سرد آہ کھینچ کر فرمایا...اے کمیل! جو تم سے کہنے جا رہا ہوں اسے ذہن نشین کر لو۔ لوگوں کی تین قسمیں ہیں عالم ربانی، راہ نجات پر چلنے والا طالب علم اور عوام الناس کا وہ گروہ جو ہر آواز کے پیچھے چل پڑتا ہے اور ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتا ہے۔ اس نے نہ نور علم کی روشنی حاصل کی ہے اور نہ کسی مستحکم ستون کا سہارا لیا ہے۔

علم مال سے بہر حال بہتر ہوتا ہے کہ علم خود تمہاری حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی حفاظت تمہیں کرنی پڑتی ہے۔ مال خرچ سے گھٹتا ہے جبکہ علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے پھر مال و دولت کے نتائج و اثرات بھی اس کے فنا ہونے کے ساتھ ہی فنا ہو جاتے ہیں۔

اے کمیل: علم کی معرفت ایک ایسا آئین ہے جس کے ذریعہ اللہ کی عبادت کی

يا كُمَيلُ بنَ زيادٍ، مَعرِفَةُ العِلمِ دينٌ يُدانُ بِهِ، بِهِ يَكسِبُ الإنسانُ الطّاعَةَ في حَياتِهِ وجَميلَ الأُحدوثَةِ بَعدَ وَفاتِهِ. والعِلمُ حاكِمٌ، والمالُ مَحكومٌ عَلَيهِ.

يا كُمَيلُ، هَلَكَ خُزّانُ الأَموالِ وهُم أحياءٌ، والعُلَماءُ باقونَ ما بَقِيَ الدَّهرُ؛ أعيانُهُم مَفقودَةٌ وأمثالُهُم فِي القُلوبِ مَوجودَةٌ. ها إنَّ ها هُنا لَعِلمًا جَمًّا - وأشارَ بِيَدِهِ إلى صَدرِهِ - لَو أصَبتُ لَهُ حَمَلَةً![٣٩]

١٣٤ - رُوِيَ أنَّ أربَعَةً مِنَ الرَّهبانِيَّةِ أتَوا عَلِيًّا ﷺ لِيَمتَحِنوهُ، فَقالوا: نَسأَلُهُ عَن مَعنًى واحِدٍ بِلَفظٍ واحِدٍ، فَإِن أجابَ بِجَوابٍ واحِدٍ فَهُوَ ناقِصٌ. فَدَخَلَ واحِدٌ وقالَ: أجَمعُ المالِ أفضَلُ أم جَمعُ العِلمِ؟ فَقالَ: بَل جَمعُ العِلمِ؛ لِأَنَّ المالَ يَنقُصُ بِالإِنفاقِ والعِلمُ يَزدادُ؛ ثُمَّ دَخَلَ الثّاني فَسَأَلَهُ مِثلَ ذلِكَ، فَقالَ: بَلِ العِلمِ؛ إذِ العِلمُ يَحفَظُ صاحِبَهُ وصاحِبُ المالِ يَحفَظُ مالَهُ؛ ثُمَّ دَخَلَ الثّالِثُ فَسَأَلَهُ كَذلِكَ، فَقالَ: بَلِ العِلمِ؛ لِأَنَّ مَن جَمَعَ العِلمَ يَزدادُ تَواضُعُهُ، ومَن جَمَعَ المالَ يَزدادُ تَكَبُّرُهُ؛ ثُمَّ دَخَلَ الرّابِعُ وسَأَلَهُ كَذلِكَ، وقالَ: بَلِ العِلمِ؛ لِأَنَّ مَن جَمَعَ العِلمَ يَزدادُ أحِبّاؤُهُ، ومَن جَمَعَ المالَ يَزدادُ أعداؤُهُ[٤٠].

١٣٥ - مِمّا يُنسَبُ إلَى الإِمامِ عَلِيٍّ ﷺ:

رَضينا قِسمَةَ الجَبّارِ فينا … لَنا عِلمٌ ولِلأَعداءِ مالُ

فَإِنَّ المالَ يَفنى عَن قَريبٍ … وإِنَّ العِلمَ باقٍ لا يَزالُ[٤١]

جاتی ہے اور اسی سے انسان زندگی میں اطاعت حاصل کرتا ہے اور مرنے کے بعد ذکر جمیل فراہم کرتا ہے علم حاکم ہوتا ہے اور مال محکوم۔

اے کمیل ! مال ذخیرہ کرنے والے بظاہر زندہ لیکن در حقیقت مردہ ہیں اور صاحبان علم زمانہ کی بقاء کے ساتھ باقی رہنے والے ہیں ان کے اجسام نظروں سے اوجھل ہو گئے ہیں لیکن ان کی صورتیں دلوں پر نقش ہیں دیکھو یہاں (آپ نے ہاتھ سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا) علم کا خزانہ ہے کاش مجھے اسکے اٹھانے والے مل جاتے!

۱۳۴۔ مروی ہے کہ: ایک مرتبہ چار راہب امتحان کی غرض سے امام علیؑ کے پاس یہ مشورہ کر کے آئے کہ ہم علیؑ سے ایک ہی لفظ سے ایک ہی چیز کے بارے میں سوال کریں اگر سب کا ایک ہی جواب دیا تو وہ ناقص ہوگا چنانچہ ایک شخص داخل ہوا اور کہا اے علیؑ ! مال کا جمع کرنا بہتر ہے یا علم کا ذخیرہ کرنا؟ آپ نے فرمایا: علم کا جمع کرنا بہتر ہے کیونکہ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے پھر دوسرا شخص داخل ہوا اور وہی سوال کیا۔ امامؑ نے فرمایا: علم کا جمع کرنا بہتر ہے اس لئے کہ علم صاحب علم کی حفاظت کرتا ہے اور مالدار کو خود مال کی حفاظت کرنی پڑتی ہے پھر تیسرا شخص داخل ہوا اور وہی سوال کیا آپ نے فرمایا: علم کا ذخیرہ کرنا بہتر ہے کیونکہ جو علم جمع کرتا ہے اس کی انکساری میں اضافہ ہوتا ہے اور جو مال جمع کرتا ہے اس کے اندر غرور پیدا ہو جاتا ہے پھر چوتھا شخص آگے بڑھا اور وہی سوال کیا امامؑ نے فرمایا: علم کا ذخیرہ کرنا بہتر ہے اس لئے کہ جو علم جمع کرتا ہے اس کے دوست زیادہ ہوتے ہیں اور جو مال اکٹھا کرتا ہے اس کے دشمن زیادہ ہوتے ہیں۔

۱۳۵۔ امام علیؑ سے منسوب اشعار: ہم خدا کی تقسیم پر راضی ہیں کہ اس نے ہمیں علم سے نوازا اور ہمارے دشمنوں کو مال عطا کیا ہے بیشک مال عنقریب فنا ہو جائے گا لیکن علم باقی رہے گا اسے زوال نہیں ہے۔

٢ / ١٦
لا يُفنيهِ الإنفاقُ

١٣٦ ـ الإمام عليّ ﷺ: إنَّ النّارَ لا يَنقُصُها ما أُخِذَ مِنها ولٰكِن يُخمِدُها أن لا تَجِدَ حَطَبًا، وكَذٰلِكَ العِلمُ لا يُفنيهِ الاِقتِباسُ لٰكِن بُخلُ الحامِلينَ لَهُ سَبَبُ عَدَمِهِ[٤٢].

١٣٧ ـ عنه ﷺ: كُلُّ شَيءٍ يَنقُصُ عَلَى الإِنفاقِ إلَّا العِلمَ[٤٣].

١٣٨ ـ عنه ﷺ: العِلمُ لا يَنقَطِعُ ولا يَنفَدُ، كَالنّارِ لا يَنقُصُها ما يُؤخَذُ مِنها[٤٤].

٢ / ١٧
كَمالُ الإِيمانِ

١٣٩ ـ رسول الله ﷺ: نِعمَ وَزيرُ الإِيمانِ العِلمُ[٤٥].

١٣٠ ـ عنه ﷺ: العِلمُ حَياةُ الإِسلامِ وعِمادُ الإِيمانِ[٤٦].

١٣١ ـ عنه ﷺ: أفضَلُكُم إيمانًا أفضَلُكُم مَعرِفَةً[٤٧].

١٣٢ ـ الإمام عليّ ﷺ: نِعمَ دَليلُ الإِيمانِ العِلمُ[٤٨].

١٣٣ ـ عنه ﷺ: نِعمَ قَرينُ الإِيمانِ العِلمُ[٤٩].

١٣٤ ـ عنه ﷺ: حِفظُ الدّينِ ثَمَرَةُ المَعرِفَةِ ورَأسُ الحِكمَةِ[٥٠].

١٣٥ ـ عنه ﷺ: ثَلاثٌ مَن كُنَّ فيهِ كَمُلَ إيمانُهُ: العَقلُ، والحِلمُ، والعِلمُ[٥١].

۲/۱۶

خرچ سے ختم نہ ہونے والا سرمایہ

۱۳۶۔امام علیؑ: آگ سے علیحدہ کرلیا جانے والا حصہ آگ میں کمی نہیں کرتا لیکن اگر آگ کو لکڑی نہ ملے تو خاموش ہوجائے گی اسی طرح علم خرچ کرنے سے نہیں گھٹتا لیکن صاحبان علم بخل سے کام لیں گے تو ان کا علم معدوم ہوجائے گا۔

۱۳۷۔امام علیؑ: ہر چیز خرچ کرنے سے گھٹتی ہے سوائے علم کے۔

۱۳۸۔امام علیؑ: علم ختم اور نابود نہیں ہوتا جس طرح آگ سے جانے والا حصہ اسکی کمی کا سبب نہیں بنتا ہے۔

۲/۱۷

کمالِ ایمان

۱۳۹۔رسول خداؐ: ایمان کا بہترین وزیر علم ہے۔

۱۴۰۔رسول خداؐ: علم اسلام کی زندگی اور ایمان کا ستون ہے۔

۱۴۱۔رسول خداؐ: تم میں سب سے زیادہ صاحب ایمان وہی ہے جو سب سے زیادہ علم و معرفت رکھتا ہے۔

۱۴۲۔امام علیؑ: ایمان کا بہترین راہنما علم ہے۔

۱۴۳۔امام علیؑ: ایمان کا بہترین ہمنشیں علم ہے۔

۱۴۴۔امام علیؑ: دین کی حفاظت معرفت کا ثمرہ اور بلند ترین حکمت ہے۔

۱۴۵۔امام علیؑ: جس شخص میں یہ تین صفتیں عقل، علم اور علم موجود ہوں گی اس کا ایمان کامل ہے

٢ / ١٨
شَرطُ العَمَلِ

١٤٦ ـ رسول الله ﷺ: عَمَلٌ قَليلٌ في عِلمٍ خَيرٌ مِن كَثيرٍ في جَهلٍ[١٥٢].

١٤٧ ـ عنه ﷺ: ثَلاثُ صَلَواتٍ بِعِلمٍ أفضَلُ عِندَ اللهِ ﷻ مِن ألفِ صَلاةٍ بِـغَيرِ عِـلمٍ، وكَذٰلِكَ سائِرُ العَمَلِ[١٥٣].

١٤٨ ـ عنه ﷺ: إذا عَمِلتَ عَمَلاً فَاعمَل بِعِلمٍ وعَقلٍ، وإيّاكَ وأن تَعمَلَ عَمَلاً بِغَيرِ تَدَبُّرٍ وعِلمٍ، فَإِنَّهُ جَلَّ جَلالُهُ يَقولُ: ﴿ولا تكونوا كالّتي نقضت غزلها من بعد قوّة أنكاثا﴾[١٥٤][١٥٥].

١٤٩ ـ عنه ﷺ: مَن عَمِلَ عَلىٰ غَيرِ عِلمٍ كانَ ما يُفسِدُ أكثَرَ مِمّا يُصلِحُ[١٥٦].

١٥٠ ـ أنَسُ بنُ مالِك: جاءَ رَجُلٌ إلىٰ رَسولِ اللهِ ﷺ فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، أيُّ الأَعمالِ أفضَلُ؟ قالَ: العِلمُ بِاللهِ ﷻ. قالَ: يا رَسولَ اللهِ، أيُّ الأَعمالِ أفضَلُ؟ قالَ: العِلمُ بِاللهِ، قالَ: يا رَسولَ اللهِ، أسأَلُكَ عَنِ العَمَلِ وتُخبِرُني عَنِ العِلمِ! فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: إنَّ قَليلَ العَمَلِ يَنفَعُ مَعَ العِلمِ، وإنَّ كَثيرَ العَمَلِ لا يَـنفَعُ مَـعَ الجَهلِ[١٥٧].

١٥١ ـ الإمام عليّ ؛: ما مِن حَرَكَةٍ إلّا وأنتَ مُحتاجٌ فيها إلىٰ مَعرِفَةٍ[١٥٨].

١٥٢ ـ عنه ؛: قَليلُ العَمَلِ مَعَ كَثيرِ العِلمِ خَيرٌ مِن كَثيرِ العَمَلِ مَعَ قَليلِ العِلمِ والشَّكِّ والشُّبهَةِ[١٥٩].

١٥٣ ـ عنه ؛: لا خَيرَ فِي العَمَلِ إلّا مَعَ العِلمِ[١٦٠].

۲/۱۸

عمل کے شرائط

۱۳۶۔ رسولِ خداؐ: علم کے ساتھ تھوڑا عمل جہالت کے ساتھ زیادہ عمل سے بہتر ہے۔

۱۳۷۔ رسولِ خداؐ: علم کے ساتھ تین نمازیں خدا کے نزدیک علم کے بغیر ہزار نمازوں سے افضل ہیں اور یہی صورت حال دوسرے اعمال کی بھی ہے۔

۱۳۸۔ رسولِ خداؐ: جب بھی کوئی کام انجام دو تو علم و عقل کی کسوٹی پر پرکھ کرانجام دو خبردار علم اور تدبر کے بغیر کوئی کام انجام نہ دو خدا کا ارشاد ہے (اس عورت کے مانند نہ ہو جس نے اپنے دھاگے کو مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا)۔

۱۳۹۔ رسولِ خداؐ: جو علم کے بغیر کسی کام کو انجام دیتا ہے وہ اصلاح کے بجائے مزید تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

۱۵۰۔ انس بن مالک: کا بیان ہے: ایک شخص پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کونسا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: خدا کے بارے میں علم رکھنا اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کونسا عمل اچھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا خدا کے بارے میں علم رکھنا اس نے عرض کیا: اے رسول خداؐ! میں آپؐ سے عمل کے متعلق سوال کر رہا ہوں اور آپؐ مجھے علم کے بارے میں جواب دے رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: علم کے ساتھ تھوڑا عمل بھی مفید ہے اور جہالت کے ساتھ زیادہ عمل سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا ہے۔

۱۵۱۔ امام علیؑ: ہر حالت میں تم علم و معرفت کے محتاج ہو۔

۱۵۲۔ امام علیؑ: تھوڑا عمل، زیادہ علم کے ساتھ بہتر ہے اس کثیر عمل سے جو قلیل علم اور شک و شبہ کے ساتھ ہے۔

۱۵۳۔ امام علیؑ: علم کے بغیر کوئی بھی عمل فائدہ مند نہیں ہے۔

١٥٤ ـ عنه ﷺ: لَن يَزكُوَ العَمَلُ حَتّىٰ يُقارِنَهُ العِلمُ[٦٦١].

١٥٥ ـ عنه ﷺ: لَن يَصفُوَ العَمَلُ حَتّىٰ يَصِحَّ العِلمُ[٦٦٢].

١٥٦ ـ عنه ﷺ: لا خَيرَ في عِبادَةٍ لا عِلمَ فيها، ولا عِلمٍ لا فَهمَ فيهِ، ولا قِراءَةٍ لا تَدَبُّرَ فيها[٦٦٣].

١٥٧ ـ عنه ﷺ: إنَّ العامِلَ بِغَيرِ عِلمٍ كَالسّائِرِ عَلىٰ غَيرِ طَريقٍ، فَلا يَزيدُهُ بُعدُهُ عَنِ الطَّريقِ الواضِحِ إلّا بُعدًا مِن حاجَتِهِ. والعامِلُ بِالعِلمِ كَالسّائِرِ عَلَى الطَّريقِ الواضِحِ، فَليَنظُر ناظِرٌ أسائِرٌ هُوَ أم راجِعٌ[٦٦٤].

١٥٨ ـ عنه ﷺ: لا خَيرَ في عَمَلٍ بِلا عِلمٍ[٦٦٥].

١٥٩ ـ عنه ﷺ: العَمَلُ بِلا عِلمٍ ضَلالٌ[٦٦٦].

١٦٠ ـ عنه ﷺ: عَمَلُ الجاهِلِ وَبالٌ، وعِلمُهُ ضَلالٌ[٦٦٧].

١٦١ ـ عنه ﷺ: المُتَعَبِّدُ بِغَيرِ عِلمٍ كَحِمارِ الطّاحونَةِ يَدورُ، ولا يَبرَحُ مِن مَكانِهِ[٦٦٨].

١٦٢ ـ الإمام الصادق ﷺ: العامِلُ عَلىٰ غَيرِ بَصيرَةٍ كَالسّائِرِ عَلىٰ غَيرِ الطَّريقِ، لا يَزيدُهُ سُرعَةُ السَّيرِ إلّا بُعدًا[٦٦٩].

١٦٣ ـ عنه ﷺ: مَن خافَ العاقِبَةَ تَثَبَّتَ عَنِ التَّوَغُّلِ فيما لا يَعلَمُ، ومَن هَجَمَ عَلىٰ أمرٍ بِغَيرِ عِلمٍ جَدَعَ أنفَ نَفسِهِ[٦٧٠].

١٦٤ ـ الإمام الكاظم ﷺ: قَليلُ العَمَلِ مِنَ العالِمِ مَقبولٌ مُضاعَفٌ، وكَثيرُ العَمَلِ مِن أهلِ الهَوىٰ والجَهلِ مَردودٌ[٦٧١].

۱۵۴۔امام علیؑ: کردار وعمل پاک وپاکیزہ نہیں ہوتا جب تک کہ علم کے ساتھ نہ ہو۔

۱۵۵۔امام علیؑ: صحیح علم کے بغیر عمل کا تصفیہ ممکن نہیں ہے۔

۱۵۶۔امام علیؑ: اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں ہے جس میں علم نہ ہو اور وہ علم سود مند نہیں ہے جس میں غور وفکر نہ ہو اور اس تلاوت میں کوئی خیر و برکت نہیں ہے جس میں تدبر نہ ہو۔

۱۵۷۔امام علیؑ: علم کے بغیر عمل کو انجام دینے والا غلط راستہ پر چلنے والے کے مانند ہے کہ جتنا صحیح راستہ سے دور ہوتا جائے گا اتنا ہی اپنے مقصد سے بھی دور ہو جائے گا اور علم کے ساتھ عمل کرنے والا صحیح راستہ پر چلنے والے کے مانند ہے پس بصیرت رکھنے والے کو دیکھنا چاہئے کہ وہ صحیح راستہ پر گامزن ہے یا پیچھے جارہا ہے۔

۱۵۸۔امام علیؑ: علم کے بغیر عمل میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

۱۵۹۔امام علیؑ: علم کے بغیر عمل ضلالت وگمراہی ہے۔

۱۶۰۔امام علیؑ: جاہل کا عمل وبال جان اور اس کا علم گمراہی ہے۔

۱۶۱۔امام علیؑ: علم کے بغیر عبادت کرنے والا، اس گدھے کی طرح ہے جو چکی کے گرد مسلسل گھومتا رہتا ہے لیکن اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا ہے۔

۱۶۲۔امام صادقؑ: بصیرت کے بغیر عمل کرنے والا غلط راستہ پر چلنے والے کے مانند ہے کہ جس کی تیز رفتاری اسے مقصد سے بہت دور کر دیتی ہے۔

۱۶۳۔امام صادقؑ: جو انجام سے خوفزدہ ہوتا ہے وہ نامعلوم چیزوں میں نہیں پڑتا اور جو علم کے بغیر کوئی کام انجام دیتا ہے وہ خود کو ذلیل ورسوا کرتا ہے۔

۱۶۴۔امام کاظمؑ: عالم کا تھوڑا عمل بھی قابل قبول اور دوگنا ہو جاتا ہے اور بوالہوس وجاہل کا کثیر عمل بھی رد کر دیا جاتا ہے۔

٢ / ١٩

لا نِهايَةَ لَهُ

الكتاب

﴿وفَوقَ كُلِّ ذي عِلمٍ عَليمٌ﴾[١٧٢].

الحديث

١٦٥ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ لا يَنتَهي[١٧٣].

١٦٦ ـ عنه ﷺ: شَيئانِ لا تُبلَغُ غايَتُهُما: العِلمُ والعَقلُ[١٧٤].

١٦٧ ـ عنه ﷺ: مَنِ ادَّعىٰ مِنَ العِلمِ غايَتَهُ فَقَد أظهَرَ مِن جَهلِهِ نِهايَتَهُ[١٧٥].

٢ / ٢٠

النَّوادِر

١٦٨ ـ رسول الله ﷺ: الشَّريعَةُ أقوالي، والطَّريقَةُ أفعالي، والحَقيقَةُ أحوالي، والمَعرِفَةُ رَأسُ مالي[١٧٦].

١٦٩ ـ عنه ﷺ: ما استَرذَلَ اللهُ عَبدًا إلّا حَرَمَهُ العِلمَ[١٧٧].

١٧٠ ـ عنه ﷺ: العِلمُ خَليلُ المُؤمِنِ، والحِلمُ وَزيرُهُ، والعَقلُ دَليلُهُ، والعَمَلُ قَيِّمُهُ، والصَّبرُ أميرُ جُنودِهِ، والرِّفقُ والِدُهُ، والبِرُّ أخوهُ[١٧٨].

١٧١ ـ عنه ﷺ: مَن أحَبَّ العِلمَ وَجَبَت لَهُ الجَنَّةُ[١٧٩].

١٧٢ ـ عنه ﷺ: لا يُحِبُّ العِلمَ إلَّا السَّعيدُ[١٨٠].

۱۹/۲

جس کی کوئی انتہا نہیں ہے

قرآن مجید

﴿ہر عالم سے افضل ایک عالم ہوتا ہے (یوسف. ۷۶)﴾

حدیث شریف

۱۶۵۔ امام علیؑ: علم ختم نہیں ہوتا۔

۱۶۶۔ امام علیؑ: دو چیزوں، عقل اور علم کی انتہا کو نہیں پہنچا جا سکتا۔

۱۶۷۔ امام علیؑ: جس نے علم کی آخری حد تک رسائی کا دعویٰ کیا اس نے اپنی جہالت کی آخری حد آشکار کر دی ہے۔

۲۰/۲

نادر اقوال

۱۶۸۔ رسول خداؐ: شریعت میرے اقوال، طریقت میرے افعال، حقیقت میرے احوال اور معرفت میرا سرمایہ ہے۔

۱۶۹۔ رسول خداؐ: اللہ نے بندہ کو ذلیل و رسوا نہیں کیا مگر یہ کہ اسے علم سے محروم رکھا ہے۔

۱۷۰۔ رسول خداؐ: علم مومن کا دوست، حلم اس کا وزیر، عقل اس کی راہنما، عمل اس کا سرپرست، صبر اس کے لشکر کا سردار، نرمی اس کا باپ اور نیکی اس کا بھائی ہے۔

۱۷۱۔ رسول خداؐ: جو شخص علم کو دوست رکھتا ہے اس پر جنت واجب ہے۔

۱۷۲۔ رسول خداؐ: علم کو صرف سعادتمند دوست رکھتا ہے۔

١٧٣ ـ عنه ﷺ: اللّهُمَّ أغنِني بِالعِلمِ، وزَيِّنّي بِالحِلمِ، وأكرِمني بِالتَّقوى، وجَمِّلني بِالعافِيَةِ[١٨١].

١٧٤ ـ الإمام عليّ ؏ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: لَيتَ شِعري أيَّ شَيءٍ أدرَكَ مَن فاتَهُ العِلمُ! بَل أيُّ شَيءٍ فاتَ مَن أدرَكَ العِلمَ![١٨٢]

١٧٥ ـ عنه ؏: لَيسَ الخَيرُ أن يَكثُرَ مالُكَ ووَلَدُكَ ولكِنَّ الخَيرَ أن يَكثُرَ عِلمُكَ وأن يَعظُمَ حِلمُكَ[١٨٣].

١٧٦ ـ عنه ؏: كُلُّ وِعاءٍ يَضيقُ بِما جُعِلَ فيهِ إلّا وِعاءَ العِلمِ فَإِنَّهُ يَتَّسِعُ بِهِ[١٨٤].

١٧٧ ـ عنه ؏: كُلُّ شَيءٍ يَعِزُّ حينَ يَنزُرُ إلّا العِلمَ فَإِنَّهُ يَعِزُّ حينَ يَغزُرُ[١٨٥].

١٧٨ ـ عنه ؏: صُحبَةُ العالِمِ واتِّباعُهُ دينٌ يُدانُ بِهِ وَطاعَتُهُ مَكسَبَةٌ لِلحَسَناتِ مَمحاةٌ لِلسَّيِّئاتِ وَذَخيرَةٌ لِلمُؤمِنينَ[١٨٦].

١٧٩ ـ عنه ؏: مَحَبَّةُ العِلمِ دينٌ يُدانُ بِهِ، يَكسِبُ الإِنسانُ بِهِ الطّاعَةَ في حَياتِهِ، وجَميلَ الأُحدوثَةِ بَعدَ وَفاتِهِ[١٨٧].

١٨٠ ـ عنه ؏: حُبُّ العِلمِ وحُسنُ الحِلمِ ولُزومُ الثَّوابِ مِن فَضائِلِ أولِي النُّهىٰ والألبابِ[١٨٨].

١٨١ ـ عنه ؏: العِلمُ يُنجِدُ الفِكرَ[١٨٩].

١٨٢ ـ عنه ؏: العِلمُ يُنجِدُ، الحِكمَةُ تُرشِدُ[١٩٠].

١٨٣ ـ عنه ؏: العِلمُ يُنجي مِنَ الارتِباكِ فِي الحَيرَةِ[١٩١].

١٨٤ ـ عنه ؏: العِلمُ يُنجيكَ، الجَهلُ يُرديكَ[١٩٢].

١٨٥ ـ عنه ؏: كُن عالِمًا بِالحَقِّ عامِلًا بِهِ، يُنجِكَ اللهُ سُبحانَهُ[١٩٣].

۱۷۳۔ رسول خداؐ: خدایا مجھے علم کے ذریعہ بے نیازی، حلم کے ذریعہ زینت، تقویٰ کے ذریعہ عزت اور عافیت کے ذریعہ خوبصورتی عطا فرما۔

۱۷۴۔ امام علیؑ (آپؑ سے منسوب کلام میں ہے) کاش میں جان لیتا کہ جس نے علم کی دولت سے ہاتھ دھولیا ہے اس نے کیا پایا اور جس نے علم کا خزانہ پالیا ہے اس نے کیا کھویا؟

۱۷۵۔ امام علیؑ: نیکی یہ نہیں ہے کہ تمہارے مال اور اولاد میں اضافہ ہو بلکہ نیکی تو یہ ہے کہ تمہارے علم میں اضافہ اور حلم میں ترقی ہو۔

۱۷۶۔ امام علیؑ: ہر ظرف جو چیز اس میں رکھی جاتی ہے اسکے رکھنے سے بھر جاتا ہے سوائے ظرفِ علم کے کہ وہ اور وسیع ہوتا جاتا ہے۔

۱۷۷۔ امام علیؑ: ہر شی جب نایاب ہو جاتی ہے تو اس کی عزت و وقعت بڑھ جاتی ہے لیکن علم جس قدر بڑھتا جاتا ہے اسی قدر عزت پاتا جاتا ہے۔

۱۷۸۔ امام علیؑ: عالم کی ہمنشینی اور اس کی پیروی ایسا آئین ہے جس کے ذریعہ (خدا کی) عبادت ہوتی ہے اور اسکی فرمانبرداری نیکیوں کے حصول کا ذریعہ، گناہوں سے بچنے کا وسیلہ اور مومنین کے لئے ذخیرہ ہے۔

۱۷۹۔ امام علیؑ: علم سے محبت ایسا دین ہے جس سے (خدا) کی عبادت کی جاتی ہے اسی کے ذریعہ انسان زندگی میں اطاعت گذاری اور مرنے کے بعد ذکر خیر حاصل کرتا ہے۔

۱۸۰۔ امام علیؑ: علم سے محبت، حسن بردباری اور ثواب کا التزام صاحبان عقل کی فضیلتوں میں سے ہے۔

۱۸۱۔ امام علیؑ: علم فکر کو جلا بخشتا ہے۔

۱۸۲۔ امام علیؑ: علم روشنی عطا کرتا ہے اور حکمت راہ دکھاتی ہے۔

۱۸۳۔ امام علیؑ: علم حیرت و پریشانی میں مبتلا ہونے سے نجات دیتا ہے۔

۱۸۴۔ امام علیؑ: علم تمہیں نجات عطا کرتا ہے اور جہالت تباہ کر دیتی ہے۔

۱۸۵۔ امام علیؑ: تم حق کے عالم بنو اور اس پر عمل کرو خدا تمہیں نجات دے گا۔

١٨٦ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إِلَيهِ ـ: العِلمُ سُلطانٌ، مَن وَجَدَهُ صالَ بِهِ، ومَن لَم يَجِدهُ صِيلَ عَلَيهِ[١٩٤].

١٨٧ ـ عنه ﷺ ـ أيضًا ـ: قَليلُ العِلمِ إذا وَقَرَ فِي القَلبِ كَالطَّلِّ[١٩٥] يُصيبُ الأَرضَ المُطمَئِنَّةَ فَتَعشَبُ[١٩٦].

١٨٨ ـ عنه ﷺ: العِلمُ عِزٌّ[١٩٧].

١٨٩ ـ عنه ﷺ: مَنِ استَرشَدَ العِلمَ أرشَدَهُ[١٩٨].

١٩٠ ـ عنه ﷺ: العِلمُ داعِي الفَهمِ[١٩٩].

١٩١ ـ عنه ﷺ: بِالعِلمِ تُعرَفُ الحِكمَةُ[٢٠٠].

١٩٢ ـ عنه ﷺ: عَلَيكُم بِالعِلمِ، فَإِنَّهُ صِلَةٌ بَينَ الإِخوانِ، ودالٌّ عَلَى المُروَّةِ، وتُحفَةٌ فِي المَجالِسِ، وصاحِبٌ فِي السَّفَرِ، ومُؤنِسٌ فِي الغُربَةِ[٢٠١].

١٩٣ ـ عنه ﷺ: العَقلُ رائِدُ الرّوحِ وَالعِلمُ رائِدُ العَقلِ[٢٠٢].

١٩٤ ـ عنه ﷺ: لَيسَ لِسُلطانِ العِلمِ زَوالٌ[٢٠٣].

١٩٥ ـ عنه ﷺ: العُلومُ نُزهَةُ الأُدَباءِ[٢٠٤].

١٩٦ ـ عنه ﷺ: لا سَميرَ كَالعِلمِ[٢٠٥].

١٩٧ ـ عنه ﷺ: العِلمُ قائِدٌ، والعَمَلُ سائِقٌ، والنَّفسُ حَرونٌ[٢٠٦][٢٠٧].

١٩٨ ـ عنه ﷺ: المَعرِفَةُ نورُ القَلبِ[٢٠٨].

١٩٩ ـ عنه ﷺ: المَعرِفَةُ الفَوزُ بِالقُدسِ[٢٠٩].

٢٠٠ ـ عنه ﷺ: العِلمُ ضالَّةُ المُؤمِنِ[٢١٠].

۱۸۶۔ امام علیؑ: (آپؑ سے منسوب ہے) علم قدرت وسلطنت ہے جو اسے حاصل کر لیتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور جس نے اسے حاصل نہ کیا وہ ناکام ہے۔

۱۸۷۔ امام علیؑ: (آپؑ ہی سے منسوب ہے) دل میں اتر جانے والا تھوڑا سا علم نرم ونازک قطرۂ آب کے مانند ہے جو ہموار زمین پر پڑتا ہے تو سبزہ اگا دیتا ہے۔

۱۸۸۔ امام علیؑ: علم عزت ہے۔

۱۸۹۔ امام علیؑ: جو شخص علم سے راہنمائی چاہتا ہے وہ اسکی ہدایت کرتا ہے۔

۱۹۰۔ امام علیؑ: علم، فہم وادراک کی دعوت دیتا ہے۔

۱۹۱۔ امام علیؑ: علم کے ذریعہ حکمت کی شناخت ہوتی ہے۔

۱۹۲۔ امام علیؑ: علم حاصل کرو کیونکہ علم بھائیوں کے درمیان رابطہ پیدا کرتا ہے مروت وجوانمردی کی طرف راہنمائی کرتا ہے مختلف محافل میں تحفہ، سفر میں ساتھی اور غربت کے عالم میں مونس وہمدم ہوتا ہے۔

۱۹۳۔ امام علیؑ: عقل روح کی راہنما اور علم عقل کا راہنما ہے۔

۱۹۴۔ امام علیؑ: علم کی سلطنت کو زوال نہیں ہے۔

۱۹۵۔ امام علیؑ: علوم ادباء کی تفریح ہے۔

۱۹۶۔ امام علیؑ: علم جیسا کوئی رات کا قصہ خواں نہیں ہے۔

۱۹۷۔ امام علیؑ: علم قیادت کرنے والا اور عمل کھینچ کر لے جانے والا اور نفس سرکش سواری ہے۔

۱۹۸۔ امام علیؑ: معرفت دل کا نور ہے۔

۱۹۹۔ امام علیؑ: معرفت عالم قدس تک رسائی ہے۔

۲۰۰۔ امام علیؑ: علم مومن کی گمشدہ میراث ہے۔

٢٠١ ـ عنه ﷺ: مَن عَلِمَ غَورَ العِلمِ صَدَرَ عَن شَرائِعِ الحِكَمِ[٢١١].

٢٠٢ ـ عنه ﷺ: خُذ بِالحَزمِ والزَمِ العِلمَ، تُحمَد عَواقِبُكَ[٢١٢].

٢٠٣ ـ الإمام الباقر ﷺ ـ في قَولِهِ تَعالى: ﴿وَرَزَقناهُم مِنَ الطَّيِّباتِ﴾[٢١٣] ـ: الرِّزقُ الطَّيِّبُ هُوَ العِلمُ[٢١٤].

٢٠٣ ـ عنه ﷺ: الرّوحُ عِمادُ الدّينِ، والعِلمُ عِمادُ الرّوحِ، والبَيانُ عِمادُ العِلمِ[٢١٥].

٢٠٥ ـ الإمام الصادق ﷺ: رَأسُ المالِ العِلمُ والصَّبرُ[٢١٦].

٢٠٦ ـ الإمام الرضا ﷺ: العِلمُ أجمَعُ لِأهلِهِ مِنَ الآباءِ[٢١٧].

۲۰۱۔امام علیؑ: جسے دریائے علم میں غوطہ لگاتا آتا ہے وہ حکمتوں کے گھاٹ سے باہر آتا ہے

۲۰۲۔امام علیؑ: ارادہ میں استحکام پیدا کرو اور علم کی دائمی ہمنشینی اختیار کرلو تو انجام پسندیدہ اور عاقبت بخیر ہوگی۔

۲۰۳۔امام باقرؑ: خدا کے اس کلام (اور ہم نے انہیں پاک و پاکیزہ رزق عطا کیا ہے) کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: پاک و پاکیزہ رزق سے مراد علم ہے ۔

۲۰۴۔امام باقرؑ: روح دین کا ستون، علم روح کا ستون، اور بیان علم کا ستون ہے۔

۲۰۵۔امام صادقؑ: اصل سرمایہ علم اور صبر ہے۔

۲۰۶۔امام رضاؑ: علم آباء و اجداد سے زیادہ اہل علم کو ایک دوسرے سے ملا دیتا ہے۔

الفصل الثالث

آثارُ العِلمِ

٣ / ١

الإيمان

الكتاب

﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لا إِلٰهَ إِلّا هُوَ وَالمَلائِكَةُ وَأُولُوا العِلمِ قائِمًا بِالقِسطِ لا إِلٰهَ إِلّا هُوَ العَزيزُ الحَكيمُ﴾[٢١٨].

﴿وَيَرَى الَّذينَ أُوتُوا العِلمَ الَّذي أُنزِلَ إِلَيكَ مِن رَبِّكَ هُوَ الحَقَّ وَيَهدي إِلىٰ صِراطِ العَزيزِ الحَميدِ﴾[٢١٩].

﴿وَلِيَعلَمَ الَّذينَ أُوتُوا العِلمَ أَنَّهُ الحَقُّ مِن رَبِّكَ فَيُؤمِنوا بِهِ فَتُخبِتَ لَهُ قُلوبُهُم وَإِنَّ اللهَ لَهادِ الَّذينَ آمَنوا إِلىٰ صِراطٍ مُستَقيمٍ﴾[٢٢٠].

الحديث

٢٠٧ ـ رسول الله ﷺ: أمّا عَلامَةُ العِلمِ فَأَربَعَةٌ: العِلمُ بِاللهِ، والعِلمُ بِمُحِبّيهِ، والعِلمُ

فصل سوم

آثار علم

۱/۳

ایمان

قرآن مجید

﴿اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ملائکہ اور صاحبان علم گواہ ہیں کہ وہ عدل کے ساتھ قائم ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور وہ صاحب عزت و حکمت ہے (آل عمران. ۱۸)﴾

﴿اور وہ لوگ جنہیں علم سے نوازا گیا ہے وہ یہ جانتے ہیں کہ جو کچھ پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ بالکل حق ہے اور وہ (نبیؐ) عزیز وحمید خدا کی راہ دکھانے والا ہے (سبا. ۶)﴾

﴿اور صاحبان علم یہ سمجھ لیں کہ یہ (قرآن) خدا کی طرف سے برحق ہے اور اس طرح وہ اس پر ایمان لے آئیں اور پھر ان کے دل اس کی بارگاہ میں عاجزی کا اظہار کریں یقیناً خدا صاحبان ایمان کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والا ہے (الحج. ۵۴)﴾

حدیث شریف

۲۰۷۔ رسول خداؐ: علم کی چار علامتیں ہیں: خدا کے بارے میں علم، اس کے دوستوں سے آشنائی، اس کے فرائض سے آگاہی اور پابندی سے انہیں ادا کرنا۔

بِفَرائِضِهِ، والحِفظُ لَها حَتّىٰ تُؤَدّىٰ[٢٢١].

٢٠٨ ـ الإمام عليّ ﷺ: أصلُ الإيمانِ العِلمُ[٢٢٢].

٢٠٩ ـ عنه ﷺ: الإيمانُ والعِلمُ أخَوانِ تَوأَمانِ، ورَفيقانِ لا يَفتَرِقانِ[٢٢٣].

٢١٠ ـ عنه ﷺ ـ لِكُمَيلٍ في ذِكرِ أوصافِ حُجَجِ اللهِ عَلَى الخَلقِ ـ: هَجَمَ بِهِمُ العِلمُ عَلىٰ حَقائِقِ الإيمانِ، فَاستَلانوا روحَ اليَقينِ، فَأَنِسوا بِمَا استَوحَشَ مِنهُ الجاهِلونَ، واستَلانوا مَا استَوعَرَهُ المُترَفونَ، صَحِبُوا الدُّنيا بِأَبدانٍ أرواحُها مُعَلَّقَةٌ بِالمَحَلِّ الأَعلىٰ. اُولٰئِكَ خُلَفاءُ اللهِ في أرضِهِ، وحُجَجُهُ عَلىٰ عِبادِهِ، والدُّعاةُ إلىٰ دينِهِ، هاهٖ هاهٖ شَوقًا إلىٰ رُؤيَتِهِم![٢٢٤]

٢١١ ـ عنه ﷺ: لِلعِلمِ ثَلاثُ عَلاماتٍ: المَعرِفَةُ بِاللهِ، وبِما يُحِبُّ، ويَكرَهُ[٢٢٥].

٢١٢ ـ عنه ﷺ: ثَمَرَةُ العِلمِ مَعرِفَةُ اللهِ[٢٢٦].

٢١٣ ـ الإمام الكاظم ﷺ ـ لِهِشامِ بنِ الحَكَمِ ـ: يا هِشامُ، ما بَعَثَ اللهُ أنبِياءَهُ ورُسُلَهُ إلىٰ عِبادِهِ إلّا لِيَعقِلوا عَنِ اللهِ، فَأَحسَنُهُم استِجابَةً أحسَنُهُم مَعرِفَةً[٢٢٧].

٢ / ٣

الخَشيَة

الكتاب

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ﴾[٢٢٨].

﴿إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَيَقُولُونَ

۲۰۸۔امام علیؑ: ایمان کی جڑ علم ہے۔

۲۰۹۔امام علیؑ: ایمان اور علم جڑواں بھائی اور دو گہرے دوست ہیں جو ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

۲۱۰۔امام علیؑ: کمیل ابن زیاد سے مخلوقات پر حجج الٰہی کے اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انہیں علم نے بصیرت کی حقیقتوں تک پہنچا دیا ہے اور یہ روح یقین کے ساتھ گھل مل گئے ہیں انہوں نے ان چیزوں کو آسان بنالیا ہے جنھیں جاہلوں نے دشوار سمجھ رکھا ہے اور ان چیزوں سے انس پیدا کر لیا ہے جن سے آرام طلب افراد وحشت زدہ ہیں وہ اس دنیا میں ان جسموں کے ساتھ رہے جن کی روحیں ملاء اعلیٰ سے وابستہ ہیں یہی لوگ روئے زمین پر اللہ کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر حجت حق ہیں اور یہی اس کے دین کے داعی ہیں آہ آہ۔ کس قدر میں ان کے دیدار کا مشتاق ہوں۔

۲۱۱۔امام علیؑ: علم کی تین نشانیاں ہیں: معرفت خدا، اس کی پسند اور ناپسند چیزوں کی شناخت۔

۲۱۲۔امام علیؑ: علم کا نتیجہ خدا کی معرفت ہے۔

۲۱۳۔امام کاظمؑ: نے ہشام ابن حکم سے فرمایا: اے ہشام! اللہ نے اپنے بندوں کی طرف انبیاء ورسل کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ وہ اس کی معرفت حاصل کریں لہذا ان میں جس نے ان کی دعوت کو اچھی طرح قبول کیا ہے اس نے بہترین معرفت حاصل کی ہے۔

۲/۳

خوفِ خدا

قرآن مجید

﴿اللہ سے اسکے بندوں میں سے علماء خوف کھاتے ہیں بے شک اللہ عزیز وغفور رحیم (فاطر ۲۸)﴾

﴿بیشک جن لوگوں کو اس سے قبل علم دے دیا گیا ہے جب ان پر آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو منہ کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب بڑا پاک و پاکیزہ ہے اس کا وعدہ یقیناً پورا ہو کر

سُبحانَ رَبِّنا إن كانَ وَعدُ رَبِّنا لَمَفعولاً * ويَخِرّونَ لِلأذقانِ يَبكونَ ويَزيدُهُم خُشوعاً﴾[٣٢٩].

الحديث

٢١٤ ـ رسول الله ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِأَبي ذَرٍّ ـ: يا أبا ذَرٍّ، مَن أُوتِيَ مِنَ العِلمِ ما لا يُبكيهِ لَحَقيقٌ أن يَكونَ قَد أُوتِيَ عِلماً لا يَنفَعُهُ، لِأَنَّ اللهَ نَعَتَ العُلَماءَ فَقالَ ﷻ: ﴿إنَّ الَّذينَ أوتُوا العِلمَ مِن قَبلِهِ إذا يُتلىٰ عَلَيهِم يَخِرّونَ لِلأذقانِ سُجَّداً * ويَقولونَ سُبحانَ رَبِّنا إن كانَ وَعدُ رَبِّنا لَمَفعولاً * ويَخِرّونَ لِلأذقانِ يَبكونَ ويَزيدُهُم خُشوعاً﴾[٣٣٠].

٢١٥ ـ عنه ﷺ: كَفىٰ مِنَ العِلمِ الخَشيَةُ[٣٣١].

٢١٦ ـ الإمام عليّ ؑ: سَبَبُ الخَشيَةِ العِلمُ[٣٣٢].

٢١٧ ـ عنه ؑ: إذا زادَ عِلمُ الرَّجُلِ زادَ أدَبُهُ وتَضاعَفَت خَشيَتُهُ لِرَبِّهِ[٣٣٣].

٢١٨ ـ عنه ؑ: لا عِلمَ كَالخَشيَةِ[٣٣٤].

٢١٩ ـ عنه ؑ: كَفىٰ بِالخَشيَةِ عِلماً[٣٣٥].

٢٢٠ ـ عنه ؑ: حَسبُكَ مِنَ العِلمِ أن تَخشَى اللهَ ﷻ، وحَسبُكَ مِنَ الجَهلِ أن تُعجَبَ بِعَقلِكَ ـ أو قالَ: بِعِلمِكَ ـ[٣٣٦].

٢٢١ ـ عنه ؑ: غايَةُ المَعرِفَةِ الخَشيَةُ[٣٣٧].

٢٢٢ ـ عنه ؑ: أعلَمُكُم أخوَفُكُم[٣٣٨].

٢٢٣ ـ عنه ؑ: كُلُّ عالِمٍ خائِفٌ[٣٣٩].

٢٢٤ ـ عنه ؑ: أعظَمُ النّاسِ عِلماً أشَدُّهُم خَوفاً للهِ سُبحانَهُ[٣٤٠].

رہے گا اور وہ منہ کے بل گر کر روتے ہیں، جس سے ان کے خضوع وخشوع میں اضافہ ہوتا جاتا ہے (بنی اسرائیل، ۱۰۷ تا ۱۰۹)

حدیث شریف

۲۱۴۔ رسول خداؐ: ابوذرؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اے ابوذر! جسے ایسا علم عطا ہو جو اسے خوف خدا میں انکسار نہ کر سکے تو اسے ایسا علم دیا گیا ہے جو بے سود ہے کیونکہ خدا نے علماء کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا ہے (بیشک جن لوگوں کو اس سے قبل علم دیا گیا ہے جب ان پر آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو منہ کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک و پاکیزہ ہے اور اس کا وعدہ پورا ہونے والا ہے وہ منہ کے بل گر کر روتے ہیں، جس سے ان کے خضوع وخشوع میں اضافہ ہوتا جاتا ہے)۔

۲۱۵۔ رسول خداؐ: علم سے خوف خدا پیدا ہو جائے تو یہی کافی ہے۔

۲۱۶۔ امام علیؑ: خوف خدا کا سبب علم ہے۔

۲۱۷۔ امام علیؑ: جس قدر انسان کا علم بڑھتا ہے اسی قدر اس کے ادب میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے اندر خوف خدا بھی دوگنا ہو جاتا ہے۔

۲۱۸۔ امام علیؑ: خوف (خدا) کی مانند کوئی علم نہیں ہے۔

۲۱۹۔ امام علیؑ: علم کے لئے خوف (خدا) کافی ہے۔

۲۲۰۔ امام علیؑ: تمہارے علم کے لئے یہی کافی ہے کہ تم خوف خدا رکھو۔ اور تمہاری جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ تم اپنی عقل یا علم (تردد راوی کی طرف سے ہے) پر خوش ہو جاؤ۔

۲۲۱۔ امام علیؑ: معرفت کی آخری حد خوف خدا ہے۔

۲۲۲۔ امام علیؑ: تم میں سب سے بڑا عالم وہ ہے جو سب سے زیادہ خوف (خدا) رکھتا ہو۔

۲۲۳۔ امام علیؑ: ہر عالم خوف خدا رکھتا ہے۔

۲۲۴۔ امام علیؑ: لوگوں میں سب سے بڑا عالم وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا ہے۔

٢٢٥ ـ عنه ﷺ: غايَةُ العِلمِ الخَوفُ مِنَ اللهِ سُبحانَهُ[٢١١].

٢٢٦ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: سُبحانَكَ! أخشىٰ خَلقِكَ لَكَ أعلَمُهُم بِكَ، وأخضَعُهُم لَكَ أعمَلُهُم بِطاعَتِكَ، وأهوَنُهُم عَلَيكَ مَن أنتَ تَرزُقُهُ وهُوَ يَعبُدُ غَيرَكَ![٢١٢]

٢٢٧ ـ الإمام الصادق ﷺ: كَفىٰ بِخَشيَةِ اللهِ عِلمًا، وكَفىٰ بِالاغتِرارِ بِهِ جَهلًا[٢١٣].

٢٢٨ ـ عنه ﷺ: إنَّ أعلَمَ النّاسِ بِاللهِ أخوَفُهُم للهِ، وأخوَفُهُم لَهُ أعلَمُهُم بِهِ، وأعلَمُهُم بِهِ أزهَدُهُم فيها[٢١٤].

٢٢٩ ـ في مِصباحِ الشَّريعَةِ قالَ الصّادِقُ ﷺ: نَجوَى العارِفينَ تَدورُ عَلىٰ ثَلاثَةِ اُصولٍ: الخَوفِ، والرَّجاءِ، والحُبِّ. فَالخَوفُ فَرعُ العِلمِ، والرَّجاءُ فَرعُ اليَقينِ، والحُبُّ فَرعُ المَعرِفَةِ[٢١٥].

٢٣٠ ـ أيضًا: الخَشيَةُ ميراثُ العِلمِ، والعِلمُ شُعاعُ المَعرِفَةِ وقَلبُ الإيمانِ، ومَن حُرِمَ الخَشيَةَ لا يَكونُ عالِمًا وإن شَقَّ الشَّعرَ بِمُتَشابِهاتِ العِلمِ[٢١٦].

٢٣١ ـ ابنُ عَبّاسٍ العَمِّيّ: بَلَغَني أنَّ داوُدَ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يَقولُ في دُعائِهِ: سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ أنتَ رَبّي، تَعالَيتَ فَوقَ عَرشِكَ، وجَعَلتَ خَشيَتَكَ عَلىٰ مَن فِي السَّماواتِ والأَرضِ، فَأَقرَبُ خَلقِكَ مِنكَ مَنزِلَةً أشَدُّهُم لَكَ خَشيَةً، وما عِلمُ مَن لَم يَخشَكَ؟! وما حِكمَةُ مَن لَم يُطِع أمرَكَ؟![٢١٧]

٣ / ٣

العَمَل

٢٣٢ ـ رسول الله ﷺ ـ لَمّا تَلا هٰذِهِ الآيَةَ ﴿وما يَعقِلُها إلّا العالِمونَ﴾[٢١٨] قالَ ـ: العالِمُ

۲۲۵۔ امام علیؑ: علم کی آخری حد خوف خدا ہے۔

۲۲۶۔ امام سجادؑ: پروردگارا تو پاک و پاکیزہ ہے تیری مخلوقات میں سب سے زیادہ تیرا خوف رکھنے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ تیری معرفت رکھتا ہے اور تیرے سامنے ان میں سب سے زیادہ خاضع وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ تیرا اطاعت گذار ہے اور ان میں سب سے زیادہ پست و حقیر وہ ہے جسے تو رزق پہنچاتا ہے اور وہ تیرے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہے۔

۲۲۷۔ امام صادقؑ: علم سے خوف خدا پیدا ہو جائے تو اتنا ہی کافی ہے اور علم سے غفلت ہی جہالت کیلئے کافی ہے۔

۲۲۸۔ امام صادقؑ: بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کی معرفت رکھنے والا وہ ہے جو اس سے بہت زیادہ خوف رکھتا ہے اور سب سے زیادہ خائف وہ ہے جو سب سے زیادہ اس کے متعلق علم رکھتا ہے اور اس کے سلسلے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ ہے جو سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت ہے۔

۲۲۹۔ مصباح الشریعۃ: میں امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں: مناجات عارفین کے تین اصول ہیں: ۱) خوف ۲) امید ۳) محبت۔ خوف علم کی شاخ امید یقین کی شاخ اور محبت معرفت کی شاخ ہے۔

۲۳۰۔ مصباح الشریعہ میں ہی امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں: خوف (خدا) علم کی میراث ہے اور علم معرفت کی کرن اور ایمان کا دل ہے۔

۲۳۱۔ ابن عباس (کا بیان ہے) مجھ کو یہ خبر ملی ہے کہ حضرت داؤدؑ دعاؤں میں یہ کہا کرتے تھے کہ: بارالہا! تو پاک و پاکیزہ ہے تو ہی میرا پروردگار ہے تو بلند مرتبہ اور عرش و کرسی کے مافوق ہے تو نے زمین اور آسمان والوں کے دلوں میں اپنا خوف ڈال دیا ہے مخلوقات میں سب سے زیادہ تجھ سے قریب وہ ہے جو اپنے دل میں سب سے زیادہ تیرا خوف رکھتا ہے۔ وہ کیسا صاحب علم ہے جو تیرا خوف نہیں رکھتا اور وہ کیسا صاحب حکمت ہے جو تیرا مطیع و فرمانبردار نہیں ہے۔

۳/۳

عمل

۲۳۲۔ رسول خداؐ: نے جب اس آیت کریمہ (اس کو سوائے علم والوں کے کوئی اور نہیں سمجھ سکتا) کی تلاوت فرمائی تو

الَّذي عَقَلَ عَنِ اللهِ فَعَمِلَ بِطاعَتِهِ واجتَنَبَ سَخَطَهُ(٣٤٩).

٢٣٣ ـ عنه ﷺ: العالِمُ مَن يَعمَلُ(٣٥٠).

٢٣٤ ـ عنه ﷺ: إنَّ العالِمَ مَن يَعمَلُ بِالعِلمِ وإن كانَ قَليلَ العَمَلِ(٣٥١).

٢٣٥ ـ عنه ﷺ: لا تَكونُ عالِمًا حَتّىٰ تَكونَ بِالعِلمِ عامِلًا(٣٥٢).

٢٣٦ ـ عنه ﷺ: كَفىٰ بِالمَرءِ عِلمًا إذا عَبَدَ اللهَ، وكَفىٰ بِالمَرءِ جَهلًا إذا أعجِبَ بِرَأيِهِ(٣٥٣).

٢٣٧ ـ الإمام عليّ ؑ: ثَمَرَةُ العِلمِ العِبادَةُ(٣٥٤).

٢٣٨ ـ عنه ؑ: العِلمُ يُرشِدُكَ إلىٰ ما أمَرَكَ اللهُ بِهِ، والزُّهدُ يُسَهِّلُ لَكَ الطَّريقَ إلَيهِ(٣٥٥).

٢٣٩ ـ عنه ؑ: مَعرِفَةُ العِلمِ دينٌ يُدانُ بِهِ، بِهِ يَكسِبُ الإنسانُ الطّاعَةَ في حَياتِهِ، وجَميلَ الأُحدوثَةِ بَعدَ وَفاتِهِ(٣٥٦).

٢٤٠ ـ عنه ؑ: مَن عَرَفَ كَفَّ(٣٥٧).

٢٤١ ـ عنه ؑ: ما عَلِمَ مَن لَم يَعمَل بِعِلمِهِ(٣٥٨).

٢٤٢ ـ عنه ؑ: ثَمَرَةُ العِلمِ إخلاصُ العَمَلِ(٣٥٩).

٢٤٣ ـ عنه ؑ: ثَمَرَةُ العِلمِ العَمَلُ لِلحَياةِ(٣٦٠).

٢٤٤ ـ عنه ؑ: ثَمَرَةُ العِلمِ العَمَلُ بِهِ(٣٦١).

٢٤٥ ـ عنه ؑ: العِلمُ بِالعَمَلِ(٣٦٢).

٢٤٦ ـ عنه ؑ: العالِمُ مَن شَهِدَت بِصِحَّةِ أقوالِهِ أفعالُهُ(٣٦٣).

٢٤٧ ـ عنه ؑ: غايَةُ العِلمِ حُسنُ العَمَلِ(٣٦٤).

٢٤٨ ـ عنه ؑ: يا حَمَلَةَ العِلمِ اعمَلوا بِهِ، فَإِنَّما العالِمُ مَن عَمِلَ بِما عَلِمَ ووافَقَ عِلمَهُ

ارشاد فرمایا: عالم وہ ہے جو اللہ کی معرفت حاصل کرے پھر اس کی اطاعت کرتے ہوئے اعمال بجالائے اور ان امور سے اجتناب کرے جو اس کی ناراضگی کا سبب ہیں۔

۲۳۳۔رسول خداؐ: عالم وہ ہے جو عمل کرتا ہے۔

۲۳۴۔رسول خداؐ: بے شک عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے چاہے اس کا عمل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۲۳۵۔رسول خداؐ: تم اس وقت تک عالم نہیں ہو سکتے جب تک کہ علم کے مطابق عمل نہ کرو۔

۲۳۶۔رسول خداؐ: انسان کے علم کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرے اور جہالت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنی رائے پر خوشحال ہو جائے۔

۲۳۷۔امام علیؑ: علم کا ثمر عبادت ہے۔

۲۳۸۔امام علیؑ: علم حکم الٰہی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور زہد و پارسائی اسکی طرف تمہارے لئے راستہ ہموار کرتی ہے۔

۲۳۹۔امام علیؑ: معرفت علم ایسا دین ہے جس کی اقتدا کی جاتی ہے اور جس کے ذریعہ انسان اپنی زندگی میں اطاعت اور مرنے کے بعد ذکر جمیل کو حاصل کرتا ہے۔

۲۴۰۔امام علیؑ: جس نے معرفت حاصل کر لی وہ (گناہوں) سے رک گیا۔

۲۴۱۔امام علیؑ: جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ نادان ہے۔

۲۴۲۔امام علیؑ: علم کا ثمر اخلاص عمل ہے۔

۲۴۳۔امام علیؑ: علم کا نتیجہ زندگی کے لئے عمل ہے۔

۲۴۴۔علم کا ثمرہ اس پر عمل کرنا ہے۔

۲۴۵۔امام علیؑ: علم عمل کے ساتھ ہے۔

۲۴۶۔امام علیؑ: عالم وہ ہے جسکے اعمال اس کے اقوال کی حجت وصداقت کی گواہی دیں۔

۲۴۷۔امام علیؑ: علم کا نتیجہ حسن عمل ہے۔

۲۴۸۔امام علیؑ: اے علم کے اٹھانے والو! اپنے علم پر عمل کرو کیونکہ عالم وہی ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا

عَمَلُهُ. وسَيَكونُ أقوامٌ يَحمِلونَ العِلمَ لا يُجاوِزُ تَراقِيَهُم، يُخالِفُ عَمَلُهُم عِلمَهُم وتُخالِفُ سَريرَتُهُم عَلانِيَتَهُم، يَجلِسونَ حَلَقًا فَيُباهي بَعضُهُم بَعضًا، حَتّىٰ إنَّ الرَّجُلَ لَيَغضَبُ عَلىٰ جَليسِهِ أن يَجلِسَ إلىٰ غَيرِهِ ويَدَعَهُ، اُولٰئِكَ لا تَصعَدُ أعمالُهُم في مَجالِسِهِم تِلكَ إلَى اللهِ[٢٦٥].

٢٤٩ ـ الإمام الباقر ﷺ: لا يُقبَلُ عَمَلٌ إلّا بِمَعرِفَةٍ، ولا مَعرِفَةَ إلّا بِعَمَلٍ، ومَن عَرَفَ دَلَّتهُ مَعرِفَتُهُ عَلَى العَمَلِ، ومَن لَم يَعرِف فَلا عَمَلَ لَهُ[٢٦٦].

٢٥٠ ـ الإمام الصادق ﷺ: العِلمُ مَقرونٌ إلَى العَمَلِ، فَمَن عَلِمَ عَمِلَ، ومَن عَمِلَ عَلِمَ، والعِلمُ يَهتِفُ بِالعَمَلِ فَإِن أجابَهُ وإلّا ارتَحَلَ عَنهُ[٢٦٧].

٢٥١ ـ عنه ﷺ: لا يَقبَلُ اللهُ عَمَلًا إلّا بِمَعرِفَةٍ، ولا مَعرِفَةَ إلّا بِعَمَلٍ، فَمَن عَرَفَ دَلَّتهُ المَعرِفَةُ عَلَى العَمَلِ، ومَن لَم يَعمَل فَلا مَعرِفَةَ لَهُ، ألا إنَّ الإِيمانَ بَعضُهُ مِن بَعضٍ[٢٦٨].

٢٥٢ ـ عنه ﷺ ـ في قَولِ اللهِ ﷻ: ﴿إنَّما يَخشَى اللهَ مِن عِبادِهِ العُلَماءُ﴾[٢٦٩] ـ: يَعني بِالعُلَماءِ مَن صَدَّقَ فِعلُهُ قَولَهُ، ومَن لَم يُصَدِّق فِعلُهُ قَولَهُ فَلَيسَ بِعالِمٍ[٢٧٠].

٢٥٣ ـ في مِصباحِ الشَّريعَةِ قالَ الصّادِقُ ﷺ: العالِمُ حَقًّا هُوَ الَّذي يَنطِقُ عَنهُ أعمالُهُ الصّالِحَةُ وأورادُهُ الزّاكِيَةُ، وصِدقُهُ وتَقواهُ لا لِسانُهُ ومُناظَرَتُهُ ومُعادَلَتُهُ وتَصاوُلُهُ ودَعواهُ[٢٧١].

ہے اور اس کا عمل اس کے علم کے موافق ہوتا ہے عنقریب کچھ قومیں عالم وجود میں آئیں گی جو صاحب علم ہوں گی مگر علم ان کے گلے سے نہیں اترے گا انکا عمل ان کے علم کے خلاف ہوگا ان کا ظاہر و باطن ایک نہ ہوگا وہ بزم سجائیں گے مگر مقصد ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنا ہوگا یہاں تک کہ ایک ہمنشین دوسرے ہمنشین پر صرف اس لئے غضبناک ہوگا کہ وہ کیوں اسے چھوڑ کر دوسروں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال اس بزم سے آگے بارگاہ خداوندی تک نہیں پہنچیں گے۔

۲۴۹۔ امام باقرؑ: عمل معرفت کے بغیر قبول نہیں ہوگا اور معرفت عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوتی جس نے معرفت حاصل کر لی اسے معرفت نے عمل کی ہدایت کر دی ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا اس کے پاس عمل نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی ہے۔

۲۵۰۔ امام صادقؑ: علم عمل کے ہمراہ ہے جو علم رکھتا ہے وہ عمل بھی کرتا ہے اور جو عمل کرتا ہے وہی عالم ہے علم عمل کی طرف دعوت دیتا ہے اگر عمل اس کی آواز پر لبیک کہتا ہے تو بہتر ورنہ وہ بھی رخصت ہو جاتا ہے۔

۲۵۱۔ امام صادقؑ: اللہ کوئی بھی عمل معرفت کے بغیر قبول نہیں کرتا اور معرفت بغیر عمل کے حاصل نہیں ہوتی لہذا جس نے معرفت حاصل کی اسے اس کی معرفت نے عمل کی طرف راہنمائی کی ہے اور جو عمل نہیں کرتا وہ معرفت ہی نہیں رکھتا آگاہ ہو جاؤ کہ اجزاء ایمان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔

۲۵۲۔ امام صادقؑ: پروردگار عالم کے اس قول (اللہ سے ڈرنے والے اسکے بندوں میں صرف علماء ہیں) سے مراد وہ علماء ہیں جن کا عمل ان کے قول کی تصدیق کرتا ہے اور جس کا عمل اس کے قول کی تصدیق نہیں کرتا وہ عالم نہیں ہے

۲۵۳۔ مصباح الشریعہ میں امام جعفر صادقؑ ارشاد فرماتے ہیں: حقیقی عالم وہ ہے جس کے نیک اعمال اور پاکیزہ اذکار اس کی حالت بیان کرتے ہیں اور اسکے علم کی تصدیق اسکی زبان، مناظرہ، جنگ و جدال اور دعوے کے بجائے اسکا تقویٰ کرتا ہے۔

٣ / ٤
الصَّلاح

٢٥٤ ـ رسول الله ﷺ: أمَّا العِلمُ، فَيَتَشَعَّبُ مِنهُ الغِنىٰ وإن كانَ فَقيرًا، والجودُ وإن كانَ بَخيلًا، والمَهابَةُ وإن كانَ هَيِّنًا، والسَّلامَةُ وإن كانَ سَقيمًا، والقُربُ وإن كانَ قَصِيًّا، والحَياءُ وإن كانَ صَلِفًا، والرِّفعَةُ وإن كانَ وَضيعًا، والشَّرَفُ وإن كانَ رَذلًا، والحِكمَةُ، والحُظوَةُ، فَهٰذا ما يَتَشَعَّبُ لِلعاقِلِ بِعِلمِهِ. فَطوبىٰ لِمَن عَقَلَ وعَلِمَ[٣٧٢].

٢٥٥ ـ الإمام عليّ ﷺ: كُلَّما ازدادَ عِلمُ الرَّجُلِ زادَت عِنايَتُهُ بِنَفسِهِ، وبَذَلَ في رِياضَتِها وصَلاحِها جُهدَهُ[٣٧٣].

٢٥٦ ـ عنه ﷺ: بِالعِلمِ يَستَقيمُ المُعوَجُّ[٣٧٤].

٢٥٧ ـ عنه ﷺ: كَسبُ العِلمِ الزُّهدُ فِي الدُّنيا[٣٧٥].

٢٥٨ ـ عنه ﷺ: التَّواضُعُ ثَمَرَةُ العِلمِ[٣٧٦].

٢٥٩ ـ عنه ﷺ: لِسانُ العِلمِ الصِّدقُ[٣٧٧].

٢٦٠ ـ عنه ﷺ: يا طالِبَ العِلمِ، إنَّ العِلمَ ذو فَضائِلَ كَثيرَةٍ: فَرَأسُهُ التَّواضُعُ، وعَينُهُ البَراءَةُ مِنَ الحَسَدِ، واُذُنُهُ الفَهمُ، ولِسانُهُ الصِّدقُ، وحِفظُهُ الفَحصُ، وقَلبُهُ حُسنُ النِّيَّةِ، وعَقلُهُ مَعرِفَةُ الأَشياءِ والاُمورِ، ويَدُهُ الرَّحمَةُ، ورِجلُهُ زِيارَةُ العُلَماءِ، وهِمَّتُهُ السَّلامَةُ، وحِكمَتُهُ الوَرَعُ، ومُستَقَرُّهُ النَّجاةُ، وقائِدُهُ العافِيَةُ، ومَركَبُهُ الوَفاءُ، وسِلاحُهُ لينُ الكَلِمَةِ، وسَيفُهُ الرِّضا، وقَوسُهُ المُداراةُ، وجَيشُهُ مُحاوَرَةُ العُلَماءِ، ومالُهُ الأَدَبُ، وذَخيرَتُهُ اجتِنابُ

۳/۴

صلاح

۲۵۴۔ رسول خداؐ: علم سے انسان کو نادار ہے تو ثروت، اگر بخیل ہے تو سخاوت، اگر ناچیز ہے تو ہیبت، اگر بیمار ہے تو صحت، اگر دور ہے تو قربت، اگر بیہودہ ہے تو شرم و حیا، اگر پست ہے تو رفعت، اگر حقیر ہے تو شرافت حاصل ہوتی ہے، اور حکمت و عظمت عقلمند کو بھی علم ہی سے حاصل ہوتی ہے پس خوش نصیب ہے وہ جو عقلمند اور عالم ہے۔

۲۵۵۔ امام علیؑ: انسان کا جس قدر علم بڑھتا ہے اسی قدر اس کی توجہ اپنے نفس کی طرف بڑھ جاتی ہے اور وہ اپنی پوری کوشش نفس کی اصلاح اور اس کی ریاضت میں صرف کر دیتا ہے۔

۲۵۶۔ امام علیؑ: کجی علم کے ذریعہ سیدھی ہو جاتی ہے۔

۲۵۷۔ امام علیؑ: علم کا حصول دنیا سے بے رغبتی میں ہے۔

۲۵۸۔ امام علیؑ: تواضع علم کا نتیجہ ہے۔

۲۵۹۔ امام علیؑ: علم کی زبان صداقت ہے۔

۲۶۰۔ امام علیؑ: اے علم کے طلب کرنے والو! علم بہت سی فضیلتوں کا حامل ہے۔ اس کا سر تواضع، اسکی آنکھ حسد سے بیزاری، اس کا کان فہم، اس کی زبان صداقت، اس کا حافظہ جستجو، اس کا دل نیک نیتی، اس کی عقل امور اور اشیاء کی معرفت، اس کا ہاتھ رحمت، اس کا پاؤں علماء کی زیارت، اس کی ہمت سلامتی، اسکی حکمت پرہیزگاری، اس کی قرارگاہ نجات، اس کا قائد عافیت، اس کی سواری وفا، اس کا اسلحہ نرم کلامی، اس کی تلوار رضا و خوشنودی، اس کی کمان سازگاری، اس کا لشکر علماء سے گفتگو، اس کا سرمایہ ادب، اس کا ذخیرہ گناہوں سے اجتناب، اس کا زادِراہ نیکی، اس کی رونق چشم پوشی اس

الذُّنوبِ، وزادُهُ المَعروفُ، وماؤُهُ المُوادَعَةُ، ودَليلُهُ الهُدىٰ، ورَفيقُهُ صُحبَةُ الأَخيارِ(٢٧٨).

٢٦١ ـ عنه ﷺ: رَأسُ العِلمِ التَّواضُعُ، وبَصَرُهُ البَراءَةُ مِنَ الحَسَدِ، وسَمعُهُ الفَهمُ، ولِسانُهُ الصِّدقُ، وقَلبُهُ حُسنُ النِّيَّةِ، وعَقلُهُ مَعرِفَةُ أسبابِ الأُمورِ. ومِن ثَمَراتِهِ: التَّقوىٰ، واجتِنابُ الهَوىٰ، واتِّباعُ الحَقِّ، ومُجانَبَةُ الذُّنوبِ، ومَوَدَّةُ الإِخوانِ، والاِستِماعُ مِنَ العُلَماءِ، والقَبولُ مِنهُم.

ومِن ثَمَراتِهِ: تَركُ الاِنتِقامِ عِندَ القُدرَةِ، واستِقباحُ مُقارَبَةِ الباطِلِ، واستِحسانُ مُتابَعَةِ الحَقِّ، وقَولُ الصِّدقِ، والتَّجافي عَن سُرورٍ في غَفلَةٍ، وعَن فِعلِ ما يُعقِبُ نَدامَةً.

والعِلمُ يَزيدُ العاقِلَ عَقلًا، ويورِثُ مُتَعَلِّمَهُ صِفاتِ حَمدٍ، فَيَجعَلُ الحَليمَ أميرًا، وذَا المَشوَرَةِ وَزيرًا، ويَقمَعُ الحِرصَ، ويَخلَعُ المَكرَ، ويُميتُ البُخلَ، ويَجعَلُ مُطلَقَ الفُحشِ مَأسورًا، ويُعيدُ السَّدادَ قَريبًا(٢٧٩).

کا راہنما ہدایت، اس کا دوست نیک لوگوں سے محبت ہے

۲۶۱۔امام علیؑ: علم کا سر تواضع، اس کی آنکھ حسد سے بیزاری، اس کا کان فہم، اس کی زبان صداقت، اس کا دل نیک نیتی، اس کی عقل اسباب امور کی معرفت ہے اور تقوی و پرہیزگاری، خواہشات نفسانی سے اجتناب حق کی پیروی، گناہوں سے دوری، بھائیوں سے الفت ومحبت، علماء کی باتوں کو سننا اور ان کی باتوں کو قبول کرنا یہ سب علم کے نتائج ہیں۔

اور علم کے نتائج میں سے یہ ہے کہ: قدرت کے باوجود انتقام نہ لینا، باطل کی قربت کو برا سمجھنا، حق کی پیروی کو اچھا جاننا، سچ بولنا، غفلت کی مسرت سے کنارہ کشی اور باعث پشیمانی کاموں سے پرہیز کرنا۔

علم عقلمند کی عقل کو بڑھاتا ہے اور طالب علم کے اندر صفات حمیدہ پیدا کرتا ہے پس علم بردبار کو امیر و حاکم، مشیر کو وزیر بنا دیتا ہے حرص کا قلع قمع کر دیتا مکر وفریب کا خاتمہ اور بخل کو نابود کر دیتا ہے۔ علم تمام برائیوں کو اسیر اور اچھائی کو قریب کر دیتا ہے۔

الفصل الرّابع

ما وَرَدَ في أقسامِ العُلومِ

٢٦٢ ـ الإمام عليّ ﷺ : العِلمُ عِلمانِ : عِلمٌ لا يَسَعُ النّاسَ إلّا النَّظَرُ فيهِ وهُوَ صِبغَةُ الإسلامِ ، وعِلمٌ يَسَعُ النّاسَ تَركُ النَّظَرِ فيهِ وهُوَ قُدرَةُ اللّهِ ﷻ [٢٨٠].

٢٦٣ ـ رسول الله ﷺ: العِلمُ عِلمانِ : عِلمُ الأديانِ ، وعِلمُ الأبدانِ [٢٨١].

٢٦٤ ـ عنه ﷺ: إنَّما العِلمُ ثَلاثَةٌ : آيَةٌ مُحكَمَةٌ أو فَريضَةٌ عادِلَةٌ أو سُنَّةٌ قائِمَةٌ ، وما خَلاهُنَّ فَهُوَ فَضلٌ [٢٨٢].

٢٦٥ ـ عنه ﷺ: العِلمُ ثَلاثَةٌ : كِتابٌ ناطِقٌ ، وسُنَّةٌ ماضِيَةٌ ، ولا أدري [٢٨٣].

٢٦٦ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أكثَرُ مِن أن يُحصىٰ [٢٨٤].

٢٦٧ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ ثَلاثَةٌ : الفِقهُ لِلأَديانِ ، والطِّبُّ لِلأَبدانِ ، والنَّحوُ لِلِّسانِ [٢٨٥].

٢٦٨ ـ عنه ﷺ: العُلومُ أربَعَةٌ : الفِقهُ لِلأَديانِ ، والطِّبُّ لِلأَبدانِ ، والنَّحوُ لِلِّسانِ ، والنُّجومُ لِمَعرِفَةِ الأَزمانِ [٢٨٦].

چوتھی فصل

اقسام علوم سے متعلق احادیث

۲۶۲۔امام علی: علم دو طرح کا ہوتا ہے: ایک وہ کہ جس کا حصول لوگوں کیلئے ضروری ہے اور اسلام کی رونق ہے اور دوسرا وہ کہ جسکے ترک کی لوگوں کو اجازت ہے اور وہ خدا کی قدرت ہے۔

۲۶۳۔رسول خداؐ: علم کی دو قسمیں ہیں علم ادیان اور علم ابدان۔

۲۶۴۔رسول خداؐ: بے شک علم کی تین قسمیں ہیں ا۔آیت محکم ۲۔فریضۂ عادلہ۔۳۔سنت قائمہ۔ ان تینوں کے علاوہ جو بھی ہے وہ صرف فضل ہے۔

۲۶۵۔رسول خداؐ: علم کی تین قسمیں ہیں۔کتاب ناطق، سنت ماضیہ اور لا ادری (یعنی میں نہیں جانتا)۔

۲۶۶۔رسول خداؐ: علم شمار کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔

۲۶۷۔امام علیؑ: علم کی تین قسمیں ہیں: ادیان کے لئے فقہ، ابدان کے لئے طب اور زبان کے لئے نحو۔

۲۶۸۔امام علیؑ: علوم کی چار قسمیں ہیں: ادیان کے لئے فقہ، ابدان کے لئے طب، زبان کے لئے نحو اور زمانہ کی شناخت کے لئے نجوم۔

۲۶۹ ـ عنه ﷺ: العُلومُ أربَعَةٌ، عِلمٌ يَنفَعُ، وعِلمٌ يَشفَعُ، وعِلمٌ يَرفَعُ، وعِلمٌ يَضَعُ، فَأَمّا الَّذي يَنفَعُ فَعِلمُ الشَّريعَةِ، وأمّا الَّذي يَشفَعُ فَعِلمُ القُرآنِ، وأمّا الَّذي يَرفَعُ فَالنَّحوُ، وأمّا الَّذي يَضَعُ فَعِلمُ النُّجومِ[۲۸۷].

۲۷۰ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أكثَرُ مِن أن يُحاطَ بِهِ[۲۸۸].

۲۷۱ ـ عنه ﷺ: العِلمُ أكثَرُ مِن أن يُحفَظَ[۲۸۹].

۲۶۹۔امام علیؑ: علوم کی چار قسمیں ہیں: وہ علم جو نفع بخش ہے، وہ علم جو شفاعت کرتا ہے، وہ علم جو بلندی عطا کرتا ہے اور وہ علم جو پستی میں ڈال دیتا ہے۔ جو علم نفع بخش ہے وہ علم شریعت ہے جو علم شفاعت کرنے والا ہے وہ علم قرآن ہے جو علم بلندی عطا کرتا ہے وہ علم نحو ہے جو علم پست کرتا ہے وہ علم نجوم ہے۔

۲۷۰۔امام علیؑ: علم قابل احاطہ نہیں ہے۔

۲۷۱۔امام علیؑ: علم طاقتِ حفظ سے باہر ہے۔

دوسرا حصہ

حکمت

اس حصہ کی فصلیں:

پہلی فصل	:	معنیٰ حکمت
دوسری فصل	:	فضیلتِ حکمت
تیسری فصل	:	آثار حکمت
چوتھی فصل	:	بنیاد حکمت
پانچویں فصل	:	جامع حکمتیں
چھٹی فصل	:	حکماء کے اوصاف
ساتویں فصل	:	نادر اقوال

الفصل الأوّل

مَعنَى الحِكمَةِ

الكتاب

﴿يُؤتِي الحِكمَةَ مَن يَشاءُ ومَن يُؤتَ الحِكمَةَ فَقَد أوتِيَ خَيرًا كَثيرًا وما يَذَّكَّرُ إلاّ أولُوا الألبابِ﴾[290].

﴿ولَقَد آتَينا لُقمانَ الحِكمَةَ أنِ اشكُر للهِ ومَن يَشكُر فَإنَّما يَشكُرُ لِنَفسِهِ ومَن كَفَرَ فَإنَّ اللهَ غَنِيٌّ حَميدٌ﴾[291].

﴿ذلِكَ مِمّا أوحىٰ إلَيكَ رَبُّكَ مِنَ الحِكمَةِ﴾[292].

الحديث

٢٧٢ ـ الإمام الصادق عليه السلام ـ في بَيانِ جُنودِ العَقلِ والجَهلِ ـ: الحِكمَةُ وضِدُّهَا الهَوىٰ[293].

٢٧٣ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله ـ في قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿ومَن يُؤتَ الحِكمَةَ فَقَد أوتِيَ خَيرًا كَثيرًا﴾ ـ: القُرآنُ[294].

پہلی فصل

حکمت

معنی قرآن مجید

﴿وہ جس کو بھی چاہتا ہے حکمت عطا کر دیتا ہے اور جسے حکمت عطا کر دی جائے اسے گویا خیر کثیر عطا کر دیا گیا ہے اور اس بات کو صاحبان عقل کے علاوہ کوئی نہیں سمجھتا ہے﴾

﴿یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکریہ ادا کرو اور جو بھی شکریہ ادا کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے کرتا ہے اور جو کفران نعمت کرتا ہے وہ یہ جان لے کہ خدا بے نیاز بھی ہے اور قابل حمد و ثنا بھی ہے﴾

﴿یہی وہ حکمت ہے جس کی وحی تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف کی ہے﴾

حدیث شریف

۲۷۲۔ امام صادقؑ: لشکر عقل و جہل کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حکمت اور اس کی ضد ہوا و ہوس ہے۔

۲۷۳۔ رسول خداؐ: اس آیت کریمہ (اور جسے حکمت عطا ہو گئی اسے خیر کثیر مل گیا) سے مراد قرآن ہے۔

٢٧٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: حَدُّ الحِكمَةِ الإعراضُ عَن دارِ الفَناءِ، والتَّوَلُّهُ[٢٩٥] بِدارِ البَقاءِ[٢٩٦].

٢٧٥ ـ عنه ﷺ: ثَمَرَةُ الحِكمَةِ التَّنَزُّهُ عَنِ الدُّنيا، والوَلَهُ بِجَنَّةِ المَأوىٰ[٢٩٧].

٢٧٦ ـ عنه ﷺ: أوَّلُ الحِكمَةِ تَركُ اللَّذّاتِ، وآخِرُها مَقتُ الفانِياتِ[٢٩٨].

٢٧٧ ـ الإمام الصادق ﷺ ـ في قَولِ اللهِ ﷻ: ﴿وَمَن يُؤْتَ الحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ ـ: طاعَةُ اللهِ ومَعرِفَةُ الإمامِ[٢٩٩].

٢٧٨ ـ عنه ﷺ ـ في مَعنىٰ قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿وَمَن يُؤْتَ الحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ ـ: مَعرِفَةُ الإمامِ، واجتِنابُ الكَبائِرِ الَّتي أوجَبَ اللهُ عَلَيهَا النّارَ[٣٠٠][٣٠١].

٢٧٩ ـ سُليمانُ بنُ خالِدٍ: سَألتُ أبا عَبدِاللهِ ﷺ عَن قَولِ اللهِ: ﴿وَمَن يُؤْتَ الحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾، فَقالَ: إنَّ الحِكمَةَ المَعرِفَةُ والتَّفَقُّهُ فِي الدّينِ، فَمَن فَقِهَ مِنكُم فَهُوَ حَكيمٌ[٣٠٢].

٢٨٠ ـ حُمرانُ بنُ أعيَنَ: قُلتُ لِأَبي عَبدِاللهِ ﷺ: قَولُ اللهِ ﷻ: ﴿فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ﴾[٣٠٣]؟ فَقالَ: النُّبُوَّةُ. قُلتُ: ﴿الحِكْمَةَ﴾؟ قالَ: الفَهمُ والقَضاءُ[٣٠٤].

٢٨١ ـ الإمام الصادق ﷺ ـ في تَفسيرِ قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿يُؤْتِي الحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ﴾ ـ: هُوَ القُرآنُ والفِقهُ[٣٠٥].

٢٨٢ ـ الإمام الكاظم ﷺ ـ في تَفسيرِ قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الحِكْمَةَ﴾ ـ: قالَ: الفَهمُ والعَقلُ[٣٠٦].

۲۷۴۔امام علیؑ: حکمت کی تعریف: دار فانی سے روگردانی اور دار باقی کا فریفتہ ہوتا ہے۔

۲۷۵۔امام علیؑ: حکمت کا ثمرہ دنیا سے دوری اور جنت جیسی پناہ گاہ کا شیفتہ و فریفتہ ہونا ہے۔

۲۷۶۔امام علیؑ: حکمت کا آغاز ترک لذات اور اس کی انتہا فانی چیزوں سے نفرت کرنا ہے

۲۷۷۔امام صادقؑ نے اس آیت کریمہ (اور جسے حکمت سے نوازا گیا ہے اسے خیر کثیر مل گیا) کے بارے میں فرمایا اس سے مراد اللہ کی اطاعت اور امام کی معرفت ہے۔

۲۷۸۔امام صادقؑ: قول باری تعالیٰ (اور جسے حکمت مل گئی اسے خیر کثیر مل گیا) سے مراد امام کی معرفت اور گناہان کبیرہ سے اجتناب ہے گناہان کبیرہ وہ ہیں جن پر اللہ نے جہنم واجب کردی ہے۔

۲۷۹۔سلیمان بن خالد: نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا: قول باری تعالیٰ (اور جسے حکمت مل گئی اسے خیر کثیر مل گیا) سے کیا مراد ہے؟ امامؑ نے فرمایا: حکمت یعنی معرفت اور دین میں تفقہ (غور و فکر) کرنا ہے پس جو فقیہ ہوگا وہی حکیم ہوگا۔

۲۸۰۔حمران بن اعین: کا بیان ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: اللہ کے اس ارشاد کا کیا مطلب ہے یقیناً ہم نے آل ابراہیم کو کتاب دی۔۔۔) آپؑ نے فرمایا: کتاب سے مراد نبوت ہے میں نے دریافت کیا: اور حکمت؟ فرمایا: فہم و قضاوت ہے۔

۲۸۱۔امام صادقؑ خدا کے اس قول (وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ: حکمت سے مراد قرآن اور فقہ ہے۔

۲۸۲۔امام کاظمؑ: قول خدا (یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی ہے) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حکمت یعنی فہم اور عقل۔

معنی حکمت کی تحقیق

اور

اسکی اقسام

معنی حکمت کی تحقیق اور اسکی اقسام

قرآن مجید میں لفظ ''حکمت'' کا ۲۰ مرتبہ تکرار ہوا ہے اور اللہ نے اس آسمانی کتاب میں لفظ ''حکیم'' کے ذریعہ ۹۱ بار اپنی توصیف اور حکمت کی تمجید و توصیف فرمائی ہے۔

حکمتِ خدا کے لئے اس مبارک صفت کا ذکر لفظ ''علیم'' کے ساتھ ۳۶ مرتبہ ''عزیز'' کے ساتھ ۴۷ مرتبہ ''خبیر'' کے ساتھ ۴ مرتبہ اور تواب، حمید، علی، اور واسع کے ساتھ ایک ایک مرتبہ آیا ہے۔

علماء نے لفظ حکمت کے دو بنیادی معنی بیان کیے ہیں۔

۱۔ منع

۲۔ استحکام اور مضبوطی

ان دونوں معنی سے حکمت کا رابطہ یہ ہے کہ حکمت، جہالت اور برے اخلاق سے دور رکھتی ہے اور اس کا اطلاق ہر قسم کے نقص سے خالی علم اور ایسے ٹھوس و مستحکم امر پر ہوتا ہے جس میں بالکل خطا و اشتباہ کی گنجائش نہیں ہوتی ہے۔

علامہ طباطبائیؒ ''تفسیر المیزان'' میں لکھتے ہیں:

''حکمۃ'' حاء پر زیر کے ساتھ فِعْلَۃ کے وزن پر ہے جو ایک خاص معنی پر دلالت کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حکمت کا معنی ایک قسم کا استحکام اور ٹھوس پہلو رکھتا ہے یا پھر ایک محکم و استوار امر ہے جس میں کسی قسم کا نقص و عیب نہیں پایا جاتا اور اس کا زیادہ تر استعمال ان واقعی و حقیقی اور عقلی معلومات پر ہوتا ہے جن میں بطلان و کذب کا شائبہ بھی نہیں ہوتا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ احادیث میں حکمت کے مختلف معانی ذکر ہوئے ہیں اور اس سلسلہ

میں مفسرین کے مختلف نظریات ہیں۔ علامہ آلوسی نے اپنی تفسیر میں ''کتاب بحر'' کے حوالے سے حکمت کے سلسلہ میں ۱۲۹ اقوال ذکر کیئے ہیں وہ لکھتے ہیں:

''کا حکمت کے سلسلے میں علماء کے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ۱۲۹ اقوال پائے جاتے ہیں جبکہ بعض نے اس سے بھی زیادہ معانی بیان کیئے ہیں ہم اختصار کے پیش نظر کہتے ہیں کہ: حکمت کا مصدر ''اِحکام'' ہے جس کے معنی علم، عمل، قول یا ان تمام امور میں استحکام ہے۔

میرا نکتہ نظر: یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں انسان کے بارے میں جہاں بھی لفظ حکمت استعمال ہوا ہے وہاں غور وفکر سے حکمت کے واضح اور روشن معنی سامنے آتے ہیں ''حکمت یعنی'' انسانوں کا انسانیت کے اعلیٰ مقاصد تک پہنچنے کے لئے علمی، عملی اور روحانی اسباب اور بنیادیں فراہم کرنا ہے'' احادیث میں حکمت کے جو دیگر معانی بیان ہوئے ہیں وہ سب اسی معنی کے مختلف مصادیق ہیں۔

مذکورہ تعریف کی روشنی میں حکمت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ حکمت نظری، حکمت عملی اور حکمت حقیقی۔ یہ تینوں اجزاء تین مستحکم زینے کے مانند ہیں جو انسان کو منزل کمال پر پہنچاتے اور اسے کمال مطلق سے قریب کر دیتے ہیں انبیاء کرام نے اس سیڑھی کے پہلے زینے کی بنیاد رکھی ہے اب انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسرا زینہ بنائے اور تیسرا زینہ تو خود خدا کے ہاتھ میں ہے۔

ا۔ حکمتِ نظری

حکمتِ نظری انسانیت کے اعلیٰ مقصد تک پہنچنے کا علمی پیش خیمہ ہے اور حکمت کی خصوصیت یہ

ہے کہ یہ قابل تعلیم و تعلم ہے اور بعثت انبیاءؑ کے بنیادی اسباب میں ایک سبب اس حکمت کا تعارف کرانا تھا جس کا تذکرہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں موجود ہے چنانچہ ارشاد ہے (یقیناً اللہ نے صاحبان ایمان پر احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان انہیں میں ایک رسول بھیجا ہے جو ان پر آیات الٰہی کی تلاوت کرتا ہے ان کے نفوس کو پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے قبل یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں تھے)

حکمت نظری کہ جسے ''عقل نظری'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے قرآن مجید کی نظر میں تمام اعتقادی، اخلاقی اور عملی معارف کو شامل ہے جو انسان کو پاک و پاکیزہ زندگی کی طرف ہدایت کرتی ہے اور اس کے مقصد خلقت سے قریب کردیتی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے، اعتقادی، اخلاقی اور عملی مختلف مسائل کو پیش کرنے کے بعد ان سب معارف کو ''حکمت'' سے تعبیر کیا ہے ارشاد ہوتا ہے (ذلك مما اوحى اليك ربك من الحكمة) یہ وہ حکمت ہے جس کی وحی تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف کی ہے۔

۲۔ حکمت عملی

حکمت عملی، انسان کامل کے مرتبہ تک پہنچنے کیلئے ایک عملی آغاز ہے اس اعتبار سے انسان کے سارے اعمال جو اس کی قابلیت و صلاحیت کو رشد و نمو بخشتے ہیں اور اسے مقصد خلقت اور کمالِ مطلق سے قریب کرتے ہیں انہیں ''حکمت عملی'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حکمت کی اسی قسم کی طرف ان احادیث میں اشارہ کیا گیا ہے جن میں حکمت کی تفسیر اللہ کی اطاعت، تقویٰ، پرہیزگاری، دین کی حفاظت، حق کی پابندی، حق کی اطاعت، لوگوں کے ساتھ نرم برتاؤ، گناہان

کبیرہ سے پرہیز اور مکروفریب سے خالی ہونے سے کی گئی ہے۔

۳۔ حکمت حقیقی

حکمت نظری، حکمت عملی کا ابتدائیہ ہے اور حکمت عملی حکمت حقیقی کا نقطۂ آغاز ہے اور جب تک انسان حکمت کے ان مراتب سے گذر نہیں جاتا صحیح معنوں میں وہ حکیم کہے جانے کے قابل نہیں ہے وہ خواہ وہ ماہر استاد ہی کیوں نہ ہو۔ حکمت حقیقی، جوہر، حقیقت اور نور علم کا نام ہے۔ جس کی مکمل تشریح اس کتاب کے آغاز میں گذر چکی ہے اسی حکمت پر حقیقی علم کے تمام آثار وفوائد مرتب ہوتے ہیں اور حقیقی علم کے اہم ترین آثار میں سے ایک ''خوف خدا'' ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے (یقیناً اللہ کے بندوں میں اس سے ڈرنے والے صرف علماء ہیں) اور یہی اثر حکمت پر بھی مترتب ہوتا ہے جیسا کہ پیغمبر اسلامؐ کا ارشاد ہے (ساری حکمتوں کی اساس خوف خدا ہے) حکمت حقیقی وہ نورانیت ہے۔ جس کو اللہ نے حکمت نظری پر عمل کرنے کی جزاء کے طور پر انسان کو دے کر احسان کیا ہے اور امام جعفر صادقؑ نے حکمت کی جو تشریح فرمائی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نورانیت ہوا وہوس کی ضد ہے۔ لہذا جس قدر دل اس نورانیت کو اپنے اندر جذب کرتا ہے اسی قدر ہوا وہوس دور اور شہوت کمزور ہو جاتی ہے یہاں تک کہ خواہشات نفسانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور عقل زندہ ہو جاتی ہے۔ پھر تو انسان کے وجود میں قبیح اعمال کے مرتکب ہونے کا شائبہ بھی باقی نہیں رہتا اور اس طرح حکمت، عصمت سے جا ملتی ہے خلاصۂ کلام یہ کہ حکیم اور حقیقی عالم کی تمام خصوصیات انسان میں جمع ہو جاتی ہیں اور ان صفات کی بلندی پر پہنچ کر وہ اپنے نفس اور اللہ کا حقیقی عارف بن جاتا ہے اور انسانیت کا اعلیٰ ترین ہدف یعنی لقاء اللہ حاصل کر لیتا ہے پھر وہ ہر فانی چیز سے دل برداشتہ ہو کر عالم بقاء سے ملحق ہو جاتا ہے اسی لئے حکمتِ الٰہی کے سرچشمہ، حکماء و عارفین کے سید وسردار حکمت کی تفسیر کے سلسلے میں فرماتے ہیں: ''حکمت کا آغاز ترک لذات اور اس کی انتہاء ہر فانی چیز کو ناپسند کرتا ہے'' نیز ''حکمت کی تعریف دار فانی سے روگردانی کرنا اور دار باقی پر فریفتہ ہونا ہے''۔

اس وضاحت سے یہ راز آشکار ہو جاتا ہے کہ اللہ نے دنیا کے مال ومتاع کو قلیل اور حکمت کو خیر کثیر کیوں کہا ہے، ارشاد ہے (وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت مل گئی اسے خیر کثیر مل گیا)

الفصل الثاني

فَضلُ الحِكمَةِ

٢٨٣ ـ رسول الله ﷺ: كادَ الحَكيمُ أن يَكونَ نَبِيًّا[٣٠٧].

٢٨٤ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ تَبارَكَ وتَعالىٰ خَلَقَ العَقلَ مِن نورٍ مَخزونٍ مَكنونٍ في سابِقِ عِلمِهِ الَّذي لَم يَطَّلِع عَلَيهِ نَبِيٌّ مُرسَلٌ ولا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ، فَجَعَلَ العِلمَ نَفسَهُ، والفَهمَ روحَهُ، والزُّهدَ رَأسَهُ، والحَياءَ عَينَيهِ، والحِكمَةَ لِسانَهُ، والرَّأفَةَ فَمَهُ، والرَّحمَةَ قَلبَهُ[٣٠٨].

٢٨٥ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ خَلَقَ الإسلامَ فَجَعَلَ لَهُ عَرصَةً وجَعَلَ لَهُ نورًا وجَعَلَ لَهُ حِصنًا وجَعَلَ لَهُ ناصِرًا، فَأَمّا عَرصَتُهُ فَالقُرآنُ، وأمّا نورُهُ فَالحِكمَةُ، وأمّا حِصنُهُ فَالمَعروفُ، وأمّا أنصارُهُ فَأَنَا وأهلُ بَيتي وشيعَتُنا[٣٠٩].

٢٨٦ ـ عنه ﷺ: إنَّ الحِكمَةَ تَزيدُ الشَّريفَ شَرَفًا، وتَرفَعُ العَبدَ المَملوكَ حَتّىٰ تُجلِسَهُ مَجالِسَ المُلوكِ[٣١٠].

٢٨٧ ـ لقمان ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِابنِهِ ـ: يا بُنَيَّ تَعَلَّمِ الحِكمَةَ تَشرُف، فَإِنَّ الحِكمَةَ

دوسری فصل

فضیلت حکمت

۲۸۳۔رسول خداؐ: قریب ہے کہ حکیم نبی بن جائے۔

۲۸۴۔رسول خداؐ: بے شک خداوند متعال نے عقل کو پوشیدہ خزانہ نور سے پیدا کیا ہے جس کا علم نہ کسی نبی مرسل کو ہے نہ کسی ملک مقرب کو پھر علم کو اس کی جان، فہم وادراک کو اس کی روح، زہد کو اس کا سر، شرم وحیا کو اسکی آنکھیں، حکمت کو اس کی زبان، مروت کو اس کا ذہن اور رحمت کو اس کا دل قرار دیا ہے۔

۲۸۵۔رسول خداؐ: اللہ تعالی نے اسلام کو پیدا کیا پھر اس کی وسیع ترین حدود مقرر فرمائیں اور اس کے لئے نور، قلعہ اور مددگار قرار دیا ہے قرآن مجید قلمرو اسلام ہے حکمت اس کا نور، نیکی اس کا قلعہ ہے میں اور میرے اہل بیت اور ہمارے شیعہ اس کے ناصر ومددگار ہیں۔

۲۸۶۔رسول خداؐ: حکمت شریف آدمی کے شرف میں مزید اضافہ کرتی ہے اور بندۂ مملوک کو اس قدر بلندی عطا کرتی ہے کہ اسے بادشاہوں کی مسند پر بٹھا دیتی ہے۔

۲۸۷۔لقمان حکیم: اپنے فرزند کو وصیت کرتے ہوئے کہتے ہیں: اے بیٹا! حکمت سیکھو شرف پاؤ گے۔ اس لئے کہ حکمت دین کی طرف راہنمائی کرتی ہے، غلام کو آزاد پر برتری، مسکین کو بے نیاز پر

تَدُلُّ عَلَى الدّينِ، وتُشَرِّفُ العَبدَ عَلَى الحُرِّ، وتَرفَعُ المِسكينَ عَلَى الغَنِيِّ، وتُقَدِّمُ الصَّغيرَ عَلَى الكَبيرِ، وتُجلِسُ المِسكينَ مَجالِسَ المُلوكِ، وتَزيدُ الشَّريفَ شَرَفًا، والسَّيِّدَ سُؤدَدًا، والغَنِيَّ مَجدًا، وكَيفَ يَتَهَيَّأُ لَهُ أمرُ دينِهِ ومَعيشَتِهِ بِغَيرِ حِكمَةٍ؟! ولَن يُهَيِّئَ اللهُ ﷻ أمرَ الدُّنيا والآخِرَةِ إلّا بِالحِكمَةِ[٣١١].

٢٨٨ ـ رسول الله ﷺ: الحِكمَةُ أقعَدَتِ المَساكينَ مَقاعِدَ العُلَماءِ[٣١٢].

٢٨٩ ـ عنه ﷺ: لا حَسَدَ إلّا فِي اثنَتَينِ: رَجُلٌ آتاهُ اللهُ مالاً فَسَلَّطَهُ عَلىٰ هَلَكَتِهِ فِي الحَقِّ، وآخَرُ آتاهُ اللهُ حِكمَةً فَهُوَ يَقضي بِها ويُعَلِّمُها[٣١٣].

٢٩٠ ـ عنه ﷺ: ما أهدَى المَرءُ المُسلِمُ لِأَخيهِ هَدِيَّةً أفضَلَ مِن كَلِمَةِ حِكمَةٍ يَزيدُهُ اللهُ بِها هُدًى أو يَرُدُّهُ بِها عَن رَدًى[٣١٤].

٢٩١ ـ عنه ﷺ: نِعمَتِ العَطِيَّةُ ونِعمَتِ الهَدِيَّةُ كَلِمَةُ حِكمَةٍ تَسمَعُها فَتَنطَوي عَلَيها ثُمَّ تَحمِلُها إلىٰ أخٍ لَكَ مُسلِمٍ تُعَلِّمُهُ إيّاها تَعدِلُ عِبادَةَ سَنَةٍ[٣١٥].

٢٩٢ ـ عنه ﷺ: إنَّ أولِياءَ اللهِ سَكَتوا فَكانَ سُكوتُهُم ذِكرًا، ونَظَروا فَكانَ نَظَرُهُم عِبرَةً، ونَطَقوا فَكانَ نُطقُهُم حِكمَةً[٣١٦].

٢٩٣ ـ أيّوب ؑ: إنَّ اللهَ يَزرَعُ الحِكمَةَ في قَلبِ الصَّغيرِ والكَبيرِ، فَإِذا جَعَلَ اللهُ العَبدَ حَكيمًا فِي الصِّبا لَم يَضَع مَنزِلَتَهُ عِندَ الحُكَماءِ حَداثَةُ سِنِّهِ وهُم يَرَونَ عَلَيهِ مِنَ اللهِ نورَ كَرامَتِهِ[٣١٧].

٢٩٣ ـ الإمام عليّ ؑ ـ لِهَمّامٍ لَمّا سَأَلَهُ عَن صِفَةِ المُؤمِنِ ـ: يا هَمّامُ، المُؤمِنُ هُوَ الكَيِّسُ[٣١٨] الفَطِنُ... سُكوتُهُ فِكرَةٌ وكَلامُهُ حِكمَةٌ[٣١٩].

بلندی، چھوٹے کو بڑے پر مقدم کرتی ہے اور مسکین کو سلطان کی جگہ پر بٹھاتی ہے شریف کے شرف کو مزید بڑھا دیتی، سید و سردار کی سیادت میں اضافہ کرتی اور امیر کو بزرگی عطا کرتی ہے بھلا حکمت کے بغیر دین و دنیا کے امور کس طرح درست ہو سکتے ہیں جبکہ اللہ نے امر دین و دنیا کی اصلاح حکمت سے وابستہ کر دی ہے۔

۲۸۸۔رسول خداؐ: حکمت مسکینوں کو علماء کی مسند پر بٹھا دیتی ہے۔

۲۸۹۔رسول خداؐ: رشک صرف دو لوگوں کی نسبت درست ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ نے دولت دی اور پھر ایسا موقع فراہم کیا کہ اس نے وہ مال راہ حق میں لٹا دیا۔ دوسرے وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت سے نوازا جسے وہ قضاوت اور تعلیم و تعلم میں استعمال کرتا ہے۔

۲۹۰۔رسول خداؐ: کسی مسلمان نے اپنے مسلمان بھائی کو حکمت آمیز باتوں سے بڑھکر کوئی ہدیہ نہیں دیا کہ جس کے ذریعہ اللہ اس کی ہدایت میں مزید اضافہ کرتا ہے یا اس کے ذریعہ برائی سے روک دیتا ہے۔

۲۹۱۔رسول خداؐ: بہترین عطیہ اور بہترین ہدیہ حکمت کی باتیں ہیں انہیں سنتے ہی حفظ کرلو اور پھر برادر مسلمان کو اس حکمت کی تعلیم دو یہ کام ایک سال کی عبادت کے برابر ہے۔

۲۹۲۔رسول خداؐ: اولیاء خدا خاموش ہو جائیں تو ان کا سکوت ذکر، نظارہ کریں تو ان کا دیکھنا عبرت اور محوسخن ہوں تو انکی باتیں حکمت ہیں۔

۲۹۳۔حضرت ایوبؑ: فرماتے ہیں: اللہ چھوٹے، بڑے دونوں کے دلوں میں شجر حکمت بو دیتا ہے لہذا اگر خدا کسی بندے کو بچپن میں حکمت سے نواز دے تو اس کی کمسنی حکماء کے نزدیک اس کے رتبے کو نہیں گھٹا سکتی بلکہ وہ اس بچے میں قدرت کا کرشمہ اور نور کرامت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

۲۹۴۔امام علیؑ: نے ہمام کے سوال (مومن کے صفات کیا ہیں؟) کے جواب میں فرمایا: اے ہمام! مومن بڑا ہوشیار اور ذہین ہوتا ہے ....اس کا سکوت فکر اور باتیں حکمت ہوتی ہیں۔

۲۹۵ ـ عنه ؏: إنَّ هٰذِهِ القُلوبَ تَمَلُّ كَما تَمَلُّ الأبدانُ، فَابتَغوا لَها طَرائِفَ الحِكَمِ[۳۲۰].

۲۹۶ ـ عنه ؏: رَوِّحوا أنفُسَكُم بِبَديعِ الحِكمَةِ، فَإنَّها تَكِلُّ كَما تَكِلُّ الأبدانُ[۳۲۱].

۲۹۷ ـ عنه ؏: كُلُّ شَيءٍ يُمَلُّ ما خَلا طَرائِفَ الحِكَمِ[۳۲۲].

۲۹۸ ـ عنه ؏: الحِكمَةُ رَوضَةُ العُقَلاءِ، ونُزهَةُ النُّبَلاءِ[۳۲۳].

۲۹۹ ـ عنه ؏: الحِكَمُ رِياضُ النُّبَلاءِ، العُلومُ نُزهَةُ الأُدَباءِ[۳۲۴].

۳۰۰ ـ عنه ؏: سَلامَةُ أهلِ الخِفَّةِ فِي الطّاعَةِ بِثِقَلِ المـيزانِ، والمـيزانُ بِـالحِكمَةِ والحِكمَةُ ضِياءٌ لِلبَصَرِ[۳۲۵].

۳۰۱ ـ عنه ؏: إستَشعِرِ الحِكمَةَ وتَجَلبَبِ السَّكينَةَ فَإنَّهُما حِليَةُ الأبرارِ[۳۲۶].

۳۰۲ ـ عنه ؏: عَلَيكَ بِالحِكمَةِ فَإنَّها الحِليَةُ الفاخِرَةُ[۳۲۷].

۳۰۳ ـ عنه ؏: لِقاحُ الرِّياضَةِ دِراسَةُ الحِكمَةِ وغَلَبَةُ العادَةِ[۳۲۸].

۳۰۴ ـ عنه ؏: غَنيمَةُ المُؤمِنِ وِجدانُ الحِكمَةِ[۳۲۹].

۳۰۵ ـ عنه ؏: مَن لَهِجَ بِالحِكمَةِ فَقَد شَرَّفَ نَفسَهُ[۳۳۰].

۳۰۶ ـ عنه ؏: مَن عُرِفَ بِالحِكمَةِ لَحَظَتهُ العُيونُ بِالوَقارِ والهَيبَةِ[۳۳۱].

۳۰۷ ـ عنه ؏: حِكمَةُ الدَّنِيِّ تَرفَعُهُ، وجَهلُ الشَّريفِ يَضَعُهُ[۳۳۲].

۳۰۸ ـ عنه ؏: مَن تَفَكَّهَ بِالحِكَمِ لَم يَعدَمِ اللَّذَّةَ[۳۳۳].

۳۰۹ ـ عنه ؏: ثَمَرَةُ الحِكمَةِ الفَوزُ[۳۳۴].

۳۱۰ ـ عنه ؏: لَو أُلقِيَتِ الحِكمَةُ عَلَى الجِبالِ لَقَلقَلَتها[۳۳۵][۳۳۶].

۲۹۵۔ امام علیؑ: دل بھی بدن کی طرح ملول ہوتے ہیں لہذا ان کیلئے حکمت کی اچھی اچھی باتیں تلاش کرو۔

۲۹۶۔ امام علیؑ: اپنے نفوس کو تازہ حکمتوں کے ذریعہ راحت وسکون عطا کرو اس لئے کہ نفوس بھی بدن کی طرح تھک جاتے ہیں۔

۲۹۷۔ امام علیؑ: تازہ حکمتوں کے علاوہ ساری چیزیں ملول کر دیتی ہیں۔

۲۹۸۔ امام علیؑ: حکمت عاقلوں کا باغ اور ادیبوں کا چمن ہے۔

۲۹۹۔ امام علیؑ: حکمت آمیز باتیں شریفوں کا گلشن اور علوم ادیبوں کا چمن ہے۔

۳۰۰۔ امام علیؑ: معمولی افراد کی سلامتی اطاعت اور پلۂ اعمال کے بھاری ہونے میں ہے۔ میزان اعمال حکمت کے ذریعہ وزنی ہوتا ہے اور حکمت آنکھوں کی روشنی ہے۔

۳۰۱۔ امام علیؑ: حکمت کو باطنی لباس اور سکون و وقار کو ظاہری لباس قرار دو کہ یہ دونوں نیک لوگوں کا زیور ہیں۔

۳۰۲۔ امام علیؑ: ہمیشہ حکمت کی جستجو میں رہو کہ حکمت نہایت قیمتی زیور ہے۔

۳۰۳۔ امام علیؑ: ریاضت کا پھل حکمت کے سیکھنے اور عادت پر غلبہ پانے سے حاصل ہوتا ہے

۳۰۴۔ امام علیؑ: مومن کا سرمایہ، حکمت کا پانا ہے۔

۳۰۵۔ امام علیؑ: جو حکمت آمیز گفتگو کرتا ہے وہ در حقیقت خود کو شرف بخشتا ہے۔

۳۰۶۔ امام علیؑ: جو حکمت کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے اسے آنکھیں عزت و وقار اور ہیبت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔

۳۰۷۔ امام علیؑ: پست کی حکمت اسے بلند اور شریف کی جہالت اسے پست کر دیتی ہے۔

۳۰۸۔ امام علیؑ: جس نے حکمت کا مزہ چکھ لیا وہ اسکی لذت کو کبھی نہیں بھول سکتا۔

۳۰۹۔ امام علیؑ: حکمت کا پھل کامیابی ہے۔

۳۱۰۔ امام علیؑ: اگر حکمت کو پہاڑوں پر ڈال دیا جاتا تو انہیں بھی متزلزل کر دیتی۔

۳۱۱۔ امام علیؑ: حکمت جسکی مددگار ثابت نہ ہو سکی وہ اضداد کی جدائی پر کس طرح صبر کر

۳۱۱ ـ عنه ﷺ: كَيفَ يَصبِرُ عَلىٰ مُبايَنَةِ الأَضدادِ مَن لَم تُعِنهُ الحِكمَةُ ؟![۳۳۷]

۳۱۲ ـ عنه ﷺ: مَن عَرَفَ الحِكَمَ لَم يَصبِر عَلَى الاِزدِيادِ مِنها[۳۳۸].

۳۱۳ ـ عنه ﷺ: غِنَى العاقِلِ بِحِكمَتِهِ، وعِزُّهُ بِقَناعَتِهِ[۳۳۹].

۳۱۴ ـ عنه ﷺ: إعلَموا أنَّهُ لَيسَ مِن شَيءٍ إلّا ويَكادُ صاحِبُهُ يَشبَعُ مِنهُ ويَمَلُّهُ إلَّا الحَياةَ، فَإِنَّهُ لا يَجِدُ فِي المَوتِ راحَةً، وإنَّما ذٰلِكَ بِمَنزِلَةِ الحِكمَةِ الَّتي هِيَ حَياةٌ لِلقَلبِ المَيِّتِ، وبَصَرٌ لِلعَينِ العَمياءِ، وسَمعٌ لِلأُذُنِ الصَّمّاءِ، ورِيٌّ لِلظَّمآنِ، وفيهَا الغِنىٰ كُلُّهُ والسَّلامَةُ[۳۴۰].

۳۱۵ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: قوتُ الأَجسامِ الغِذاءُ، وقوتُ العُقولِ الحِكمَةُ، فَمَتىٰ فَقَدَ واحِدٌ مِنهُما قوتَهُ بارَ واضمَحَلَّ[۳۴۱].

۳۱۶ ـ عنه ﷺ ـ أيضًا ـ: لَيسَ الموسِرُ مَن كانَ يَسارُهُ باقِيًا عِندَهُ زَمانًا يَسيرًا وكانَ يُمكِنُ أن يَغتَصِبَهُ غَيرُهُ مِنهُ ولا يَبقىٰ بَعدَ مَوتِهِ لَهُ، لٰكِنَّ اليَسارَ عَلَى الحَقيقَةِ هُوَ الباقي دائِمًا عِندَ مالِكِهِ ولا يُمكِنُ أن يُؤخَذَ مِنهُ ويَبقىٰ لَهُ بَعدَ مَوتِهِ، وذٰلِكَ هُوَ الحِكمَةُ[۳۴۲].

۳۱۷ ـ فِي التَّوراةِ قالَ اللهُ تَعالىٰ لِموسىٰ ﷺ: عَظِّمِ الحِكمَةَ، فَإِنّي لا أجعَلُ الحِكمَةَ في قَلبِ أحَدٍ إلّا وأرَدتُ أن أغفِرَ لَهُ، فَتَعَلَّمها ثُمَّ اعمَل بِها، ثُمَّ ابذِلها كَي تَنالَ بِذٰلِكَ كَرامَتي فِي الدُّنيا والآخِرَةِ[۳۴۳].

۳۱۸ ـ في مِصباحِ الشَّريعَةِ قالَ الصّادِقُ ﷺ: الحِكمَةُ ضِياءُ المَعرِفَةِ وميراثُ التَّقوىٰ وثَمَرَةُ الصِّدقِ.

ولَو قُلتُ: ما أنعَمَ اللهُ عَلىٰ عَبدٍ مِن عِبادِهِ بِنِعمَةٍ أعظَمَ وأنعَمَ وأرفَعَ

سکتا ہے۔

۳۱۲۔امام علیؑ: جو حکمتوں کی قدر و منزلت کو جان لیتا ہے وہ اس میں اضافہ کی خاطر بے تاب رہتا ہے۔

۳۱۳۔امام علیؑ: عقلمند کی بے نیازی کا سبب اسکی حکمت ہے اور اس کی عزت باعث قناعت ہے۔

۳۱۴۔امام علیؑ: یاد رکھو کہ دنیا میں جسکے اندر جو چیز بھی ہے وہ زندگی کے علاوہ اس سے سیر ہو جاتا ہے اور اکتا جاتا ہے اسلئے کہ کوئی شخص موت میں راحت نہیں محسوس کرتا اور یہ چیز اسی حکمت کی طرح ہے جس میں مردہ دلوں کی زندگی اندھی آنکھوں کی بصارت، بہرے کانوں کی سماعت اور پیاسے کی سیرابی کا سامان مہیا ہے اور اسی میں ساری ثروتمندی اور مکمل سلامتی ہے

۳۱۵۔امام علیؑ: سے منسوب کلمات: جسموں کی غذا، عقلوں کی خوراک حکمت ہے لہذا ان میں سے جو بھی اپنی خوراک نہیں پائیگا وہ مضمحل اور برباد ہو جائیگا۔

۳۱۶۔امام علیؑ: یہ بھی آپؑ سے منسوب ہے: مالدار وہ نہیں ہے کہ جس کے پاس بہت کم عرصہ تک مال رہے اور اسے کوئی دوسرا چھین سکے اور پھر اس کے مرنے کے بعد وہ مال اس کے پاس باقی نہ رہے بلکہ حقیقی ثروتمندی تو یہ ہے کہ مال ہمیشہ صاحب مال کے پاس باقی رہے۔ اور اسے کوئی دوسرا نہ لے سکے اور مرنے کے بعد بھی اس کے پاس باقی رہے اور وہ مال حکمت ہے

۳۱۷۔توریت میں: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰؑ سے فرماتا ہے: حکمت کو عظیم سمجھو کہ میں نے کسی کے دل میں حکمت نہیں ڈالی مگر یہ کہ اسکی بخشش چاہتا ہوں لہذا حکمت سیکھو پھر اس پر عمل کرو اور اس کے بعد دوسروں کو حکمت کی تعلیم دو تا کہ دنیا و آخرت میں میری کرامت پا سکو۔

۳۱۸۔مصباح الشریعہ: میں امام جعفر صادقؑ: فرماتے ہیں: حکمت معرفت کی روشنی، تقویٰ کی میراث اور سچائی کا پھل ہے اور اگر میں یہ کہوں کہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو

وأجزَلَ وأبهى مِنَ الحِكمَةِ، لَقُلتُ صادِقًا!

قالَ اللهُ ﷻ: ﴿يُؤتِي الحِكمَةَ مَن يَشاءُ ومَن يُؤتَ الحِكمَةَ فَقَد أُوتِيَ خَيرًا كَثيرًا وما يَذَّكَّرُ إلّا أُولُو الألبابِ﴾ أي: لا يَعلَمُ ما أودَعتُ وهَيَّأتُ فِي الحِكمَةِ إلّا مَنِ استَخلَصتُهُ لِنَفسي وخَصَصتُهُ بِها.

والحِكمَةُ هِيَ النَّجاةُ، وصِفَةُ الحَكيمِ الثَّباتُ عِندَ أوائِلِ الأُمورِ والوُقوفُ عِندَ عَواقِبِها، وهُوَ هادي خَلقِ اللهِ إلَى اللهِ تَعالىٰ»[٣].

حکمت سے زیادہ عظیم، نفع بخش، برتر، فراوان اور قیمتی نعمت نہیں عطا کی ہے تو یقیناً میری یہ بات صحیح ہے۔

ارشاد رب العزت ہے: (وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کر دیتا ہے اور جسے حکمت عطا کر دی گئی اسے خیر کثیر مل گیا اور اس سے صرف صاحبان عقل نصیحت حاصل کرتے ہیں) یعنی حکمت میں میری طرف سے ودیعت کئے گئے پوشیدہ راز کو کوئی نہیں جانتا مگر یہ کہ جس کو میں نے اپنے لئے انتخاب کیا ہے اور جس سے حکمت مخصوص کر دی ہے۔

حکمت ہی سبب نجات ہے حکیم کی صفت یہ ہے کہ کام کے آغاز میں پائداری کا ثبوت دینا اور انجام میں نتیجہ کا بڑے سکون کے ساتھ انتظار کرتا ہے اور وہی خلق خدا کو خدا کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔
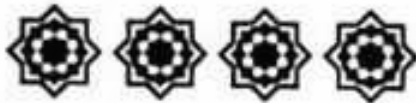
الفصل الثالث

آثارُ الحِكمَةِ

٣ / ١

ضَعفُ الشَّهوَةِ

٣١٩ ـ الإمام عليّ ﷺ: كُلَّما قَوِيَتِ الحِكمَةُ ضَعُفَتِ الشَّهوَةُ[٣٤٥].

٣٢٠ ـ عنه ﷺ: إغلِبِ الشَّهوَةَ تَكمُل لَكَ الحِكمَةُ[٣٤٦].

٣ / ٢

مَعرِفَةُ العِبرَةِ

٣٢١ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن ثَبَتَت لَهُ الحِكمَةُ عَرَفَ العِبرَةَ[٣٤٧].

٣٢٢ ـ عنه ﷺ: اليَقينُ عَلىٰ أربَعِ شُعَبٍ: تَبصِرَةِ الفِطنَةِ، وتَأوُّلِ الحِكمَةِ، ومَعرِفَةِ العِبرَةِ، وسُنَّةِ الأوَّلينَ. فَمَن أبصَرَ الفِطنَةَ عَرَفَ الحِكمَةَ، ومَن تَأَوَّلَ الحِكمَةَ

تیسری فصل

آثار حکمت

۳/۱

شہوت میں کمی

۳۱۹۔ امام علیؑ: جس قدر حکمت قوی ہوتی ہے شہوت اتنی ہی کم ہو جاتی ہے۔

۳۲۰۔ امام علیؑ: خواہشات پر غلبہ حاصل کرو تمہارے لئے حکمت کامل ہو جائیگی۔

۳/۲

عبرت کی شناخت

۳۲۱۔ امام علیؑ: جسکے لئے حکمت ثابت ہوگئی وہ عبرت کو پہچان گیا۔

۳۲۲۔ امام علیؑ: یقین کے چار شعبے (ہوشیاری، حکمت تک رسائی، عبرت کی معرفت اور گذشتہ لوگوں کی سیرت) ہیں لہذا جس نے ہوشیاری و بصیرت سے کام لیا اس نے حکمت کو پہچان لیا اور جس نے حکمت کو پہچان لیا اس نے عبرت کو پہچان لیا اور جس نے عبرت کو پہچان لیا اس نے سنت کو جان لیا اور جس نے سنت کو پہچانا گویا وہ گذشتہ لوگوں کے ساتھ تھا اور وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا چکا ہے پھر وہ یہ دیکھتا ہے کہ نجات پانے

عَرَفَ العِبرَةَ ، ومَن عَرَفَ العِبرَةَ عَرَفَ السُّنَّةَ ، ومَن عَرَفَ السُّنَّةَ فَكَأَنَّما كانَ مَعَ الأَوَّلينَ واهتَدىٰ إلَى الَّتي هِيَ أقوَمُ ، ونَظَرَ إلىٰ مَن نَجىٰ بِما نَجىٰ ومَن هَلَكَ بِما هَلَكَ ، وإنَّما أهلَكَ اللهُ مَن أهلَكَ بِمَعصِيَتِهِ ، وأنجىٰ مَن أنجىٰ بِطاعَتِهِ[٣١٨] .

٣ / ٣

المَنعُ عَنِ السَّيِّئَةِ

٣٢٣ ـ الإمام عليّ عليه السلام: لِلنُّفوسِ طَبائِعُ سوءٍ والحِكمَةُ تَنهىٰ عَنها[٣١٩] .

٣ / ٤

العِصمَة

٣٢٤ ـ الإمام عليّ عليه السلام: قُرِنَتِ الحِكمَةُ بِالعِصمَةِ[٣٢٠] .

٣٢٥ ـ عنه عليه السلام: الحِكمَةُ عِصمَةٌ ، العِصمَةُ نِعمَةٌ[٣٢١] .

٣٢٦ ـ عنه عليه السلام: لا حِكمَةَ إلّا بِعِصمَةٍ[٣٢٢] .

٣ / ٥

نورُ القَلبِ

٣٢٧ ـ عيسى عليه السلام: إنَّ الحِكمَةَ نورُ كُلِّ قَلبٍ[٣٢٣] .

٣٢٨ ـ عنه عليه السلام: بِحَقٍّ أقولُ لَكُم : إنَّ الصِّقالَةَ تُصلِحُ السَّيفَ وتَجلوهُ ، كَذٰلِكَ الحِكمَةُ لِلقَلبِ تَصقُلُهُ وتَجلوهُ ، وهِيَ في قَلبِ الحَكيمِ مِثلُ الماءِ فِي الأَرضِ المَيتَةِ

والے کس بنیاد پر نجات یافتہ ہوئے اور ہلاک ہونے والے کس وجہ سے ہلاک ہوئے اور یقیناً ہلاک ہونے والے صرف خدا کی نافرمانی کی وجہ سے اور نجات پانے والے صرف اسکی بندگی کی وجہ سے نجات یافتہ ہوئے ہیں۔

۳/۳

برائیوں سے روکنا

۳۲۳۔امام علیؑ: نفوس میں بری خصلتیں پائی جاتی ہیں اور حکمت انہیں ان برائیوں سے باز رکھتی ہے۔

۴/۳

پاکدامنی

۳۲۴۔امام علیؑ: حکمت پاکدامنی کے ساتھ ہے۔

۳۲۵۔امام علیؑ: حکمت ایک طرح کی پاکدامنی ہے اور پاکدامنی ایک نعمت ہے۔

۳۲۶۔امام علیؑ: پاکدامنی کے بغیر حکمت نہیں آسکتی۔

۵/۳

دل کا نور

۳۲۷۔حضرت عیسیٰؑ: حکمت ہر دل کا نور ہے۔

۳۲۸۔حضرت عیسیٰؑ: میں تم سے حق بات کہتا ہوں کہ صیقل کرنے کا عمل تلوار کو تیز اور چمکا دیتا ہے اسی طرح حکمت دل کو جلاء اور روشنی بخشتی ہے حکمت حکیم کے دل میں ایسے ہی ہے جیسے مردہ زمین میں پانی کہ جس

تُحيي قَلبَهُ كَما يُحيِي الماءُ الأَرضَ المَيتَةَ، وهِيَ في قَلبِ الحَكيمِ مِثلُ النّورِ فِي الظُّلمَةِ يَمشي بِها فِي النّاسِ[٣٠٤].

٣٢٩ ـ عنه ﷺ: أسرِعوا إلىٰ بُيوتِكُمُ المُظلِمَةِ فَأَنيروا فيها، كَذٰلِكَ فَأَسرِعوا إلىٰ قُلوبِكُمُ القاسِيَةِ بِالحِكمَةِ قَبلَ أن تَرينَ[٣٠٥] عَلَيهَا الخَطايا فَتَكونَ أقسىٰ مِنَ الحِجارَةِ[٣٠٦].

٣٣٠ ـ الإمام عليّ ﷺ: أحيِ قَلبَكَ بِالمَوعِظَةِ وأمِتهُ بِالزَّهادَةِ، وقَوِّهِ بِاليَقينِ ونَوِّرهُ بِالحِكمَةِ[٣٠٧].

٣٣١ ـ عنه ﷺ: إنَّ قُلوبَ المُؤمِنينَ لَمَطوِيَّةٌ بِالإِيمانِ طَيّاً، فَإِذا أرادَ اللهُ إنارَةَ ما فيها فَتَحَها بِالوَحيِ فَزَرَعَ فيهَا الحِكمَةَ زارِعُها وحاصِدُها[٣٠٨].

٣٣٢ ـ الإمام الكاظم ﷺ: إنَّ اللهَ خَلَقَ قُلوبَ المُؤمِنينَ مَطوِيَّةً مُبهَمَةً عَلَى الإِيمانِ، فَإِذا أرادَ استِنارَةَ ما فيها نَضَحَها بِالحِكمَةِ، وزَرَعَها بِالعِلمِ، وزارِعُها والقَيِّمُ عَلَيها رَبُّ العالَمينَ[٣٠٩].

٣٣٣ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ لُقمانَ قالَ لِابنِهِ: يا بُنَيَّ، عَلَيكَ بِمَجالِسِ العُلَماءِ، واستَمِع كَلامَ الحُكَماءِ، فَإِنَّ اللهَ يُحيِي القَلبَ المَيتَ بِنورِ الحِكمَةِ كَما يُحيِي الأَرضَ المَيتَةَ بِوابِلِ المَطَرِ[٣١٠].

٦/٣

الرُّشد

٣٣٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ يُنجِدُ، الحِكمَةُ تُرشِدُ[٣١١].

٣٣٥ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: هَلَكَ مَن لَيسَ لَهُ حَكيمٌ يُرشِدُهُ[٣١٢].

طرح پانی مردہ زمین کو حیات جاودانی عطا کرتا ہے ویسے ہی حکمت مردہ دلوں کو زندگی عطا کرتی ہے: حکمت حکیم کے دل میں اس روشنی کے مانند ہے جس کی مدد سے تاریکیوں میں انسان راستہ طے کرتا ہے۔

۳۲۹۔ حضرت عیسیٰؑ: اپنے تاریک گھروں (قبر) کی طرف دوڑو اور اسے روشن کرو اسی طرح اپنے سخت دل کی طرف حکمت کا چراغ لیکر بڑھو قبل اس کے کہ اس پر خطاؤں کی گرد وغبار بیٹھ جائے اور وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جائے۔

۳۳۰۔ امام علیؑ: اپنے دل کو موعظہ سے زندہ رکھو اور اس کے خواہشات کو زہد و پارسائی کے ذریعہ مردہ بنادو اسے یقین کے ذریعہ قوی اور حکمت کے ذریعہ نورانی کردو۔

۳۳۱۔ امام علیؑ: مومنین کے دل ایمان کی رسی سے اچھی طرح بندھے ہوئے ہیں لہذا جب خدا اس میں مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہے تو وحی کے ذریعہ اسے کھول دیتا ہے پھر حکمت کا بیج بونے اور اسکی فصل تیار کرنے والا خدا اس میں حکمت بو دیتا ہے۔

۳۳۲۔ امام کاظمؑ: اللہ نے مومنین کے دلوں کو ایمان کی رسی سے بندھا ہوا مقفل کیا ہے پس جب اس میں روشنی ڈالنا چاہتا ہے تو اس پر حکمت کی بارش کرتا ہے اور علم کے بیج بو دیتا ہے اس کا بونے والا اور نگہبانی کرنے والا پروردگار عالم ہے۔

۳۳۳۔ رسول خداؐ: لقمان حکیم نے اپنے فرزند سے کہا: اے بیٹا! علماء کی ہمنشینی اختیار کرو حکماء کی باتوں کو سنو اس لئے کہ اللہ مردہ دلوں کو نور حکمت کے ذریعہ زندہ کرتا ہے جس طرح تیز بارش سے مردہ زمینوں کو زندہ کر دیتا ہے۔

۳/۶

رشد و نمو

۳۳۴۔ امام علیؑ: علم مدد کرتا ہے اور حکمت راہنمائی کرتی ہے۔

۳۳۵۔ امام سجادؑ: جو راہنمائی کے لئے کسی حکمت والے کو نہ پاسکا وہ ہلاک ہو گیا۔

٣ / ٧

العِلم

٣٣٦ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ ثَمَرَةُ الحِكمَةِ والصَّوابُ مِن فُروعِها[٣٦٣].

٣٣٧ ـ عنه ﷺ: بِالحِكمَةِ يُكشَفُ غِطاءُ العِلمِ[٣٦٤].

٣٣٨ ـ عنه ﷺ: مَن كَشَفَ مَقالاتِ الحُكَماءِ انتَفَعَ بِحَقائِقِها[٣٦٥].

٣ / ٨

مَعرِفَةُ النَّفسِ

٣٣٩ ـ الإمام عليّ ﷺ: مِن حِكمَتِهِ [أيِ المَرءِ المُؤمِنِ] مَعرِفَتُهُ بِذاتِهِ[٣٦٦].

٣٤٠ ـ عنه ﷺ: أفضَلُ الحِكمَةِ مَعرِفَةُ الإِنسانِ نَفسَهُ ووُقوفُهُ عِندَ قَدرِهِ[٣٦٧].

۳/۷

علم

۳۳۶۔ امام علیؑ: علم حکمت کا پھل اور سچائی اس کا خول ہے۔

۳۳۷۔ امام علیؑ: حکمت کے ذریعہ علم سے پردے ہٹائے جاتے ہیں۔

۳۳۸۔ امام علیؑ: جو حکماء کی باتوں سے پردے ہٹاتا ہے وہ اسکے حقائق سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

۳/۸

معرفت نفس

۳۳۹۔ امام علیؑ: مومن کی حکمت کی نشانی خود شناسی ہے۔

۳۴۰۔ امام علیؑ: بلند ترین حکمت، انسان کے لئے اپنے آپ کو پہچاننا ہے اور حد سے نہ بڑھنا ہے۔

الفصل الرّابع

رَأسُ الحِكمَةِ

٣٣١ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ أشرَفَ الحَديثِ ذِكرُ اللهِ تَعالىٰ، ورَأسُ الحِكمَةِ طاعَتُهُ[٣٦٨].

٣٣٢ ـ عنه ﷺ: خَشيَةُ اللهِ رَأسُ كُلِّ حِكمَةٍ[٣٦٩].

٣٣٣ ـ عنه ﷺ: رَأسُ الحِكمَةِ مَخافَةُ اللهِ[٣٧٠].

٣٣٤ ـ في صُحُفِ إدريسَ ﷺ: اِعمَلوا واستَيقِنوا أنَّ تَقوَى اللهِ هِيَ الحِكمَةُ الكُبرىٰ[٣٧١].

٣٣٥ ـ رسول الله ﷺ: الرِّفقُ رَأسُ الحِكمَةِ[٣٧٢].

٣٣٦ ـ الإمام عليّ ﷺ: حِفظُ الدّينِ ثَمَرَةُ المَعرِفَةِ ورَأسُ الحِكمَةِ[٣٧٣].

٣٣٧ ـ عنه ﷺ: رَأسُ الحِكمَةِ لُزومُ الحَقِّ[٣٧٤].

٣٣٨ ـ عنه ﷺ: رَأسُ الحِكمَةِ لُزومُ الحَقِّ وطاعَةُ المُحِقِّ[٣٧٥].

٣٣٩ ـ عنه ﷺ: رَأسُ الحِكمَةِ مُداراةُ النّاسِ[٣٧٦].

چوتھی فصل

اساس حکمت

۳۴۱۔ رسول خداؐ: سب سے اچھی گفتگو ذکر خدا ہے اور حکمت کی بنیاد اس کی اطاعت ہے

۳۴۲۔ رسول خداؐ: خوف خدا ہر حکمت کی بنیاد ہے۔

۳۴۳۔ رسول خداؐ: اساس حکمت خوف خدا ہے۔

۳۴۴۔ رسول خداؐ: صحف ادریسؑ میں ہے کہ: عمل کرو اور یہ یقین رکھو کہ: تقوائے الٰہی ہی سب سے بڑی حکمت ہے۔

۳۴۵۔ رسول خداؐ: مہربانی اساس حکمت ہے۔

۳۴۶۔ امام علیؑ: دین کی حفاظت معرفت کا ثمر اور اساس حکمت ہے۔

۳۴۷۔ امام علیؑ: اساس حکمت حق کی پیروی ہے۔

۳۴۸۔ امام علیؑ: اساس حکمت حق کی پابندی اور اہل حق کی اطاعت ہے۔

۳۴۹۔ امام علیؑ: اساس حکمت لوگوں کے ساتھ مہربانی کرنا ہے۔

٣٥٠ ـ عنه ﷺ: رَأْسُ الحِكمَةِ تَجَنُّبُ الخُدَعِ[٣٧٧].

٣٥١ ـ رسول الله ﷺ: تَقوَى اللهِ ﷻ رَأْسُ كُلِّ حِكمَةٍ[٣٧٨].

٣٥٢ ـ الإمام عليّ ؑ: تَجَرَّع مَضَضَ الحِلمِ، فَإِنَّهُ رَأْسُ الحِكمَةِ وثَمَرَةُ العِلمِ[٣٧٩].

۳۵۰۔امام علیؑ: اساس حکمت، مکر وفریب سے اجتناب کرنا ہے۔

۳۵۱۔رسول خداؐ: تقوائے الٰہی ہر حکمت کی بنیاد ہے۔

۳۵۲۔امام علیؑ: حلم وبردباری کی تلخیوں کے گھونٹ پی جاؤ کہ یہی اساس حکمت اور علم کا ثمرہ ہے۔

الفصل الخامس

جَوامِعُ الحِكَمِ

٣٥٣ ـ رسول الله ﷺ: كانَ فِي الدُّنيا حَكيمانِ يَلتَقِيانِ فِي السَّنَةِ مَرَّةً، فَيَعِظُ أحَدُهُما صاحِبَهُ، فَالتَقَيا فَقالَ أحَدُهُما لِصاحِبِهِ: عِظني واجمَع وأوجِز، لا أقدِرُ أن أقِفَ عَلَيكَ مِنَ العِبادَةِ، فَقالَ: يا أخي، اُنظُر أن لا يَراكَ اللهُ حَيثُ نَهاكَ، ولا يَفقِدَكَ حَيثُ أمَرَكَ[٣٨٠].

٣٥٤ ـ عنه ﷺ: مَن أصلَحَ أمرَ آخِرَتِهِ أصلَحَ اللهُ أمرَ دُنياهُ، ومَن أصلَحَ ما بَينَهُ وبَينَ اللهِ أصلَحَ اللهُ ما بَينَهُ وبَينَ النّاسِ[٣٨١].

٣٥٥ ـ الإمام عليّ ؏: كانَتِ الفُقَهاءُ والحُكَماءُ إذا كاتَبَ بَعضُهُم بَعضاً كَتَبوا بِثَلاثٍ لَيسَ مَعَهُنَّ رابِعَةٌ: مَن كانَتِ الآخِرَةُ هَمَّهُ كَفاهُ اللهُ هَمَّهُ مِنَ الدُّنيا، ومَن أصلَحَ سَريرَتَهُ أصلَحَ اللهُ عَلانِيَتَهُ، ومَن أصلَحَ فيما بَينَهُ وبَينَ اللهِ أصلَحَ اللهُ فيما بَينَهُ وبَينَ النّاسِ[٣٨٢].

٣٥٦ ـ عنه ؏: كانَتِ الحُكَماءُ فيما مَضىٰ مِنَ الدَّهرِ تَقولُ: يَنبَغي أن يَكونَ

پانچویں فصل

جامع حکمت

۳۵۳۔ رسول خداؐ: دنیا میں دو حکیم تھے جو سال میں ایک بار ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تھے اور ان میں سے ایک دوسرے کو وعظ و نصیحت کرتا تھا ایک بار جب دونوں ایک دوسرے سے ملے تو ان میں سے ایک حکیم نے دوسرے سے کہا: مجھے جامع الفاظ میں نصیحت کرو کیوں کہ میں تمہارے لئے عبادت سے دستبردار نہیں ہو سکتا اس نے کہا: اے بھائی! اس چیز کو مدنظر رکھو! خدا نے جس سے تمہیں روکا ہے وہ تمہیں اس میں جتلا نہ دیکھے اور جس چیز کا اس نے حکم دیا ہے اسے ترک نہ کرو۔

۳۵۴۔ رسول خداؐ: جو آخرت کے امور کی اصلاح کرے گا اللہ اس کے دنیاوی امور کی اصلاح کردے گا اور جو اپنے اور اللہ کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کرے گا اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کردے گا۔

۳۵۵۔ امام علیؑ: فقہاء اور حکماء جب ایک دوسرے سے خط و کتابت کرتے تھے تو صرف تین باتیں تحریر کرتے تھے کوئی چوتھی بات نہیں ہوتی تھی: جس کا سارا رنج و غم امور آخرت کی اصلاح کرنا ہوگا خدا اس کی دنیا کے امور کے لئے کافی ہوگا۔ جو باطنی امور کی اصلاح کریگا خدا اس کے ظاہری امور کی اصلاح کردیگا جو اپنے اور اللہ کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کریگا اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان کے معاملات کی اصلاح کریگا۔

۳۵۶۔ امام علیؑ: پرانے زمانے میں حکماء کہا کرتے تھے: مناسب ہے کہ ان دس وجوں کی خاطر دروازوں پر آمد و رفت ہونی چاہیے پہلی وجہ: خدا کے گھر اعمال حج بجالانے اور اللہ کے عائد کردہ فرائض اور حق

الاختِلافُ إِلَى الأبوابِ لِعَشرَةِ أوجُهٍ: أوَّلُها: بَيتُ اللهِ ﷻ لِقَضاءِ نُسُكِهِ والقِيامِ بِحَقِّهِ وأداءِ فَرضِهِ. والثّاني: أبوابُ المُلوكِ الَّذينَ طاعَتُهُم مُتَّصِلَةٌ بِطاعَةِ اللهِ ﷻ وحَقُّهُم واجِبٌ ونَفعُهُم عَظيمٌ وضَرُّهُم شَديدٌ. والثّالِثُ: أبوابُ العُلَماءِ الَّذينَ يُستَفادُ مِنهُم عِلمُ الدّينِ والدُّنيا. والرّابِعُ: أبوابُ أهلِ الجودِ والبَذلِ الَّذينَ يُنفِقونَ أموالَهُمُ التِماسَ الحَمدِ ورَجاءَ الآخِرَةِ. والخامِسُ: أبوابُ السُّفَهاءِ الَّذينَ يُحتاجُ إلَيهِم فِي الحَوادِثِ ويُفزَعُ إلَيهِم فِي الحَوائِجِ. والسّادِسُ: أبوابُ مَن يُتَقَرَّبُ إلَيهِ مِنَ الأَشرافِ لِالتِماسِ الهِبَةِ والمُروءَةِ والحاجَةِ. والسّابِعُ: أبوابُ مَن يُرتَجىٰ عِندَهُمُ النَّفعُ فِي الرَّأيِ والمَشوَرَةِ وتَقوِيَةِ الحَزمِ وأخذِ الأُهبَةِ لِما يُحتاجُ إلَيهِ. والثّامِنُ: أبوابُ الإِخوانِ لِما يَجِبُ مِن مُواصَلَتِهِم ويَلزَمُ مِن حُقوقِهِم. والتّاسِعُ: أبوابُ الأَعداءِ الَّتي تَسكُنُ بِالمُداراةِ غَوائِلُهُم، ويُدفَعُ بِالحِيَلِ والرِّفقِ واللُّطفِ والزِّيارَةِ عَداوَتُهُم. والعاشِرُ: أبوابُ مَن يُنتَفَعُ بِغِشيانِهِم، ويُستَفادُ مِنهُم حُسنُ الأَدَبِ، ويُؤنَسُ بِمُحادَثَتِهِم[٣٨٣].

٣٥٧ ـ عامِرٌ الشَّعبِيّ: تَكَلَّمَ أميرُ المُؤمِنينَ ؑ بِتِسعِ كَلِماتٍ ارتَجَلَهُنَّ ارتِجالاً[٣٨٤]، فَقَأنَ عُيونَ البَلاغَةِ، وأيتَمنَ جَواهِرَ الحِكمَةِ، وقَطَعنَ جَميعَ الأَنامِ عَنِ اللَّحاقِ بِواحِدَةٍ مِنهُنَّ. ثَلاثٌ مِنها فِي المُناجاةِ، وثَلاثٌ مِنها فِي الحِكمَةِ، وثَلاثٌ مِنها فِي الأَدَبِ.

فَأَمَّا اللّاتي فِي المُناجاةِ، فَقالَ: إلٰهي كَفىٰ لي عِزّاً أن أكونَ لَكَ عَبداً، وكَفىٰ بي فَخراً أن تَكونَ لي رَبّاً، أنتَ كَما اُحِبُّ فَاجعَلني كَما تُحِبُّ.

وأمَّا اللّاتي فِي الحِكمَةِ، فَقالَ: قيمَةُ كُلِّ امرِئٍ ما يُحسِنُهُ، وما هَلَكَ

کو ادا کرنے کے لئے۔

دوسری وجہ: ان بادشاہوں کے در پر جن کی اطاعت خدا کی اطاعت سے متصل ہے اور ان کا حق واجب، نفع عظیم اور انکا ضرر شدید ہے۔ تیسری وجہ ان علماء کے دروازوں پر جن سے دنیا و آخرت کے فوائد وابستہ ہیں۔ چوتھی وجہ: سخی افراد کے دروازوں پر جو اپنے مال کو حمد وثناء اور آخرت کی امید میں لٹاتے ہیں۔ پانچویں وجہ: ان بے وقوفوں کے دروازوں پر جن سے حوادث زمانہ کے موقع پر ضرورت پڑتی ہے اور ضرورت کے موقع پر ان سے مدد لی جاتی ہے چھٹی وجہ: اشراف کے دروازوں پر ہدایا، بخشش اور حاجت روائی کی خا ساتویں وجہ: ان لوگوں کے دروازوں پر جن سے رائے مشورہ دور اندیشی اور حاجت روائی میں نفع کی امید کی جاتی ہے۔ آٹھویں وجہ: ان بھائیوں کے دروازوں پر جن سے صلۂ رحم کرنا واجب ہے اور ان کے ہمارے اوپر لازم حقوق ہیں۔ نویں وجہ: دشمنوں کے دروازوں پر جن کے ساتھ مہربانی ان کے حسد و کینہ کو کم کرسکتی ہے دسویں وجہ: جن کے دروازوں پر آمدورفت مفید اور حسن ادب حاصل کیا جاتا ہے اور جنکی گفتگو سے انس و سکون ملتا ہے۔

۳۵۷۔ عامر شعبی: کا بیان ہے کہ ایک روز امام امیر المومنین علیہ السلام نے فی البدیہہ نو نکات بیان فرمائے جن سے بلاغت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور حکمت کے بیش بہا موتی نچھاور ہوتے ہیں اور ان نکات نے دنیا کے سارے انسانوں کو اس حد تک پہنچنے سے باز رکھا ہے۔

ان میں سے تین نکات مناجات کے سلسلے میں تین حکمت کے بارے میں اور تین ادب کے بارے میں ہیں۔ مناجات کے سلسلے میں آپ نے فرمایا: پروردگارا!! میری عزت وعظمت کے لئے بس یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میرے فخر ومباہات کے لئے یہی کیا کم ہے کہ تو میرا پرودگار ہے معبود میں نے تجھے ویسا ہی پایا جیسا کہ میں چاہتا تھا لہذا تو بھی مجھے ویسا بنادے جیسا تو چاہتا ہے۔

حکمت کے سلسلے میں آپ نے فرمایا: ہر انسان کی قدر و قیمت ان نیکیوں کے مطابق ہوتی ہے جنکو وہ انجام دیتا ہے جو اپنی قدر پہچان گیا وہ ہلاک نہیں ہوسکتا انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔

ادب کے بارے میں فرمایا: جس پر چاہو احسان کرو کہ تم اس کے امیر ہو جاؤ گے جس سے چاہو اپنی حاجت بیان کرو کہ تم اس کے اسیر ہو جاؤ گے جس سے چاہو بے نیازی کا مظاہرہ کرو کہ تم اس کے جیسے ہو جاؤ گے۔

امرُؤٌ عَرَفَ قَدرَهُ، والمَرءُ مَخبُوٌّ تحتَ لِسانِهِ.

وأمّا اللّاتي فِي الأدَبِ، فَقالَ: اُمنُن عَلىٰ مَن شِئتَ تَكُن أميرَهُ، واحتَجْ إلىٰ مَن شِئتَ تَكُن أسيرَهُ، واستَغنِ عَمَّن شِئتَ تَكُن نَظيرَهُ[٣٨٤].

٣٥٨ ـ الإمام عليّ ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لابنِهِ الحَسَنِ ﷺ ـ: وأيُّ كَلِمَةِ حُكمٍ جامِعَةٍ؛ أن تُحِبَّ لِلنّاسِ ما تُحِبُّ لِنَفسِكَ وتَكرَهَ لَهُم ما تَكرَهُ لَها![٣٨٥]

٣٥٩ ـ شُرَيحُ بنُ هانِئٍ: سَأَلَ أميرُ المُؤمِنينَ ﷺ ابنَهُ الحَسَنَ بنَ عَلِيٍّ، فَقالَ: يا بُنَيَّ ما العَقلُ؟ قالَ: حِفظُ قَلبِكَ ما استَودَعتَهُ. قالَ: فَمَا الحَزمُ؟ قالَ: أن تَنتَظِرَ فُرصَتَكَ وتُعاجِلَ ما أمكَنَكَ. قالَ: فَمَا المَجدُ؟ قالَ: حَملُ المَغارِمِ[٣٨٦] وابتِناءُ المَكارِمِ. قالَ: فَمَا السَّماحَةُ؟ قالَ: إجابَةُ السّائِلِ وبَذلُ النّائِلِ. قالَ: فَمَا الشُّحُّ؟ قالَ: أن تَرَى القَليلَ سَرَفًا وما أنفَقتَ تَلَفًا. قالَ: فَمَا الرِّقَّةُ؟ قالَ: طَلَبُ اليَسيرِ ومَنعُ الحَقيرِ. قالَ: فَمَا الكُلفَةُ؟ قالَ: التَّمَسُّكُ بِمَن لا يُؤمِنُكَ والنَّظَرُ فيما لا يَعنيكَ. قالَ: فَمَا الجَهلُ؟ قالَ: سُرعَةُ الوُثوبِ عَلَى الفُرصَةِ قَبلَ الاِستِمكانِ مِنها والاِمتِناعُ عَنِ الجَوابِ. ونِعمَ العَونُ الصَّمتُ في مَواطِنَ كَثيرَةٍ وإن كُنتَ فَصيحًا.

ثُمَّ أقبَلَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ عَلَى الحُسَينِ ابنِهِ ﷺ فَقالَ لَهُ: يا بُنَيَّ مَا السُّؤدَدُ؟ قالَ: اِصطِناعُ العَشيرَةِ واحتِمالُ الجَريرَةِ. قالَ: فَمَا الغِنىٰ؟ قالَ: قِلَّةُ أمانيكَ والرِّضىٰ بِما يَكفيكَ. قالَ: فَمَا الفَقرُ؟ قالَ: الطَّمَعُ وشِدَّةُ القُنوطِ. قالَ: فَمَا اللُّؤمُ؟ قالَ: إحرازُ المَرءِ نَفسَهُ وإسلامُهُ عِرسَهُ. قالَ: فَمَا الخُرقُ؟ قالَ: مُعاداتُكَ أميرَكَ ومَن يَقدِرُ عَلىٰ ضَرِّكَ ونَفعِكَ.

ثُمَّ التَفَتَ إلَى الحارِثِ الأعوَرِ فَقالَ: يا حارِثُ، عَلِّموا هٰذِهِ الحِكَمَ

۳۵۸۔امام علیؑ: نے اپنے فرزند حضرت امام حسنؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: کونسا حکمت آمیز کلام اس سے بہتر ہوسکتا ہے کہ جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرو اور جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو اسے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

۳۵۹۔شریح ابن ہانی: کا بیان ہے کہ امیر المومنینؑ نے امام حسنؑ کو بلا کر پوچھا: اے بیٹا! عقل کیا ہے؟ امام حسنؑ نے فرمایا: جو بات آپ نے دل کے سپرد کی ہے اسے وہ محفوظ رکھے۔ پوچھا: دور اندیشی کیا ہے؟ فرمایا آپکا موقع کے انتظار میں رہنا اور جو ممکن ہو جائے اسے جلد انجام دینا پوچھا: بزرگی کیا ہے؟ فرمایا: نقصانات کو تحمل کرنا مکارم کی بنیاد رکھنا۔ پوچھا بخشش کیا ہے؟ فرمایا: سائل کا جواب دینا اور فقیر کو عطا کرنا پوچھا: تنگ نظری کیا ہے؟ فرمایا کم کو اسراف سمجھنا اور انفاق کو تلف تصور کرنا، پوچھا رقت کیا ہے؟ فرمایا: معمولی چیز کی جستجو کرنا اور ناچیز کو روک رکھنا پوچھا کلفت کیا ہے؟

فرمایا: اس سے وابستہ ہونا جو تمہیں امان نہ دے سکے اور بیہودہ چیز پر نظر رکھنا۔ پوچھا جہل کیا ہے؟ فرمایا فرصت کے فراہم ہونے سے پہلے اقدام کرنا اور جواب نہ دینا ہر چند بہت سے موارد میں خاموشی بہترین مددگار ہے چاہے انسان فصیح و بلیغ ہی کیوں نہ ہو۔ پھر اس کے بعد امیر المومنینؑ اپنے چھوٹے فرزند امام حسینؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے بیٹا! سرداری کیا ہے؟ عرض کیا: خاندان کے ساتھ نیکی اور دوسرے کے خسارے کا تحمل کرنا۔ پوچھا بے نیازی کیا ہے؟

عرض کیا: آرزوؤں کا کم ہونا اور جتنا اس کیلئے کافی ہو جائے اس پر راضی رہنا۔ پوچھا فقر کیا ہے؟ عرض کیا: لالچ اور سخت ناامیدی، پوچھا کمینگی کیا ہے؟ عرض کیا: انسان اپنے کو تو بچالے اور اپنی ناموس کو سپرد کردے پوچھا حماقت کیا ہے؟ عرض کیا: اپنے امیر اور اس شخص سے دشمنی کرنا جو تمہیں نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پھر مولیٰ امیر المومنینؑ حارث اعور کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے حارث!

أولادكُم فَإنّها زِيادَةٌ فِي العَقلِ والحَزمِ والرَّأيِ[٣٨٨].

٣٦٠ ـ الإمام عليّ ﷺ: اِبذِل لِصَديقِكَ كُلَّ المَوَدَّةِ، ولا تَبذِل لَهُ كُلَّ الطُّمَأنينَةِ، وأعطِهِ كُلَّ المُواساةِ، ولا تُفضِ إلَيهِ بِكُلِّ الأَسرارِ، توفِي الحِكمَةَ حَقَّها، والصَّديقَ واجِبَهُ[٣٨٩].

٣٦١ ـ عنه ﷺ: مِنَ الحِكمَةِ أن لا تُنازِعَ مَن فَوقَكَ، ولا تَستَذِلَّ مَن دونَكَ، ولا تَتَعاطىٰ ما لَيسَ في قُدرَتِكَ، ولا يُخالِفَ لِسانُكَ قَلبَكَ ولا قَولُكَ فِعلَكَ، ولا تَتَكَلَّمَ فيما لا تَعلَمُ، ولا تَترُكَ الأَمرَ عِندَ الإِقبالِ وتَطلُبَهُ عِندَ الإِدبارِ[٣٩٠].

٣٦٢ ـ عنه ﷺ: مِنَ الحِكمَةِ طاعَتُكَ لِمَن فَوقَكَ، وإجلالُكَ مَن في طَبَقَتِكَ، وإنصافُكَ لِمَن دونَكَ[٣٩١].

٣٦٣ ـ عنه ﷺ: يا أيُّهَا النّاسُ، إنَّهُ لَم يَكُن لِلّهِ سُبحانَهُ حُجَّةٌ في أرضِهِ أوكَدَ مِن نَبِيِّنا مُحَمَّدٍ ﷺ، ولا حِكمَةٌ أبلَغَ مِن كِتابِهِ القُرآنِ العَظيمِ[٣٩٢].

٣٦٤ ـ كَتَبَ رَجُلٌ عالِمٌ مِن أهلِ التَّصَوُّفِ أربَعينَ حَديثًا، ثُمَّ اختارَ مِنها أربَعَ كَلِماتٍ قالَها أميرُ المُؤمِنينَ ﷺ، وطَرَحَ الأُخرىٰ فِي البَحرِ، وهِيَ: أطِعِ اللّهَ بِقَدرِ حاجَتِكَ إلَيهِ، واعصِ اللّهَ بِقَدرِ طاقَتِكَ عَلىٰ عُقوبَتِهِ، واعمَل لِدُنياكَ بِقَدرِ مَقامِكَ فيها، واعمَل لِآخِرَتِكَ بِقَدرِ بَقائِكَ فيها[٣٩٣].

٣٦٥ ـ إنَّ خِضرًا وعَلِيًّا ﷺ قَدِ اجتَمَعا، فَقالَ لَهُ عَلِيٌّ ﷺ: قُل كَلِمَةَ حِكمَةٍ، فَقالَ: ما أحسَنَ تَواضُعَ الأَغنِياءِ لِلفُقَراءِ قُربَةً إلَى اللّهِ! فَقالَ أميرُ المُؤمِنينَ ﷺ: وأحسَنُ مِن ذٰلِكَ تيهُ الفُقَراءِ عَلَى الأَغنِياءِ ثِقَةً بِاللّهِ. فَقالَ الخِضرُ: لِيُكتَب هٰذا بِالذَّهَبِ[٣٩٤].

٣٦٦ ـ الإمام الباقر ﷺ: قيلَ لِلُقمانَ: مَا الَّذي أجمَعتَ عَلَيهِ مِن حِكمَتِكَ؟ قالَ:

اپنے بچوں کو حکمتوں کی تعلیم دو کہ یہ حکمتیں عقل مندی، دوراندیشی اور اچھی رائے میں اضافے کی باعث ہیں۔

۳۶۰۔ امام علیؑ: دوست سے بھرپور محبت کرو مگر مکمل اعتماد نہ کرو مکمل ہمدردی کرو مگر اپنے سارے راز اس کے سامنے فاش نہ کرو اس صورت میں حکمت کا حق بھی ادا ہو جائیگا اور دوست کا واجب حق بھی۔

۳۶۱۔ امام علیؑ: حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے مافوق سے جھگڑا نہ کرو اور ماتحت کو ذلیل نہ سمجھو جو تمہارے اختیار میں نہیں ہے اس کے لیے دین کی بات نہ کرو تمہاری زبان، دل کی مخالف نہ ہو اور تمہاری بات تمہارے عمل کے خلاف نہ ہو جس چیز کے بارے میں نہیں جانتے اس کے بارے میں گفتگو نہ کرو۔ خبردار جب کام تمہارے پاس آئے تو اسے ٹھکرانا نہیں اور جب تمہارے ہاتھ سے نکل جائے تو اسکی جستجو نہ کرنا۔

۳۶۲۔ امام علیؑ: اپنے مافوق کی اطاعت کرنا اور اپنے ہم رتبہ افراد کی عزت کرنا اور اپنے سے کمتر کے ساتھ انصاف کرنا، حکمت کا جزء ہے

۳۶۳۔ امام علیؑ: لوگو! ہمارے نبی حضرت محمدؐ سے بڑھکر روئے زمین پر اللہ کی کوئی حجت نہیں ہے اور نہ ہی قرآن مجید سے بڑھکر کوئی حکمت والی کتاب ہے۔

۳۶۴۔ ایک صوفی عالم: نے چالیس احادیث مرتب کی جن میں سے چار جملوں کو انتخاب کیا جو امام علیؑ کے اقوال میں سے تھے بقیہ سب کو سمندر میں پھینک دیا۔ مذکورہ کلمات یہ ہیں: اللہ کی اطاعت کرو جس قدر تمہیں اسکی احتیاج ہے اور اتنا ہی گناہ کرو جتنا عذاب سہنے کی طاقت ہے اور دنیاوی زندگی کے لئے اتنا ہی عمل کرو جتنے دن تمہارا اس دنیا میں قیام ہے۔ اور آخرت کے لئے اتنا عمل کرو جتنا تمہیں وہاں رہنا ہے۔

۳۶۵۔ حضرت خضرؑ اور حضرت امام علی علیہ السلام ایک دفعہ اکٹھا ہوئے حضرت علیؑ نے حضرت خضرؑ سے فرمایا: کوئی حکمت کی بات بتاؤ حضرت خضرؑ نے کہا: قربۃ الی اللہ کی نیت سے مالداروں کا فقیروں کے واسطے تواضع کرنا کتنا اچھا ہے۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا اس سے بہتر فقیروں کا اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے مالداروں سے بے نیازی کا اظہار کرنا ہے۔ حضرت خضرؑ نے کہا: یہ جملہ سونے سے لکھا جانا چاہئے۔

۳۶۶۔ امام باقرؑ: کسی نے حضرت لقمان سے کہا آخر اتنی حکمت سے کیا جمع کیا ہے؟ کہا! جو میری کفایت کرتا ہے اس سے زیادہ حاصل

لا أتَكَلَّفُ ما قَد كُفيتُهُ، ولا أُضَيِّعُ ما وُلّيتُهُ(٣٦٥).

٣٦٧ـ قيل لِلُقمانَ: ما حِكمَتُكَ؟ قالَ: لا أسألُ عَمّا كُفيتُ، ولا أتَكَلَّفُ ما لا يَعنيني(٣٦٦).

٣٦٨ـ الإمام الصادق ﷺ: قالَ لُقمانُ لِابنِهِ: ... يا بُنَيَّ، سَيِّدُ أخلاقِ الحِكمَةِ دينُ اللهِ تَعالىٰ، ومَثَلُ الدّينِ كَمَثَلِ الشَّجَرَةِ الثّابِتَةِ، فَالإِيمانُ بِاللهِ ماؤُها، والصَّلاةُ عُروقُها، والزَّكاةُ جِذعُها، والتّآخي فِي اللهِ شُعَبُها، والأَخلاقُ الحَسَنَةُ وَرَقُها، والخُروجُ عَن مَعاصِي اللهِ ثَمَرُها، ولا تَكمُلُ الشَّجَرَةُ إلّا بِثَمَرَةٍ طَيِّبَةٍ، كَذٰلِكَ الدّينُ لا يَكمُلُ إلّا بِالخُروجِ عَنِ المَحارِمِ(٣٦٧).

٣٦٩ـ عنه ﷺ: تَبِعَ حَكيمٌ حَكيمًا سَبعَمِائَةِ فَرسَخٍ في سَبعِ كَلِماتٍ، فَلَمّا لَحِقَ بِهِ قالَ لَهُ: يا هٰذا، ما أرفَعُ مِنَ السَّماءِ، وأوسَعُ مِنَ الأَرضِ، وأغنىٰ مِنَ البَحرِ، وأقسىٰ مِنَ الحَجَرِ، وأشَدُّ حَرارَةً مِنَ النّارِ، وأشَدُّ بَردًا مِنَ الزَّمهَريرِ، وأثقَلُ مِنَ الجِبالِ الرّاسِياتِ؟ فَقالَ لَهُ: يا هٰذا، الحَقُّ أرفَعُ مِنَ السَّماءِ، والعَدلُ أوسَعُ مِنَ الأَرضِ، وغِنَى النَّفسِ أغنىٰ مِنَ البَحرِ، وقَلبُ الكافِرِ أقسىٰ مِنَ الحَجَرِ، والحَريصُ الجَشِعُ أشَدُّ حَرارَةً مِنَ النّارِ، واليَأسُ مِن رَوحِ اللهِ أشَدُّ بَردًا مِنَ الزَّمهَريرِ، والبُهتانُ عَلَى البَريءِ أثقَلُ مِنَ الجِبالِ الرّاسِياتِ(٣٦٨).

٣٧٠ـ عنه ﷺ: في حِكمَةِ آلِ داوُدَ: عَلَى العاقِلِ أن يَكونَ عارِفًا بِزَمانِهِ، مُقبِلًا عَلىٰ شَأنِهِ، حافِظًا لِلِسانِهِ(٣٦٩).

٣٧١ـ رسول الله ﷺ: كانَ فيها [أي صُحُفِ إبراهيمَ ﷺ]: ... عَلَى العاقِلِ ما لَم يَكُن مَغلوبًا عَلىٰ عَقلِهِ أن يَكونَ لَهُ ساعاتٌ: ساعَةٌ يُناجي فيها رَبَّهُ ﷻ، وساعَةٌ

کرنے کی بلاوجہ زحمت نہیں کرتا اور جو میرے سپرد کر دیا گیا ہے اسے ضائع بھی نہیں کرتا۔

۳۶۷۔ حضرت لقمان سے پوچھا گیا: تمہاری حکمت کیا ہے؟ کہا: جو چیز میرے لئے کافی ہے اس کے متعلق سوال نہیں کرتا اور جو میرے کام آنے والی چیز نہیں ہے اس کے لئے بلاوجہ زحمت نہیں اٹھاتا۔

۳۶۸۔ امام صادق حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا! دین خدا یکسانہ اخلاق کا سردار ہے اور دین پائیدار و ثابت درخت کے مانند ہے، جس کا پانی، خدا پر ایمان ہے اس کی رگیں نماز، اس کا تنا زکوۃ اسکی شاخیں خدا کیلئے بھائی چارگی، حسن اخلاق، اسکے پتے، خدا کی معصیت سے دوری اسکا پھل اور کوئی درخت پاک و پاکیزہ ثمر کے بغیر کامل نہیں ہو سکتا اسی طرح دین بھی حرام سے اجتناب کئے بغیر کامل نہیں ہو سکتا

۳۶۹۔ امام صادقؑ: ایک حکیم نے دوسرے حکیم کے سات کلمات کیلئے سات سو فرسخ تک اسکی ہمراہی کی۔ جب وہ اس کے قریب پہنچ گیا تو اس حکیم نے پوچھا اے شخص! بتا کہ آسمان سے بلند، زمین سے زیادہ وسیع و عریض، سمندر سے زیادہ بے نیاز پتھر سے زیادہ سخت، آگ سے زیادہ گرم، زمہریر سے زیادہ سرد، اور بلند پہاڑوں سے زیادہ بھاری کون سی چیز ہے؟ اس نے کہا اے شخص! حق، آسمان سے زیادہ بلند عدل و انصاف زمین سے زیادہ وسیع و عریض نفس کی بے نیازی سمندر سے زیادہ بے نیاز، کافر کا دل پتھر سے زیادہ سخت حریص انسان آگ سے زیادہ گرم، رحمت خدا سے مایوسی زمہریر سے زیادہ سرد اور بے گناہ پر تہمت لگانا بلند پہاڑوں سے زیادہ وزنی ہے۔

۳۷۰۔ امام صادقؑ: خاندان داؤد کے باب حکمت میں ہے: عقلمند کو چاہئے کہ اپنے زمانے کے حالات سے اچھی طرح واقف ہو، خود کی طرف متوجہ ہو اور اپنی زبان کی حفاظت کرتا رہے۔

۳۷۱۔ حضرت رسول خداؐ: صحف ابراہیم میں ہے: جب تک عقلمند کی عقل مغلوب نہیں ہے اس پر لازم ہے

يُحاسِبُ نَفسَهُ، وساعَةٌ يَتَفَكَّرُ فيما صَنَعَ اللهُ عزّوجلّ إلَيهِ، وساعَةٌ يَخلو فيها بِحَظِّ نَفسِهِ مِنَ الحَلالِ، فَإِنَّ هذِهِ السّاعَةَ عَونٌ لِتِلكَ السّاعاتِ واستِجمامٌ لِلقُلوبِ وتَوزيعٌ لَها[٤٠٠].

٣٧٢ ـ الإمام الرضا عليه السلام: أُمِرَ النّاسُ بِالقِراءَةِ فِي الصَّلاةِ لِئَلّا يَكونَ القُرآنُ مَهجورًا مُضَيَّعًا، ولِيَكُن مَحفوظًا مَدروسًا، فَلا يَضمَحِلَّ ولا يُجهَلَ، وإنَّما بُدِئَ بِالحَمدِ دونَ سائِرِ السُّوَرِ لِأَنَّهُ لَيسَ شَيءٌ مِنَ القُرآنِ والكَلامِ جُمِعَ فيهِ مِن جَوامِعِ الخَيرِ والحِكمَةِ ما جُمِعَ في سورَةِ الحَمدِ... فَقَدِ اجتَمَعَ فيهِ مِن جَوامِعِ الخَيرِ والحِكمَةِ مِن أمرِ الآخِرَةِ والدُّنيا ما لا يَجمَعُهُ شَيءٌ مِنَ الأَشياءِ[٤٠١].

٣٧٣ ـ لقمان عليه السلام ـ في وَصاياهُ لِابنِهِ ـ: يا بُنَيَّ، تَعَلَّمتُ بِسَبعَةِ آلافٍ مِنَ الحِكمَةِ، فَاحفَظ مِنها أربَعَةً ومُرَّ مَعي إلَى الجَنَّةِ: أحكِم سَفينَتَكَ فَإِنَّ بَحرَكَ عَميقٌ، وخَفِّف حِملَكَ فَإِنَّ العَقَبَةَ كَؤودٌ، وأكثِرِ الزّادَ فَإِنَّ السَّفَرَ بَعيدٌ، وأخلِصِ العَمَلَ فَإِنَّ النّاقِدَ بَصيرٌ[٤٠٢].

کہ وہ اپنے اوقات کو چند حصوں میں تقسیم کرے ایک حصہ اپنے رب سے مناجات کے لئے ہو ایک حصہ محاسبہ نفس میں گزارے ایک حصہ میں اللہ کی مخلوقات میں غور وفکر کرے ایک حصہ میں حلال سے لطف اندوز ہونے کے لئے خلوت کرے یہ آخری حصہ مذکورہ اوقات کے لئے معاون، قلوب کے لئے یکسوئی اور بقیہ دیگر اوقات کی تقسیم بندی کرتا ہے۔

۳۷۲۔ امام رضا: لوگوں کو نماز میں قرائت کا اس لئے حکم دیا گیا ہے تا کہ قرآن مھجور یا ضائع نہ ہو جائے بلکہ محفوظ اور پڑھا جاتا رہے تا کہ وہ نابود اور ناآشنا نہ ہو قرائت کو دیگر سوروں سے شروع نہ کرنے بلکہ سورہ حمد سے شروع کرنے کا حکم اسلئے ہے کہ سورہ حمد میں جتنی جامع نیکیاں اور حکمتیں ہیں اتنی کسی اور سورہ اور کلام میں نہیں ہیں گویا سورہ حمد میں دنیا وآخرت میں کام آنے والی تمام نیکیاں اور حکمتیں موجود ہیں جو کسی اور شی میں نہیں ہیں۔

۳۷۳۔ حضرت لقمان: اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اے بیٹا! میں نے حکمت سے متعلق سات ہزار احادیث سیکھیں ہیں بس ان میں سے چار کو تم بھی سیکھ لو اور میرے ساتھ جنت کی طرف چلو اپنی کشتی کو محکم کرلو سمندر بڑا گہرا ہے اور اپنے بوجھ کو ہلکا رکھو کہ دشوار اور تھکا دینے والے راستوں سے گذرنا ہے توشہ کافی فراہم کرلو اس لئے کہ سفر بڑا طویل ہے اور عمل میں خلوص سے کام لو کہ اعمال کا حساب وکتاب کرنے والا سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

الفصل السّادس

خَصائِصُ الحُكَماءِ

أ: الخصائِصُ الإيجابيَّةُ

٣٧٤ ـ رسول الله ﷺ: إذا رَأَيتُمُ المُؤمِنَ صَموتًا فَادنوا مِنهُ فَإِنَّهُ يُلقِي الحِكمَةَ[٤٠٣].

٣٧٥ ـ الإمام عليّ ؑ: كَسبُ الحِكمَةِ إجمالُ النُّطقِ، واستِعمالُ الرِّفقِ[٤٠٤].

٣٧٦ ـ عنه ؑ: الصَّمتُ حُكمٌ[٤٠٥]، والسُّكوتُ سَلامَةٌ[٤٠٦].

٣٧٧ ـ الإمام الكاظم ؑ: قِلَّةُ المَنطِقِ حُكمٌ عَظيمٌ، فَعَلَيكُم بِالصَّمتِ فَإِنَّهُ دَعَةٌ حَسَنَةٌ، وقِلَّةُ وِزرٍ، وخِفَّةٌ مِنَ الذُّنوبِ[٤٠٧].

٣٧٨ ـ الإمام الرضا ؑ: مِن عَلاماتِ الفِقهِ: الحِلمُ والعِلمُ والصَّمتُ، إنَّ الصَّمتَ بابٌ مِن أبوابِ الحِكمَةِ، إنَّ الصَّمتَ يَكسِبُ المَحَبَّةَ، إنَّهُ دَليلٌ عَلىٰ كُلِّ خَيرٍ[٤٠٨].

٣٧٩ ـ النّش: إنَّ لُقمانَ كانَ عِندَ داوُدَ وهُوَ يَسرِدُ[٤٠٩] الدِّرعَ فَجَعَلَ يَفتِلُهُ هٰكَذا بِيَدِهِ، فَجَعَلَ لُقمانُ يَتَعَجَّبُ ويُريدُ أن يَسأَلَهُ ويَمنَعُهُ حِكمَتُهُ أن يَسأَلَهُ، فَلَمّا فَرَغَ مِنها صَبَّها عَلىٰ نَفسِهِ، فَقالَ: نِعمَ دِرعُ الحَربِ هٰذِهِ. فَقالَ لُقمانُ: الصَّمتُ

چھٹی فصل

حکماء کے خصوصیات

الف: مثبت صفات

۳۷۴۔ رسول خداؐ: جب مومن کو خاموش دیکھو تو اس سے قریب ہو جاؤ کہ وہ تمہیں حکمت عطا کریگا۔

۳۷۵۔ امام علیؑ: حکمت کے حصول کا نتیجہ، کلام کو خوبصورت بنانا اور مہربانی سے پیش آنا ہے۔

۳۷۶۔ امام علیؑ: خاموشی، حکمت ہے اور سکوت، سلامتی۔

۳۷۷۔ امام کاظمؑ: کم گوئی عظیم حکمت ہے لہذا مسلسل خاموش رہو کہ خاموشی بہترین آرام، بوجھ سے ہلکا پن اور گناہوں سے سبکباری کا باعث ہے۔

۳۷۸۔ امام رضاؑ: فقہ کی نشانیوں میں سے حلم، علم اور خاموشی ہے بیشک خاموشی حکمت کے ابواب میں سے ایک باب ہے اور خاموشی، محبت کو جذب کرتی ہے اور ہر کار خیر کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

۳۷۹۔ انس بن مالک: لقمان حضرت داؤدؑ کی خدمت میں حاضر تھے اور وہ زرہ بنانے میں مصروف تھے اور اپنے ہاتھوں سے چھوٹے چھوٹے حلقہ بنا رہے تھے جس سے کہ حضرت لقمان کو بڑا تعجب ہوا اور وہ اس کی وجہ دریافت کرنا چاہ رہے تھے مگر ان کی حکمت مانع ہو رہی تھی جب حضرت داؤدؑ زرہ بنا چکے تو انہوں نے خود اسے پہن لیا اور فرمایا: یہ زرہ، جنگ کے واسطے کیا خوب ہے!! حضرت لقمان نے کہا: خاموشی حکمت کا جزء ہے

مِنَ الحِكمَةِ وقَليلٌ فاعِلَهُ ، كُنتُ أرَدتُ أن أسأَلَكَ فَسَكَتُّ حَتّىٰ كَفَيتَني»[١٠].

٣٨٠ ـ الإمام العسكريّ ﷺ: قَلبُ الأحمَقِ في فَمِهِ ، وفَمُ الحَكيمِ في قَلبِهِ»[١١].

٣٨١ ـ الإمام عليّ ﷺ: الحَكيمُ يَشفِي السّائِلَ ويَجودُ بِالفَضائِلِ»[١٢].

٣٨٢ ـ عنه ﷺ: الحُكَماءُ أشرَفُ النّاسِ أنفُسًا ، وأكثَرُهُم صَبرًا ، وأسرَعُهُم عَفوًا، وأوسَعُهُم أخلاقًا»[١٣].

٣٨٣ ـ عنه ﷺ: الحَكيمُ مَن جازَى الإساءَةَ بِالإحسانِ»[١٤].

٣٨٤ ـ عنه ﷺ: مَن مَلَكَ عَقلَهُ كانَ حَكيمًا»[١٥].

٣٨٥ ـ الإمام الباقر ﷺ: بَينا رَسولُ اللهِ ﷺ في بَعضِ أسفارِهِ إذ لَقِيَهُ رَكبٌ ، فَقالوا: السَّلامُ عَلَيكَ يا رَسولَ اللهِ ، فَقالَ : ما أنتُم ؟ فَقالوا: نَحنُ مُؤمِنونَ يا رَسولَ اللهِ ، قالَ : فَما حَقيقَةُ إيمانِكُم ؟ قالوا : الرِّضا بِقَضاءِ اللهِ والتَّفويضُ إلَى اللهِ والتَّسليمُ لِأَمرِ اللهِ ، فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ : عُلَماءُ حُكَماءُ كادوا أن يَكونوا مِنَ الحِكمَةِ أنبِياءَ ، فَإِن كُنتُم صادِقينَ فَلا تَبنوا ما لا تَسكُنونَ ، ولا تَجمَعوا ما لا تَأكُلونَ ، واتَّقُوا اللهَ الَّذي إلَيهِ تُرجَعونَ»[١٦].

٣٨٦ ـ في مصباح الشريعة قال الصادق ﷺ: صِفَةُ الحَكيمِ الثَّباتُ عِندَ أوائِلِ الأُمورِ ، والوُقوفُ عِندَ عَواقِبِها ، وهُوَ هادي خَلقِ اللهِ إلَى اللهِ تَعالىٰ»[١٧].

٣٨٧ ـ عيسى ﷺ: بِحَقٍّ أقولُ لَكُم : إنَّ الحَكيمَ يَعتَبِرُ بِالجاهِلِ ، والجاهِلُ يَعتَبِرُ بِهَواهُ»[١٨].

٣٨٨ ـ لقمان ﷺ: إنَّ أخلاقَ الحَكيمِ عَشَرَةُ خِصالٍ : الوَرَعُ ، والعَدلُ ، والفِقهُ ، والعَفوُ ، والإحسانُ ، والتَّيَقُّظُ ، والتَّحَفُّظُ ، والتَّذَكُّرُ ، والحَذَرُ ، وحُسنُ الخُلُقِ ،

مگر خاموشی اختیار کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

میں آپ سے سوال کرنا چاہ رہا تھا لیکن میں نے سکوت اختیار کیا یہاں تک کہ آپ نے خود ہی بیان کر دیا۔

۳۸۰۔ امام عسکریؑ: احمق کا دل اس کے منھ میں ہوتا ہے اور حکیم کا منھ اس کے دل میں ہوتا ہے۔

۳۸۱۔ امام علیؑ: حکیم، سائل کو تشفی دیتا ہے اور فضیلتیں عطا کرتا ہے۔

۳۸۲۔ امام علیؑ: حکماء لوگوں میں سب سے زیادہ شریف النفس، سب سے زیادہ صابر، سب سے جلدی درگذر کرنے والے اور سب سے زیادہ وسیع اخلاق کے مالک ہوتے ہیں۔

۳۸۳۔ امام علیؑ: حکیم وہ ہے جو برائی کا بدلہ احسان اور نیکی سے چکاتا ہے۔

۳۸۴۔ امام علیؑ: جو اپنی عقل کا مالک ہے وہ حکیم ہے۔

۳۸۵۔ امام باقرؑ: جناب رسول خداؐ کسی سفر میں تھے کہ کچھ سواروں سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا: تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول، ہم مومن ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: راضی بقضائے الٰہی، خدا پر توکل اور امر الٰہی کے سامنے تسلیم ہونا، آنحضرتؐ نے فرمایا: قریب تھا کہ صاحب حکمت علماء حکمت کی بدولت نبی ہوتے۔

پس اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو وہ عمارتیں نہ بناؤ جن میں تمہیں رہنا نہیں ہے وہ دولت اکٹھا نہ کرو جسے تمہیں نہیں کھانا ہے، اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس کی بارگاہ میں پلٹ کر جانا ہے۔

۳۸۶۔ مصباح الشریعہ میں امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں: حکیم کی صفت یہ ہے کہ وہ کام کے آغاز میں ثابت قدم اور اختتام پر پائیداری کا ثبوت دیتا ہے اور وہ اللہ کی طرف خلق خدا کی ہدایت کرنے والا ہے۔

۳۸۷۔ حضرت عیسیٰؑ: فرماتے ہیں میں تم سے حق کہتا ہوں کہ صاحب حکمت جاہل سے عبرت حاصل کرتا ہے اور جاہل اپنی خواہشات کو معتبر سمجھتا ہے۔

۳۸۸۔ حضرت لقمانؑ: فرماتے ہیں صاحب حکمت کی بارہ خصلتیں ہیں: پرہیزگاری، عدل، فہم، عفو، احسان، بیداری، تحفظ، تذکر، ہوشیاری، حسن اخلاق، اعتدال۔

وَالقَصدُ[٤١٩].

ب : الخصائِصُ السَّلبِيَّةُ

٣٨٩ ـ رسول الله ﷺ: لَيسَ بِحَكيمٍ مَن لَم يُعاشِر بِالمَعروفِ مَن لا يَجِدُ مِن مُعاشَرَتِهِ بُدًّا حَتّىٰ جَعَلَ اللهُ لَهُ مِن ذٰلِكَ فَرَجًا[٤٢٠].

٣٩٠ ـ الإمام عليّ ؑ: لَيسَ بِحَكيمٍ مَنِ ابتَذَلَ بِانبِساطِهِ إلىٰ غَيرِ حَميمٍ[٤٢١].

٣٩١ ـ عنه ؑ: لَيسَ بِحَكيمٍ مَن شَكا ضُرَّهُ إلىٰ غَيرِ رَحيمٍ[٤٢٢].

٣٩٢ ـ عنه ؑ: لَيسَ الحَكيمُ مَن لَم يُدارِ مَن لا يَجِدُ بُدًّا مِن مُداراتِهِ[٤٢٣].

٣٩٣ ـ عنه ؑ: لَيسَ الحَكيمُ مَن قَصَدَ بِحاجَتِهِ إلىٰ غَيرِ كَريمٍ[٤٢٤].

٣٩٤ ـ عنه ؑ: أيُّهَا النّاسُ، إعلَموا أنَّهُ لَيسَ بِعاقِلٍ مَنِ انزَعَجَ مِن قَولِ الزّورِ فيهِ، ولا بِحَكيمٍ مَن رَضِيَ بِثَناءِ الجاهِلِ عَلَيهِ[٤٢٥].

٣٩٥ ـ عنه ؑ: خَمسٌ يُستَقبَحنَ مِن خَمسٍ: كَثرَةُ الفُجورِ مِنَ العُلَماءِ، والحِرصُ فِي الحُكَماءِ، والبُخلُ فِي الأَغنِياءِ، والقِحَةُ فِي النِّساءِ، ومِنَ المَشايِخِ الزِّنا[٤٢٦].

٣٩٦ ـ عنه ؑ: سَفَهُكَ عَلىٰ مَن في دَرَجَتِكَ نِقارٌ كَنِقارِ الدّيكَينِ، وهِراشٌ كَهِراشِ الكَلبَينِ، ولَن يَفتَرِقا إلّا مَجروحَينِ أو مَفضوحَينِ، ولَيسَ ذٰلِكَ فِعلَ الحُكَماءِ ولا سُنَّةَ العُقَلاءِ، ولَعَلَّهُ أن يَحلُمَ عَنكَ فَيَكونَ أوزَنَ مِنكَ وأكرَمَ، وأنتَ أنقَصَ مِنهُ وألأَمَ[٤٢٧].

٣٩٧ ـ عنه ؑ: الإِكثارُ يُزِلُّ الحَكيمَ ويُمِلُّ الحَليمَ، فَلا تُكثِر فَتَضجَرَ، وتُفرِط فَتَهُن[٤٢٨].

ب: منفی صفات

۳۸۹۔رسول خداؐ: وہ شخص حکیم کہے جانے کے قابل نہیں ہے جو ایسے لوگوں کے ساتھ نیک برتاؤ نہ کرے جن کے ساتھ رہے بغیر چارہ کار نہیں ہے یہاں تک کہ اللہ اسے ان لوگوں سے نجات عطا کردے۔

۳۹۰۔امام علیؑ: جو اپنے خاص لوگوں کے علاوہ خندہ پیشانی سے نہ ملے وہ حکیم نہیں ہے۔

۳۹۱۔امام علیؑ: جو اپنی مشکلات کا شکوہ غیر مہربان شخص سے کرے وہ حکیم نہیں ہے۔

۳۹۲۔امام علیؑ: جو شخص ان لوگوں سے نرمی نہ کرے جن سے نرمی کیلئے بغیر چارہ نہیں ہے وہ حکیم نہیں ہے۔

۳۹۳۔امام علیؑ: جو شخص اپنی حاجت لیکر غیر کریم شخص کے در پر آتا ہے وہ حکیم نہیں ہے۔

۳۹۴۔امام علیؑ: ایھا الناس!! یاد رکھو جو شخص اپنے سلسلے میں ناز یبا کلمات سن کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے وہ عاقل نہیں ہے اور جو جاہل سے اپنی تعریف سن کر خوش ہو جاتا ہے وہ حکیم نہیں ہے۔

۳۹۵۔امام علیؑ: پانچ چیزیں پانچ لوگوں میں قبیح شمار ہوتی ہیں: علماء میں کثرت فسق، حکماء میں حرص، مالداروں میں کنجوسی، عورتوں میں بے شرمی اور بوڑھوں میں زنا کاری۔

۳۹۶۔امام علیؑ: تمہارا اپنے ہم رتبہ سے بیوقوفی کرنا آپس میں دو مرغوں اور دو کتوں کے لڑنے کے مانند ہے کہ جو زخمی یا رسوا ہوئے بغیر علیحدہ نہیں ہوتے ہیں اور یہ نہ حکماء کا کردار ہے اور نہ ہی عقلاء کی روش، اور یہ بھی ممکن ہے تمہارا ہم رتبہ تمہارے مقابل بردباری کا ثبوت دے جسکے نتیجہ میں وہ تم پر برتری و بزرگواری حاصل کر لے اور تم اس سے کم اور پست نظر آؤ۔

۳۹۷۔امام علیؑ: کثرت کلام صاحب حکمت کو متزلزل کر دیتی ہے اور بردبار انسان کو رنجیدہ کر دیتی ہے لہذا نہ زیادہ باتیں کرو کہ دوسروں کو رنج پہنچے اور نہ اتنا کم بولو کہ رسوا ہو جاؤ۔

✿✿✿✿✿

الفصل السابع

النَّوادِر

٣٩٨ ـ رسول الله ﷺ: كونوا يَنابيعَ الحِكمَةِ، مَصابيحَ الهُدىٰ، أحلاسَ[٤٢٩] البُيوتِ، سُرُجَ اللَّيلِ، جُدُدَ القُلوبِ، خُلقانَ الثِّيابِ، تُعرَفونَ في أهلِ السَّماءِ وتَخفَونَ في أهلِ الأرضِ[٤٣٠].

٣٩٩ ـ عنه ﷺ: لا حَليمَ إلّا ذو عَثرَةٍ، ولا حَكيمَ إلّا ذو تَجرِبَةٍ[٤٣١].

٣٠٠ ـ عنه ﷺ ـ في بَيانِ آثارِ الوُضوءِ وجَزاءِ عامِلِها ـ: أوَّلُ ما يَمَسُّ الماءَ يَتَباعَدُ عَنهُ الشَّيطانُ، فَإِذا تَمَضمَضَ نَوَّرَ اللهُ قَلبَهُ ولِسانَهُ بِالحِكمَةِ[٤٣٢].

٣٠١ ـ عنه ﷺ: الإِيمانُ يَمانِيٌّ والحِكمَةُ يَمانِيَةٌ[٤٣٣].

٣٠٢ ـ عنه ﷺ: أتاكُم أهلُ اليَمَنِ أضعَفَ قُلوبًا وأرَقَّ أفئِدَةً، الفِقهُ يَمانٍ والحِكمَةُ يَمانِيَةٌ[٤٣٤].

٣٠٣ ـ عيسى ؑ: كَما تَرَكَ لَكُمُ المُلوكُ الحِكمَةَ فَدَعوا لَهُمُ الدُّنيا[٤٣٥].

ساتویں فصل

''نادر اقوال''

۳۹۸۔ رسول خداؐ: حکمتوں کا سرچشمہ اور ہدایت کا چراغ بن جاؤ گھروں کی زینت رات کی تاریکیوں میں فانوس، اور زندہ دل ہو جاؤ اور لباس کہنہ زیب تن کر لو تو آسمان والوں میں معروف اور زمین والوں میں گمنام رہو گے۔

۳۹۹۔ رسول خداؐ: کوئی بردبار ایسا نہیں جو کبھی بہکا نہ ہو اور کوئی حکیم ایسا نہیں جو صاحب تجربہ نہ ہو۔

۴۰۰۔ رسول خداؐ: نے وضو کے فوائد اور باوضو شخص کے اجر وثواب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ جیسے ہی پانی کو ہاتھ لگاتا ہے شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اور جب کلی کرتا ہے تو اللہ اسکے دل اور زبان کو حکمت سے منور کر دیتا ہے۔

۴۰۱۔ رسول خداؐ: ایمان وحکمت خیر وبرکت ہیں کا باعث ہیں)۔

۴۰۲۔ رسول خداؐ: اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں یہ لوگ نہایت نرم دل اور بڑے رقیق القلب ہیں، فقہ یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

۴۰۳۔ حضرت عیسیٰؑ: جس طرح بادشاہوں نے حکمت تمہارے لئے چھوڑی ہے اسی طرح تم بھی دنیا ان کے لئے چھوڑ دو۔

٣٠٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: التَّوَكُّلُ حِصنُ الحِكمَةِ[٣٦].

٣٠٥ ـ عنه ﷺ: زَينُ الحِكمَةِ الزُّهدُ فِي الدُّنيا[٣٧].

٣٠٦ ـ عنه ﷺ: جَمالُ الحِكمَةِ الرِّفقُ وحُسنُ المُداراةِ[٣٨].

٣٠٧ ـ عنه ﷺ: بِالعِلمِ تُعرَفُ الحِكمَةُ[٣٩].

٣٠٨ ـ عنه ﷺ: مَن عَلِمَ غَورَ العِلمِ صَدَرَ عَن شَرائِعِ الحِكَمِ[٤٠].

٣٠٩ ـ عنه ﷺ: قَد يَزِلُّ الحَكيمُ[٤١].

٣١٠ ـ عنه ﷺ: إنَّ كَلامَ الحُكَماءِ إذا كانَ صَوابًا كانَ دَواءً، وإذا كانَ خَطَأً كانَ داءً[٤٢].

٣١١ ـ عنه ﷺ: الجاهِلُ يَستَوحِشُ مِمّا يَأنَسُ بِهِ الحَكيمُ[٤٣].

٣١٢ ـ عنه ﷺ: النّاسُ يَستَحِلّونَ الحَريمَ ويَستَذِلّونَ الحَكيمَ، يَحيَونَ عَلىٰ فَترَةٍ ويَموتونَ عَلىٰ كَفرَةٍ ... ثُمَّ يَأتي بَعدَ ذٰلِكَ طالِعُ الفِتنَةِ الرَّجوفِ، والقاصِمَةِ الزَّحوفِ... تَغيضُ فيهَا الحِكمَةُ[٤٤].

٣١٣ ـ عنه ﷺ ـ في وَصفِ المُؤمِنينَ في عَصرِ القائِمِ ﷺ ـ: ويُغبَقونَ[٤٥] كَأسَ الحِكمَةِ بَعدَ الصَّبوحِ[٤٦].

٣١٤ ـ الإمام الصادق ﷺ: إنَّ اللهَ ﷻ يَقولُ: إنّي لَستُ كُلَّ كَلامِ الحَكيمِ أتَقَبَّلُ، إنَّما أتَقَبَّلُ هَواهُ وهَمَّهُ، فَإِن كانَ هَواهُ وهَمُّهُ في رِضايَ جَعَلتُ هَمَّهُ تَقديسًا وتَسبيحًا[٤٧].

۴۰۴۔ امام علیؑ: توکل، حکمت کا قلعہ ہے۔

۴۰۵۔ امام علیؑ: حکمت کی زینت، دنیا سے بے رغبتی ہے۔

۴۰۶۔ امام علیؑ: حکمت کا جمال نرمی اور حسن سلوک ہے۔

۴۰۷۔ امام علیؑ: علم کی بدولت حکمت کی شناخت ہوتی ہے۔

۴۰۸۔ امام علیؑ: جو علم کی گہرائیوں سے واقف ہو جاتا ہے وہ احکام شریعت کے چشموں سے (سیراب ہو کر) نکلتا ہے۔

۴۰۹۔ امام علیؑ: کبھی کبھی حکیم کے بھی قدم ڈگمگا جاتے ہیں۔

۴۱۰۔ امام علیؑ: حکماء کا کلام صحیح ہو تو دوا اور اگر غلط ہو تو بیماری بن جاتا ہے۔

۴۱۱۔ امام علیؑ: نادان جس چیز سے وحشت کرتا ہے حکیم اس سے مانوس ہوتا ہے۔

۴۱۲۔ امام علیؑ: لوگ حرمتوں کو پامال کرتے تھے اور صاحبان حکمت کو ذلیل سمجھتے ہیں کچھ موت میں زندگی گذار کر کفر کی موت مر جاتے ہیں پھر ہلا کر رکھ دینے والا فتنہ وفساد کا زمانہ اور وحشت ناک اور کمر توڑ دینے والا زمانہ آ جائیگا... جسمیں حکمت کا چشمہ خشک ہو جائے گا۔

۴۱۳۔ امام علیؑ: زمانہ ظہور مہدیؑ کے مومنوں کی توصیف میں فرماتے ہیں: انہیں صبح وشام حکمتوں سے سیراب کیا جائیگا۔

۴۱۴۔ امام صادقؑ: اللہ کا ارشاد ہے: میں حکیم کے ہر کلام کو قبول نہیں کرتا میں صرف اس کے دل وجان سے نکلی ہوئی آواز کو قبول کرتا ہوں، اگر دل وجان سے نکلی ہوئی آواز میری مرضی کے مطابق ہوتی ہے تو اس کی گفتار کو تسبیح وتہلیل بنا دیتا ہوں۔

تیسرا حصہ

مبادی حکمت

اس حصہ کی فصلیں:

پہلی فصل : علم وحکمت کے مبادیات

دوسری فصل : عقلی علوم ومعارف کے اسباب

تیسری فصل : قلبی معارف کے اسباب

چوتھی فصل : مبادیات الہام

الفصل الأوّل

مَبادِئُ العِلمِ والحِكمَةِ

١ / ١

الحِسّ

الكتاب

﴿وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾[٤٨].

الحديث

٣١٥ ـ الإمام عليّ ﷺ: القَلبُ يَنبوعُ الحِكمَةِ، والأُذُنُ مَغيضُها[٤٩].

٣١٦ ـ عنه ﷺ: إنَّ مَحَلَّ الإيمانِ الجَنانُ، وسَبيلَهُ الأُذُنانِ[٥٠].

٣١٧ ـ عنه ﷺ: العُيونُ طَلائِعُ القُلوبِ[٥١].

پہلی فصل

علم وحکمت کے مبادیات

۱/۱

حس

قرآن مجید

﴿اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے شکم سے اس حال میں باہر نکالا کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور اس نے تمہیں کان آنکھیں اور دل عطا کیے کہ شاید تم شکر گذار بن جاؤ﴾

حدیث شریف

۳۱۵۔ امام علیؑ: دل حکمت کا سرچشمہ اور کان اس کا سوتا ہے۔

۳۱۶۔ امام علیؑ: بلاشبہ ایمان کا مرکز دل ہے اور اس کا راستہ دونوں کان ہیں۔

۳۱۷۔ امام علیؑ: آنکھیں دلوں کی تجلی گاہ ہیں۔

۱ / ۲

العقل

الكتاب

﴿كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾[۵۳].

﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا﴾[۵۴].

﴿كَذٰلِكَ يُحْيِي اللهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾[۵۵].

﴿لَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾[۵۶].

الحديث

۳۱۸ ـ الإمام عليّ ﷺ: بِالعُقولِ تُنالُ ذِروَةُ العُلومِ[۵۷].

۳۱۹ ـ عنه ﷺ: العَقلُ أصلُ العِلمِ وداعِيَةُ الفَهمِ[۵۸].

۳۲۰ ـ عنه ﷺ: العَقلُ مَركَبُ العِلمِ[۵۹].

۳۲۱ ـ عنه ﷺ: بِالعَقلِ استُخرِجَ غَورُ الحِكمَةِ، وبِالحِكمَةِ استُخرِجَ غَورُ العَقلِ[۶۰].

۳۲۲ ـ عنه ﷺ: لَيسَتِ الرُّؤيَةُ كَالمُعايَنَةِ مَعَ الأبصارِ؛ فَقَد تَكذِبُ العُيونُ أهلَها، ولا يَغُشُّ العَقلُ مَنِ استَنصَحَهُ[۶۱].

۳۲۳ ـ عنه ﷺ: لَيسَ الرُّؤيَةُ مَعَ الأبصارِ؛ قَد تَكذِبُ الأبصارُ أهلَها[۶۲].

۳۲۴ ـ عنه ﷺ: العُقولُ أئِمَّةُ الأفكارِ، والأفكارُ أئِمَّةُ القُلوبِ، والقُلوبُ أئِمَّةُ الحَواسِّ، والحَواسُّ أئِمَّةُ الأعضاءِ[۶۳].

۱/۲ عقل

قرآن مجید

﴿اسی طرح اللہ اپنی آیتوں کو روشن کر دیتا ہے تا کہ تم عقلمند بن جاؤ﴾ ﴿کیا انہوں نے روئے زمین پر سیر نہیں کی ہے کہ ان کے پاس ایسے دل ہوتے جو سمجھ سکتے﴾ ﴿اس طرح خدا مردوں کو بھی زندہ کرتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے ہو سکتا ہے تم عاقل بن جاؤ﴾ ﴿یقیناً ہم نے تمہاری جانب کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا ذکر موجود ہے کیا تم ذرا بھی عقل نہیں رکھتے﴾

ملاحظہ ہو سورہ بقرہ۔ آیت ۲۴۲ اور ۷۶، آل عمران: ۶۵، انعام ۳۲ اور ۱۵۱، اعراف: ۱۶۹، یونس ۱۶ اور ۱۰۰، ھود: ۵۱، یوسف: ۲ اور ۱۰۹، رعد: ۴، نحل: ۱۲ اور ۶۷، انبیاء ۶۷، مومنون: ۸۰، قصص: ۶۰، عنکبوت: ۳۵، روم: ۲۴ اور ۲۸، یٰس: ۶۲ اور ۶۸، صافات: ۱۳۸، غافر: ۶۷، زخرف: ۳، حدید: ۱۷، جاثیہ: ۵، نحل: ۱۲ اور ۶۷۔

حدیث شریف

۳۱۸۔ امام علیؑ: عقلوں کے ذریعہ علوم کی چوٹیوں پر پہنچا جا سکتا ہے۔

۳۱۹۔ امام علیؑ: عقل ہی اصل علم اور فہم و ادراک کی دعوت دینے والی ہے۔

۳۲۰۔ امام علیؑ: عقل، علم کی سواری ہے۔

۳۲۱۔ امام علیؑ: عقل کے ذریعہ حکمت کی گہرائیوں اور حکمت کے ذریعہ عقل کی گہرائیوں کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۳۲۲۔ امام علیؑ: غور و فکر کرنا، آنکھوں سے دیکھنے کے مانند نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ آنکھ کبھی کبھی اپنے مالک کو جھٹلا دیتی ہے لیکن عقل کبھی بھی نصیحت چاہنے والوں کو دھوکا نہیں دیتی۔

۳۲۳۔ امام علیؑ: صرف آنکھوں ہی سے نہیں دیکھا جا سکتا کیوں کہ کبھی کبھی نگاہیں بھی دیکھنے والے کو دھوکہ دے دیتی ہیں۔

۳۲۴۔ امام علیؑ: عقلیں، افکار کی امام ہیں اور افکار، دلوں کے امام اور دل، حواس خمسہ، کے امام ہیں اور حواس اعضاء کے۔

٣٢٥ ـ الإمام الصادق ﷺ: يَغوصُ العَقلُ عَلَى الكَلامِ فَيَستَخرِجُهُ مِن مَكنونِ الصَّدرِ، كَما يَغوصُ الغائِصُ عَلَى اللُّؤلُؤِ المُستَكِنَّةِ فِي البَحرِ[٦٣].

٣٢٦ ـ عنه ﷺ: دِعامَةُ الإِنسانِ العَقلُ، والعَقلُ مِنهُ الفِطنَةُ والفَهمُ والحِفظُ والعِلمُ، وبِالعَقلِ يَكمُلُ، وهُوَ دَليلُهُ ومُبصِرُهُ ومِفتاحُ أمرِهِ، فَإِذا كانَ تَأييدُ عَقلِهِ مِنَ النّورِ كانَ عالِمًا، حافِظًا، ذاكِرًا، فَطِنًا، فَهِمًا، فَعَلِمَ بِذٰلِكَ كَيفَ ولِمَ وحَيثُ، وعَرَفَ مَن نَصَحَهُ ومَن غَشَّهُ، فَإِذا عَرَفَ ذٰلِكَ عَرَفَ مَجراهُ ومَوصولَهُ ومَفصولَهُ، وأخلَصَ الوَحدانِيَّةَ للهِ، والإِقرارَ بِالطّاعَةِ، فَإِذا فَعَلَ ذٰلِكَ كانَ مُستَدرِكًا لِما فاتَ، ووارِدًا عَلىٰ ما هُوَ آتٍ، يَعرِفُ ما هُوَ فيهِ، و لِأَيِّ شَيءٍ هُوَ هاهُنا، ومِن أينَ يَأتيهِ، وإِلىٰ ما هُوَ صائِرٌ، وذٰلِكَ كُلُّهُ مِن تَأييدِ العَقلِ[٦٤].

٣٢٧ ـ عنه ﷺ ـ مِن وَصِيَّةِ لُقمانَ لِابنِهِ ـ: إنَّ العاقِلَ إذا أبصَرَ بِعَينِهِ شَيئًا عَرَفَ الحَقَّ مِنهُ، والشّاهِدُ يَرىٰ ما لا يَرَى الغائِبُ[٦٥].

٣ / ١

القلب

الكتاب

﴿نَزَلَ بِهِ الرّوحُ الأَمينُ • عَلىٰ قَلبِكَ لِتَكونَ مِنَ المُنذِرينَ﴾[٦٦].

الحديث

٣٢٨ ـ رسول الله ﷺ: ما مِن عَبدٍ إلّا في وَجهِهِ عَينانِ يُبصِرُ بِهِما أمرَ الدُّنيا، وعَينانِ في قَلبِهِ يُبصِرُ بِهِما أمرَ الآخِرَةِ، فَإِذا أرادَ اللهُ بِعَبدٍ خَيرًا فَتَحَ عَينَيهِ الَّتي في

۳۲۵۔امام صادقؑ: عقل اسی طرح کلام کے سمندر میں ڈوب کر صدف سینہ سے جواہر کلام نکال لاتی ہے جس طرح غواص سمندر کی تہوں میں غوطہ لگا کر اس کی گہرائیوں میں سے قیمتی موتیوں کو نکال لاتا ہے۔

۳۲۶۔امام صادقؑ: انسان کا پشت پناہ عقل ہے، اور عقل کے ہی خزانے سے ذہانت وہوشیاری، فہم، حفظ اور علم کے گوہر نکلتے ہیں اور عقل ہی کے ذریعہ انسان کمال حاصل کر لیتا ہے، اور وہی اس کی راہنما اور راہبر اور اس کے امور کی کنجی ہے، پس جب اس کی عقل کی تائید نور (الٰہی) سے ہو جاتی ہے تو انسان، عالم، حافظ، ذاکر، ذہین اور سمجھدار بن جاتا ہے پھر وہ اس کے ذریعہ اشیاء کی کیفیت، حقیقت اور حیثیت سے آگاہ ہو جاتا ہے اور اچھی طرح سمجھتا ہے کہ کون اسکا خیر خواہ ہے اور کون دھوکہ دے رہا ہے اور جب یہ سب چیزیں جان جاتا ہے تو اسے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اسے کہاں جانا چاہئے کس سے ملنا چاہئے اور کس سے علیٰحدگی اختیار کرنا چاہئے اس طرح وہ خدا کی وحدانیت اور اس کی اطاعت کے اقرار میں مخلص ہو جاتا ہے، اور جب ان مراحل کو طے کر لیتا ہے تو گویا اس نے فوت شدہ چیزوں کی بھی تلافی کر لی ہے اور آنے والے حالات میں بااطمینان وارد ہو سکتا ہے اور جن حالات سے گذر رہا ہوتا ہے اس کی حقیقت سے آگاہ ہوتا ہے اسے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ یہاں (دنیا) کیوں ہے؟ یہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جائیگا؟ اور یہ سب عقل کی تائید کا نتیجہ ہے۔

۳۲۷۔امام صادقؑ: فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو یہ بھی وصیت تھی کہ: عقلمند انسان جب کسی چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو اس کی حقیقت کو بھی جان لیتا ہے اور حاضر شخص (شاہد) ان چیزوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے جس کو غائب نہیں دیکھ پاتا۔

۱/۳ دل

قرآن مجید

﴿اسے (قرآن) جبرائیل امین تمہارے قلب پر لیکر نازل ہوئے ہیں تا کہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ﴾

حدیث شریف

۳۲۸۔رسول خداؐ: ہر انسان کے چہرے میں دو آنکھیں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ وہ دنیا کی چیزوں کا کو دیکھتا ہے اور اس کے دل میں بھی دو آنکھیں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ وہ آخرت کی چیزوں کو دیکھتا ہے پس جب

قَلبِهِ، فَأَبصَرَ بِهِما ما وُعِدَ بِالغَيبِ ومِمّا غيبَ، فَآمَنَ الغَيبَ بِالغَيبِ[۶۷].

۳۲۹ ـ عنه ﷺ: لَولا أنَّ الشَّياطينَ يَحومونَ عَلىٰ قُلوبِ بَني آدَمَ لَنَظَروا إلَى المَلَكوتِ[۶۸].

۳۳۰ ـ عنه ﷺ: لَولا تَمريغُ قُلوبِكُم أو تَزَيُّدُكُم فِي الحَديثِ لَسَمِعتُم ما أسمَعُ[۶۹].

۳۳۱ ـ الإمام عليّ ﷺ ـ فِي الدُّعاءِ ـ: إلٰهي هَب لي كَمالَ الاِنقِطاعِ إلَيكَ، وأنِر أبصارَ قُلوبِنا بِضِياءِ نَظَرِها إلَيكَ، حَتّىٰ تَخرِقَ أبصارُ القُلوبِ حُجُبَ النّورِ، فَتَصِلَ إلىٰ مَعدِنِ العَظَمَةِ، وتَصيرَ أرواحُنا مُعَلَّقَةً بِعِزِّ قُدسِكَ[۷۰].

۳۳۲ ـ عنه ﷺ: أعجَبُ ما فِي الإِنسانِ قَلبُهُ، ولَهُ مَوادُّ مِنَ الحِكمَةِ وأضدادٌ مِن خِلافِها[۷۱].

۳۳۳ ـ عنه ﷺ: الحِكمَةُ شَجَرَةٌ تَنبُتُ فِي القَلبِ وتُثمِرُ عَلَى اللِّسانِ[۷۲].

۳۳۴ ـ عنه ﷺ: أرىٰ نورَ الوَحيِ والرِّسالَةِ، وأشُمُّ ريحَ النُّبُوَّةِ، ولَقَد سَمِعتُ رَنَّةَ (رَنَّة) الشَّيطانِ حينَ نَزَلَ الوَحيُ عَلَيهِ ﷺ فَقُلتُ: يا رَسولَ اللهِ، ما هٰذِهِ الرَّنَّةُ؟ فَقالَ: هٰذَا الشَّيطانُ قَد أيِسَ مِن عِبادَتِهِ، إنَّكَ تَسمَعُ ما أسمَعُ، وتَرىٰ ما أرىٰ، إلّا أنَّكَ لَستَ بِنَبِيٍّ، ولٰكِنَّكَ لَوَزيرٌ، وإنَّكَ لَعَلىٰ خَيرٍ[۷۳].

۳۳۵ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: ألا إنَّ لِلعَبدِ أربَعَ أعيُنٍ: عَينانِ يُبصِرُ بِهِما أمرَ دينِهِ ودُنياهُ، وعَينانِ يُبصِرُ بِهِما أمرَ آخِرَتِهِ، فَإِذا أرادَ اللهُ بِعَبدٍ خَيرًا فَتَحَ لَهُ العَينَينِ اللَّتَينِ في قَلبِهِ، فَأَبصَرَ بِهِمَا الغَيبَ في أمرِ آخِرَتِهِ، وإذا أرادَ بِهِ غَيرَ ذٰلِكَ تَرَكَ القَلبَ بِما فيهِ[۷۴].

۳۳۶ ـ الإمام الصادق ﷺ: ما مِن قَلبٍ إلّا ولَهُ اُذُنانِ: عَلىٰ إحداهُما مَلَكٌ مُرشِدٌ،

اللہ کسی بندے پر خیر و برکت نازل کرنا چاہتا ہے تو اس کی دل کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے جس کے ذریعہ وہ غیبی وعدوں اور ان کی حقیقتوں کو سمجھ لیتا ہے گویا وہ غیب کے ذریعہ غیب پر ایمان لے آتا ہے۔

۳۲۹۔رسول خداؐ: اگر شیاطین بنی آدم کے دلوں کے اردگرد چکر نہ لگاتے ہوتے تو وہ عالم ملکوت کا نظارہ کر لیتے۔

۳۳۰۔رسول خداؐ: اگر تمہارے دل غبار آلود اور تمہاری بے جا گفتگو نہ ہوتی تو جو میں سن لیتا ہوں وہ یقیناً تم بھی سن سکتے تھے۔

۳۳۱۔امام علیؑ: دعا کے ایک حصہ میں فرماتے ہیں: پروردگار مجھے اپنی بارگاہ کے لئے ساری چیزوں سے مکمل قطع تعلق عنایت فرما ہمارے دل کی آنکھوں کو اپنی نظر عنایت کی تجلی سے منور فرما تا کہ دل کی آنکھیں۔نور کے حجابات کا سینہ چاک کر کے عظمت و بزرگی کی کان تک پہنچ جائیں اور ہماری روحیں تیری مقدس بارگاہ عزت و وقار سے وابستہ ہو جائیں۔

۳۳۲۔امام علیؑ: انسان کے جسم میں سب سے عجیب و غریب عضو دل ہے کہ جس میں حکمت کے مادے اور اس کی ضد کے مواد دونوں پائے جاتے ہیں۔

۳۳۳۔امام علیؑ: حکمت ایک شجر ہے جو دل میں اگتا ہے اور اس کا پھل زبان سے ظاہر ہوتا ہے۔

۳۳۴۔امام علیؑ: میں نور وحی و رسالت کو دیکھ رہا ہوں، اور خوشبوئے نبوت میرے مشام میں آرہی ہے اور میں نے پیغمبر اسلامؐ پر نزول وحی کے وقت جب شیطان کی داد و فریاد سنی تو عرض کیا: یا رسول اللہ یہ چیخ و پکار کیسی ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ شیطان چیخ رہا ہے وہ اپنی عبادتوں سے ناامید ہو چکا ہے اور اے علی! جو میں سنتا ہوں وہ تم سن لیتے ہو اور جو میں دیکھتا ہوں وہ تم بھی دیکھ لیتے ہو مگر تم نبی نہیں ہو لیکن تم وزیر ہو اور خیر پر ہو۔

۳۳۵۔امام سجادؑ: یاد رکھو کہ ہر انسان کی چار آنکھیں ہوتی ہیں: دو آنکھوں سے وہ اپنے دین و دنیا کے امور کا مشاہدہ کرتا ہے اور دو آنکھوں سے امور آخرت کو دیکھتا ہے، پس جب اللہ کسی بندے پر خیر و برکت نازل کرنا چاہتا ہے تو اس کے دل کی دونوں آنکھوں کو کھول دیتا ہے، پھر وہ امر آخرت کے سلسلے میں غیبی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ اس کے علاوہ ارادہ رکھتا ہے تو انسان کے دل کی آنکھوں کو اسی کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔

۳۳۶۔امام صادقؑ: ہر دل کے دو کان ہوتے ہیں، ایک کان پر راہنمائی کرنے والا فرشتہ بیٹھا ہوتا ہے اور دوسرے کان پر فتنہ انگیزی کرنے والا شیطان بیٹھا ہوتا ہے یہ حکم دیتا ہے اور وہ روکتا ہے، شیطان اسے گناہوں کا حکم دیتا ہے اور فرشتہ اسے گناہوں سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے اور اس بات کی طرف اللہ کے اس

وعَلَى الأُخرىٰ شَيطانٌ مُفَتِّنٌ ، هٰذا يَأمُرُهُ وهٰذا يَزجُرُهُ ، الشَّيطانُ يَأمُرُهُ بِالمَعاصي والمَلَكُ يَزجُرُهُ عَنها ، وهُوَ قَولُ اللهِ ﷻ: ﴿عَنِ اليَمينِ وعَنِ الشِّمالِ قَعيدٌ * ما يَلفِظُ مِن قَولٍ إلّا لَدَيهِ رَقيبٌ عَتيدٌ﴾[٧٦][٧٧].

٣٣٧ ـ عنه ﷺ : ما مِن مُؤمِنٍ إلّا ولِقَلبِهِ اُذُنانِ في جَوفِهِ : اُذُنٌ يَنفِثُ فيهَا الوَسواسُ الخَنّاسُ ، واُذُنٌ يَنفِثُ فيهَا المَلَكُ ، فَيُؤَيِّدُ اللهُ المُؤمِنَ بِالمَلَكِ ، فَذٰلِكَ قَولُهُ : ﴿وأيَّدَهُم بِروحٍ مِنهُ﴾[٧٨][٧٩].

٣٣٨ ـ عنه ﷺ: إنَّ لِلقَلبِ اُذُنَينِ ، روحُ الإيمانِ يُسارُّهُ بِالخَيرِ ، والشَّيطانُ يُسارُّهُ بِالشَّرِّ ، فَأَيُّهُما ظَهَرَ عَلىٰ صاحِبِهِ غَلَبَهُ[٨٠].

٣٣٩ ـ عنه ﷺ ـ لِسُلَيمانَ بنِ خالِدٍ ـ : يا سُلَيمانُ ، إنَّ لَكَ قَلبًا ومَسامِعَ ، وإنَّ اللهَ إذا أرادَ أن يَهدِيَ عَبدًا فَتَحَ مَسامِعَ قَلبِهِ ، وإذا أرادَ بِهِ غَيرَ ذٰلِكَ خَتَمَ مَسامِعَ قَلبِهِ فَلا يَصلُحُ أبَدًا ، وهُوَ قَولُ اللهِ تَعالىٰ : ﴿أم عَلىٰ قُلوبٍ أقفالُها﴾[٨١][٨٢].

٤/١

المَبدَأُ الأَصلِيُّ لِجَميعِ الإدراكاتِ

٣٣٠ ـ الإمام عليّ ﷺ: القَلبُ مُصحَفُ الفِكرِ[٨٣].

٣٣١ ـ عنه ﷺ: القَلبُ مُصحَفُ البَصَرِ[٨٤].

٣٣٢ ـ عنه ﷺ: القَلبُ يَنبوعُ الحِكمَةِ[٨٥].

٣٣٣ ـ في مُناظَرَةِ الإمامِ الصّادِقِ ﷺ أبا شاكِرٍ الدَّيصانِيَّ : قالَ أبو شاكِرٍ : ... قَد عَلِمتَ أنّا لا نَقبَلُ إلّا ما أدرَكناهُ بِأَبصارِنا ، أو سَمِعناهُ بِآذانِنا ، أو ذُقناهُ بِأَفواهِنا ، أو شَمَمناهُ بِأُنوفِنا ، أو لَمَسناهُ بِبَشَرَتِنا .

قول میں اشارہ ہے ﴿دا ہنی جانب اور بائیں جانب بیٹھنے والے ہیں وہ انسان جو بھی بولتا ہے اس کے پاس ہر وقت تیار محافظ موجود ہیں﴾۔

۴۳۷۔ امام صادقؑ: ہر مومن کے دل کے اندر دو کان ہیں: ایک کان میں خناس وسوسے کرتا ہے اور دوسرے کان میں فرشتہ پھونکتا ہے: اس وقت اللہ مومن کی فرشتہ کے ذریعہ تائید کرتا ہے چنانچہ ارشاد ہے ﴿اور ان کی تائید اپنی روح (فرشتہ) سے کی ہے﴾۔

۴۳۸۔ امام صادقؑ: بلاشبہ دل کے دو کان ہوتے ہیں: روح ایمان اس سے، خیر و نیکی کی سرگوشی کرتی ہے جبکہ شیطان برائی کا وسوسہ کرتا ہے پس جو بھی ان دونوں میں سے دوسرے پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے دل پر اس کا قبضہ ہو جاتا ہے۔

۴۳۹۔ امام جعفر صادقؑ: سلیمان بن خالد سے فرمایا: اے سلیمان! تمہیں دل دیا گیا ہے جس کے کئی کان ہیں اللہ جب کسی بندے کو ہدایت یافتہ بنانا چاہتا ہے تو اس کے دل کے کانوں کو کھول دیتا ہے اور جب اس کا ارادہ اس کے علاوہ ہوتا ہے تو دل کے کانوں پر مہر لگا دیتا ہے پھر کبھی اس کی اصلاح نہیں کی جا سکتی جیسا کہ ارشاد ہے ﴿کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہیں﴾

۱/۴

تمام مدرکات کا اصلی سرچشمہ

۴۴۰۔ امام علیؑ: دل، افکار کا صحیفہ ہے۔

۴۴۱۔ امام علیؑ: دل، بصارت کا صحیفہ ہے۔

۴۴۲۔ امام علیؑ: دل، حکمت کا سرچشمہ ہے۔

۴۴۳۔ ابو شاکر دیصانی سے امام صادقؑ کا مناظرہ، ابو شاکر نے کہا: ...آپ جانتے ہیں کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھی، کانوں سے سنی، منھ سے چکھی، ناک سے سونگھی اور جسم کی کھال سے چھوئی ہوئی چیزوں کے

فقالَ أبو عبدِالله ﷺ: ذَكَرتَ الحَواسَّ الخَمسَ وهِيَ لا تَنفَعُ فِي الاِستِنباطِ إلّا بِدَليلٍ، كَما لا تُقطَعُ الظُّلمَةُ بِغَيرِ مِصباحٍ(٤٨٥).

٣٣٤ ـ الإمام الصادق ﷺ ـ في بَيانِ مُناظَرَتِهِ الطَّبيبَ الهِندِيَّ ـ: قالَ: أخبِرني بِمَ تَحتَجُّ في مَعرِفَةِ رَبِّكَ الَّذي تَصِفُ قُدرَتَهُ ورُبوبِيَّتَهُ، وإنَّما يَعرِفُ القَلبُ الأَشياءَ كُلَّها بِالدَّلالاتِ الخَمسِ الَّتي وَصَفتُ لَكَ؟

قُلتُ: بِالعَقلِ الَّذي في قَلبي، والدَّليلِ الَّذي أحتَجُّ بِهِ في مَعرِفَتِهِ...

أمّا إذا أبَيتَ إلَّا الجَهالَةَ، وزَعَمتَ أنَّ الأَشياءَ لا يُدرَكُ إلّا بِالحَواسِّ، فَإِنّي أُخبِرُكَ أنَّهُ لَيسَ لِلحَواسِّ دَلالَةٌ عَلَى الأَشياءِ، ولا فيها مَعرِفَةٌ إلّا بِالقَلبِ، فَإِنَّهُ دَليلُها ومُعَرِّفُهَا الأَشياءَ الَّتي تَدَّعي أنَّ القَلبَ لا يَعرِفُها إلّا بِها(٤٨٦).

٣٣٥ ـ الإمام الرضا ﷺ: إنَّ كُلَّ ما أوجَدَتكَ الحَواسُّ فَهُوَ مَعنًى مُدرَكٌ لِلحَواسِّ، وكُلُّ حاسَّةٍ تَدُلُّ عَلىٰ ما جَعَلَ اللهُ ﷻ لَها في إدراكِها، والفَهمُ مِنَ القَلبِ بِجَميعِ ذٰلِكَ كُلِّهِ(٤٨٧).

علاوہ کو تسلیم نہیں کرتے، امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: تم نے حواس خمسہ کا تذکرہ کیا جو کہ بغیر دلیل کے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جس طرح بغیر چراغ کے تاریکیوں کو نہیں ختم کیا جا سکتا ہے

۴۴۴۔ امام صادقؑ: طبیب ہندی سے مناظرہ کے بیان میں ہے کہ طبیب نے کہا: مجھے بتلائیں کہ آپ اپنے پروردگار کی معرفت کے سلسلے میں کس چیز کے ذریعہ دلیل قائم کرتے ہیں جس کی ربوبیت اور قدرت کی آپ توصیف فرما رہے ہیں جبکہ دل ان ساری چیزوں کو پانچ دلیلوں سے جان سکتا ہے جن کو میں نے بیان کیا ہے؟

میں (امام) نے کہا: اس عقل کے ذریعہ جو میرے دل میں موجود ہے اور اس دلیل کی بدولت جس کے ذریعہ میں اللہ کی معرفت پر حجت و دلیل قائم کرتا ہوں.... لیکن اگر تم ہٹ دھرمی پر اتر آؤ اور یہ گمان کر لو کہ اشیاء صرف حواس خمسہ ہی کے ذریعہ درک کی جا سکتی ہیں اور بس، تو میں تمہیں بتلائے دیتا ہوں کہ حواس پنجگانہ دل کے بغیر نہ تو اشیاء پر دلیل ہیں اور نہ ہی ان کے ذریعہ اشیاء کی معرفت ممکن ہے، اس لئے کہ دل ہی حواس پنجگانہ کا راہنما ہے اور یہی دل ہے جو حواس پنجگانہ کو اشیاء کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہے وہ اشیاء کہ جن کے لئے تیرا دعویٰ ہے کہ انہیں دل صرف حواس پنجگانہ کے ذریعہ درک کرتا ہے اور بس۔

۴۴۵۔ امام رضاؑ: حواس پنجگانہ جن چیزوں کو درک کر کے تمہارے پاس لائے ہیں وہ صرف وہ معنی ہیں جنکو حواس نے درک کیا ہے، اور ہر حس اس شی پر گواہ ہے جسے اللہ نے اس کے ادراک میں قرار دیا ہے اور ان ساری چیزوں کا ادراک تو بس دل سے وابستہ ہے۔

اسباب علم و حکمت کی وضاحت

اس فصل میں مذکورہ آیات و روایات سے یہ روشن ہو جاتا ہے کہ انسان کے اندر معرفت کے تین اسباب موجود ہیں کہ اس کے سارے معارف اور ساری معلومات درج ذیل تین مبادی میں سے کسی ایک سے وابستہ ہیں۔

ا۔ حس

: حواس ظاہری وجود کے ابتدائی معارف کے ایسے دریچے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بند ہو جائے تو انسان اسکی خاص معرفت سے محروم ہو جائیگا جیسا کہ کہا گیا ہے: "**من فقد حسا فقد علما**" جس نے احساس کو کھو دیا اس نے علم کو کھو دیا۔

۲۔ عقل

: عقل، شعور و ادراک کا مرکز ہے۔ جس کا وظیفہ یہ ہے کہ اچھے اور برے افعال کو درک کرے اور جو مفاہیم معارف حواس پنجگانہ کے ذریعہ عقل تک پہنچتے ہیں ان کا تجزیہ و تحلیل، تعمیم و تعمیق کا اندازہ کرے اور آخر کار اس کی تصدیق یا تکذیب کے ذریعہ نتیجہ اخذ کرے۔

۳۔ قلب:

لفظ قلب چار معنی میں استعمال ہوا ہے ا۔ خون کھینچنے اور صاف کرنے کا آلہ ۲۔ عقل ۳۔ کشفی اور شہودی معارف کا مرکز ۴۔ روح، علم معرفت کے مباحث میں جہاں بھی عقل کے ساتھ قلب کو مبادی معرفت کے عنوان سے ذکر کیا ہے وہاں قلب سے مراد تیسرے معنی "یعنی شہودی و کشفی معارف کا مرکز" ہے۔ قابل توجہ نکتہ جو اس فصل کے چوتھے باب (۱/۴/ تمام ادراکات کا اصلی مبدا) میں ملحوظ رکھا

گیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کے تمام ادراک و احساسات کا اصلی سرچشمہ انکی روح ہے اور معرفت کے تین سرچشمے (یعنی قلب، حس اور عقل) روح کے لئے گویا راستے ہیں جن کے ذریعے روح، وجود سے ارتباط پیدا کرتی ہے اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ جب قلب دوسرے یا تیسرے معنی میں استعمال ہوتا ہے تو حقیقت میں وہ اپنے مراتب کے کسی مرتبہ میں ہی استعمال ہوتا ہے۔

الفصل الثاني

أسبابُ المَعارِفِ العَقلِيَّةِ

٢ / ١

التَّفَكُّر

الكتاب

﴿وَيَتَفَكَّرونَ في خَلقِ السَّماواتِ وَالأَرضِ﴾[٨٨] .

﴿فَاقصُصِ القَصَصَ لَعَلَّهُم يَتَفَكَّرونَ﴾[٨٩] .

﴿كَذلِكَ نُفَصِّلُ الآياتِ لِقَومٍ يَتَفَكَّرونَ﴾[٩٠] .

﴿إنَّ في ذلِكَ لَآياتٍ لِقَومٍ يَتَفَكَّرونَ﴾[٩١] .

﴿لِتُبَيِّنَ لِلنّاسِ ما نُزِّلَ إلَيهِم وَلَعَلَّهُم يَتَفَكَّرونَ﴾[٩٢] .

﴿وَتِلكَ الأَمثالُ نَضرِبُها لِلنّاسِ لَعَلَّهُم يَتَفَكَّرونَ﴾[٩٣] .

الحديث

٣٣٦ ـ الإمام عليّ عليه السلام : لا عِلمَ كَالتَّفَكُّرِ[٩٤] .

دوسری فصل

عقلی معارف کے اسباب

۱/۲

تفکر

قرآن مجید

﴿اور وہ زمین اور آسمان کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں﴾

﴿داستانیں بیان کرو شاید کہ وہ غور و فکر کریں﴾

﴿اسی طرح ہم غور و فکر کرنے والے گروہ کے لئے آیات کو مفصل بیان کر دیا کرتے ہیں﴾

﴿بے شک اس میں غور و فکر سے کام لینے والے افراد کے لئے نشانیاں موجود ہیں﴾

﴿تاکہ جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے آپ اسے بیان کردیں شاید وہ غور و فکر کریں﴾

﴿اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں شاید وہ غور و فکر سے کام لیں﴾

حدیث شریف

۲۳۶۔ امام علیؑ: غور و فکر کے مانند کوئی علم نہیں ہے۔

٣٣٧ ـ رسول الله ﷺ: إنّ التَّفكُّرَ حَياةُ قَلبِ البَصيرِ(٣٩٥).

٣٣٨ ـ الإمام عليّ ﷺ: الفِكرُ يَهدي(٣٩٦).

٣٣٩ ـ عنه ﷺ: الفِكرُ إحدَى الهِدايَتَينِ(٣٩٧).

٣٥٠ ـ عنه ﷺ: الفِكرُ يوجِبُ الاعتِبارَ، ويُؤمِنُ العِثارَ، ويُثمِرُ الاستِظهارَ(٣٩٨).

٣٥١ ـ عنه ﷺ: الفِكرُ مِرآةٌ صافِيَةٌ(٣٩٩).

٣٥٢ ـ عنه ﷺ: الفِكرَةُ نورٌ، والغَفلَةُ ضَلالَةٌ(٤٠٠).

٣٥٣ ـ عنه ﷺ: الفِكرُ يُفيدُ الحِكمَةَ(٤٠١).

٣٥٤ ـ عنه ﷺ: فِكرُ العاقِلِ هِدايَةٌ(٤٠٢).

٣٥٥ ـ عنه ﷺ: فِكرُكَ يَهديكَ إلَى الرَّشادِ(٤٠٣).

٣٥٦ ـ عنه ﷺ: مَن أكثَرَ الفِكرَ فيما تَعَلَّمَ أتقَنَ عِلمَهُ وفَهِمَ ما لَم يَكُن يَفهَمُ(٤٠٤).

٣٥٧ ـ عنه ﷺ: مَن تَفَكَّرَ أبصَرَ(٤٠٥).

٣٥٨ ـ عنه ﷺ: مَن فَكَّرَ أبعَدَ العَواقِبَ(٤٠٦).

٣٥٩ ـ عنه ﷺ: مَن طالَت فِكرَتُهُ حَسُنَت بَصيرَتُهُ(٤٠٧).

٣٦٠ ـ عنه ﷺ: مَن فَهِمَ عَلِمَ غَورَ العِلمِ(٤٠٨).

٣٦١ ـ عنه ﷺ: تَفَكُّرُكَ يُفيدُكَ الاستِبصارَ ويُكسِبُكَ الاعتِبارَ(٤٠٩).

٣٦٢ ـ عنه ﷺ: لا بَصيرَةَ لِمَن لا فِكرَ لَهُ(٤١٠).

٣٦٣ ـ عنه ﷺ: لا تُخلِ نَفسَكَ مِن فِكرَةٍ تَزيدُكَ حِكمَةً، وعِبرَةٍ تُفيدُكَ عِصمَةً(٤١١).

٣٦٤ ـ عنه ﷺ: لِقاحُ العِلمِ التَّصَوُّرُ والفَهمُ(٤١٢).

۳۴۷۔ رسول خداؐ: غور و فکر با بصیرت انسان کے دل کی زندگی ہے۔

۳۴۸۔ امام علیؑ: فکر راہنمائی کرتی ہے۔

۳۴۹۔ امام علیؑ: فکر ایک طرح کی ہدایت ہے۔

۳۵۰۔ امام علیؑ فکر باعث عبرت، لغزشوں سے نجات اور بہترین نتائج عطا کرتی ہے۔

۳۵۱۔ امام علیؑ: فکر صاف و شفاف آئینہ ہے۔

۳۵۲۔ امام علیؑ: فکر نور اور غفلت گمراہی ہے۔

۳۵۳۔ امام علیؑ: فکر مفید حکمت ہے۔

۳۵۴۔ امام علیؑ: عقلمند کی فکر، ہدایت ہے۔

۳۵۵۔ امام علیؑ: تمہاری فکر، تمہیں سیدھے راستہ کی ہدایت کرتی ہے۔

۳۵۶۔ امام علیؑ: جو شخص جو کچھ سیکھتا ہے اسمیں زیادہ غور و فکر کرتا ہے تو وہ اپنے علم کو مستحکم کرتا ہے اور مجہول چیزوں کو معلوم کر لیتا ہے۔

۳۵۷۔ امام علیؑ: جو غور و فکر کرتا ہے وہ صاحب بصیرت ہو جاتا ہے۔

۳۵۸۔ امام علیؑ: جو غور و فکر کرتا ہے وہ برے انجام سے دور ہو جاتا ہے۔

۳۵۹۔ امام علیؑ: جو زیادہ غور و فکر سے کام لیتا ہے اس کی بصیرت اچھی ہو جاتی ہے۔

۳۶۰۔ امام علیؑ: جو درک کرتا ہے وہ علم کی گہرائیوں سے واقف ہو جاتا ہے۔

۳۶۱۔ امام علیؑ: تمہارا غور و فکر کرنا تمہارے لئے بصیرت کا فائدہ دیتا ہے اور عبرت کا باعث ہے۔

۳۶۲۔ امام علیؑ: جس کے پاس فکر نہیں ہے اس کے پاس بصیرت نہیں ہے۔

۳۶۳۔ امام علیؑ: اپنے آپ کو حکمت میں اضافہ کرنے والی فکر اور پاکدامنی کا فائدہ دینے والی عبرت سے کبھی خالی نہ رکھو۔

۳۶۴۔ امام علیؑ: علم تصور اور فہم کو بارآور کرتا ہے۔

٣٦٥ ـ عنه ﷺ: العِلمُ بِالفَهمِ[١٣].

٣٦٦ ـ عنه ﷺ: الفَهمُ آيَةُ العِلمِ[١٤].

٣٦٧ ـ عنه ﷺ: الفَضائِلُ أربَعَةُ أجناسٍ: أحَدُهَا الحِكمَةُ، وقِوامُها فِي الفِكرَةِ[١٥].

٣٦٨ ـ عنه ﷺ: رَحِمَ اللهُ امرَأً تَفَكَّرَ فَاعتَبَرَ، واعتَبَرَ فَأَبصَرَ[١٦].

٣٦٩ ـ عنه ﷺ: كَفىٰ بِالفِكرِ رُشداً[١٧].

٣٧٠ ـ عنه ﷺ: رَأسُ الاِستِبصارِ الفِكرَةُ[١٨].

٣٧١ ـ عنه ﷺ: أفكِر تَستَبصِر[١٩].

٣٧٢ ـ الإمام الحسن ﷺ: عَلَيكُم بِالفِكرِ، فَإِنَّهُ حَياةُ قَلبِ البَصيرِ، ومَفاتيحُ أبوابِ الحِكمَةِ[٢٠].

٢ / ٢
التَّعَلُّم

الكتاب

﴿الَّذي عَلَّمَ بِالقَلَمِ * عَلَّمَ الإِنسانَ ما لَم يَعلَم﴾[٢١].

الحديث

٣٧٣ ـ رسول الله ﷺ: إنَّمَا العِلمُ بِالتَّعَلُّمِ[٢٢].

٣٧٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن لَم يَتَعَلَّم لَم يَعلَم[٢٣].

٣٧٥ ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ عَلِمَ[٢٤].

٣٧٦ ـ عنه ﷺ: بِالتَّعَلُّمِ يُنالُ العِلمُ[٢٥].

۳۶۵۔ امام علیؑ: علم فہم کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔
۳۶۶۔ امام علیؑ: فہم علم کی نشانی ہے۔
۳۶۷۔ امام علیؑ: فضیلتیں چار طرح کی ہوتی ہیں ان میں سے ایک حکمت ہے جس کی اساس غور و فکر ہے

۳۶۸۔ امام علیؑ: اللہ اس شخص پر رحمت نازل کرے جس نے غور و فکر کیا اور عبرت حاصل کی اور عبرت حاصل کی تو صاحب بصیرت ہو گیا۔
۳۶۹۔ امام علیؑ: ہدایت کے لئے فکر کرنا کافی ہے۔
۳۷۰۔ امام علیؑ: بصیرت کی اساس غور و فکر ہے۔
۳۷۱۔ امام علیؑ: غور و فکر کرو تا کہ صاحب بصیرت ہو جاؤ۔
۳۷۲۔ امام حسنؑ: ہمیشہ غور و فکر سے کام لو کیونکہ غور و فکر با بصیرت دل کی زندگی ہے۔

۲/۲

تعلم (سیکھنا)

قرآن مجید

﴿جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا، اور انسان کو وہ چیزیں سکھادیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا﴾

حدیث شریف

۳۷۳۔ رسول خدا: بے شک علم سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے۔
۳۷۴۔ امام علیؑ: جو تعلیم حاصل نہیں کرتا وہ عالم نہیں بن سکتا۔
۳۷۵۔ امام علیؑ: جس نے علم حاصل کیا وہ عالم بن گیا۔
۳۷۶۔ امام علیؑ: صرف تعلیم کے ذریعہ علم حاصل کیا جا سکتا ہے۔

٣٧٧ ـ عنه ﷺ: تَعَلَّمْ تَعلَم ، وتَكَرَّمْ تُكرَم[٣٢٦] .

٣٧٨ ـ عنه ﷺ: إسمَعْ تَعلَم ، واصمُتْ تَسلَم[٣٢٧] .

٣٧٩ ـ عنه ﷺ: مَنِ استَرشَدَ عَلِمَ[٣٢٨] .

٣٨٠ ـ الإمام الصادق ﷺ: دِراسَةُ العِلمِ لِقاحُ المَعرِفَةِ[٣٢٩] .

٣٨١ ـ الإمام الكاظم ﷺ: العِلمُ بِالتَّعَلُّمِ ، والتَّعَلُّمُ بِالعَقلِ يُعتَقَدُ ، ولا عِلمَ إلّا مِن عالِمٍ رَبّانِيٍّ ، ومَعرِفَةُ العِلمِ بِالعَقلِ[٣٣٠] .

٢ / ٣

العِبرَة

الكتاب

﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ﴾[٣٣١] .

﴿قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾[٣٣٢] .

الحديث

٣٨٢ ـ ابنُ دينار: أوحَى اللهُ إلى موسى ﷺ: أنِ اتَّخِذ نَعلَينِ مِن حَديدٍ وعَصًا ، ثُمَّ سِح فِي الأَرضِ ، فَاطلُبِ الآثارَ والعِبَرَ ، حَتّى تَحفُوَ النَّعلانِ وتَنكَسِرَ العَصا[٣٣٣] .

٣٨٣ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَنِ اعتَبَرَ أبصَرَ ، ومَن أبصَرَ فَهِمَ ، ومَن فَهِمَ عَلِمَ[٣٣٤] .

٣٨٤ ـ عنه ﷺ: مَنِ اعتَبَرَ بِعَقلِهِ استَبانَ[٣٣٥] .

۳۷۷۔ امام علیؑ: سیکھو تا کہ جان جاؤ دوسروں کا احترام کرو تا کہ تمہارا احترام کیا جائے۔

۳۷۸۔ امام علیؑ: سنو تا کہ جان جاؤ خاموشی اختیار کرو تا کہ محفوظ رہو۔

۳۷۹۔ امام علیؑ: جو ہدایت کی تلاش میں رہتا ہے عالم ہو جاتا ہے۔

۳۸۰۔ امام صادقؑ: علم سیکھنے کے نتیجہ میں معرفت ہوتی ہے۔

۳۸۱۔ امام کاظمؑ: علم، سیکھنے سے حاصل ہوتا ہے اور سیکھنا عقلمندی سے وابستہ ہے اور عالم ربانی کے علاوہ کسی کے پاس علم نہیں ہے۔ اور علم کی معرفت عقل سے حاصل ہوتی ہے۔

۳/۲ عبرت

قرآن مجید

﴿ کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی ہے کہ ان کے پاس ایسے دل ہوتے جو سمجھ سکتے اور ایسے کان ہوتے جو سن سکتے اس لئے کہ در حقیقت آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں کے اندر پائے جاتے ہیں ﴾

﴿ آپ کہہ دیں کہ تم لوگ زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ خدا نے کس طرح خلقت کا آغاز کیا ہے اس کے بعد وہی آخرت میں دوبارہ ایجاد کرے گا بیشک وہی ہر شی پر قدرت رکھنے والا ہے ﴾

حدیث شریف

۳۸۲۔ ابن دینار: حضرت موسیٰ کی طرف اللہ نے وحی کی کہ لوہے کی نعلین اور عصا لیکر زمین میں سیر و سیاحت کرو اور عبرت و آثار حاصل کرو یہاں تک کہ نعلین گھس جائے اور عصا ٹوٹ جائے۔

۳۸۳۔ امام علیؑ: جس نے عبرت حاصل کی وہ صاحب بصیرت ہو گیا اور جو صاحب بصیرت ہو گیا وہ سمجھ دار ہو گیا اور جو سمجھ دار ہو گیا وہ عالم ہو گیا۔

۳۸۴۔ امام علیؑ: جو اپنی عقل کے ذریعہ عبرت حاصل کرتا ہے وہ اچھی طرح سمجھ لیتا ہے۔

٢٨٥ ـ عنه ﷺ: رَحِمَ اللهُ امرَأً تَفَكَّرَ فاعتَبَرَ، واعتَبَرَ فَأَبصَرَ[٣٦].

٢٨٦ ـ عنه ﷺ: دَوامُ الاعتِبارِ يُؤَدّي إلَى الاستِبصارِ، ويُثمِرُ الازدِجارَ[٣٧].

٢٨٧ ـ عنه ﷺ: في كُلِّ اعتِبارٍ استِبصارٌ[٣٨].

٢٨٨ ـ عنه ﷺ: الاعتِبارُ يَقودُ إلَى الرَّشادِ[٣٩].

٢٨٩ ـ عنه ﷺ: الاعتِبارُ يُفيدُكَ الرَّشادَ[٤٠].

٢٩٠ ـ الإمام الصادق ﷺ: العِبرَةُ تورِثُ ثَلاثَةَ أشياءَ: العِلمَ بِما يُعمَلُ، والعَمَلَ بِما يُعلَمُ، وعِلمَ ما لَم يُعلَم[٤١].

٢٩١ ـ مِمّا يُنسَبُ إلَى الإمامِ عَلِيٍّ ﷺ:

تَغَرَّب عَنِ الأَوطانِ في طَلَبِ العُلىٰ وسافِر فَفِي الأَسفارِ خَمسُ فَوائِدِ
تَفَرُّجُ هَمٍّ واكتِسابُ مَعيشَةٍ وعِلمٌ وآدابٌ وصُحبَةُ ماجِدِ[٤٢]

٢ / ٤

التَّجرِبَة

٢٩٢ ـ الإمام عليّ ﷺ: العَقلُ عَقلانِ: عَقلُ الطَّبعِ، وعَقلُ التَّجرِبَةِ، وكِلاهُما يُؤَدّي المَنفَعَةَ[٤٣].

٢٩٣ ـ عنه ﷺ: فِي التَّجارِبِ عِلمٌ مُستَأنَفٌ[٤٤].

٢٩٤ ـ عنه ﷺ: التَّجارِبُ عِلمٌ مُستَفادٌ[٤٥].

۳۸۵۔ امام علیؑ: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جس نے غور وفکر کیا اور عبرت حاصل کی اور عبرت حاصل کی تو صاحب بصیرت ہو گیا۔

۳۸۶۔ امام علیؑ: عبرت کا دائمی حصول بصیرت پیدا کرتا ہے اور اس کا ثمرہ (گناہوں اور برائیوں سے) اجتناب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

۳۸۷۔ امام علیؑ: ہر عبرت اندوزی میں ایک بصیرت ہے۔

۳۸۸۔ امام علیؑ: عبرت اندوزی ہدایت کی طرف لے جاتی ہے۔

۳۸۹۔ امام علیؑ: عبرت اندوزی ہدایت کا فائدہ دیتی ہے۔

۳۹۰۔ امام صادقؑ: عبرت اندوزی کے تین فائدے ہیں: عمل کی حقیقت سے آگاہی، علم کے مطابق عمل اور مجہولات کا علم۔

۳۹۱۔ امام علیؑ سے منسوب شعر:

بلندی چاہتے ہو تو وطن چھوڑ دو اور سفر کرو کیونکہ سفر میں پانچ فائدے ہیں غم واندوہ دور ہو جاتا ہے روزی ملتی ہے، علم وآداب اور بزرگوں کی ہمنشینی حاصل ہوتی ہے۔

۴/۲

تجربات

۳۹۲۔ امام علیؑ: عقل دو طرح کی ہوتی ہے: عقل نظری اور عقل تجربی اور دونوں مفید ہیں۔

۳۹۳۔ امام علیؑ: تجربات میں جدید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

۳۹۴۔ امام علیؑ: تجربات منفعت بخش علم ہیں۔

٢ / ٥
مَعرِفَةُ الأَضدادِ

٣٩٥ ـ الإمام عليّ عليه السلام: الحَمدُ للهِ المُلهِمِ عِبادَهُ حَمدَهُ، وفاطِرِهِم عَلىٰ مَعرِفَةِ رُبوبِيَّتِهِ، الدّالِّ عَلىٰ وُجودِهِ بِخَلقِهِ، وبِحُدوثِ خَلقِهِ عَلىٰ أزَلِهِ، وبِاشتِباهِهِم عَلىٰ أن لا شَبَهَ لَهُ[١٦].

٣٩٦ ـ عنه عليه السلام ـ في وصف الله سُبحانَهُ ـ: بِتَشعيرِهِ المَشاعِرَ عُرِفَ أن لا مَشعَرَ لَهُ، وبِتَجهيرِهِ الجَواهِرَ عُرِفَ أن لا جَوهَرَ لَهُ، وبِمُضادَّتِهِ بَينَ الأَشياءِ عُرِفَ أن لا ضِدَّ لَهُ، وبِمُقارَنَتِهِ بَينَ الأَشياءِ عُرِفَ أن لا قَرينَ لَهُ[١٧].

٣٩٧ ـ عنه عليه السلام ـ أيضًا ـ: الحَمدُ للهِ... الدّالِّ عَلىٰ قِدَمِهِ بِحُدوثِ خَلقِهِ، وبِحُدوثِ خَلقِهِ عَلىٰ وُجودِهِ، وبِاشتِباهِهِم عَلىٰ أن لا شَبَهَ لَهُ[١٨].

٣٩٨ ـ عنه عليه السلام: إعلَموا أنَّكُم لَن تَعرِفُوا الرُّشدَ حَتّىٰ تَعرِفُوا الَّذي تَرَكَهُ، ولَم تَأخُذوا بِميثاقِ الكِتابِ حَتّىٰ تَعرِفُوا الَّذي نَقَضَهُ، ولَن تَمَسَّكوا بِهِ حَتّىٰ تَعرِفُوا الَّذي نَبَذَهُ، ولَن تَتلُوا الكِتابَ حَقَّ تِلاوَتِهِ حَتّىٰ تَعرِفُوا الَّذي حَرَّفَهُ، ولَن تَعرِفُوا الضَّلالَةَ حَتّىٰ تَعرِفُوا الهُدىٰ، ولَن تَعرِفُوا التَّقوىٰ حَتّىٰ تَعرِفُوا الَّذي تَعَدّىٰ[١٩].

٣٩٩ ـ عنه عليه السلام: إنَّما يُعرَفُ قَدرُ النِّعَمِ بِمُقاساةِ ضِدِّها[٢٠].

۵/۲

معرفتِ اضداد

۳۹۵۔امام علیؑ: ساری تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی حمد و ثنا کو اپنے بندوں پر الہام کیا اور انہیں اپنی ربوبیت کی شناخت پر پیدا کیا ہے یہ وہ خدا ہے جس نے اپنی تخلیق سے اپنے وجود کا اپنی مخلوقات کے حادث ہونے سے اپنی ازلیت اور ان کی باہمی مشابہت سے اپنے بے نظیر ہونے کا پتہ دیا ہے۔

۳۹۶۔امام علیؑ: توصیف الٰہی کے بیان میں فرماتے ہیں: اس کی ادراک آفرینی سے اندازہ ہوا کہ وہ ادراک سے بے نیاز ہے اور اس کی جوہری اشیاء کی تخلیق سے پتہ چلا کہ اسکے لئے جوہر نہیں ہے اور اشیاء کے مابین تضاد قرار دینے سے معلوم ہوا کہ اسکی کوئی ضد نہیں ہے۔ اور اشیاء کے درمیان مقارنت اور ہماہنگی ایجاد کرنے سے اندازہ ہوا کہ اس کا کوئی ہم نشین نہیں ہے۔

۳۹۷۔امام علیؑ: اسی خطبہ کا جز ہے: اس (خدا) نے اپنے قدیم ہونے کی طرف مخلوقات کے حادث ہونے سے راہنمائی کی ہے اور ان کے حدوث (عدم کے بعد وجود میں آنے) سے اپنے ازلی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور ان کی باہمی مشابہت سے اپنے بے نظیر و بے مثال ہونے کا پتہ دیا ہے۔

۳۹۸۔امام علیؑ: یاد رکھو کہ تم ہدایت کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتے جب تک کہ اس کے چھوڑنے والوں کو نہ پہچان لو اور کتاب خدا کے عہد و پیمان کو اس وقت تک اختیار نہیں کر سکتے جب تک کہ اس کے توڑنے والوں کی معرفت حاصل نہ کر لو اور اس سے تمسک اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک تمہیں اسے نظر انداز کرنے والوں کی معرفت نہ ہو جائے۔

اور قرآن کی تلاوت کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتے جب تک کہ اس کی تحریف کرنے والوں کی نشاندہی نہ کر لو اور ضلالت و گمراہی کی شناخت اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ ہدایت کا عرفان نہ ہو اور تقویٰ و پرہیزگاری کا عرفان اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ سرکشی کرنے والوں کو نہ پہچان لو۔

۳۹۹۔امام علیؑ: نعمتوں کی اہمیت ان کے ضد سے مقابلہ کرنے پر معلوم ہوتی ہے۔

الفصل الثالث

أسبابُ المَعارِفِ القَلبيَّةِ

٣ / ١

الوَحيِ

الكتاب

﴿عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى﴾[1].

﴿وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ﴾[2].

﴿عَلَّمَكُم مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ﴾[3].

﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾[4].

الحديث

٥٠٠ ـ رسول الله ﷺ: العِلمُ ميراثي وميراثُ الأنبياءِ قَبلي[5].

تیسری فصل

قلبی معارف کے اسباب

۳/۱

وحی

قرآن مجید

﴿اسے شدید قوتوں کے مالک نے تعلیم دی ہے۔﴾

﴿اور اسی نے تمھیں ہر اس چیز کی تعلیم دی ہے جسے تم نہیں جانتے تھے﴾

﴿اس نے تم لوگوں کو ہر وہ چیز سکھا دی جسے تم نہیں جانتے تھے۔﴾

﴿اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور اس نے تم پر کتاب و حکمت نازل کی جس کے ذریعہ وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرو اور یہ یاد رکھو کہ اللہ ہر شی کا جاننے والا ہے۔﴾

حدیث شریف

۵۰۰۔ رسول خداؐ: علم میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاءؑ کی میراث ہے۔

٥٠١ ـ عنه ﷺ: إنّا أهلُ بَيتِ شَجَرَةِ النُّبُوَّةِ، ومَوضِعِ الرِّسالَةِ، ومُختَلَفِ المَلائِكَةِ، وبَيتِ الرَّحمَةِ، ومَعدِنِ العِلمِ[٦٥٦].

٥٠٢ ـ عنه ﷺ: إذا التَبَسَت عَلَيكُمُ الفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيلِ المُظلِمِ فَعَلَيكُم بِالقُرآنِ... لَهُ ظَهرٌ وبَطنٌ فَظاهِرُهُ حُكمٌ وباطِنُهُ عِلمٌ... فيهِ مَصابيحُ الهُدىٰ ومَنارُ الحِكمَةِ، ودَليلٌ عَلَى المَعرِفَةِ لِمَن عَرَفَ الصِّفَةَ[٦٥٧].

٥٠٣ ـ عنه ﷺ ـ في وَصفِ القُرآنِ ـ: مَنِ ابتَغَى العِلمَ في غَيرِهِ أضَلَّهُ اللهُ[٦٥٨].

٥٠٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: القُرآنُ أفضَلُ الهِدايَتَينِ[٦٥٩].

٥٠٥ ـ عنه ﷺ ـ في وَصفِ قُدرَةِ اللهِ سُبحانَهُ ـ: هُوَ الَّذي أسكَنَ الدُّنيا خَلقَهُ، وبَعَثَ إلَى الجِنِّ والإِنسِ رُسُلَهُ، لِيَكشِفوا لَهُم عَن غِطائِها[٦٦٠].

٥٠٦ ـ عنه ﷺ: كَلامُ اللهِ شِفاءٌ[٦٦١].

٥٠٧ ـ عنه ﷺ: تَعَلَّمُوا القُرآنَ فَإِنَّهُ أحسَنُ الحَديثِ، وتَفَقَّهوا فيهِ فَإِنَّهُ رَبيعُ القُلوبِ، واستَشفوا بِنورِهِ فَإِنَّهُ شِفاءُ الصُّدورِ[٦٦٢].

٥٠٨ ـ عنه ﷺ ـ في وَصفِ رَسولِ اللهِ ﷺ ـ: سِراجٌ لَمَعَ ضَوؤُهُ، وشِهابٌ سَطَعَ نورُهُ، وزَندٌ بَرَقَ لَمعُهُ[٦٦٣].

٥٠٩ ـ عنه ﷺ ـ في صِفَةِ القُرآنِ ـ: هُوَ رَبيعُ القُلوبِ ويَنابيعُ العِلمِ، وهُوَ الصِّراطُ المُستَقيمُ، هُوَ هُدًى لِمَنِ ائتَمَّ بِهِ[٦٦٤].

٥١٠ ـ الإمام الصادق ﷺ: في كِتابِ اللهِ نَجاةٌ مِنَ الرَّدىٰ، وبَصيرَةٌ مِنَ العَمىٰ، ودَليلٌ إلَى الهُدىٰ[٦٦٥].

٥١١ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ ﷻ أنزَلَ فِي القُرآنِ تِبيانًا لِكُلِّ شَيءٍ، حَتّىٰ وَاللهِ ما تَرَكَ شَيئًا

۵۰۱۔ رسول خداؐ: ہم اہل بیتؑ نبوت کا شجر، رسالت کا مقام ملائکہ کی آمد و رفت کی جگہ رحمت کا گھر اور علم کا سرچشمہ ہیں۔

۵۰۲۔ رسول خداؐ: جب فتنے تم پر اندھیری رات کے ٹکڑوں کی مانند چھا جائیں... تو تم قرآن کا سہارا لو... قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اس کا ظاہر حکمت اور باطن علم ہے... اس میں ہدایت کے چراغ، حکمت کے منارے، معرفت کی طرف راہنمائی اس شخص کے لئے ہے جو اس کے صفات کا علم رکھتا ہے۔

۵۰۳۔ رسول خداؐ: نے قرآن کی توصیف میں فرمایا ہے: جو قرآن کے علاوہ کسی اور سے علم چاہتا ہے خدا اسے گمراہ کر دیتا ہے۔

۵۰۴۔ امام علیؑ: قرآن، عظیم ترین ہدایت ہے۔

۵۰۵۔ امام علیؑ: قدرت الٰہی کی توصیف میں بیان فرماتے ہیں: اسی نے اس دنیا میں اپنی مخلوقات کو آباد کیا ہے اور جنات و انسان کی طرف اپنے رسولوں کو بھیجا تاکہ وہ ان کی نگاہوں سے دنیا کے پردے ہٹا دیں۔

۵۰۶۔ امام علیؑ: کلام خدا شفا ہے۔

۵۰۷۔ امام علیؑ: قرآن مجید کا علم حاصل کرو کہ یہ بہترین کلام ہے اور اس میں غور و فکر کرو کہ یہ دلوں کی بہار ہے۔ اس کے نور سے شفا حاصل کرو کہ یہ دلوں کے لئے شفا ہے۔

۵۰۸۔ امام علیؑ: نے رسول خداؐ کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا: وہ ایسا چراغ ہیں جنکی روشنی لو دے رہی ہے وہ ایسا ستارہ ہیں جس کا نور درخشاں ہے اور ایسا چقماق ہیں جس کی چمک برق بار ہے۔

۵۰۹۔ امام علیؑ: قرآن کی توصیف میں فرماتے ہیں: وہ دلوں کی بہار، علم کا سرچشمہ، صراط مستقیم اور اپنے پیروکاروں کے لئے ہدایت ہے۔

۵۱۰۔ امام صادقؑ: اللہ کی کتاب میں ہلاکت سے نجات اندھوں کے لئے بینائی اور ہدایت کی طرف راہنمائی ہے۔

۵۱۱۔ امام صادقؑ: اللہ نے قرآن کو ہر چیز کا بیان کرنے والا قرار دیا ہے خدا کی قسم اس نے بندوں کی ضرورت کی کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے جو اس میں بیان نہ ہو۔ خدا کی قسم کوئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ: اگر یہ چیز قرآن میں ہوتی، مگر یہ کہ اسے بھی اللہ نے قرآن میں نازل فرمایا ہے۔

يَحتاجُ إلَيهِ العَبدُ، حَتّىٰ واللهِ ما يَستَطيعُ عَبدٌ أن يَقولَ: لَو كانَ فِي القُرآنِ هٰذا، إلّا وقَد أنزَلَهُ اللهُ فيهِ![٦٦٦]

٥١٢ ـ عنه عليه السلام: كانَ في وَصِيَّةِ أميرِ المُؤمِنينَ عليه السلام لِأَصحابِهِ: إعلَموا أنَّ القُرآنَ هُدَى اللَّيلِ والنَّهارِ، ونورُ اللَّيلِ المُظلِمِ عَلىٰ ما كانَ مِن جُهدٍ وفاقَةٍ[٦٦٧].

٥١٣ ـ عَبدُ الأعلىٰ: قُلتُ لِأَبي عَبدِاللهِ عليه السلام: أصلَحَكَ اللهُ، هَل جُعِلَ فِي النّاسِ أداةٌ يَنالونَ بِهَا المَعرِفَةَ؟ فَقالَ: لا، قُلتُ: فَهَل كُلِّفُوا المَعرِفَةَ؟ قالَ: لا، عَلَى اللهِ البَيانُ ﴿لا يُكَلِّفُ اللهُ نَفسًا إلّا وُسعَها﴾[٦٦٨]، و ﴿لا يُكَلِّفُ اللهُ نَفسًا إلّا ما آتاها﴾[٦٦٩][٦٧٠].

٣ / ٢

الإلهام

الكتاب

﴿فَوَجَدا عَبدًا مِن عِبادِنا آتَيناهُ رَحمَةً مِن عِندِنا وعَلَّمناهُ مِن لَدُنّا عِلمًا﴾[٦٧١].

﴿وأوحَينا إلىٰ أُمِّ موسىٰ أن أرضِعيهِ فَإِذا خِفتِ عَلَيهِ فَأَلقيهِ فِي اليَمِّ ولا تَخافي ولا تَحزَني إنّا رادّوهُ إلَيكِ وجاعِلوهُ مِنَ المُرسَلينَ﴾[٦٧٢].

الحديث

٥١٤ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: إذا أرادَ اللهُ بِعَبدٍ خَيرًا فَقَّهَهُ فِي الدّينِ وألهَمَهُ رُشدَهُ[٦٧٣].

٥١٥ ـ عنه صلى الله عليه وآله: سَأَلتُ جَبرَئيلَ عَن عِلمِ الباطِنِ، فَقالَ: سَأَلتُ اللهَ جل جلاله عَن عِلمِ الباطِنِ، فَقالَ: هُوَ سِرٌّ بَيني وبَينَ أحبابي وأوليائي وأصفِيائي، أودِعُهُ في قُلوبِهِم،

۵۱۲۔ امام صادقؑ: امیر المومنینؑ کی اپنے اصحاب سے وصیت میں ہے: یاد رکھو کہ قرآن مجید رات اور دن دونوں (اوقات) کے لئے ہدایت ہے، یہ قرآن ہر رنج و معصیت کے وقت تاریک رات کا نور ہے۔

۵۱۳۔ عبد الاعلی: کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: خدا آپ کو جزائے خیر دے کیا اللہ نے لوگوں کے درمیان معرفت حاصل کرنے کا کوئی وسیلہ قرار دیا ہے۔ امامؑ نے فرمایا: نہیں" میں نے کہا تو پھر کیا لوگوں کو معرفت کا حکم دیا گیا ہے؟ فرمایا نہیں! بیان کی ذمہ داری خدا پر ہے ارشاد ہوتا ہے (اللہ کسی نفس کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا) اور خدا کسی نفس کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے جتنا اسے عطا کیا گیا ہے۔

۳/۱۲ الہام

قرآن مجید

﴿پس ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت عطا کی تھی اور اسے ہم نے اپنے پاس سے علم عطا کیا تھا﴾

﴿اور ہم نے مادر موسیٰ پر وحی کی کہ انہیں دودھ پلاؤ اور جب تمہیں اس کے سلسلے میں خوف ہو تو اسے موج دریا میں ڈال دو اور خوف و ہراس، حزن و ملال نہ کرو بیشک ہم اسے تمہارے پاس دوبارہ پلٹا دیں گے اور اسے رسولوں میں سے قرار دیں گے﴾

حدیث شریف

۵۱۴۔ رسول خداؐ: جب اللہ کسی بندے کے لئے خیر کا خواہاں ہوتا ہے تو اسے دین میں آگاہی اور سیدھے راستے کی نشاندہی کرتا ہے۔

۵۱۵۔ رسول خداؐ: میں نے جبرائیل سے علم باطن کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے خدا سے علم باطن کے بارے میں سوال کیا تو اللہ نے فرمایا علم باطن، میرے اور میرے احباب، اولیاء اور

لا يَطَّلِعُ عَلَيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ ولا نَبِيٌّ مُرسَلٌ[٨٧٦].

٥١٦ ـ عنه ﷺ: عِلمُ الباطِنِ سِرٌّ مِن سِرِّ اللهِ ﷻ وحُكمٌ مِن حُكمِ اللهِ، يَقذِفُهُ في قُلوبِ مَن يَشاءُ مِن أولِيائِهِ[٨٧٧].

٥١٧ ـ عنه ﷺ: إنَّ مِنَ العِلمِ كَهَيئَةِ المَكنونِ لا يَعلَمُهُ إلّا العُلَماءُ بِاللهِ، فَإِذا نَطَقوا بِهِ لا يُنكِرُهُ إلّا أهلُ الغِرَّةِ بِاللهِ ﷻ[٨٧٨].

٥١٨ ـ الإمام عليّ ﷺ: مِن خَزائِنِ الغَيبِ تَظهَرُ الحِكمَةُ[٨٧٩].

٥١٩ ـ الإمام الصادق ﷺ ـ في قَولِ اللهِ ﷻ: ﴿واعلَموا أنَّ اللهَ يَحولُ بَينَ المَرءِ وقَلبِهِ﴾[٨٧٨] ـ: يَحولُ بَينَهُ وبَينَ أن يَعلَمَ أنَّ الباطِلَ حَقٌّ[٨٧٩].

٥٢٠ ـ الإمام الكاظم ﷺ: ... ومَن لَم يَعقِل عَنِ اللهِ لَم يَعقِد قَلبَهُ عَلىٰ مَعرِفَةٍ ثابِتَةٍ يُبصِرُها ويَجِدُ حَقيقَتَها في قَلبِهِ[٨٨٠].

٥٢١ ـ الإمام الرضا ﷺ: إنَّ العَبدَ إذا اختارَهُ اللهُ ﷻ لِأُمورِ عِبادِهِ شَرَحَ صَدرَهُ لِذٰلِكَ، وأودَعَ قَلبَهُ يَنابيعَ الحِكمَةِ، وألهَمَهُ العِلمَ إلهامًا[٨٨١].

٥٢٢ ـ البَزَنطِيّ: قُلتُ لِأَبِي الحَسَنِ الرِّضا ﷺ: لِلنّاسِ فِي المَعرِفَةِ صُنعٌ؟ قالَ: لا، قُلتُ: لَهُم عَلَيها ثَوابٌ؟ قالَ: يَتَطَوَّلُ عَلَيهِم بِالثَّوابِ كَما يَتَطَوَّلُ عَلَيهِم بِالمَعرِفَةِ[٨٨٢].

٥٢٣ ـ الحارِثُ بنُ المُغيرَةِ: قُلتُ لِأَبي عَبدِاللهِ ﷺ: ما عِلمُ عالِمِكُم، أجُملَةٌ يُقذَفُ في قَلبِهِ أو يُنكَتُ في أُذُنِهِ؟ فَقالَ: وَحيٌ كَوَحيِ أُمِّ موسىٰ[٨٨٣].

میرے برگزیدہ افراد کے درمیان ایک راز ہے جسے میں نے ان کے دلوں میں ودیعت کر دیا ہے۔ جس کا علم نہ کسی ملک مقرب کو ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو۔

۵۱۶۔ رسول خداؐ: علم باطن خدا کے رازوں میں سے ایک راز اور اسکی حکمتوں میں سے ایک حکمت ہے ۔ جسے اللہ اپنے اولیاء میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔

۵۱۷۔ رسول خداؐ: بے شک علم میں سے ایک اتنا مخفی ہے جسے اللہ کے بارے میں علم رکھنے والے افراد ہی جانتے ہیں لہذا جب وہ اسکے بارے میں لب کشائی کرتے ہیں تو خدا سے غافل لوگوں کے علاوہ کوئی اس کا منکر نہیں ہوتا۔

۵۱۸۔ امام علیؑ: غیب کے خزانوں سے حکمت ظاہر ہوتی ہے۔

۵۱۹۔ امام صادقؑ: آیت شریفہ (اور یاد رکھو کہ بیشک اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے) کے بارے میں فرماتے ہیں انسان اور اس کے دل کے درمیان خدا کے حائل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان باطل کو حق نہ سمجھ بیٹھے۔

۵۲۰۔ امام کاظمؑ: ۔۔ جو شخص اللہ کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتا اس کا دل نہ ثابت و پائدار معرفت سے بہرہ مند ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ اپنے دل میں معرفت کی حقیقت کو محسوس کر سکتا ہے۔

۵۲۱۔ امام رضاؑ: جب اللہ کسی شخص کو اپنے بندوں کے امور کے لئے انتخاب کرتا ہے تو اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور اس کے دل میں حکمت کے چشمے جاری کر دیتا ہے اور الہام کے ذریعہ اسے معلومات فراہم کرتا ہے۔

۵۲۲۔ بزنطی (کا بیان ہے) میں نے امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: کیا معرفت کے سلسلہ میں لوگوں کا کچھ دخل ہے؟ فرمایا: نہیں میں نے کہا: کیا انہیں اس پر ثواب ملے گا؟ امامؑ نے فرمایا: اللہ انہیں اسی طرح اجر و ثواب عطا کرے گا جس طرح انہیں معرفت بخشی ہے۔

۵۲۳۔ حارث ابن مغیرہ (کا بیان ہے) میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: آپ کے عالموں کو علم کس طرح حاصل ہوتا ہے؟ کیا علم ایک جملہ کی طرح اسکے دل میں ڈال دیا جاتا ہے یا کان میں کہہ دیا جاتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ان کا علم، وحی ہے جس طرح مادر موسیٰ کو وحی ہوئی تھی۔

٣/٣

الوَسوَسَة

الكتاب

﴿وإنَّ الشَّياطِينَ لَيوحونَ إلىٰ أوليائِهِم﴾[٨٨٤] .

﴿وإذ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيطانُ أعمالَهُم وقالَ لا غالِبَ لَكُمُ اليَومَ مِنَ النّاسِ وإنّي جارٌ لَكُم فَلَمّا تَراءَتِ الفِئَتانِ نَكَصَ علىٰ عَقِبَيهِ وقالَ إنّي بَريءٌ مِنكُم إنّي أرىٰ ما لا تَرَونَ إنّي أخافُ اللهَ واللهُ شَديدُ العِقابِ﴾[٨٨٥] .

﴿إنَّ الَّذينَ ارتَدّوا علىٰ أدبارِهِم مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُمُ الهُدَى الشَّيطانُ سَوَّلَ لَهُم وأملىٰ لَهُم﴾[٨٨٦] .

﴿الشَّيطانُ يَعِدُكُمُ الفَقرَ ويأمُرُكُم بِالفَحشاءِ واللهُ يَعِدُكُم مَغفِرَةً مِنهُ وفَضلاً واللهُ واسِعٌ عَليمٌ﴾[٨٨٧] .

﴿ومِنَ النّاسِ مَن يُجادِلُ في اللهِ بِغَيرِ عِلمٍ ويَتَّبِعُ كُلَّ شَيطانٍ مَريدٍ * كُتِبَ عَلَيهِ أنَّهُ مَن تَوَلّاهُ فأنَّهُ يُضِلُّهُ ويَهديهِ إلىٰ عَذابِ السَّعيرِ﴾[٨٨٨] .

﴿يا بَني آدَمَ لا يَفتِنَنَّكُمُ الشَّيطانُ كَما أخرَجَ أبَوَيكُم مِنَ الجَنَّةِ يَنزِعُ عَنهُما لِباسَهُما لِيُرِيَهُما سَوآتِهِما إنَّهُ يَراكُم هُوَ وقَبيلُهُ مِن حَيثُ لا تَرَونَهُم إنّا جَعَلنَا الشَّياطينَ أولِياءَ لِلَّذينَ لا يُؤمِنونَ﴾[٨٨٩] .

﴿واستَفزِز مَنِ استَطَعتَ مِنهُم بِصَوتِكَ وأجلِب عَلَيهِم بِخَيلِكَ ورَجِلِكَ وشارِكهُم فِي الأموالِ والأولادِ وعِدهُم وما يَعِدُهُمُ الشَّيطانُ إلّا غُرورًا﴾[٨٩٠] .

﴿لَعَنَهُ اللهُ وقالَ لَأتَّخِذَنَّ مِن عِبادِكَ نَصيبًا مَفروضًا * ولَأُضِلَّنَّهُم ولَأُمَنِّيَنَّهُم ولَآمُرَنَّهُم فَلَيُبَتِّكُنَّ آذانَ الأنعامِ ولَآمُرَنَّهُم فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلقَ اللهِ ومَن يَتَّخِذِ الشَّيطانَ وَلِيًّا مِن دونِ اللهِ

۳/۲ ۔ وسوسہ

قرآن مجید

﴿بے شک شیاطین تو اپنے چاہنے والوں کی طرف خفیہ اشارے کرتے ہی رہتے ہیں۔﴾

﴿اور اس وقت کو یاد کرو جب شیطان نے ان کے لئے ان کے اعمال کو آراستہ کر دیا اور کہا کہ آج کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں ہے اور میں تمہارا مددگار ہوں اس کے بعد جب دونوں گروہ آمنے سامنے آئے تو الٹے پاؤں بھاگ نکلا اور کہا کہ میں تم لوگوں سے بری ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے ہو اور میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہ وہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔﴾ ﴿بیشک جو لوگ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد الٹے پاؤں پلٹ گئے شیطان نے ان کی خواہشات کو آراستہ کر دیا ہے اور انہیں خوب ڈھیل دے دی ہے۔﴾ ﴿شیطان تم سے فقیری کا وعدہ کرتا ہے اور تمہیں برائیوں کا حکم دیتا ہے اور خدا مغفرت اور فضل و احسان کا وعدہ کرتا ہے خدا صاحب وسعت بھی ہے اور علیم و دانا بھی﴾ ﴿اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو بغیر جانے بوجھے خدا کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کا اتباع کر لیتے ہیں۔ ان کے بارے میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ جو شیطان کو اپنا دوست بنائے گا شیطان اسے گمراہ کر دے گا اور پھر جہنم کے عذاب کی طرف رہنمائی کر دے گا۔﴾ ﴿اے اولاد آدم! خبردار شیطان تمہیں بھی نہ بہکا دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال لیا اس عالم میں کہ ان کے لباس الگ کرا دیئے تا کہ شرمگاہیں ظاہر ہو جائیں وہ اور اس کے قبیلہ والے تمہیں دیکھ رہے ہیں اس طرح کہ تم انہیں نہیں دیکھ رہے ہو بیشک ہم نے شیاطین کو بے ایمان انسانوں کا دوست بنا دیا ہے۔﴾ ﴿جا جس پر بھی تیرا بس چلے اپنی آواز سے گمراہ کر اور اپنے سوار اور پیادوں سے حملہ کر دے اور ان کے اموال اور اولاد میں شریک ہو جا اور ان سے خوب وعدہ کر کہ شیطان سوائے دھوکہ دینے کے اور کوئی سچا وعدہ نہیں کر سکتا ہے۔﴾ ﴿اس پر اللہ کی لعنت ہو اور اس نے خدا سے بھی کہہ دیا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ ضرور لے لوں گا۔ اور انہیں گمراہ کروں گا۔ امیدیں دلاؤں گا اور ایسے احکام دوں گا کہ وہ جانوروں کا کان کاٹ ڈالیں گے پھر حکم دوں گا تو اللہ کی مقررہ خلقت کو تبدیل کر دیں گے اور جو خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی اور سرپرست بنائے گا وہ

فقد خسِرَ خُسراناً مُبيناً * يَعِدُهُم ويُمَنّيهِم وما يَعِدُهُمُ الشَّيطانُ إلّا غُروراً﴾[٦٦١].

الحديث

٥٢٣ ـ الإمام عليّ ﷺ ـ مِن خُطبَةٍ لَهُ يَذُمُّ فيها أتباعَ الشَّيطانِ ـ: إتَّخَذوا الشَّيطانَ لِأَمرِهِم مِلاكاً، واتَّخَذَهُم لَهُ أشراكاً، فَباضَ وفَرَّخَ في صُدورِهِم، ودَبَّ ودَرَجَ في حُجورِهِم، فَنَظَرَ بِأَعيُنِهِم، ونَطَقَ بِأَلسِنَتِهِم، فَرَكِبَ بِهِمُ الزَّلَلَ، وزَيَّنَ لَهُمُ الخَطَلَ، فِعلَ مَن قَد شَرِكَهُ الشَّيطانُ في سُلطانِهِ، ونَطَقَ بِالباطِلِ عَلىٰ لِسانِهِ[٦٦٢].

٥٢٥ ـ عنه ﷺ: إحذَروا عَدُوّاً نَفَذَ فِي الصُّدورِ خَفِيّاً، ونَفَثَ فِي الآذانِ نَجِيّاً[٦٦٣].

٥٢٦ ـ عنه ﷺ: الشَّيطانُ مُوَكَّلٌ بِهِ [أيِ العَبدِ]، يُزَيِّنُ لَهُ المَعصِيَةَ لِيَركَبَها، ويُمَنّيهِ التَّوبَةَ لِيُسَوِّفَها[٦٦٤].

٥٢٧ ـ الإمام زين العابدين ﷺ ـ مِن دُعائِهِ فِي الشُّكرِ ـ: فَلَولا أنَّ الشَّيطانَ يَختَدِعُهُم عَن طاعَتِكَ ما عَصاكَ عاصٍ، ولَولا أنَّهُ صَوَّرَ لَهُمُ الباطِلَ في مِثالِ الحَقِّ ما ضَلَّ عَن طَريقِكَ ضالٌّ[٦٦٥].

٥٢٨ ـ رُوِيَ أنَّ رَجُلاً قالَ لِلحُسَينِ بنِ عَلِيِّ بنِ أبي طالِبٍ ﷺ: إجلِس حَتّىٰ نَتَناظَرَ فِي الدّينِ، فَقالَ: يا هٰذا أنَا بَصيرٌ بِديني مَكشوفٌ عَلَيَّ هُدايَ، فَإِن كُنتَ جاهِلاً بِدينِكَ فَاذهَب فَاطلُبهُ، ما لي ولِلمُماراةِ؟ وإنَّ الشَّيطانَ لَيُوَسوِسُ لِلرَّجُلِ ويُناجيهِ ويَقولُ: ناظِرِ النّاسَ لِئَلّا يَظُنّوا بِكَ العَجزَ والجَهلَ[٦٦٦].

٥٢٩ ـ الإمام الصادق ﷺ ـ فِي احتِجاجِهِ عَلىٰ زِنديقٍ قالَ لَهُ: أفَمِن حِكمَتِهِ أن جَعَلَ لِنَفسِهِ عَدُوّاً، وقَد كانَ ولا عَدُوَّ لَهُ، فَخَلَقَ ـ كَما زَعَمتَ ـ «إبليسَ» فَسَلَّطَهُ عَلىٰ عَبيدِهِ يَدعوهُم إلىٰ خِلافِ طاعَتِهِ، ويَأمُرُهُم بِمَعصِيَتِهِ، وجَعَلَ لَهُ مِنَ

کھلے ہوئے خسارہ میں رہے گا۔ شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے اور وہ جو بھی وعدہ کرتا ہے وہ فریب کے سوا کچھ نہیں ہے۔

حدیث شریف

۵۲۴۔ امام علیؑ: کا وہ خطبہ جس میں آپ نے شیطان کے پیروکاروں کی مذمت کی ہے: ان لوگوں نے شیطان کو اپنے امور کا مالک و مختار بنالیا ہے اور اس نے انہیں اپنا آلۂ کار قرار دے لیا ہے اور انہیں کے سینوں میں انڈے بچے دیئے ہیں اور وہ انہیں کی آغوش میں پلے بڑھے ہیں۔ اب شیطان انہیں کی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور انہیں کی زبان سے بولتا ہے اور انہیں لغزش کی راہ پر لگا دیتا ہے اور اس نے ان کے لئے غلط باتوں کو آراستہ کر دیا ہے جیسے کہ اس نے انہیں اپنے کاروبار میں شریک بنا لیا ہو اور اپنے حرف باطل کو انہیں کی زبان سے ظاہر کرتا ہو۔

۵۲۵۔ امام علیؑ: اس دشمن سے ڈرو جو سینوں میں مخفیانہ رخنہ اندازی کرتا ہے اور کانوں میں آہستہ پھونک مارتا ہے۔

۵۲۶۔ امام علیؑ: شیطان اس کے سر پر سوار ہے جو گناہوں کو آراستہ کر رہا ہے تاکہ انسان مرتکب ہو جائے اور توبہ کی امیدیں دلاتا ہے تاکہ اس میں تاخیر کر دے۔

۵۲۷۔ امام سجادؑ: اپنی دعائے شکر میں فرماتے ہیں: پس اگر شیطان تیری اطاعت میں انہیں دھوکہ نہ دیتا تو کوئی گنہگار تیری نافرمانی نہ کرتا اور اگر وہ حق کی شکل میں باطل کو ان کے سامنے پیش نہ کرتا تو کوئی گمراہ تیرے راستے سے نہ بھٹکتا۔

۵۲۸۔ روایت میں ہے کہ امام حسینؑ سے ایک شخص نے کہا: بیٹھئے تاکہ دین کے سلسلے میں مناظرہ کریں۔ امامؑ نے فرمایا: اے شخص! میں اپنے دین سے آگاہ ہوں اور میرے لئے ہدایت کی راہیں منکشف ہو چکی ہیں اگر تو اپنے دین کے متعلق نادان ہے تو جا اسے تلاش کر میرے لئے بحث و جدال کی کیا ضرورت ہے؟ شیطان، انسان کے دل میں وسوسہ ایجاد اور اس سے سرگوشی کرتا ہے اور کہتا ہے: لوگوں سے مناظرہ کرو تاکہ لوگوں کو یہ خیال نہ ہو کہ تم جاہل و عاجز ہو۔

۵۲۹۔ امام صادقؑ: سے زندیق پر کئے جانے والے احتجاج میں ہے کہ جب اس نے امامؑ سے کہا: کیا اللہ کی حکمت کا تقاضا یہی تھا کہ وہ اپنے لئے دشمن بنائے جبکہ وہ ازل سے تھا اور اس کا کوئی دشمن نہ تھا پھر جیسا کہ آپ کا خیال ہے ابلیس کو خلق کیا اور اسے اپنے بندوں پر مسلط کر دیا جو انہیں اللہ کی اطاعت کے برخلاف دعوت دیتا ہے اور انہیں اس کی معصیت کا حکم دیتا ہے۔ اور آپ کے خیال کے مطابق جس اللہ نے اسے قوت دی ہے

القُوَّةِ، كَما زَعَمتَ، يَصِلُ بِلُطفِ الحيلَةِ إلىٰ قُلوبِهِم، فَيُوَسوِسُ إلَيهِم فَيُشَكِّكُهُم في رَبِّهِم، ويُلَبِّسُ عَلَيهِم دينَهُم، فَيُزيلُهُم عَن مَعرِفَتِهِ، حَتّىٰ أنكَرَ قَومٌ لَمّا وَسوَسَ إلَيهِم رُبوبِيَّتَهُ وعَبَدوا سِواهُ، فَلِمَ سَلَّطَ عَدُوَّهُ عَلىٰ عَبيدِهِ، وجَعَلَ لَهُ السَّبيلَ إلىٰ إغوائِهِم؟! ــ: قالَ ﷺ: إنَّ هٰذَا العَدُوَّ الَّذي ذَكَرتَ لا تَضُرُّهُ عَداوَتُهُ، ولا تَنفَعُهُ وَلايَتُهُ، وعَداوَتُهُ لا تَنقُصُ مِن مُلكِهِ شَيئًا، ووَلايَتُهُ لا تَزيدُ فيهِ شَيئًا، وإنَّما يُتَّقَى العَدُوُّ إذا كانَ في قُوَّةٍ يَضُرُّ ويَنفَعُ، إن هَمَّ بِمُلكٍ أخَذَهُ، أو بِسُلطانٍ قَهَرَهُ، فَأَمّا إبليسُ فَعَبدٌ، خَلَقَهُ لِيَعبُدَهُ ويُوَحِّدَهُ، وقَد عَلِمَ حينَ خَلَقَهُ ما هُوَ وإلىٰ ما يَصيرُ إلَيهِ، فَلَم يَزَل يَعبُدُهُ مَعَ مَلائِكَتِهِ حَتّىٰ امتَحَنَهُ بِسُجودِ آدَمَ، فَامتَنَعَ مِن ذٰلِكَ حَسَدًا، وشَقاوَةٌ غَلَبَت عَلَيهِ، فَلَعَنَهُ عِندَ ذٰلِكَ، وأخرَجَهُ عَن صُفوفِ المَلائِكَةِ، وأنزَلَهُ إلَى الأَرضِ مَلعونًا مَدحورًا، فَصارَ عَدُوَّ آدَمَ ووُلدِهِ بِذٰلِكَ السَّبَبِ، وما لَهُ مِنَ السَّلطَنَةِ عَلىٰ وُلدِهِ إلَّا الوَسوَسَةُ، والدُّعاءُ إلىٰ غَيرِ السَّبيلِ، وقَد أقَرَّ مَعَ مَعصِيَتِهِ لِرَبِّهِ بِرُبوبِيَّتِهِ"[٢٧].

٥٣٠ــ الإمام زين العابدين ﷺ: إلٰهي أشكو إلَيكَ عَدُوًّا يُضِلُّني، وشَيطانًا يُغويني، قَد مَلَأَ بِالوَسواسِ صَدري، وأحاطَت هَواجِسُهُ بِقَلبي، يُعاضِدُ لِيَ الهَوىٰ، ويُزَيِّنُ لي حُبَّ الدُّنيا، ويَحولُ بَيني وبَينَ الطّاعَةِ والزُّلفىٰ"[٢٨].

٥٣١ــ هارونُ بنُ خارِجَةَ عن أبي عبدِ الله ﷺ: قُلتُ لَهُ: إنّي أفرَحُ مِن غَيرِ فَرَحٍ أراهُ في نَفسي ولا في مالي ولا في صَديقي، وأحزَنُ مِن غَيرِ حُزنٍ أراهُ في نَفسي ولا في مالي ولا في صَديقي؟ قالَ: نَعَم، إنَّ الشَّيطانَ يَلُمُّ بِالقَلبِ فَيَقولُ: لَو كانَ لَكَ عِندَ اللهِ خَيرًا ما أراكَ عَلَيكَ عَدُوَّكَ، ولا جَعَلَ بِكَ إلَيهِ حاجَةً، هَل تَنتَظِرُ إلَّا مِثلَ الَّذي انتَظَرَ الَّذينَ مِن قَبلِكَ فَهَل قالوا شَيئًا؟

جس کی بدولت وہ طرح طرح کے حیلہ بہانے تراش کر ان کے دلوں میں پہنچ جاتا ہے اور ان میں وسوسہ کرتا ہے تا کہ وہ اپنے پروردگار کے متعلق شک میں مبتلا ہو جائیں اور ان کے دین کو ان پر مشتبہ کردے اور معرفت پروردگار ان کے دل سے زائل کر دے یہاں تک کہ ایک گروہ اسکے وسوسہ کی وجہ سے اللہ کی ربوبیت کا منکر ہو گیا اور غیر خدا کی پرستش کرنے لگا۔ پس خدا نے کیوں اپنے دشمن کو بندوں پر مسلط کردیا اور اس کے لئے ان کی گمراہی کا راستہ ہموار کر دیا؟ امام علیہ السلام: نے فرمایا: جس دشمن کی تو بات کر رہا ہے نہ تو اسکی دشمنی خدا کو کوئی ضرر پہنچاتی ہے اور نہ ہی اسکی دوستی اسے کوئی نفع دیتی ہے اسکی دشمنی خدا کی مالکیت میں ذرہ برابر کمی نہیں لاتی اور نہ ہی اسکی دوستی اسکی سلطنت میں ذرہ برابر اضافہ کرتی ہے۔ صرف اس دشمن سے بچا جاتا ہے جس کے اختیار میں فائدہ و نقصان ہوتا ہے کہ وہ جو جس ملکیت کو چاہے ہڑپ لے اور جس بادشاہ کو چاہے مقہور و مغلوب بنا لے۔ لیکن ابلیس تو ایک بندہ ہے اللہ نے اسے خلق کیا تا کہ وہ اس کی عبادت کرے اور اسکی توحید کا اقرار کرے اور اللہ اسکی خلقت کے وقت سے یہ جانتا تھا کہ ابلیس کیا ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا اور وہ ملائکہ کے ساتھ اللہ کی عبادت کر رہا تھا یہاں تک کہ اللہ نے آدم کے سجدہ سے اس کا امتحان لیا تو اس نے حسد کی وجہ سے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور اس پر بدبختی غالب آگئی اس وقت اللہ نے اسے ملعون بنا دیا اور اسے ملائکہ کی پاکیزہ صف سے باہر نکال دیا اور اسے زمین پر ملعون و مردود بنا کر بھیج دیا اسی وجہ سے وہ آدم اور ان کی ذریت کا دشمن ہو گیا اور اسکا اولاد آدم پر سوائے وسوسہ کرنے اور غلط راہ کی دعوت دینے کے کوئی اور اختیار نہیں ہے اور پروردگار کی معصیت و نافرمانی کے باوجود اسکی ربوبیت کا اقرار کرتا ہے۔

۵۳۰۔ امام سجادؑ: بارالہا میں تیری بارگاہ میں اس دشمن کا شکوہ کرتا ہوں جو مجھے گمراہ کرتا ہے اس شیطان کی شکایت کرتا ہوں جو مجھے فریب دیتا ہے میرا سینہ وسوسوں سے بھر چکا ہے اور اس کی نرم و نازک آواز اور مکر و فریب میرے دل کا احاطہ کئے ہوئے ہے وہ خواہشات میں میری مدد کرتا ہے اور میرے لئے دنیا کی محبت کو آراستہ کرتا ہے اور میرے اور طاعت و تقرب کے درمیان حائل ہوتا ہے۔

۵۳۱۔ ہارون ابن خارجہ (کا بیان ہے) میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: مولا! میں کبھی کبھار خود بخود خوش ہوتا ہوں جبکہ خوشی کی کوئی وجہ نہ خود میں پاتا ہوں اور نہ ہی اپنے مال اور اپنے دوست میں ملاحظہ

فذاكَ الّذي يَحزَنُ مِن غَيرِ حُزنٍ. وأمّا الفَرَحُ فَإنَّ المَلَكَ يَلُمُّ بِالقَلبِ فَيَقولُ: إن كانَ اللهُ أراكَ عَلَيكَ عَدُوَّكَ وجَعَلَ بِكَ إلَيهِ حاجَةً، فَإنَّما هِيَ أيّامٌ قَلائِلُ أبشِر بِمَغفِرَةٍ مِنَ اللهِ وفَضلٍ. وهُوَ قَولُ اللهِ: ﴿الشَّيطانُ يَعِدُكُمُ الفَقرَ ويَأمُرُكُم بِالفَحشاءِ واللهُ يَعِدُكُم مَغفِرَةً مِنهُ وفَضلاً﴾[٣٦١].

۵۳۲ ـ الإمام الصادق ﷺ: إنَّ اللهَ إذا أرادَ بِعَبدٍ خَيرًا نَكَتَ في قَلبِهِ نُكتَةً بَيضاءَ، وفَتَحَ مَسامِعَ قَلبِهِ، ووَكَّلَ بِهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ. وإذا أرادَ بِعَبدٍ سوءًا نَكَتَ في قَلبِهِ نُكتَةً سَوداءَ، وشَدَّ عَلَيهِ مَسامِعَ قَلبِهِ، ووَكَّلَ بِهِ شَيطانًا يُضِلُّهُ. ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الآيَةَ: ﴿فَمَن يُرِدِ اللهُ أن يَهدِيَهُ يَشرَح صَدرَهُ لِلإِسلامِ ومَن يُرِد أن يُضِلَّهُ يَجعَل صَدرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا﴾ الآيَةَ[٣٠٠][٣٠١].

کرتا ہوں اسی طرح بلاوجہ غمگین ہو جاتا ہوں جبکہ حزن وملال کا کوئی سبب نہ خود میں اور نہ ہی اپنے مال اور اپنے دوست میں ملاحظہ کرتا ہوں؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں۔ شیطان دل میں پھونک مارتا ہے اور کہتا ہے اگر اللہ کے پاس تمہارے لئے کوئی بھلائی ہوتی تو تمہارے دشمن کی تمہاری طرف راہنمائی نہ کرتا اور نہ ہی تمہیں اس کا محتاج بناتا پھر کیا تمہیں اس چیز کا انتظار نہیں ہے۔ جس کا انتظار تم سے پہلے والوں کو تھا اور کیا انہوں نے کچھ کہا؟ یہ وہی حزن وملال ہے جو بلا سبب ہوتا ہے اور خوشی کی وجہ یہ ہے کہ ایک فرشتہ دل میں پھونک مارتا ہے اور کہتا ہے: اگر اللہ نے تمہارے دشمن کو تمہارے اوپر مسلط کر دیا ہے اور اس کا تمہیں محتاج بنا دیا ہے تو یہ چند دنوں کے لئے ہے۔ اللہ کی مغفرت اور فضل وکرم کی بشارت ہو۔ اور یہی اللہ کا فرمان ہے (شیطان تمہیں فقیری سے ڈراتا اور برائیوں کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔)

۵۳۲۔ امام صادقؑ: اللہ جب کسی بندے کے لئے بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سفید نقطہ قرار دیتا ہے اور اس کے دل کی سماعتوں کو کھول دیتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کی پشت پناہی کرتا ہے اور جب وہ کسی کا برا چاہتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کے دل کو بند کر دیتا ہے اور ایک شیطان اس کے اوپر مسلط کر دیتا ہے جو اسے گمراہ کرتا رہتا ہے پھر امام علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: (اللہ جسے ہدایت دینا چاہتا ہے اس کے سینے کو اسلام کیلئے کشادہ کر دیتا ہے اور جسے گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کے سینے کو تنگ اور دشوار گذار بنا دیتا ہے)

الفصل الرّابع

مَبادِئُ الإِلهامِ

٤ / ١

الإيمان

الكتاب

﴿وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ﴾[2002].

الحديث

٥٣٣ ـ رسول الله ﷺ: الإيمانُ عُريانٌ، ولِباسُهُ التَّقوىٰ، وزينَتُهُ الحَياءُ، ومالُهُ الفِقهُ، وثَمَرَتُهُ العِلمُ[2003].

٥٣٤ ـ عنه ﷺ: خَمسٌ لا يَجتَمِعنَ إلّا في مُؤمِنٍ حَقًّا يُوجِبُ اللهُ لَهُ بِهِنَّ الجَنَّةَ: النّورُ فِي القَلبِ، والفِقهُ فِي الإِسلامِ، والوَرَعُ فِي الدّينِ، والمَوَدَّةُ فِي النّاسِ، وحُسنُ السَّمتِ فِي الوَجهِ[2004].

چوتھی فصل

الہام کے سرچشمے

۴/۱

ایمان

قرآن مجید

﴿جو اللہ پر ایمان لاتا ہے اللہ اس کے دل کی ہدایت کرتا ہے۔﴾

حدیث شریف

۵۲۳۔ رسول خداؐ: ایمان عریاں اور اس کا لباس تقویٰ و پرہیزگاری اس کا زیور شرم و حیا اور اسکا سرمایہ فقہ اور اس کا پھل علم ہے۔

۵۲۴۔ رسول خداؐ: پانچ چیزیں صرف حقیقی مومن میں جمع ہو سکتی ہیں کہ جنکے سبب خدا اس پر جنت واجب کر دیتا ہے۔ دل میں نور، اسلام کے بارے میں تفقہ، دین کے سلسلے میں سمجھ، پرہیزگاری، لوگوں کی محبت اور چہرے پر رونق۔

٥٣٥ ـ الإمام عليّ ـ في خُطبَةٍ يَذكُرُ فيها الإيمانَ ودَعائِمَهُ ـ: إنَّ اللهَ... ارتَضَى الإيمانَ... وجَعَلَهُ عِزّاً لِمَن والاهُ... وبُرهاناً لِمَن تَكَلَّمَ بِهِ، وشَرَفاً لِمَن عَرَفَهُ، وحِكمَةً لِمَن نَطَقَ بِهِ، ونوراً لِمَنِ استَضاءَ بِهِ[٣٠٥].

٤ / ٢

الإخلاص

الكتاب

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾[٣٠٦].

الحديث

٥٣٦ ـ رسول الله: ما أخلَصَ عَبدٌ لِلّهِ أربَعينَ صَباحاً إلّا جَرَت يَنابيعُ الحِكمَةِ مِن قَلبِهِ عَلىٰ لِسانِهِ[٣٠٧].

٥٣٧ ـ الإمام عليّ: عِندَ تَحَقُّقِ الإخلاصِ تَستَنيرُ البَصائِرُ[٣٠٨].

٥٣٨ ـ عنه: هُدِيَ مَن أخلَصَ إيمانَهُ[٣٠٩].

٤ / ٣

حُبُّ أهلِ البَيتِ

٥٣٩ ـ رسول الله: مَن أرادَ الحِكمَةَ فَلْيُحِبَّ أهلَ بَيتي[٣١٠].

۵۳۵۔ امام علیؑ: ایک خطبہ میں ایمان اور اس کے ستون کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: اللہ... ایمان سے راضی ہوا... اور اس نے ایمان سے محبت کرنے والے کے لئے اسے باعث عزت... اسکے بارے میں گفتگو کرنے والے کے لئے برہان، اس کی معرفت رکھنے والے کے لئے شرف، اس کے بارے میں لب کشائی کرنے والے کے لئے حکمت، اور اس سے روشنی حاصل کرنے والے کے لئے نور قرار دیا ہے۔

۴/۲

اخلاص

قرآن مجید

﴿اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ہے ہم انہیں ضرور اپنی راہیں دکھائیں گے﴾

حدیث شریف

۵۳۶۔ رسول خداؐ: کسی بندۂ خدا نے چالیس دن خلوص کا مظاہرہ نہیں کیا مگر یہ کہ اللہ اس کے دل سے اسکی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کر دیے۔

۵۳۷۔ امام علیؑ: جب اخلاص پیدا ہو جاتا ہے تو بصیرت چمک اٹھتی ہے۔

۵۳۸۔ امام علیؑ: جس نے اپنا ایمان خالص کر لیا وہ ہدایت پا ہو گیا۔

۴/۳

محبت اہل بیت علیہم السلام

۵۳۹۔ رسول خداؐ: جو حکمت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ میرے اہل بیت سے محبت کرے۔

٥٣٠ ـ عنه ﷺ: ألا ومَن أحبَّ عليًّا أثبتَ اللهُ في قلبِهِ الحِكمَةَ ، وأجرىٰ علىٰ لِسانِهِ الصَّوابَ[611].

٥٣١ ـ الإمام الصادق ؑ: مَن أحبَّنا أهلَ البيتِ وحقَّقَ حُبَّنا في قلبِهِ جرىٰ ينابيعُ الحِكمَةِ علىٰ لِسانِهِ[612].

٤ / ٤

خَشيَةُ اللهِ

٥٣٢ ـ رسول الله ﷺ: لو خِفتُمُ اللهَ حَقَّ خيفَتِهِ لَعَلِمتُمُ العِلمَ الَّذي لا جَهلَ مَعَهُ ، ولَو عَرَفتُمُ اللهَ حَقَّ مَعرِفَتِهِ لَزالَت بِدُعائِكُمُ الجِبالُ[613].

٥٣٣ ـ عنه ﷺ: خَشيَةُ اللهِ مِفتاحُ كُلِّ حِكمَةٍ[614].

٥٣٤ ـ الإمام عليّ ؑ: مَن خَشِيَ اللهَ كَمُلَ عِلمُهُ[615].

٥٣٥ ـ عنه ؑ: إنَّ مِن أحَبِّ عِبادِ اللهِ إلَيهِ عَبدًا أعانَهُ اللهُ علىٰ نَفسِهِ ، فَاستَشعَرَ الحُزنَ ، وتَجَلبَبَ الخَوفَ ، فَزَهَرَ مِصباحُ الهُدىٰ في قَلبِهِ[616].

٤ / ٥

العَمَل

الكتاب

﴿إن تُطيعوهُ تَهتَدوا﴾[617].

﴿يا أيُّها الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وآمِنوا بِرَسولِهِ يُؤتِكُم كِفلَينِ مِن رَحمَتِهِ ويَجعَل لَكُم نورًا تَمشونَ بِهِ ويَغفِر لَكُم واللهُ غَفورٌ رَحيمٌ﴾[618].

۵۴۰۔ رسول خداؐ: یاد رکھو کہ جو علیؑ سے محبت کرتا ہے اللہ اس کے دل میں حکمت راسخ کر دیتا ہے اور اس کی زبان پر صحیح کلام جاری کر دیتا ہے۔

۵۴۱۔ امام صادقؑ: جو ہم اہل بیتؑ سے محبت کرتا ہے اور ہماری محبت اس کے دل میں بیٹھ جاتی ہے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔

۴/۴ خوف خدا

۵۴۲۔ رسول خداؐ: اگر تم خوف خدا رکھنے کا حق ادا کرتے تو تمہیں ایسی چیزوں کا علم ہو جاتا جس کے ساتھ جہالت کا شائبہ بھی نہ ہوتا اور اگر تمہیں صحیح معنوں میں معرفت الٰہی حاصل ہو جاتی تو تمہاری دعاؤں کے اثر سے پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیتے۔

۵۴۳۔ رسول خداؐ: خوف خدا ہر حکمت کی کنجی ہے۔

۵۴۴۔ امام علیؑ: جو خوف خدا رکھتا ہے اس کا علم کامل ہو جاتا ہے۔

۵۴۵۔ امام علیؑ: بندوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جسکے نفس کے مقابلہ میں اللہ نے اسکی مدد کی تو اس نے حزن واندوہ کو اپنا شعار اور خوف کو اپنا شیوہ قرار دیا جس کے نتیجہ میں ہدایت کا چراغ اس کے دل میں جگمگا اٹھا۔

۵/۴ عمل

قرآن مجید

﴿اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔﴾ ﴿اے ایماندارو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ تاکہ وہ تمہیں رحمت کے دوہرے حصے عطا کردے اور تمہارے لئے ایسا نور قرار دے جسکی روشنی میں تم چل سکو اور تمہاری لغزشوں کو معاف کردے اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔﴾

الحديث

٥٣٦ ـ رسول الله ﷺ: مَن عَمِلَ بِما يَعلَمُ وَرَّثَهُ اللهُ عِلمَ ما لَم يَعلَم[٢١٩].

٥٣٧ ـ عنه ﷺ: مَن عَلِمَ عِلمًا أتَمَّ اللهُ لَهُ أجرَهُ، ومَن تَعَلَّمَ فَعَمِلَ عَلَّمَهُ اللهُ ما لَم يَعلَم[٢٢٠].

٥٣٨ ـ الإمام عليّ ؑ: ما زَكا العِلمُ بِمِثلِ العَمَلِ بِهِ[٢٢١].

٥٣٩ ـ الإمام زين العابدين ؑ: العَمَلُ وِعاءُ الفَهمِ[٢٢٢].

٥٥٠ ـ الإمام الصادق ؑ: مَن عَمِلَ بِما عَلِمَ كُفِيَ ما لَم يَعلَم[٢٢٣].

٤ / ٦

الصَّلاة

٥٥١ ـ رسول الله ﷺ: لِلمُصَلّي حُبُّ المَلائِكَةِ، وهُدًى، وإيمانٌ، ونورُ المَعرِفَةِ[٢٢٤].

٥٥٢ ـ عنه ﷺ: صَلاةُ اللَّيلِ مَرضاةٌ لِلرَّبِّ، وحُبُّ المَلائِكَةِ، وسُنَّةُ الأَنبِياءِ، ونورُ المَعرِفَةِ، وأصلُ الإِيمانِ[٢٢٥].

٥٥٣ ـ عنه ﷺ: إنَّ العَبدَ إذا تَخَلّىٰ بِسَيِّدِهِ في جَوفِ اللَّيلِ المُظلِمِ وناجاهُ أثبَتَ اللهُ النّورَ في قَلبِهِ، فَإِذا قالَ: يا رَبِّ يا رَبِّ، ناداهُ الجَليلُ جَلَّ جَلالُهُ: لَبَّيكَ عَبدي، سَلني أُعطِكَ، وتَوَكَّل عَلَيَّ أكفِكَ. ثُمَّ يَقولُ جَلَّ جَلالُهُ لِمَلائِكَتِهِ: يا مَلائِكَتي، انظُروا إلىٰ عَبدي فَقَد تَخَلّىٰ بي في جَوفِ اللَّيلِ المُظلِمِ والبَطّالونَ لاهونَ والغافِلونَ نِيامٌ، اِشهَدوا أنّي قَد غَفَرتُ لَهُ[٢٢٦].

حدیث شریف

۵۴۶۔رسول خداؐ: جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے خدا اسے وہ علم بھی عطا کر دیتا ہے جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

۵۴۷۔رسول خداؐ: جو علم حاصل کرتا ہے اللہ اس کے اجر و ثواب کو مکمل کر دیتا ہے اور جو علم حاصل کر کے عمل بھی کرتا ہے اللہ اسے وہ بھی سکھا دیتا ہے جو وہ نہیں جانتا تھا۔

۵۴۸۔امام علیؑ: عمل سے بہتر کوئی چیز علم کو رشد و نمو نہیں عطا کرتی۔

۵۴۹۔امام سجادؑ: عمل، فہم و ادراک کا ظرف ہے۔

۵۵۰۔امام صادقؑ: جو اپنی معلومات کے مطابق عمل کرتا ہے وہ مجہولات تک پہنچ جاتا ہے۔

۶/۴

نماز

۵۵۱۔رسول خداؐ: نمازی کے لئے ملائکہ کی محبت ہدایت، ایمان اور نور معرفت ہے۔

۵۵۲۔رسول خداؐ: نماز شب خدا کی خوشنودی، ملائکہ کی محبت، انبیاء کی سیرت، نور معرفت اور ایمان کی جڑ ہے۔

۵۵۳۔رسول خداؐ: کوئی بندہ رات کی تاریکی میں جب اپنے مولا کی بارگاہ میں خلوت اختیار کرتا ہے اور راز و نیاز میں مشغول ہو جاتا ہے تو اللہ بھی اس کے دل میں (معرفت کا) نور راسخ کر دیتا ہے پس جب وہ "یارب، یارب" کہتا ہے تو خدائے عظیم آواز دیتا ہے "میرے بندے لبیک، طلب کر کہ میں عطا کروں، اور مجھ پر بھروسا کر کہ میں تیرے لئے کافی ہوں" پھر اس کے بعد اللہ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندے کی طرف تو دیکھو کس طرح اس نے رات کی تاریکی میں سب سے کنارہ کشی کر لی ہے درحالانکہ کاہل لوگ بیہودہ کاموں میں مصروف ہیں اور غافل لوگ سو رہے ہیں تم گواہ رہنا کہ میں نے اسے بخش دیا۔

٤ / ٧

الصّوم

٥٥٣ ـ رسول الله ﷺ ـ في لَيلَةِ المِعراجِ ـ: يا رَبِّ، وما ميراثُ الصَّومِ؟ قالَ: الصَّومُ يورِثُ الحِكمَةَ، والحِكمَةُ تورِثُ المَعرِفَةَ، والمَعرِفَةُ تورِثُ اليَقينَ[٦٢٧].

٤ / ٨

الزُّهد

٥٥٥ ـ رسول الله ﷺ ـ لِأَصحابِهِ ـ: هَل مِنكُم مَن يُريدُ أن يُؤتِيَهُ اللهُ عِلمًا بِغَيرِ تَعَلُّمٍ وهُدًى بِغَيرِ هِدايَةٍ؟ هَل مِنكُم مَن يُريدُ أن يُذهِبَ اللهُ عَنهُ العَمىٰ ويَجعَلَهُ بَصيرًا؟ ألا إنَّهُ مَن رَغِبَ فِي الدُّنيا وأطالَ أمَلَهُ فيها أعمَى اللهُ قَلبَهُ عَلىٰ قَدرِ ذٰلِكَ، ومَن زَهِدَ فِي الدُّنيا وقَصَّرَ أمَلَهُ فيها أعطاهُ اللهُ عِلمًا بِغَيرِ تَعَلُّمٍ، وهُدًى بِغَيرِ هِدايَةٍ[٦٢٨].

٥٥٦ ـ عنه ﷺ: إذا رَأَيتُمُ الرَّجُلَ قَد اُعطِيَ زُهدًا فِي الدُّنيا وقِلَّةَ مَنطِقٍ، فَاقتَرِبوا مِنهُ، فَإِنَّهُ يُلقِي الحِكمَةَ[٦٢٩].

٥٥٧ ـ الإمام عليّ ؑ: بِالزُّهدِ تُثمِرُ الحِكمَةُ[٦٣٠].

٥٥٨ ـ عنه ؑ: مَن زَهِدَ فِي الدُّنيا ولَم يَجزَع مِن ذُلِّها ولَم يُنافِس في عِزِّها، هَداهُ اللهُ بِغَيرِ هِدايَةٍ مِن مَخلوقٍ، وعَلَّمَهُ بِغَيرِ تَعليمٍ، وأثبَتَ الحِكمَةَ في صَدرِهِ وأجراها عَلىٰ لِسانِهِ[٦٣١].

۴/۷

روزہ

۵۵۴۔رسول خداؐ: نے شب معراج میں فرمایا: پالنے والے! روزے کے فوائد کیا ہیں؟ فرمایا: روزے سے حکمت، اور حکمت سے معرفت اور معرفت سے یقین حاصل ہوتا ہے۔

۴/۸

زہد و پارسائی

۵۵۵۔رسول خداؐ: نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ اسے بغیر تعلیم حاصل کئے ہوئے علم عطا کردے اور راہنمائی کے بغیر ہدایت سے نوازے؟ کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو یہ چاہتا ہو کہ اللہ اس سے اندھے پن کو دور کردے اور اسے بینائی عطا کردے؟ جان لو کہ: جو دنیا سے رغبت رکھتا ہے اور اس میں اپنی آرزوئیں لمبی رکھتا ہے اللہ اس کے مطابق اسکے دل کو اندھا بنا دیتا ہے اور جو دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے اور اس میں اپنی آرزوئیں کم رکھتا ہے خدا اسے بغیر سیکھے علم اور بغیر راہنمائی کے ہدایت عطا کر دیتا ہے۔

۵۵۶۔رسول خداؐ: جب تمہیں کوئی ایسا شخص نظر آئے جو دنیا سے بے رغبت اور کم سخن ہو تو اس کی قربت اختیار کرو کہ وہ حکمت دینے والا ہے۔

۵۵۷۔امام علیؑ: زہد کے ذریعہ حکمت ثمر بخش ہوتی ہے۔

۵۵۸۔امام علیؑ: جو شخص دنیا میں زہد اختیار کرتا ہے وہ دنیا کی رسوائی کا شاکی نہیں ہوتا ہے اور اس کی عزت کے حصول کے لئے تگ و دو نہیں کرتا تو اللہ اسے مخلوق میں سے کسی کی راہنمائی کے بغیر ہدایت دے دیتا ہے تعلیم کے بغیر علم سے نواز دیتا ہے اور اس کے سینے میں حکمت کو راسخ اور حکمت کا چشمہ اسکی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔

٤ / ٩

أكلُ الحَلالِ

٥٥٩ ـ رسول الله ﷺ: مَن أكَلَ مِنَ الحَلالِ صَفا قَلبُهُ ورَقَّ، ودَمَعَت عَيناهُ، ولَم يَكُن لِدَعوَتِهِ حِجابٌ[٦٣٢].

٥٦٠ ـ عنه ﷺ: مَن أكَلَ الحَلالَ أربَعينَ يَومًا، نَوَّرَ اللهُ قَلبَهُ، وأجرىٰ يَنابيعَ الحِكمَةِ مِن قَلبِهِ[٦٣٣].

٥٦١ ـ الإمام عليّ ؈: مَن أخلَصَ للهِ أربَعينَ صَباحًا، يَأكُلُ الحَلالَ، صائِمًا نَهارَهُ، قائِمًا لَيلَهُ، أجرَى اللهُ سُبحانَهُ يَنابيعَ الحِكمَةِ مِن قَلبِهِ عَلىٰ لِسانِهِ[٦٣٤].

٥٦٢ ـ عنه ؈: ضِياءُ القَلبِ مِن أكلِ الحَلالِ[٦٣٥].

۹/۴

حلال غذا

۵۵۹۔ رسول خداؐ: جو حلال غذا کھاتا ہے اس کا دل صاف و شفاف اور نرم ہو جاتا ہے اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور دعا کی قبولیت میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی۔

۵۶۰۔ رسول خداؐ: جو شخص چالیس دن حلال غذا کھائے تو خدا اس کے دل کو نورانی بنا دیتا ہے اور اس کے دل سے حکمت کے چشمے جاری کر دیتا ہے۔

۵۶۱۔ امام علیؑ: جو شخص چالیس دن اللہ کے لئے اخلاص سے کام لے حلال غذا میں استعمال کرے دنوں کو روزہ اور راتوں کو نماز میں بسر کرے تو اللہ اس کے دل سے اسکی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کر دیتا ہے۔

۵۶۲۔ امام علیؑ: ضیاء قلب حلال غذا سے پیدا ہوتی ہے۔

وضاحت

وہ روایات جن میں حلال غذا کو عبادات کی قبولیت کا سبب اور حرام غذا کے ساتھ عبادت کو ریت پر محل کھڑا کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ ان میں غور و فکر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حلال غذا ایسا سرچشمہ ہے جو سرچشمہ علم و حکمت کی تاثیر میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ غور کیجئے۔

٤ / ١٠

قِلَّةُ الأكلِ

٥٤٣ ـ رسول الله ﷺ: إذا أقَلَّ الرَّجُلُ الطُّعمَ مَلأَ جَوفَهُ نورًا[٤٣٦].

٥٤٤ ـ عنه ﷺ: نورُ الحِكمَةِ الجوعُ[٤٣٧].

٥٤٥ ـ عنه ﷺ: مَن سَرَّهُ أن يُخَلِّصَ نَفسَهُ مِن إبليسَ فَليُذِب شَحمَهُ ولَحمَهُ بِقِلَّةِ الطَّعامِ، فَإِنَّ مِن قِلَّةِ الطَّعامِ حُضورَ المَلائِكَةِ، وكَثرَةَ التَّفكيرِ فيما عِندَ اللهِ ﷻ[٤٣٨].

٥٤٦ ـ الإمام عليّ ؑ: إنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَ رَبَّهُ سُبحانَهُ لَيلَةَ المِعراجِ فَقالَ: ... يا رَبِّ ما ميراثُ الجوعِ؟ قالَ: الحِكمَةُ، وحِفظُ القَلبِ، والتَّقَرُّبُ إلَيَّ، والحُزنُ الدّائِمُ، وخِفَّةُ المُؤنَةِ بَينَ النّاسِ، وقَولُ الحَقِّ، ولا يُبالي عاشَ بِيُسرٍ أم بِعُسرٍ...

يا أحمَدُ، إنَّ العَبدَ إذا جاعَ بَطنُهُ وحَفِظَ لِسانَهُ عَلَّمتُهُ الحِكمَةَ، وإن كانَ كافِرًا تَكونُ حِكمَتُهُ حُجَّةً عَلَيهِ ووَبالًا، وإن كانَ مُؤمِنًا تَكونُ حِكمَتُهُ لَهُ نورًا وبُرهانًا وشِفاءً ورَحمَةً، فَيَعلَمُ ما لَم يَكُن يَعلَمُ ويُبصِرُ ما لَم يَكُن يُبصِرُ، فَأَوَّلُ ما اُبَصِّرُهُ عُيوبُ نَفسِهِ حَتّى يَشغَلَ بِها عَن عُيوبِ غَيرِهِ، واُبَصِّرُهُ دَقائِقَ العِلمِ حَتّى لا يَدخُلَ عَلَيهِ الشَّيطانُ[٤٣٩].

٤ / ١١

الدُّعاء

٥٤٧ ـ رسول الله ﷺ: اللّهُمَّ أرِنَا الحَقائِقَ كَما هِيَ[٤٤٠].

۴/۱۰

کم خوری

۵۶۳۔ رسول خداؐ: جب انسان اپنی خوراک کم کرتا ہے تو اس کا باطن پرنور ہو جاتا ہے۔

۵۶۴۔ رسول خداؐ: بھوک، حکمت کا نور ہے۔

۵۶۵۔ رسول خداؐ: جو شخص چاہتا ہے کہ اس کا باطن ابلیس سے خالی ہو جائے اسے چاہئے کہ کم خوراکی سے اپنی چربی اور گوشت پگھلا دے اس لئے کہ کم خوراک حضور ملائکہ کا سبب ہے اور ان چیزوں کے بارے میں زیادہ غور و فکر کا باعث ہے جو خدا کے پاس ہیں۔

۵۶۶۔ پیغمبر اسلامؐ نے شب معراج اللہ سے پوچھا..... پروردگارا! بھوک کا نتیجہ کیا ہے؟ فرمایا: حکمت، حفاظت قلب، مجھ سے قربت، دائمی حزن، لوگوں میں فارغ البالی، سخن حق اور خوشحالی و تنگدستی کی پروانہ کرنا۔

اے احمد، جب انسان کا پیٹ خالی اور زبان محفوظ رہتی ہے تو میں اسے حکمت سکھا دیتا ہوں کہ اگر وہ بندہ کافر ہے تو وہ حکمت اس کے خلاف حجت اور وبال جان بن جاتی ہے اور اگر وہ بندہ مومن ہے تو وہ حکمت اس کے لئے نور، برہان، شفا اور رحمت کا سبب بنتی ہے، پس وہ مجہولات کو جان لیتا ہے جن چیزوں کو نہیں دیکھا ہے انہیں دیکھ لیتا ہے لہذا پہلی وہ چیز جسکی بصیرت اسے عطا کرتا ہوں وہ خود اسکے عیوب ہیں تاکہ وہ دوسروں کی عیب جوئی میں مشغول نہ ہو سکے اور اسے علم کی باریکیاں عطا کرتا ہوں تاکہ اس پر شیطان کا غلبہ نہ ہونے پائے۔

۴/۱۱

دعاء

۵۶۷۔ رسول خداؐ: اے اللہ! ہمیں اشیاء کی حقیقتوں سے آگاہ کر دے۔

٥٦٨ ـ الإمام عليّ ﷺ ـ في خُطبَتِهِ يَومَ الجُمُعَةِ ـ: اللّهُمَّ اغفِر لِلمُؤمِنينَ وَالمُؤمِناتِ وَالمُسلِمينَ وَالمُسلِماتِ، اللّهُمَّ اجعَلِ التَّقوىٰ زادَهُم، وَالإِيمانَ وَالحِكمَةَ في قُلوبِهِم[٦٤١].

٥٦٩ ـ الإمام زين العابدين ﷺ ـ في دُعائِهِ ـ: وهَب لي نورًا أمشي بِهِ فِي النّاسِ، وأهتَدي بِهِ فِي الظُّلُماتِ، وأستَضيءُ بِهِ مِنَ الشَّكِّ وَالشُّبُهاتِ[٦٤٢].

٥٧٠ ـ عنه ﷺ ـ في دُعاءِ الاِستِغفارِ ـ: وكُن لي عِندَ أحسَنِ ظَنّي بِكَ يا أكرَمَ الأَكرَمينَ، وأيِّدني بِالعِصمَةِ، وأنطِق لِساني بِالحِكمَةِ[٦٤٣].

٥٧١ ـ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللهِ بنِ جَعفَرٍ الحِميَرِيّ: خَرَجَ التَّوقيعُ مِنَ النّاحِيَةِ المُقَدَّسَةِ حَرَسَهَا اللهُ تَعالىٰ: ... اللّهُمَّ إنّي أسأَلُكَ أن تُصَلِّيَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحمَتِكَ وكَلِمَةِ نورِكَ، وأن تَملَأَ قَلبي نورَ اليَقينِ ... وبَصَري نورَ الضِّياءِ، وسَمعي نورَ وَعيِ الحِكمَةِ[٦٤٤].

٥٧٢ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: اللّهُمَّ أعطِني بَصيرَةً في دينِكَ، وفَهمًا في حُكمِكَ، وفِقهًا في عِلمِكَ[٦٤٥].

٥٧٣ ـ الإمام الصادق ﷺ: رَبِّ ... أسأَلُكَ بِاسمِكَ العَظيمِ ... النّورَ عِندَ الظُّلمَةِ، وَالبَصيرَةَ عِندَ تَشَبُّهِ الفِتنَةِ[٦٤٦].

٥٧٤ ـ عنه ﷺ: أسأَلُكَ اللّهُمَّ الهُدىٰ مِنَ الضَّلالَةِ، وَالبَصيرَةَ مِنَ العَمىٰ، وَالرُّشدَ مِنَ الغَوايَةِ[٦٤٧].

٥٧٥ ـ عنه ﷺ: اللّهُمَّ ... اجعَلِ النّورَ في بَصَري، وَالبَصيرَةَ في ديني[٦٤٨].

۵۶۸۔ امام علیؑ: روز جمعہ کے ایک خطبے میں فرمایا: پروردگارا۔ مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو بخش دے بارالٰہا! ان کا زادِ راہ تقویٰ اور ان کے دلوں میں ایمان وحکمت قرار دے۔

۵۶۹۔ امام سجادؑ: نے ایک دعا میں فرمایا: مجھے ایسا نور عطا کر جس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان راستے طے کر سکوں۔ اور اس سے تاریکیوں میں ہدایت پا سکوں اور شک و شبہات کو دور کر سکوں۔

۵۷۰۔ امام سجادؑ: دعائے استغفار میں فرماتے ہیں: اے سب سے بڑے کریم تو میرے بہترین گمان کا مرکز بن جا اور عصمت کے ذریعہ میری مدد فرما اور میری زبان کو حکمت کے ذریعہ گویا فرما۔

۵۷۱۔ محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری: ناحیہ مقدسہ سے (خدا ان کی حفاظت فرمائے) یہ توقیع صادر ہوئی ہے کہ: بارالٰہا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنے نبیؐ رحمت اور کلمۂ نور حضرت محمد مصطفیٰؐ پر درود بھیج اور میرے دل کو نورِ یقین سے...... میری آنکھ کو نورِ بصیرت سے، اور میرے کان کو حکمت کے حفظ کرنے والے نور سے بھر دے۔

۵۷۲۔ امام سجادؑ: اے خدا! مجھے اپنے دین میں بصیرت اپنے حکم کا ادراک، اور اپنے علم میں غور و فکر کی صلاحیت عطا فرما۔

۵۷۳۔ امام صادقؑ: پروردگارا... میں تجھ سے تیرے عظیم اسم کے واسطے... تاریکیوں میں روشنی اور شبہ ناک فتنوں میں بصیرت کا طالب ہوں۔

۵۷۴۔ امام صادقؑ: پروردگارا! میں تجھ سے گمراہی میں ہدایت، جہالت کی تاریکیوں میں بصیرت اور کج روی میں راہنمائی کا طالب ہوں۔

۵۷۵۔ امام صادقؑ: بارالٰہا!... میری آنکھوں میں نور، اور دین میں بصیرت عطا فرما۔

وضاحت

الہام کے سرچشمے، مذکورہ موارد میں منحصر نہیں ہیں، بلکہ دوسری فصل کے چوتھے حصہ میں عنوان ''حجابات کو زائل کرنے والی چیزیں'' کے تحت جو چیزیں بیان ہونگی وہ بھی الہام کے سرچشموں میں شمار ہوتی ہیں۔ مزید وضاحت کے لئے باب ''حجاب علم وحکمت کی وضاحت'' کی طرف ملاحظہ ہو۔

چوتھا حصہ

موانع

اس حصہ کی فصلیں

پہلی فصل : حجابات علم وحکمت

دوسری فصل: حجاب زائل کرنے والے امور

الفصل الأوّل

حُجُبُ العِلمِ والحِكمَةِ

١ / ١

الهَوىٰ

الكتاب

﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴾[٣٤٩].

﴿وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ﴾[٣٥٠].

الحديث

٥٧٦ ـ رسول الله ﷺ: لا تَستَشيروا أهلَ العِشقِ فَلَيسَ لَهُم رَأيٌ، وإنَّ قُلوبَهُم مُحتَرِقَةٌ، وفِكَرَهُم مُتَواصِلَةٌ، وعُقولَهُم سالِبَةٌ[٣٥١].

٥٧٧ ـ عنه ﷺ: حُبُّكَ لِلشَّيءِ يُعمي ويُصِمُّ[٣٥٢].

پہلی فصل

حجابات علم وحکمت

۱/۱

ہوا و ہوس

قرآن مجید

﴿کیا آپ نے اس شخص کو بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش ہی کو خدا بنالیا ہے اور خدا نے اسی حالت کو دیکھ کر اسے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھ پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور خدا کے بعد کون ہدایت کر سکتا ہے کیا تم اتنا بھی غور نہیں کرتے ہو﴾

﴿اور ثمود کو بھی ہم نے ہدایت دی لیکن ان لوگوں نے گمراہی کو ہدایت کے مقابلے میں زیادہ پسند کیا﴾

حدیث شریف

۵۷۶۔ رسول خداؐ: اہل عشق سے مشورہ نہ کرو اسلئے کہ ان کے پاس رائے نہیں ہوتی ہے، ان کا دل تو یوں ہی جل رہا ہے انکی فکر کہیں اور ابھی ہوتی ہے اور عقل چھن چکی ہے۔

۵۷۷۔ رسول خداؐ: کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

۵۷۸ ـ عنه ﷺ: مَن أكَلَ طَعامًا لِلشَّهوَةِ حَرَّمَ اللّهُ عَلىٰ قَلبِهِ الحِكمَةَ[۶۵۳].

۵۷۹ ـ الإمام عليّ ﷺ: آفَةُ العَقلِ الهَوىٰ[۶۵۴].

۵۸۰ ـ عنه ﷺ: الهَوىٰ شَريكُ العَمىٰ[۶۵۵].

۵۸۱ ـ عنه ﷺ: الشَّهَواتُ مَصائِدُ الشَّيطانِ[۶۵۶].

۵۸۲ ـ عنه ﷺ: إنَّما بَدءُ وُقوعِ الفِتَنِ أهواءٌ تُتَّبَعُ ... فَهُنالِكَ يَستَولِي الشَّيطانُ عَلىٰ أولِيائِهِ، ويَنجو الَّذينَ سَبَقَت لَهُم مِنَ اللّهِ الحُسنىٰ[۶۵۷].

۵۸۳ ـ عنه ﷺ: مُجالَسَةُ أهلِ الهَوىٰ مَنساةٌ لِلإيمانِ، ومَحضَرَةٌ لِلشَّيطانِ[۶۵۸].

۵۸۴ ـ عنه ﷺ: إنَّكَ إن أطَعتَ هَواكَ أصَمَّكَ وأعماكَ، وأفسَدَ مُنقَلَبَكَ وأرداكَ[۶۵۹].

۵۸۵ ـ عنه ﷺ: مَنِ اتَّبَعَ هَواهُ، أعماهُ وأصَمَّهُ وأذَلَّهُ وأضَلَّهُ[۶۶۰].

۵۸۶ ـ عنه ﷺ: إنَّكُم إن أمَّرتُم عَلَيكُمُ الهَوىٰ، أصَمَّكُم وأعماكُم وأرداكُم[۶۶۱].

۵۸۷ ـ عنه ﷺ: اُوصيكُم بِمُجانَبَةِ الهَوىٰ، فَإِنَّ الهَوىٰ يَدعو إلَى العَمىٰ، وهُوَ الضَّلالُ فِي الآخِرَةِ والدُّنيا[۶۶۲].

۵۸۸ ـ عنه ﷺ: مَن عَشِقَ شَيئًا أعشىٰ (أعمىٰ) بَصَرَهُ وأمرَضَ قَلبَهُ، فَهُوَ يَنظُرُ بِعَينٍ غَيرِ صَحيحَةٍ، ويَسمَعُ بِأُذُنٍ غَيرِ سَميعَةٍ، قَد خَرَقَتِ الشَّهَواتُ عَقلَهُ، وأماتَتِ الدُّنيا قَلبَهُ، ووَلِهَت عَلَيها نَفسُهُ، فَهُوَ عَبدٌ لَها ولِمَن في يَدَيهِ شَيءٌ مِنها، حَيثُما زالَت زالَ إلَيها، وحَيثُما أقبَلَت أقبَلَ عَلَيها[۶۶۳].

۵۸۹ ـ عنه ﷺ: كَيفَ يَستَطيعُ الهُدىٰ مَن يَغلِبُهُ الهَوىٰ؟![۶۶۴]

۵۹۰ ـ عنه ﷺ: كَم مِن عَقلٍ أسيرٍ تَحتَ هَوىً أميرٍ[۶۶۵].

۵۷۸۔ رسول خداؐ: جو شخص خواہشات کیلئے کھانا کھاتا ہے خدا حکمت کو اس کے دل کے لئے حرام کر دیتا ہے۔

۵۷۹۔ امام علیؑ: عقل کی آفت ہوا و ہوس ہے۔

۵۸۰۔ امام علیؑ: خواہشات، اندھا بنا دیتی ہے۔

۵۸۱۔ امام علیؑ: خواہشات، شیطان کی شکارگاہ ہیں۔

۵۸۲۔ امام علیؑ: خواہشات کی پیروی سے فتنہ و فساد کا آغاز ہو جاتا ہے اور اس وقت شیطان اپنے چاہنے والوں پر مسلط ہو جاتا ہے اور لطف الٰہی جسکے شامل حال ہوتا ہے وہ نجات پا جاتا ہے۔

۵۸۳۔ امام علیؑ: خواہش پرستوں کی ہمنشینی ایمان سے غافل اور شیطان کے چنگل میں ڈال دیتی ہے۔

۵۸۴۔ امام علیؑ: اگر تم نے ہوا و ہوس کی اطاعت کر لی تو وہ تمہیں اندھا اور بہرا کر دے گی اور پھر تمہارا انجام برا ہوگا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

۵۸۵۔ امام علیؑ: جس نے خواہشات کی پیروی کی وہ اندھا، ذلیل اور گمراہ ہو گیا۔

۵۸۶۔ امام علیؑ: اگر تم نے اپنا امیر ہوا و ہوس کو بنا لیا تو وہ تمہیں بہرا اندھا اور ہلاک کر کے چھوڑے گی۔

۵۸۷۔ امام علیؑ: میں تمہیں ہوا و ہوس سے بچنے کی وصیت کرتا ہوں کہ ہوا و ہوس گمراہی کی دعوت دیتی ہے اور یہی دنیا و آخرت کی گمراہی ہے۔

۵۸۸۔ امام علیؑ: جو شخص کسی شی کا عاشق ہو جاتا ہے وہ شی اسے اندھا بنا دیتی ہے اور اس کے دل کو بیمار کر دیتی ہے وہ دیکھتا بھی ہے تو غلط آنکھوں سے اور سنتا بھی ہے تو نہ سننے والے کانوں سے، شہوتوں نے اس کی عقل کو پارہ پارہ کر دیا ہے اور دنیا نے اس کے دل کو مردہ بنا دیا ہے اسے اسی سے والہانہ لگاؤ پیدا ہو گیا ہے اور وہ اسی کا بندہ ہو گیا ہے اور اسکا غلام بن گیا ہے جن کے ہاتھوں میں تھوڑی سی بھی دنیا ہے کہ جس طرف وہ جھکتی ہے یہ بھی جھک جاتا ہے اور جدھر وہ مڑتی ہے یہ بھی مڑ جاتا ہے۔

۵۸۹۔ امام علیؑ: وہ شخص کیسے ہدایت یافتہ ہو سکتا ہے جس پر اس کے خواہشات نے غلبہ کر لیا ہے۔

۵۹۰۔ امام علیؑ: کتنی عقلیں بادشاہ کی ہوا و ہوس کے تحت اسیر ہیں۔

۵۹۱ ـ عنه ﷺ: أشعِر قَلبَكَ التَّقوىٰ وخالِفِ الهَوىٰ، تَغلِبِ الشَّيطانَ[۶۶۶].

۵۹۲ ـ عنه ﷺ: لا تَجتَمِعُ الشَّهوَةُ والحِكمَةُ[۶۶۷].

۵۹۳ ـ عنه ﷺ: لا تَسكُنُ الحِكمَةُ قَلبًا مَعَ شَهوَةٍ[۶۶۸].

۵۹۴ ـ عنه ﷺ: حَرامٌ علىٰ كُلِّ عَقلٍ مَغلولٍ بِالشَّهوَةِ أن يَنتَفِعَ بِالحِكمَةِ[۶۶۹].

۵۹۵ ـ الإمام الكاظم ﷺ: أوحَى اللهُ تَعالىٰ إلىٰ داوُدَ ﷺ: يا داوُدُ، حَذِّر وأنذِر أصحابَكَ عَن حُبِّ الشَّهَواتِ، فَإِنَّ المُعَلَّقَةَ قُلوبُهُم بِشَهَواتِ الدُّنيا قُلوبُهُم مَحجوبَةٌ عَنّي[۶۷۰].

۲ / ۱
حُبُّ الدُّنيا

۵۹۶ ـ رسول الله ﷺ: ما لي أرىٰ حُبَّ الدُّنيا قَد غَلَبَ علىٰ كَثيرٍ مِنَ النّاسِ، حَتّىٰ كَأَنَّ المَوتَ في هٰذِهِ الدُّنيا علىٰ غَيرِهِم كُتِبَ، وكَأَنَّ الحَقَّ في هٰذِهِ الدُّنيا علىٰ غَيرِهِم وَجَبَ، وحَتّىٰ كَأَن لَم يَسمَعوا ويَرَوا مِن خَبَرِ الأَمواتِ قَبلَهُم؟! سَبيلُهُم سَبيلُ قَومٍ سَفرٍ عَمّا قَليلٍ إلَيهِم راجِعونَ، بُيوتُهُم أجداثُهُم ويَأكُلونَ تُراثَهُم، فَيَظُنّونَ أنَّهُم مُخَلَّدونَ بَعدَهُم. هَيهاتَ هَيهاتَ [أ]ما يَتَّعِظُ آخِرُهُم بِأَوَّلِهِم؟! لَقَد جَهِلوا ونَسوا كُلَّ واعِظٍ في كِتابِ اللهِ، وأمِنوا شَرَّ كُلِّ عاقِبَةِ سوءٍ، ولَم يَخافوا نُزولَ فادِحَةٍ[۶۷۱] وبَوائِقَ حادِثَةٍ[۶۷۲].

۵۹۷ ـ الإمام عليّ ﷺ: اِرفُضِ الدُّنيا، فَإِنَّ حُبَّ الدُّنيا يُعمي ويُصِمُّ ويُبكِمُ ويُذِلُّ الرِّقابَ[۶۷۳].

۵۹۱۔ امام علیؑ: تقویٰ و پرہیزگاری کو دل کا شعار قرار دو اور خواہشات کی مخالفت کرو تاکہ شیطان پر غلبہ حاصل کرلو۔

۵۹۲۔ امام علیؑ: حکمت اور شہوت ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتی ہیں۔

۵۹۳۔ امام علیؑ: حکمت شہوت کے ساتھ ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔

۵۹۴۔ امام علیؑ: شہوت سے مغلوب عقل کیلئے حکمت نفع بخش نہیں ہو سکتی۔

۵۹۵۔ امام کاظمؑ: اللہ نے حضرت داؤدؑ پر وحی کی کہ: داؤد اپنے چاہنے والوں کو خواہشات کی محبت سے ذرا ڈراؤ دھمکاؤ اس لئے کہ دنیا کی شہوتوں سے وابستہ قلوب میری (معرفت) سے محروم ہیں۔

۲/۱

حُب دنیا

۵۹۶۔ رسول خداؐ: میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کی محبت لوگوں پر اس طرح غالب آچکی ہے کہ جیسے موت دنیا میں کسی اور کیلئے لکھی گئی ہے۔ اور جیسے حق کی رعایت دوسروں پر واجب کی گئی ہے۔ گویا ان لوگوں نے اپنے سے پہلے لوگوں کی خبر مرگ نہ دیکھی ہے اور نہ سنی ہے۔ ان کا حال مسافروں کا سا ہے جو بہت جلد پلٹ جائیں گے، جہاں ان کا گھر ان کی قبر ہوگا اور لوگ انکی میراث کو کھا جائیں گے تو کیا یہ گمان کرتے ہیں کہ ان مسافروں کے بعد یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ افسوس صد افسوس آخر آنے والے گذشتہ لوگوں سے کیوں عبرت نہیں حاصل کرتے۔ بیشک ان لوگوں نے بڑی نادانی کی ہے اور کتاب خدا میں وعظ و نصیحت کرنے والی آیات کو بھول گئے ہیں اور برے انجام کے شر سے خود کو محفوظ سمجھ بیٹھے ہیں اور یہ ارضی و سماوی حوادث سے نہیں ڈرتے ہیں۔

۵۹۷۔ امام علیؑ: دنیا کو چھوڑ دو کہ دنیا کی محبت اندھا بہرا اور گونگا بنا دیتی ہے اور سربلند افراد کو بھی ذلیل و رسوا کر دیتی ہے۔

٥٩٨ ـ عنه ؏: مَن غَلَبَتِ الدُّنيا عَلَيهِ عَمِيَ عَمّا بَينَ يَدَيهِ[٦٧٤].

٥٩٩ ـ عنه ؏: مَن قَصَّرَ نَظَرَهُ عَلىٰ أبناءِ الدُّنيا عَمِيَ عَن سَبيلِ الهُدىٰ[٦٧٥].

٦٠٠ ـ عنه ؏: مَن راقَهُ زِبرِجُ الدُّنيا أعقَبَ ناظِرَيهِ كَمَهًا[٦٧٦][٦٧٧].

٦٠١ ـ عنه ؏: لِحُبِّ الدُّنيا صَمَّتِ الأَسماعُ عَن سَماعِ الحِكمَةِ، وعَمِيَتِ القُلوبُ عَن نورِ البَصيرَةِ[٦٧٨].

٦٠٢ ـ عنه ؏: حُبُّ الدُّنيا يُفسِدُ العَقلَ، ويُهِمُّ القَلبَ عَن سَماعِ الحِكمَةِ، ويوجِبُ أليمَ العِقابِ[٦٧٩].

٦٠٣ ـ عنه ؏: إنَّ مَن غَرَّتهُ الدُّنيا بِمُحالِ الآمالِ وخَدَعَتهُ بِزورِ الأَماني، أورَثَتهُ كَمَهًا وألبَسَتهُ عَمًى، وقَطَعَتهُ عَنِ الاُخرىٰ، وأورَدَتهُ مَوارِدَ الرَّدىٰ[٦٨٠].

٦٠٤ ـ عنه ؏: سَبَبُ فَسادِ العَقلِ حُبُّ الدُّنيا[٦٨١].

٦٠٥ ـ عنه ؏: زَخارِفُ الدُّنيا تُفسِدُ العُقولَ الضَّعيفَةَ[٦٨٢].

٦٠٦ ـ عنه ؏: اُهرُبوا مِنَ الدُّنيا واصرِفوا قُلوبَكُم عَنها؛ فَإِنَّها سِجنُ المُؤمِنِ، حَظُّهُ مِنها قَليلٌ، وعَقلُهُ بِها عَليلٌ، وناظِرُهُ فيها كَليلٌ[٦٨٣][٦٨٤].

٦٠٧ ـ عنه ؏: الدُّنيا مَصرَعُ العُقولِ[٦٨٥].

٦٠٨ ـ عنه ؏ ـ في صِفَةِ أهلِ الدُّنيا ـ: نَعَمٌ مُعَقَّلَةٌ، واُخرىٰ مُهمَلَةٌ، قَد أضَلَّت عُقولَها، ورَكِبَت مَجهولَها[٦٨٦].

۵۹۸۔امام علیؑ: جس شخص پر دنیا غالب آجاتی ہے وہ اپنے اطراف کی چیزوں کو نہیں دیکھ پاتا۔

۵۹۹۔امام علیؑ: جس شخص نے اپنی توجہ اہل دنیا پر مرکوز کر لی ہے وہ راہ ہدایت سے بھٹک گیا ہے۔

۶۰۰۔امام علیؑ: جس کو دنیا کی آرائش بھا گئی ہے اس نے اپنی آنکھوں کے پھوڑنے کا سامان کر لیا ہے۔

۶۰۱۔امام علیؑ: محبت دنیا کے باعث، حکمت آمیز کلمات سننے سے کان بہرے اور دل، نور بصیرت حاصل کرنے سے اندھے ہو گئے۔

۶۰۲۔امام علیؑ: دنیا کی محبت عقل کو برباد، دل کو حکمت کی باتیں سننے سے باز رکھتی ہے اور دردناک عذاب کا باعث ہوتی ہے۔

۶۰۳۔امام علیؑ: جو شخص دنیا کی ناممکن امیدوں اور جھوٹی آرزوؤں کے دھوکے میں آگیا دنیا اس کی آنکھوں کو تیرہ و تار اور کان کو بہرا بنا دیتی ہے اور اسے آخرت سے علیحدہ کر کے ہلاکت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔

۶۰۴۔امام علیؑ: محبت دنیا، عقل کی تباہی کا باعث ہے۔

۶۰۵۔امام علیؑ: دنیا کی چمک دمک، ضعیف عقلوں کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

۶۰۶۔امام علیؑ: دنیا سے گریز کرو اور اپنے دلوں کو اس کی طرف سے موڑ لو کہ وہ مومن کا قید خانہ ہے اس میں مومن کا حصہ تھوڑا ہے اور اس کی عقل (امر دنیا میں غور و فکر کرنے سے) بیمار ہے۔ اور اس کی بینائی اس میں کمزور ہے۔

۶۰۷۔امام علیؑ: دنیا، عقلوں کے زیر ہونے کی جگہ ہے۔

۶۰۸۔امام علیؑ: اہل دنیا کی توصیف میں فرماتے ہیں: اہل دنیا کچھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور کچھ آزاد ہیں انہوں نے اپنی عقلوں کو گم کر دیا ہے اور اپنے کاموں میں حیران و پریشان ہیں۔

۳/۱
الذّنب

الكتاب

﴿كَلّا بَل رانَ عَلىٰ قُلوبِهِم ما كانوا يَكسِبونَ﴾[٦٨٧].

﴿إنّ اللهَ لا يَهدي مَن هُوَ كاذِبٌ كَفّارٌ﴾[٦٨٨].

الحديث

٦٠٩ ـ رسول الله ﷺ ـ في تَفسيرِ قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿كَلّا بَل رانَ عَلىٰ قُلوبِهِم ما كانوا يَكسِبونَ﴾ ـ: الذَّنبُ عَلَى الذَّنبِ حَتّىٰ يَسوَدَّ القَلبُ[٦٨٩].

٦١٠ ـ عنه ﷺ: إنَّ المُؤمِنَ إذا أذنَبَ كانَت نُكتَةٌ سَوداءُ في قَلبِهِ، فَإِن تابَ ونَزَعَ واستَغفَرَ صُقِلَ قَلبُهُ، فَإِن زادَ زادَت، فَذٰلِكَ الرّانُ الَّذي ذَكَرَهُ اللهُ في كِتابِهِ ﴿كَلّا بَل رانَ عَلىٰ قُلوبِهِم ما كانوا يَكسِبونَ﴾[٦٩٠].

٦١١ ـ عنه ﷺ: إنَّ العَبدَ لَيُذنِبُ الذَّنبَ فَيَنسىٰ بِهِ العِلمَ الَّذي كانَ قَد عَلِمَهُ[٦٩١].

٦١٢ ـ عنه ﷺ: وَجَدتُ الخَطيئَةَ سَواداً فِي القَلبِ، وشَيناً فِي الوَجهِ، ووَهناً فِي العَمَلِ[٦٩٢].

٦١٣ ـ الإمام الباقر ﷺ: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: أربَعٌ يُمِتنَ القَلبَ: الذَّنبُ عَلَى الذَّنبِ، وكَثرَةُ مُناقَشَةِ النِّساءِ ـ يَعني مُحادَثَتَهُنَّ ـ ومُماراةُ الأَحمَقِ تَقولُ ويَقولُ ولا يَرجِعُ إلىٰ خَيرٍ (أبَداً)، ومُجالَسَةُ المَوتىٰ، فَقيلَ لَهُ: يا رَسولَ اللهِ، ومَا المَوتىٰ؟ قالَ: كُلُّ غَنِيٍّ مُترَفٍ[٦٩٣].

۳/۱

گناہ

قرآن مجید

﴿نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ لگ گیا ہے﴾

﴿بیشک اللہ جھوٹے بڑے ناشکرے شخص کی ہدایت نہیں کرتا ہے﴾

حدیث شریف

۶۰۹۔ رسول خداؐ: نے قول خدا (نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ لگ گیا ہے) کی تفسیر میں فرمایا: پے در پے گناہ کرنا یہاں تک کہ دل سیاہ ہو جائے۔

۶۱۰۔ رسول خداؐ: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے بس اگر توبہ و استغفار کر لے تو دل صاف و شفاف ہو جاتا ہے اور اگر مزید گناہ کرے تو سیاہی زیادہ ہوتی رہتی ہے اور یہ وہی زنگ ہے جس کا تذکرہ اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ (نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کا زنگ لگ گیا ہے۔)

۶۱۱۔ رسول خداؐ: بندہ جب گناہ کرتا ہے تو جو علم اس سے پہلے اس کے پاس تھا اسے بھلا بیٹھتا ہے۔

۶۱۲۔ رسول خداؐ: میں خطا کو دل کی سیاہی، چہرے کا عیب اور عمل کی سستی سمجھتا ہوں۔

۶۱۳۔ امام باقرؑ: جناب رسول خداؐ کا ارشاد ہے: چار چیزیں دل کو مردہ بنا دیتی ہیں: گناہ پر گناہ، عورتوں سے زیادہ گفتگو، احمقوں سے مناظرہ جو کبھی حق بات کو تسلیم نہیں کرتے اور مردوں کی ہمنشینی پوچھا گیا یا رسول اللہؐ یہ مردے کون لوگ ہیں؟ فرمایا: خوشحال کی زندگی بسر کرنے والا مالدار۔

٦١٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: لا أحسَبُ أحَدَكُم يَنسىٰ شَيئًا مِن أمرِ دينِهِ إلّا لِخَطيئَةٍ أخطَأَها[٢٩٤].

٦١٥ ـ عنه ﷺ: النِّفاقُ يَبدأُ نُقطَةً سَوداءَ فِي القَلبِ، كُلَّما ازدادَ النِّفاقُ ازدادَت سَوادًا حَتّىٰ يَسوَدَّ القَلبُ كُلُّهُ، والَّذي نَفسي بِيَدِهِ، لَو شَقَقتُم عَن قَلبِ مُؤمِنٍ لَوَجَدتُموهُ أبيَضَ، ولَو شَقَقتُم عَن قَلبِ مُنافِقٍ لَوَجَدتُموهُ أسوَدَ[٢٩٥].

٦١٦ ـ عنه ﷺ: نَكَدُ[٢٩٦] العِلمِ الكَذِبُ، ونَكَدُ الجِدِّ اللَّعِبُ[٢٩٧].

٦١٧ ـ عنه ﷺ: لا وَجَعَ أوجَعُ لِلقُلوبِ مِنَ الذُّنوبِ[٢٩٨].

٦١٨ ـ الإمام الباقر ﷺ: ما مِن شَيءٍ أفسَدَ لِلقَلبِ مِن خَطيئَةٍ[٢٩٩].

١ / ٤

أمراضُ القَلبِ

الكتاب

﴿ثُمَّ قَسَت قُلوبُكُم مِن بَعدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالحِجارَةِ أو أشَدُّ قَسوَةً﴾[٣٠٠].

﴿فَإِنَّها لا تَعمَى الأبصارُ ولٰكِن تَعمَى القُلوبُ الَّتي فِي الصُّدورِ﴾[٣٠١].

﴿أفَلا يَتَدَبَّرونَ القُرآنَ أم عَلىٰ قُلوبٍ أقفالُها﴾[٣٠٢].

الحديث

٦١٩ ـ رسول الله ﷺ: الطّابَعُ مُعَلَّقَةٌ بِقائِمَةٍ مِن قَوائِمِ العَرشِ، فَإِذَا انتُهِكَتِ الحُرمَةُ

۶۱۴ ۔ امام علیؑ: میں نہیں سمجھتا کہ کوئی تم میں سے دین کی کوئی بات بھول جاتا ہو مگر یہ کہ کوئی نہ کوئی گناہ ضرور کیا ہے۔

۶۱۵ ۔ امام علیؑ: نفاق، دل میں ایک سیاہ نقطہ سے شروع ہوتا ہے پھر جس قدر نفاق میں اضافہ ہوتا ہے سیاہی بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مومن کے دل کو شگافتہ کرو گے تو اسے سفید پاؤ گے اور اگر منافق کے دل کو چاک کرو گے تو اسے سیاہ پاؤ گے۔

۶۱۶ ۔ امام علیؑ: علم کا زوال جھوٹ ہے اور جانفشانی کا زوال کھیل کود ہے۔

۶۱۷ ۔ امام علیؑ: دلوں کے لئے گناہوں سے بڑھ کر دردناک کوئی بیماری نہیں ہے۔

۶۱۸ ۔ امام علیؑ: گناہ سے بڑھکر کوئی شی دل کو تباہ کرنے والی نہیں ہے۔

۴/۱

دل کے امراض

قرآن مجید

﴿پھر تمہارے دل سخت ہو گئے جیسے پتھر یا اس سے بھی کچھ زیادہ سخت﴾

﴿در حقیقت آنکھیں اندھی نہیں ہوتی ہیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں کے اندر پائے جاتے ہیں﴾

﴿پس کیا وہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں﴾

حدیث شریف

۶۱۹ ۔ رسول خداؐ: طابع (دلوں پر مہر لگانے والا) عرش اعظم کے ایک ستون سے معلق ہے پس جب کوئی بے حرمتی یا کوئی خطا سرزد اور کوئی بدعت رائج ہوتی ہے یا اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے تو اللہ طابع کو بھیج دیتا ہے جو

وأُجرِبَتِ عَلَى الخَطايا وعُصِيَ الرَّبُّ ، بَعَثَ اللهُ الطّابَعَ فَيَطبَعُ عَلىٰ قَلبِهِ ، فَلا يَعقِلُ بَعدَ ذٰلِكَ[۳۰۳].

۶۲۰ـ عنه ﷺ: أعمَى العَمَى الضَّلالَةُ بَعدَ الهُدىٰ ، وخَيرُ الأعمالِ ما نَفَعَ ، وخَيرُ الهُدىٰ ما اتُّبِعَ ، وشَرُّ العَمىٰ عَمَى القَلبِ[۳۰۴].

۶۲۱ـ الإمام عليّ ؑ: الحِكمَةُ لا تَحِلُّ قَلبَ المُنافِقِ إلّا وهِيَ عَلَى ارتِحالٍ[۳۰۵].

۶۲۲ـ عنه ؑ ـ في خُطبَةٍ لَهُ ـ: ولَو فَكَّروا في عَظيمِ القُدرَةِ وجَسيمِ النِّعمَةِ لَرَجَعوا إلَى الطَّريقِ ، وخافوا عَذابَ الحَريقِ ، ولٰكِنَّ القُلوبَ عَليلَةٌ ، والبَصائِرَ مَدخولَةٌ[۳۰۶].

۶۲۳ـ الإمام الحسين ؑ ـ مُخاطِبًا جَيشَ عُمَرَ بنِ سَعدٍ بَعدَ أنِ استَنصَتَهُم فَلَم يُنصِتوا ـ: وَيلَكُم ما عَلَيكُم أن تُنصِتوا إلَيَّ فَتَسمَعوا قَولي ، وإنَّما أدعوكُم إلىٰ سَبيلِ الرَّشادِ... وكُلُّكُم عاصٍ لِأَمري غَيرُ مُستَمِعٍ قَولي ؛ فَقَد مُلِئَت بُطونُكُم مِنَ الحَرامِ وطُبِعَ عَلىٰ قُلوبِكُم[۳۰۷].

۶۲۴ـ الإمام الباقر ؑ: ما ضُرِبَ عَبدٌ بِعُقوبَةٍ أعظَمَ مِن قَسوَةِ القَلبِ[۳۰۸].

۶۲۵ـ عنه ؑ ـ في قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿وَمَن كانَ في هٰذِهِ أعمىٰ فَهُوَ فِي الآخِرَةِ أعمىٰ﴾ ـ: مَن لَم يَدُلَّهُ خَلقُ السَّماواتِ والأَرضِ واختِلافُ اللَّيلِ والنَّهارِ ودَوَرانُ الفَلَكِ بِالشَّمسِ والقَمَرِ والآياتُ العَجيباتُ عَلىٰ أنَّ وَراءَ ذٰلِكَ أمرًا هُوَ أعظَمُ مِنها ، فَهُوَ فِي الآخِرَةِ أعمىٰ ؛ فَهُوَ عَمّا لَم يُعايِن أعمىٰ وأضَلُّ سَبيلًا[۳۰۹].

۶۲۶ـ الإمام الرِّضا ؑ ـ في قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿وَمَن كانَ في هٰذِهِ أعمىٰ...﴾ ـ: يَعني أعمىٰ عَنِ الحَقائِقِ المَوجودَةِ[۳۱۰].

۶۲۷ـ الإمام الهادي ؑ: الحِكمَةُ لا تَنجَعُ[۳۱۱] فِي الطِّباعِ الفاسِدَةِ[۳۱۲].

آ کر دلوں پر مہر لگا دیتا ہے کہ پھر اس کے بعد درک کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔

۶۳۰۔ رسول خداؐ: سب سے بڑا اندھا پن، ہدایت کے بعد گمراہی ہے اور بہترین عمل وہ ہے جو نفع بخش ہے اور بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اقتدا کی جائے اور سب سے بڑا اندھا پن دل کا اندھا ہو جانا ہے۔

۶۳۱۔ امام علیؑ: حکمت منافق کے دل میں راسخ نہیں ہوتی مگر یہ کہ ادھر آئی ادھر گئی۔

۶۳۲۔ امام علیؑ: ایک خطبہ میں ہے کہ: اگر یہ لوگ اس کی عظیم قدرت اور وسیع نعمت میں غور وفکر کرتے تو راستہ کی طرف پلٹ آتے اور جہنم کے عذاب سے خوفزدہ ہو جاتے لیکن مشکل یہ ہے کہ انکے دل مریض اور ان کی آنکھیں کمزور ہیں۔

۶۳۳۔ امام حسینؑ: (اسوقت جبکہ آپ لشکر عمر سعد کو خاموش کرانا چاہتے تھے لیکن وہ خاموش نہیں ہو رہا تھا تو اسکے لشکر کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا وائے ہو تم پر کیا بات ہے کہ تم خاموش نہیں ہوتے کہ میری بات سنو میں تمہیں راہ ہدایت کی دعوت دے رہا ہوں اور تم سب میرے حکم کی نافرمانی کر رہے ہو بیشک تمہارے شکم حرام غذاؤں سے بھرے ہوئے ہیں اور تمہارے دلوں پر مہر لگ چکی ہے۔

۶۳۴۔ امام باقرؑ: کوئی بندہ، سنگدلی سے بدتر عذاب میں مبتلا نہیں کیا گیا ہے۔

۶۳۵۔ امام باقرؑ: نے ارشاد پروردگار (اور جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا) کے بارے میں فرمایا: جسکی راہنمائی زمین وآسمانوں کی خلقت، گردش لیل ونہار شمس وقمر کے ساتھ افلاک کی حرکت اور تعجب خیز نشانیاں، اس بات کی طرف نہ کرسکیں کہ ان کے ماوراء ایک اور عظیم الشان طاقت ہے، ایسا شخص آخرت میں اندھا ہوگا اور یقیناً اس نے جن چیزوں کا مشاہدہ نہیں کیا ہے ان کے متعلق اوزیادہ اندھا اور گمراہ ہے۔

۶۳۶۔ امام رضاؑ: نے اللہ کے اس قول (اور جو اس دنیا میں اندھا ہے...) کے بارے میں ارشاد فرمایا: یعنی وہ دنیا میں موجودہ حقائق سے اندھا ہے۔

۶۳۷۔ امام ہادیؑ: فاسد طبیعتوں میں حکمت کی کوئی بات فائدہ نہیں دیتی ہے۔

۵ / ۱
الظُّلم

الكتاب

﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذينَ آمَنوا بِالقَولِ الثّابِتِ فِي الحَياةِ الدُّنيا وفِي الآخِرَةِ ويُضِلُّ اللهُ الظّالِمينَ ويَفعَلُ اللهُ ما يَشاءُ﴾[٢١٣].

﴿ثُمَّ بَعَثنا مِن بَعدِهِ رُسُلًا إلىٰ قَومِهِم فَجاؤوهُم بِالبَيِّناتِ فَما كانوا لِيُؤمِنوا بِما كَذَّبوا بِهِ مِن قَبلُ كَذٰلِكَ نَطبَعُ عَلىٰ قُلوبِ المُعتَدينَ﴾[٢١٤].

﴿إنَّ اللهَ لا يَهدِي القَومَ الظّالِمينَ﴾[٢١٥].

الحديث

۶۲۸ ـ رسول الله ﷺ: إيّاكُم والظُّلمَ فَإِنَّهُ يُخَرِّبُ قُلوبَكُم[٢١٦].

۶ / ۱
الكُفر

الكتاب

﴿إنَّ اللهَ لا يَهدِي القَومَ الكافِرينَ﴾[٢١٧].

﴿كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللهُ الكافِرينَ﴾[٢١٨].

﴿كَذٰلِكَ يَطبَعُ اللهُ عَلىٰ قُلوبِ الكافِرينَ﴾[٢١٩].

الحديث

۶۲۹ ـ إبراهيمُ بنُ أبي مَحمودٍ: سَأَلتُ أبَا الحَسَنِ الرِّضا ﷺ ... عَن قَولِ اللهِ ﷻ: ﴿خَتَمَ اللهُ عَلىٰ قُلوبِهِم وعَلىٰ سَمعِهِم﴾[٢٢٠]، قالَ: الخَتمُ هُوَ الطَّبعُ عَلىٰ قُلوبِ الكُفّارِ

۱/۵ ظلم وستم

قرآن مجید

﴿اللہ صاحبان ایمان کو قول ثابت کے ذریعہ دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالمین کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور وہ جو بھی چاہتا ہے انجام دیتا ہے۔﴾

﴿پھر اسکے بعد ہم نے مختلف رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے اور وہ ان کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں لیکر آئے لیکن وہ لوگ پہلے کے انکار کرنے کی بنا پر ان کی تصدیق نہ کر سکے اور ہم اسی طرح ظالموں کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں﴾

﴿بیشک اللہ ظالم گروہوں کی ہدایت نہیں کرسکتا﴾

حدیث شریف

۶۲۸۔رسول خداؐ: ظلم سے اجتناب کرو کہ ظلم تمہارے دلوں کو ویران کر دیتا ہے۔

۱/۶ کفر

قرآن مجید

﴿بیشک اللہ ظالموں کی ہدایت نہیں کرتا ہے﴾ ﴿اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ کر دیتا ہے﴾

﴿اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے﴾

حدیث شریف

۶۲۹۔ابراہیم ابن ابی محمود: کا بیان ہے کہ میں نے امام رضاؑ سے آیت شریفہ (اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگا دی ہے) کے متعلق سوال کیا تو امامؑ نے فرمایا "ختم" سے مراد وہ مہر ہے جو کفار کے کفر کے باعث سزا

عُقوبَةٌ (لَهُم) عَلىٰ كُفرِهِم، كَما قالَ ﷻ: ﴿بَل طَبَعَ اللهُ عَلَيها بِكُفرِهِم فَلا يُؤمِنونَ إلّا قَليلًا﴾[٧٢١][٧٢٢].

١ / ٧

الفِسق

الكتاب

﴿إنَّ اللهَ لا يَهدِي القَومَ الفاسِقينَ﴾[٧٢٣].

﴿وإذ قالَ موسىٰ لِقَومِهِ يا قَومِ لِمَ تُؤذونَني وقَد تَعلَمونَ أنّي رَسولُ اللهِ إلَيكُم فَلَمّا زاغوا أزاغَ اللهُ قُلوبَهُم واللهُ لا يَهدِي القَومَ الفاسِقينَ﴾[٧٢٤].

﴿ولَقَد أنزَلنا إلَيكَ آياتٍ بَيِّناتٍ وما يَكفُرُ بِها إلّا الفاسِقونَ﴾[٧٢٥].

﴿هَل أُنَبِّئُكُم عَلىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّياطينُ ∗ تَنَزَّلُ عَلىٰ كُلِّ أفّاكٍ أثيمٍ﴾[٧٢٦].

١ / ٨

الإسراف

الكتاب

﴿إنَّ اللهَ لا يَهدي مَن هُوَ مُسرِفٌ كَذّابٌ﴾[٧٢٧].

﴿كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللهُ مَن هُوَ مُسرِفٌ مُرتابٌ﴾[٧٢٨].

١ / ٩

الغَفلَة

الكتاب

﴿ولَقَد ذَرَأنا لِجَهَنَّمَ كَثيرًا مِنَ الجِنِّ والإنسِ لَهُم قُلوبٌ لا يَفقَهونَ بِها ولَهُم أعيُنٌ

کے طور پر ان کے دلوں پر لگادی جاتی ہے جیسا کہ خدا کا ارشاد ہے (بلکہ ان کے کفر کے باعث اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے کہ وہ اب ایمان نہیں لا سکتے مگر بہت تھوڑے لوگ)

۱/۷ فسق و فجور

قرآن مجید

﴿بیشک اللہ فاسق لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا ہے﴾ ﴿اور اس وقت کو یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے قوم والو! تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو جبکہ تمہیں علم ہے کہ میں اللہ کا رسول بنا کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں پس جب انہوں نے کج روی اختیار کرلی تو خدا نے بھی ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ فاسق لوگوں کی ہدایت نہیں کیا کرتا ہے۔﴾ ﴿اور یقیناً ہم نے آپ کی جانب روشن آیات نازل کی ہیں اور ان کا انکار کوئی نہیں کریگا مگر وہ لوگ جو فاسق ہیں﴾ ﴿کیا میں تمہیں خبر دوں کہ شیاطین کن لوگوں پر اترتے ہیں ہر گنہگار اور تہمت لگانے والے پر اترتے ہیں﴾

۱/۸ فضول خرچی

قرآن مجید

﴿بیشک اللہ فضول خرچی کرنے والے جھوٹے کی ہدایت نہیں کرتا ہے﴾ ﴿اسی طرح اللہ اس شخص کو گمراہ کردیتا ہے جو فضول خرچی کرنے والا اور شک و تردید کرنے والا ہے﴾

۱/۹ غفلت

قرآن مجید

﴿اور یقیناً ہم نے انسانوں اور جنات کی ایک کثیر تعداد کو گویا جہنم کے لئے پیدا کیا ہے کہ ان

لا يُبصِرونَ بِها ولَهُم آذانٌ لا يَسمَعونَ بِها أُولئِكَ كَالأَنعامِ بَل هُم أَضَلُّ أُولئِكَ هُمُ الغافِلونَ﴾[۷۲۹].

﴿لَقَد كُنتَ في غَفلَةٍ مِن هذا فَكَشَفنا عَنكَ غِطاءَكَ فَبَصَرُكَ اليَومَ حَديدٌ﴾[۷۳۰].

الحديث

۶۳۰ ـ رسول الله ﷺ ـ في بَيانِ عَلامَةِ الغافِلِ ـ: أمّا عَلامَةُ الغافِلِ فَأَربَعَةٌ: العَمى، والسَّهوُ، واللَّهوُ، والنِّسيانُ[۷۳۱].

۶۳۱ ـ الإمام عليّ ؑ: إحذَروا الغَفلَةَ فَإِنَّها مِن فَسادِ الحِسِّ[۷۳۲].

۶۳۲ ـ عنه ؑ: مَن غَفَلَ جَهِلَ[۷۳۳].

۶۳۳ ـ عنه ؑ: دَوامُ الغَفلَةِ يُعمِي البَصيرَةَ[۷۳۴].

۶۳۴ ـ عنه ؑ: الغَفلَةُ ضَلالَةٌ[۷۳۵].

۶۳۵ ـ عنه ؑ: الغَفلَةُ ضَلالُ النُّفوسِ[۷۳۶].

۶۳۶ ـ عنه ؑ: مَن غَلَبَت عَلَيهِ الغَفلَةُ ماتَ قَلبُهُ[۷۳۷].

۶۳۷ ـ عنه ؑ: كَفى بِالغَفلَةِ ضَلالاً[۷۳۸].

۶۳۸ ـ عنه ؑ: الفِكرَةُ تورِثُ نورًا، والغَفلَةُ ظُلمَةٌ[۷۳۹].

۱۰ / ۱

الأَمَل

الكتاب

﴿ذَرهُم يَأكُلوا ويَتَمَتَّعوا ويُلهِهِمُ الأَمَلُ فَسَوفَ يَعلَمونَ﴾[۷۴۰].

کے پاس دل ہیں مگر سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں اور کان ہیں مگر سنتے نہیں ہیں یہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ اور یہی لوگ اصل میں غافل ہیں ﴾ ﴿ یقیناً تم اس کی طرف سے غفلت میں تھے تو ہم نے تمہارے پردوں کو اٹھا دیا ہے اور اب تمہاری نگاہ بہت تیز ہوگئی ہے ﴾

حدیث شریف

۶۳۰۔رسول خداؐ: نے غافل کی پہچان بیان کرتے ہوئے فرمایا: غافل کی چار علامتیں ہیں اندھاپن، سہو، لہو ولعب، فراموشی۔

۶۳۱۔امام علیؑ: غفلت سے بچو کہ وہ حس کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

۶۳۲۔امام علیؑ: جس نے غفلت برتی وہ جاہل رہا۔

۶۳۳۔امام علیؑ: ہمیشہ غافل رہنے سے بصیرت چلی جاتی ہے۔

۶۳۴۔امام علیؑ: غفلت گمراہی ہے۔

۶۳۵۔امام علیؑ: غفلت نفوس کی گمراہی ہے۔

۶۳۶۔امام علیؑ: جس پر غفلت غالب آجاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۶۳۷۔امام علیؑ: گمراہی کے لئے غفلت کافی ہے۔

۶۳۸۔امام علیؑ: غور و فکر روشنی عطا کرتی ہے اور غفلت تاریکی۔

۱/۱۰ آرزو

قرآن مجید

﴿ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو کھائیں پئیں اور مزے اڑائیں اور امیدیں انہیں غفلت میں ڈالے رہیں عنقریب انہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا ﴾

الحديث

۶۲۹ـ رسول الله ﷺ: مَن يَرغَبُ فِي الدُّنيا فَطالَ فيها أمَلُهُ أعمَى اللهُ قَلبَهُ عَلىٰ قَدرِ رَغبَتِهِ فيها[۶۴۱].

۶۳۰ـ الإمام عليّ ؑ: إعلَموا أنَّ الأمَلَ يُسهِي العَقلَ ويُنسِي الذِّكرَ[۶۴۲].

۶۳۱ـ عنه ؑ: إعلَموا عِبادَ اللهِ أنَّ الأمَلَ يُذهِبُ العَقلَ، ويُكذِبُ الوَعدَ، ويَحُثُّ عَلَى الغَفلَةِ[۶۴۳].

۶۳۲ـ عنه ؑ: ما عَقَلَ مَن أطالَ أمَلَهُ[۶۴۴].

۶۳۳ـ عنه ؑ: الأماني تُعمي أعيُنَ البَصائِرِ[۶۴۵].

۶۳۴ـ الإمام الكاظم ؑ: مَن سَلَّطَ ثَلاثًا عَلىٰ ثَلاثٍ فَكَأَنَّما أعانَ عَلىٰ هَدمِ عَقلِهِ: مَن أظلَمَ نورَ تَفَكُّرِهِ بِطولِ أمَلِهِ، ومَحا طَرائِفَ حِكمَتِهِ بِفُضولِ كَلامِهِ، وأطفَأَ نورَ عِبرَتِهِ بِشَهَواتِ نَفسِهِ، فَكَأَنَّما أعانَ هَواهُ عَلىٰ هَدمِ عَقلِهِ، ومَن هَدَمَ عَقلَهُ أفسَدَ عَلَيهِ دينَهُ ودُنياهُ[۶۴۶].

۱/۱۱

الكِبر

الكتاب

﴿كَذٰلِكَ يَطبَعُ اللهُ عَلىٰ كُلِّ قَلبِ مُتَكَبِّرٍ جَبّارٍ﴾[۶۴۷].

الحديث

۶۳۵ـ الإمام الكاظم ؑ: إنَّ الزَّرعَ يَنبُتُ فِي السَّهلِ ولا يَنبُتُ فِي الصَّفا، فَكَذٰلِكَ

حدیث شریف

۶۳۹۔رسول خداؐ: جو شخص دنیا کی طرف راغب ہے اور دنیا میں لمبی لمبی آرزوئیں رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو اسکی رغبت کے مطابق اندھا کر دیتا ہے۔

۶۴۰۔امام علیؑ: یاد رکھو کہ آرزو عقل کو غافل کر دیتی ہے اور خدا کی یاد بھلا دیتی ہے۔

۶۴۱۔امام علیؑ: اے اللہ کے بندو! یاد رکھو کہ آرزو عقل کو زائل کر دیتی ہے وعدہ اور سچائی کو جھوٹ میں تبدیل کر دیتی ہے اور غفلت پر آمادہ کر دیتی ہے۔

۶۴۲۔امام علیؑ: جو اپنی آرزوؤں کو دراز کرتا ہے وہ عقل سے کام نہیں لیتا ہے۔

۶۴۳۔امام علیؑ: آرزوئیں چشم بصیرت کو اندھا کر دیتی ہیں۔

۶۴۴۔امام کاظمؑ: جس شخص نے تین چیزوں کو تین چیزوں پر مسلط کر دیا گویا اس نے اپنے ہی ہاتھوں اپنی عقل کو پامال کر ڈالا اور جو شخص اپنے غور و فکر کی نورانیت کو لمبی امیدوں کے ذریعہ تاریک بنالے اور اپنی حکمت کی خوبیوں کو فضول باتوں سے زائل کر دے اور نور عبرت کو اپنی خواہشات کی تیز آندھیوں سے بجھا دے تو گویا اس نے اپنی عقل کو پامال کرنے کے لئے خواہشات نفسانی کا سہارا لیا ہے۔اور جس نے اپنی عقل کو پامال کر دیا اس نے اپنی دنیا اور دین کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔

۱/۱۱
غرور

قرآن مجید

﴿اسی طرح اللہ ہر جبار اور متکبر کے دل پر مہر لگا دیتا ہے﴾

حدیث شریف

۶۴۵۔امام کاظمؑ: بیشک زراعت نرم و ہموار زمین میں کی جاتی ہے نہ کہ بنجر زمین میں اسی طرح حکمت

الحِكمَةُ تَعمُرُ في قَلبِ المُتَواضِعِ ولا تَعمُرُ في قَلبِ المُتَكَبِّرِ الجَبّارِ[۷۴۸].

۶۴۶ ـ الإمام عليّ ﷺ: شَرُّ آفاتِ العَقلِ الكِبرُ[۷۴۹].

۶۴۷ ـ الإمام الباقر ﷺ: ما دَخَلَ قَلبَ امرِئٍ شَيءٌ مِنَ الكِبرِ إلّا نَقَصَ مِن عَقلِهِ مِثلَ ما دَخَلَهُ مِن ذٰلِكَ، قَلَّ ذٰلِكَ أو كَثُرَ[۷۵۰].

۶۴۸ ـ الإمام عليّ ﷺ: الكِبرُ مَصيدَةُ إبليسَ العُظمىٰ[۷۵۱].

۶۴۹ ـ عنه ﷺ: اللهَ اللهَ في عاجِلِ البَغيِ، وآجِلِ وَخامَةِ الظُّلمِ، وسوءِ عاقِبَةِ الكِبرِ، فَإِنَّها مَصيدَةُ إبليسَ العُظمىٰ، ومَكيدَتُهُ الكُبرىٰ[۷۵۲].

۱ / ۱۲

العُجب

۶۵۰ ـ الإمام عليّ ﷺ: العُجبُ يُفسِدُ العَقلَ[۷۵۳].

۶۵۱ ـ عنه ﷺ: آفَةُ اللُّبِّ العُجبُ[۷۵۴].

۶۵۲ ـ عنه ﷺ: إنَّ الإِعجابَ ضِدُّ الصَّوابِ وآفَةُ الأَلبابِ[۷۵۵].

۶۵۳ ـ عنه ﷺ: عُجبُ المَرءِ بِنَفسِهِ أحَدُ حُسّادِ عَقلِهِ[۷۵۶].

۶۵۴ ـ عنه ﷺ ـ في كِتابِهِ لِلأَشتَرِ النَّخَعِيِّ ـ: إيّاكَ والإِعجابَ بِنَفسِكَ، والثِّقَةَ بِما يُعجِبُكَ مِنها، وحُبَّ الإِطراءِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مِن أوثَقِ فُرَصِ الشَّيطانِ في نَفسِهِ، لِيَمحَقَ ما يَكونُ مِن إحسانِ المُحسِنينَ[۷۵۷].

۶۵۵ ـ الإمام الصادق ﷺ: مَن أعجَبَ بِنَفسِهِ هَلَكَ، ومَن أعجَبَ بِرَأيِهِ هَلَكَ، وإنَّ عيسَى بنَ مَريَمَ ﷺ قالَ: داوَيتُ المَرضىٰ فَشَفَيتُهُم بِإِذنِ اللهِ، وأبرَأتُ الأَكمَهَ

متواضع و منکسر شخص کے دل میں رشد پاتی ہے نہ کہ سرکش و متکبر کے دل میں۔

۶۴۶۔امام علیؑ: عقل کے لئے بدترین آفت غرور ہے۔

۶۴۷۔امام باقرؑ: کسی بھی شخص کے دل میں غرور داخل نہیں ہوتا مگر یہ کہ اسی مقدار میں اسکی عقل ناقص ہو جاتی ہے۔ اسکی قدر چاہے کم ہو یا زیادہ۔

۶۴۸۔امام علیؑ: غرور شیطان کا سب سے بڑا جال ہے۔

۶۴۹۔امام علیؑ: خدا کے واسطے دنیا میں سرکشی اور آخرت میں ظلم و ستم کی بدترین سزا اور تکبر کے برے انجام سے ڈرو! کیونکہ یہ سب شیطان کے خطرناک جال اور اسکی سب سے بڑی فریب کاری ہے۔

۱۲/۱

خود پسندی

۶۵۰۔امام علیؑ: خود پسندی عقل کو تباہ کر دیتی ہے۔

۶۵۱۔امام علیؑ: عقل کی آفت خود پسندی ہے۔

۶۵۲۔امام علیؑ: خود پسندی صواب (سچائی) کی ضد اور عقلوں کی آفت ہے۔

۶۵۳۔امام علیؑ: انسان کی خود پسندی عقل کے حاسدوں میں سے ایک ہے۔

۶۵۴۔امام علیؑ: نے مالک اشترؓ کے نام خط میں تحریر فرمایا: دیکھو! اپنے نفس کو خود پسندی سے محفوظ رکھنا اپنی پسند پر اعتماد نہ کرنا اور زیادہ تعریف کا شوق بھی پیدا نہ کرنا اس لئے کہ یہ سب باتیں شیطان کو موقع فراہم کرنے کے بہترین وسائل ہیں جنکے ذریعہ وہ نیکوکاروں کے اعمال کو ضائع و برباد کر دیا کرتا ہے۔

۶۵۵۔امام صادقؑ: جو اپنے آپ سے خوش ہوا وہ ہلاک ہو گیا اور جو اپنی رائے پر خوش ہوا وہ بھی ہلاک ہو گیا حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا: میں نے مریضوں کا علاج کیا پھر خدا کے اذن سے انہیں شفا عطا کی مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو بحکم خدا شفا بخشی مردوں کو باذن پروردگار زندہ کیا اور احمق کا علاج کرنا چاہا لیکن اس کی اصلاح نہیں کر سکا سوال کیا گیا: اے روح اللہ! یا احمق کون ہے؟ آپ نے فرمائی: جو اپنی رائے اور اپنے آپ

والأبرَصَ بِإذنِ اللهِ، وعالَجتُ المَوتىٰ فَأَحيَيتُهُم بِإذنِ اللهِ، وعالَجتُ الأحمَقَ فَلَم أقدِر علىٰ إصلاحِهِ! فَقيلَ: يا روحَ اللهِ، ومَا الأحمَقُ؟ قالَ: المُعجَبُ بِرَأيِهِ ونَفسِهِ، الَّذي يَرَى الفَضلَ كُلَّهُ لَهُ لا عَلَيهِ، ويوجِبُ الحَقَّ كُلَّهُ لِنَفسِهِ ولا يوجِبُ عَلَيها حَقًّا، فَذاكَ الأحمَقُ الَّذي لا حيلَةَ في مُداواتِهِ[٦٠٨].

٦٥٦ ـ الإمام عليّ ﷺ: العُجبُ هَلاكٌ، والصَّبرُ مِلاكٌ[٦٠٩].

١ / ١٣

الغُرور

٦٥٧ ـ الإمام عليّ ﷺ: فَسادُ العَقلِ الاِغتِرارُ بِالخُدَعِ[٦١٠].

٦٥٨ ـ عنه ﷺ: لا يُلفَى العاقِلُ مَغرورًا[٦١١].

٦٥٩ ـ عنه ﷺ: غُرورُ الشَّيطانِ يُسَوِّلُ ويُطمِعُ[٦١٢].

٦٦٠ ـ عنه ﷺ: اِتَّقُوا اللهَ عِبادَ اللهِ، تَقِيَّةَ ذي لُبٍّ شَغَلَ التَّفَكُّرُ قَلبَهُ... ولَم تَفتِلهُ فاتِلاتُ الغُرورِ[٦١٣].

٦٦١ ـ عنه ﷺ: ثُمَّ أسكَنَ سُبحانَهُ آدَمَ دارًا أرغَدَ فيها عَيشَهُ، وآمَنَ فيها مَحَلَّتَهُ، وحَذَّرَهُ إبليسَ وعَداوَتَهُ، فَاغتَرَّهُ عَدُوُّهُ نَفاسَةً عَلَيهِ بِدارِ المُقامِ، ومُرافَقَةِ الأبرارِ، فَباعَ اليَقينَ بِشَكِّهِ[٦١٤].

١ / ١٤

الطَّمَع

٦٦٢ ـ عيسى ﷺ: إنَّهُ لَيسَ عَلىٰ كُلِّ حالٍ يَصلُحُ العَسَلُ فِي الزِّقاقِ، وكَذٰلِكَ القُلوبُ

سے خوش ہوتا ہے جو ساری فضیلتوں کو اپنے فائدہ میں سمجھتا ہے نقصان میں نہیں اور سارے حقوق اپنے لئے تصور کرتا ہے اور اپنے اوپر کسی کا حق نہیں سمجھتا یہ وہی احمق ہے جس کے علاج کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

۶۵۶۔امام علیؑ: خود پسندی باعث ہلاکت اور صبر و تحمل ہر کام کا معیار ہے۔

۱/۱۳

فریب

۶۵۷۔امام علیؑ: عقل کی تباہی فریب کاری کے چنگل میں آجاتا ہے۔

۶۵۸۔امام علیؑ: عقلمند کبھی دھوکا نہیں کھاتا۔

۶۵۹۔امام علیؑ: شیطان کا فریب زینت اور لالچ دلاتا ہے۔

۶۶۰۔امام علیؑ: اللہ کے بندو! عقلمند کی طرح اللہ سے ڈرو کہ جس کے دل کو غور و فکر نے مشغول کر رکھا ہے ......جسے فریب کاروں کا فریب راستہ سے نہیں ہٹا سکا ہے۔

۶۶۱۔امام علیؑ: اس کے بعد پروردگار عالم نے آدمؑ کو ایک ایسے گھر میں ساکن کر دیا جہاں زندگی کی خوشحالی کے تمام اسباب مہیا تھے اور جگہ محفوظ و پر امن تھی پھر انہیں ابلیس اور اس کی دشمنی سے بھی باخبر کر دیا لیکن دشمن نے ان کے جنت میں قیام پذیر ہونے اور نیک بندوں کی رفاقت کے حسد میں انہیں دھوکا دیا اور آدمؑ نے بھی اپنے یقین کو شک کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔

۱/۱۴

لالچ

۶۶۲۔حضرت عیسیٰؑ: مشک میں شہد ہمیشہ صحیح و سالم نہیں رہتا اسی طرح دل میں حکمت ہمیشہ آباد نہیں ہوتی ہے۔ مشک جب تک پارہ یا بدبودار اور بوسیدہ نہیں ہو جاتی اس وقت تک شہد کے لئے ظرف قرار پاتی ہے اسی

لَيسَ عَلىٰ كُلِّ حالٍ تَعمُرُ الحِكمَةُ فيها، إنَّ الزِّقَّ ما لَم يَنخَرِق أو يَقحَل[٣٦٥] أو يَتفَل[٣٦٦] فَسَوفَ يَكونُ لِلعَسَلِ وِعاءً، وكَذٰلِكَ القُلوبُ ما لَم تَخرِقها الشَّهَواتُ، ويُدَنِّسها الطَّمَعُ ويُقسِها النَّعيمُ فَسَوفَ تَكونُ أوعِيَةً لِلحِكمَةِ[٣٦٧].

۶۶۳ ـ رسول الله ﷺ: الطَّمَعُ يُذهِبُ الحِكمَةَ مِن قُلوبِ العُلَماءِ[٣٦٨].

۶۶۴ ـ الإمام عليّ ﷺ: أكثَرُ مَصارِعِ العُقولِ تَحتَ بُروقِ المَطامِعِ[٣٦٩].

۶۶۵ ـ الإمام الكاظم ﷺ ـ مِن وَصِيَّتِهِ لِهِشامِ بنِ الحَكَمِ ـ: يا هِشامُ، إيّاكَ والطَّمَعَ، وعَلَيكَ بِاليَأسِ مِمّا في أيدِي النّاسِ. وأمِتِ الطَّمَعَ مِنَ المَخلوقينَ، فَإِنَّ الطَّمَعَ مِفتاحٌ لِلذُّلِّ، واختِلاسُ العَقلِ، واختِلاقُ المُروّاتِ، وتَدنيسُ العِرضِ، والذَّهابُ بِالعِلمِ[٣٧٠].

۱۵/۱

الغَضَب

۶۶۶ ـ الإمام عليّ ﷺ: الحِدَّةُ ضَربٌ مِنَ الجُنونِ لِأَنَّ صاحِبَها يَندَمُ، فَإِن لَم يَندَم فَجُنونُهُ مُستَحكِمٌ[٣٧١].

۶۶۷ ـ عنه ﷺ: الغَضَبُ يُفسِدُ الألبابَ، ويُبعِدُ مِنَ الصَّوابِ[٣٧٢].

۶۶۸ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: قَليلُ الغَضَبِ كَثيرٌ في أذَى النَّفسِ والعَقلِ، والضَّجَرُ مُضَيِّقٌ لِلصَّدرِ، مُضعِفٌ لِقُوَى العَقلِ[٣٧٣].

۶۶۹ ـ عنه ﷺ: لا يَنبَغي أن يُعَدَّ عاقِلًا مَن يَغلِبُهُ الغَضَبُ والشَّهوَةُ[٣٧٤].

۶۷۰ ـ عنه ﷺ: غَيرُ مُنتَفِعٍ بِالحِكمَةِ عَقلٌ مَعلولٌ بِالغَضَبِ والشَّهوَةِ[٣٧٥].

طرح دل جب تک خواہشات نفسانی سے شگاف یا لالچ سے آلودہ اور نعمتوں کی فراوانی سے سخت نہیں ہو جاتے اس وقت تک حکمت کے لئے ظرف قرار پاتے ہیں۔

۶۶۳۔رسول خداؐ: لالچ علماء کے دلوں سے حکمت کو زائل کر دیتا ہے۔

۶۶۴۔امام علیؑ: اکثر و بیشتر عقلیں لالچ کی رنگینیوں کی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں۔

۶۶۵۔امام کاظمؑ: ہشام بن حکم سے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے ہشام لالچ سے بچو اور جو چیزیں لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں اس سے ناامید ہو جاؤ مخلوقات سے لالچ کا خاتمہ کرو اس لئے کہ لالچ ذلتوں کی کنجی اور عقل و مروت کی پامالی کا سبب، عزت و آبرو کی تباہی اور علم کے خاتمہ کا باعث ہے۔

۱ / ۱۵

غصہ

۶۶۶۔امام علیؑ: غصہ جنون کی ایک قسم ہے اس لئے کہ غصہ کرنے والا شخص پشیمان ہوتا ہے اور اگر پشیمان نہ ہو تو اس کا جنون مسلم ہو جاتا ہے۔

۶۶۷۔امام علیؑ: غصہ عقلوں کو تباہ اور راہ راست سے دور کر دیتا ہے۔

۶۶۸۔امام علیؑ: سے منسوب بیان: عقل اور روح کی اذیت کے لئے تھوڑا سا غصہ ہی بہت ہے اور بے چینی سینہ کو تنگ اور قوت عقل کو کمزور کر دیتی ہے۔

۶۶۹۔امام علیؑ: جس شخص پر غصہ اور شہوت غالب ہو جاتی ہے اسے عقلمند شمار کرنا مناسب نہیں ہے۔

۶۷۰۔جو عقل اور شہوت کی بیماری میں مبتلا ہے وہ حکمت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

۶۷۱ ـ الإمام الباقر ﷺ: لَمّا دَعا نوحٌ ﷺ رَبَّهُ ﷺ عَلىٰ قَومِهِ أتاهُ إبليسُ لَعَنَهُ اللهُ، فَقالَ: يا نوحُ... اُذكُرني في ثَلاثَةِ مَواطِنَ، فَإِنّي أقرَبُ ما أكونُ إلَى العَبدِ إذا كانَ في إحداهُنَّ: اُذكُرني إذا غَضِبتَ، واذكُرني إذا حَكَمتَ بَينَ اثنَينِ، واذكُرني إذا كُنتَ مَعَ امرَأَةٍ خالِيًا لَيسَ مَعَكُما أحَدٌ[۷۷۶].

۶۷۲ ـ الإمام الصادق ﷺ: الغَضَبُ مَمحَقَةٌ لِقَلبِ الحَكيمِ. وقالَ: مَن لَم يَملِك غَضَبَهُ لَم يَملِك عَقلَهُ[۷۷۷].

۱ / ۱۶

اللَّهو

۶۷۳ ـ رسول الله ﷺ: إيّاكَ وكَثرَةَ الضَّحِكِ؛ فَإِنَّهُ يُميتُ القَلبَ[۷۷۸].

۶۷۴ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن كَثُرَ لَهوُهُ قَلَّ عَقلُهُ[۷۷۹].

۶۷۵ ـ عنه ﷺ: لَم يَعقِل مَن وَلِهَ بِاللَّعِبِ، واستُهتِرَ بِاللَّهوِ والطَّرَبِ[۷۸۰].

۶۷۶ ـ عنه ﷺ: لا يَثوبُ[۷۸۱] العَقلُ مَعَ اللَّعِبِ[۷۸۲].

۶۷۷ ـ عنه ﷺ: مَن كَثُرَ ضِحكُهُ ماتَ قَلبُهُ[۷۸۳].

۱ / ۱۷

الاِستِبداد

۶۷۸ ـ الإمام عليّ ﷺ: المُستَبِدُّ مُتَهَوِّرٌ فِي الخَطَأِ والغَلَطِ[۷۸۴].

۶۷۹ ـ عنه ﷺ: الاِستِبدادُ بِرَأيِكَ يُزِلُّكَ ويُهَوِّرُكَ فِي المَهاوي[۷۸۵].

۶۸۰ ـ عنه ﷺ: اِتَّهِموا عُقولَكُم فَإِنَّهُ مِنَ الثِّقَةِ بِها يَكونُ الخَطاءُ[۷۸۶].

۶۷۱۔امام باقرؑ: جب حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کے واسطے بارگاہ خداوندی میں بددعا کی تو ان کے پاس ابلیس آیا اور کہا: اے نوحؑ تین مقامات پر میری یاد سے غافل نہ ہونا اس لئے کہ ان تینوں مقامات پر میں بندوں سے بہت قریب رہتا ہوں۔

۱۔جب غضبناک ہو جاؤ

۲۔جب دو شخص کے درمیان فیصلہ سناؤ

۳۔جب کسی نامحرم عورت کے ہمراہ تنہائی میں رہو اور وہاں تم دونوں کے علاوہ کوئی اور نہ ہو۔

۶۷۲۔امام صادقؑ: غصہ حکیم شخص کے دل کو تباہ کر دیتا ہے پھر آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے غصہ پر قابو نہیں رکھتا عقل اس کے اختیار میں نہیں ہے۔

۱/۱۶ لہوولعب

۶۷۳۔رسول خداؐ: زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو کہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

۶۷۴۔امام علیؑ: جو زیادہ لہوولعب کا شکار ہوتا ہے اس کی عقل کم ہو جاتی ہے۔

۶۷۵۔امام علیؑ: جو کھیل کود کا شیفتہ اور لہوولعب اور غناء کا شیدائی ہے وہ عقلمند نہیں ہے۔

۶۷۶۔امام علیؑ عقل کھیل کود کی طرف رجحان کے بعد واپس نہیں آتی۔

۶۷۷۔امام علیؑ: جس کی ہنسی بڑھ جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۱/۱۷

خودرائے

۶۷۸۔امام علیؑ: خودرائے خطاو اشتباہ میں ڈوبا ہوا ہے۔

۶۷۹۔امام علیؑ: تمہاری خودسری تمہیں راہ راست سے بہکا دے گی اور تمہیں ہلاکتوں میں ڈال دے گی۔

۶۸۰۔امام علیؑ: اپنی عقلوں سے بے خبر نہ رہو کیونکہ اس پر اعتماد ہی سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں۔

۶۸۱ـ عنه ﷺ: مَنِ استَغنىٰ بِعَقلِهِ ضَلَّ[۷۸۷].

۶۸۲ـ عنه ﷺ: مَنِ استَغنىٰ بِعَقلِهِ زَلَّ[۷۸۸].

۶۸۳ـ الإمام الصادق ﷺ: المُستَبِدُّ بِرَأيِهِ مَوقوفٌ عَلىٰ مَداحِضِ الزَّلَلِ[۷۸۹].

۱۸/۱

التَّعَصُّب

الكتاب

﴿إذ جَعَلَ الَّذينَ كَفَروا في قُلوبِهِمُ الحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الجاهِلِيَّةِ﴾[۷۹۰].

﴿وإذا قيلَ لَهُم تَعالَوا إلىٰ ما أنزَلَ اللهُ وإلَى الرَّسولِ قالوا حَسبُنا ما وَجَدنا عَلَيهِ آباءَنا أوَلَو كانَ آباؤُهُم لا يَعلَمونَ شَيئًا ولا يَهتَدونَ﴾[۷۹۱].

الحديث

۶۸۴ـ رسول الله ﷺ: مَن كانَ في قَلبِهِ حَبَّةٌ مِن خَردَلٍ مِن عَصَبِيَّةٍ بَعَثَهُ اللهُ يَومَ القِيامَةِ مَعَ أعرابِ الجاهِلِيَّةِ[۷۹۲].

۶۸۵ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن كانَ غَرَضَهُ الباطِلَ لَم يُدرِكِ الحَقَّ ولَو كانَ أشهَرَ مِنَ الشَّمسِ[۷۹۳].

۱۹/۱

المِراء

۶۸۶ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن كَثُرَ مِراؤُهُ بِالباطِلِ دامَ عَماهُ عَنِ الحَقِّ[۷۹۴].

۶۸۷ـ عنه ﷺ: مَن كَثُرَ مِراؤُهُ لَم يَأمَنِ الغَلَطَ[۷۹۵].

۶۸۱۔ امام علیؑ: جو اپنی عقل پر اعتماد کر کے خود کو دوسروں سے بے نیاز سمجھتا ہے وہ گمراہ ہے۔

۶۸۲۔ امام علیؑ: جس نے اپنی عقل پر اعتماد کر کے خود کو دوسروں سے بے نیاز سمجھا وہ لغزشوں کا شکار ہوا۔

۶۸۳۔ امام صادقؑ: خود سر لغزشوں کے دہانے پر کھڑا ہے۔

۱/۱۸ تعصب

قرآن مجید

﴿یہ اس وقت کی بات ہے جب کفار نے اپنے دلوں میں زمانہ جاہلیت جیسی ضد قرار دے لی تھی﴾ ﴿اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے نازل کئے ہوئے احکام اور اس کے رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباواجداد کو پایا ہے چاہے ان کے آباواجداد نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ کسی طرح کی ہدایت رکھتے ہوں﴾

حدیث شریف

۶۸۴۔ رسول خداؐ: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تعصب ہے خدا اسے بروز قیامت زمانہ جاہلیت کے بدوؤں کے ساتھ محشور کرے گا۔

۶۸۵۔ امام علیؑ: جس کا مقصد باطل پرستی ہو وہ حق کو کبھی نہیں پا سکتا چاہے سورج سے زیادہ شہرت یافتہ ہی کیوں نہ ہو۔

۱/۱۹

مجادلہ

۶۸۶۔ امام علیؑ: جو باطل کے بارے میں زیادہ مجادلہ کرتا ہے اسکا اندھاپن دائمی ہو جاتا ہے

۶۸۷۔ امام علیؑ: جسکا مجادلہ بڑھ جاتا ہے وہ اشتباہ سے محفوظ نہیں ہوتا۔

۶۸۸ ـ عنه ﷺ: إيّاكُم والجِدالَ فَإِنَّهُ يورِثُ الشَّكَّ[٧٩٦].

۶۸۹ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: كَثرَةُ الجِدالِ تورِثُ الشَّكَّ[٧٩٧].

۶۹۰ ـ عنه ﷺ: الشَّكُّ عَلىٰ أربَعِ شُعَبٍ: ... التَّماري[٧٩٨].

۲۰/۱

شُربُ الخَمرِ

۶۹۱ ـ الإمام عليّ ﷺ: فَرَضَ اللهُ... تَركَ شُربِ الخَمرِ تَحصيناً لِلعَقلِ[٧٩٩].

۶۹۲ ـ الإمام الرضا ﷺ: حَرَّمَ اللهُ الخَمرَ لِما فيها مِنَ الفَسادِ، ومِن تَغييرِها عُقولَ شارِبيها، وحَملِها إيّاهُم عَلىٰ إنكارِ اللهِ ﷻ، والفِريَةِ عَلَيهِ وعَلىٰ رُسُلِهِ، وسائِرِ ما يَكونُ مِنهُم مِنَ الفَسادِ والقَتلِ[٨٠٠].

۲۱/۱

كَثرَةُ الأَكلِ

۶۹۳ ـ رسول الله ﷺ: لا تَشبَعوا فَيَطفَأَ نورُ المَعرِفَةِ مِن قُلوبِكُم[٨٠١].

۶۹۴ ـ الإمام عليّ ﷺ: البِطنَةُ تَمنَعُ الفِطنَةَ[٨٠٢].

۶۹۵ ـ رسول الله ﷺ: البُعدُ مِنَ اللهِ ـ الَّذي قُوِيَ بِهِ عَلَى المَعاصِي ـ الشِّبَعُ، فَلا تُشبِعوا بُطونَكُم فَيَطفَأَ نورُ الحِكمَةِ مِن صُدورِكُم[٨٠٣].

۶۹۶ ـ عنه ﷺ: القَلبُ يَمُجُّ[٨٠٤] الحِكمَةَ عِندَ امتِلاءِ البَطنِ[٨٠٥].

۶۹۷ ـ عنه ﷺ: لا تَدخُلُ الحِكمَةُ جَوفاً مُلِئَ طَعاماً[٨٠٦].

۶۹۸ ـ الإمام عليّ ﷺ: التُّخَمَةُ تُفسِدُ الحِكمَةَ[٨٠٧].

۶۸۸۔امام علیؑ: مجادلہ سے پرہیز کرو کیونکہ وہ شک کا باعث ہے۔

۶۸۹۔امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے: مجادلہ کی کثرت باعث شک ہے۔

۶۹۰۔امام علیؑ: شک کے چار شعبے ہیں... جن میں سے ایک مجادلہ بھی ہے۔

۱/۲۰

شراب خوری

۶۹۱۔امام علیؑ: خدا نے عقل کی حفاظت کے لئے شراب نہ پینے کو واجب کیا ہے۔

۶۹۲۔امام رضاؑ: شراب کے نقصانات جیسے تباہکاری، شراب خواروں کی عقلوں کی نابودی، خدا کا انکار اور خدا اور رسول پر بہتان کی طرف میلان اور فتنہ و فساد اور قتل ایسے دیگر مضرات کے سبب خدا نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔

۱/۲۱

شکم سیری

۶۹۳۔رسول خداؐ: شکم سیر ہو کر نہ کھاؤ کہ تمہارے دلوں کی معرفت کا چراغ خاموش ہو جائے۔

۶۹۴۔امام علیؑ: پرخوری ذہانت و ہوشیاری کیلئے مانع ہے۔

۶۹۵۔رسول خداؐ: شکم سیری، اللہ سے دوری کا باعث ہے جو کہ گناہوں کو تقویت پہنچاتی ہے لہذا اپنے شکم کو پرخوری سے بچائے رکھو ورنہ تمہارے دل میں نور حکمت کا چراغ گل ہو جائیگا۔

۶۹۶۔رسول خداؐ: پرخوری کے وقت دل سے حکمت نکل جاتی ہے۔

۶۹۷۔رسول خداؐ: غذاؤں سے بھرے پیٹ میں حکمت داخل نہیں ہوتی۔

۶۹۸۔امام علیؑ: شکم سیری حکمت کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔

۶۹۹ ـ عنه ﷺ: البِطنَةُ تَحجُبُ الفِطنَةَ[۸۰۸].

۷۰۰ ـ عنه ﷺ: إذا مُلِئَ البَطنُ مِنَ المُباحِ عَمِيَ القَلبُ عَنِ الصَّلاحِ[۸۰۹].

۷۰۱ ـ عنه ﷺ: لا فِطنَةَ مَعَ بِطنَةٍ[۸۱۰].

۷۰۲ ـ عنه ﷺ: لا تَجتَمِعُ الفِطنَةُ والبِطنَةُ[۸۱۱].

۷۰۳ ـ عنه ﷺ: مَن زادَ شِبَعُهُ كَظَّتهُ البِطنَةُ، مَن كَظَّتهُ البِطنَةُ حَجَبَتهُ عَنِ الفِطنَةِ[۸۱۲].

۷۰۴ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: مَن شَبِعَ عوقِبَ فِي الحالِ ثَلاثَ عُقوباتٍ: يُلقَى الغِطاءُ عَلىٰ قَلبِهِ، والنُّعاسُ عَلىٰ عَينِهِ، والكَسَلُ عَلىٰ بَدَنِهِ[۸۱۳].

۲۲ / ۱

النَّوادِر

۷۰۵ ـ رسول الله ﷺ: آفَةُ العِلمِ النِّسيانُ، وإضاعَتُهُ أن تُحَدِّثَ بِهِ غَيرَ أهلِهِ[۸۱۴].

۷۰۶ ـ عنه ﷺ: آفَةُ العِلمِ الخُيَلاءُ[۸۱۵][۸۱۶].

۷۰۷ ـ الإمام عليّ ﷺ: آفَةُ العِلمِ تَركُ العَمَلِ بِهِ[۸۱۷].

۷۰۸ ـ عنه ﷺ: لا يُؤتَىٰ[۸۱۸] العِلمُ إلّا مِن سوءِ فَهمِ السّامِعِ[۸۱۹].

۷۰۹ ـ عنه ﷺ: ما أفادَ العِلمَ مَن لَم يَعلَم، ولا نَفَعَ الحِلمَ مَن لَم يَحلُم[۸۲۰].

۷۱۰ ـ عنه ﷺ: لا يُدرَكُ العِلمُ بِراحَةِ الجِسمِ[۸۲۱].

۷۱۱ ـ عنه ﷺ: رَأسُ العِلمِ الرِّفقُ، وآفَتُهُ الخُرقُ[۸۲۲][۸۲۳].

۷۱۲ ـ الإمام الصادق ﷺ: مَن رَقَّ وَجهُهُ رَقَّ عِلمُهُ[۸۲۴].

۶۹۹۔امام علیؑ: پرخوری ذہانت پر پردہ ڈال دیتی ہے۔

۷۰۰۔امام علیؑ: جب پیٹ (حتی) حلال غذاؤں سے بھرا ہوتا ہے تو بھی دل صلاح و نیکی سے اندھا ہو جاتا ہے۔

۷۰۱۔امام علیؑ: پرخوری کے ساتھ ذہانت نہیں آسکتی۔

۷۰۲۔امام علیؑ: عقلمندی شکم سیری کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی۔

۷۰۳۔امام علیؑ: جو زیادہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے اس پر شکم سیری کا غلبہ ہو جاتا ہے اور جس پر شکم سیری غالب آجاتی ہے وہ ذہانت و ہوشیاری سے محروم ہو جاتا ہے۔

۷۰۴۔امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ: جو شکم سیر ہو کر کھاتا ہے اسے فوراً تین قسم کی سزا بھگتنا پڑتی ہے دل پر پردہ، آنکھوں پر غنودگی اور بدن میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

۲۲/۱

نادر اقوال

۷۰۵۔رسول خداؐ: علم کی آفت فراموشی ہے اور نااہل کو تسلیم دینا علم کو ضایع کرنا ہے۔

۷۰۶۔رسول خداؐ: علم کی آفت غرور ہے۔

۷۰۷۔امام علیؑ: علم کی آفت ترکِ عمل ہے۔

۷۰۸۔امام علیؑ: علم اس شخص کو نہیں ملتا جو غور سے نہیں سنتا ہے۔

۷۰۹۔امام علیؑ: جو علم سے استفادہ نہیں کرتا وہ فائدہ بھی نہیں پہنچا سکتا اور جو بردباری نہیں کرتا وہ بردباری سے فیضیاب بھی نہیں ہوسکتا۔

۷۱۰۔امام علیؑ: جسم کی راحت طلبی کے ساتھ علم حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

۷۱۱۔امام علیؑ: اساسِ علم نرمی اور اس کی آفت بداخلاقی ہے۔

۷۱۲۔امام صادقؑ: جو شرم کرتا ہے اس کا علم کم ہو جاتا ہے۔

موانع علم وحکمت کے سلسلے میں چند مسائل

پہلا مسئلہ

موانع علم وحکمت کی حدود

اس فصل میں عنوان موانع علم وحکمت کے ذیل میں جو کچھ بیان ہوا ہے اسکے بارے میں پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان موانع کے اثرات کس حد تک ہیں؟ کیا یہ تمام حسی، عقلی، قلبی اور باطنی معارف میں سد راہ بنے ہوئے ہیں یا ان کی رکاوٹ کسی خاص حد تک ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے پہلے ہمیں ان موانع کو چند حصوں میں تقسیم کرنا ہوگا۔

پہلا حصہ: رائج درسی علوم کے آفات وموانع۔ "مثلاً جو شرم کرتا ہے اسکا علم کم ہو جاتا ہے" یا علم اس شخص کو حاصل نہیں ہوتا جو غور سے نہیں سنتا" یا "جسم کی راحت طلبی کے ساتھ علم حاصل نہیں کیا جا سکتا"۔ ان احادیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور یہ حدیثیں عقلی معارف کے موانع شمار ہوتی ہیں اس فصل کی کچھ ہی حدیثیں اس سے مخصوص ہیں۔

دوسرا حصہ: وہ چیزیں جو عقلی اور قلبی معارف کے حصول کے لئے رکاوٹ ہوتی ہیں جیسے خود پسندی ،غرور، تعصب، خودرائی، غصہ، شکم سیری، شراب خوری، یہ تمام عقل کو حقائق کی صحیح تشخیص اور قلب کو الہام کی برکات، غیبی والٰہی ہدایات سے محروم کر دیتی ہیں۔

تیسرا حصہ: حقیقی علم یا نور علم وحکمت کے موانع جیسے ظلم، ناشکری، فضول خرچی، فسق وفجور، بلکہ تمام گناہ یہ سب دل کے آئینہ کو سیاہ، روح کو مریض اور انسان کو حقیقی علم اور نور علم وحکمت سے بے بہرہ کر دیتے ہیں چاہے وہ درسی ورائج علوم کے کسی بھی مرتبے پر فائز کیوں نہ ہوں اگر یہ بیماری دل میں اپنی جگہ بنا لے تو دل کے آئینہ کا جوہر تباہ وبرباد ہو جاتا ہے اور انسان کلی طور پر ہدایت الٰہی کے دائرہ سے خارج ہو جاتا ہے اور گمراہی و

ضلالت کے کھنڈر میں گر پڑتا ہے قرآن مجید ایسے لوگوں کی توصیف میں ارشاد فرماتا ہے (نہیں بلکہ ان کے برے اعمال کے گرد وغبار نے ان کے دلوں کو زنگ آلود کردیا ہے۔

نہیں بلکہ وہ لوگ اپنے پروردگار کی رحمتوں سے محروم ہیں) اور (ان کے پاس دل ہے لیکن اس کے ذریعہ نہیں سوچتے، ان کے پاس آنکھیں ہیں جن سے وہ نہیں دیکھتے، ان کے پاس کان ہیں مگر اس سے نہیں سنتے یہ چوپایوں جیسے ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گذرے اور یہی لوگ تو غافل ہیں)

اس فصل کے دقیق مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ قرآن وحدیث میں موانع معرفت کی بحث میں زیادہ تر اسی قسم کے موانع پر تاکید کی گئی ہے۔

دوسرا مسئلہ

نور علم وحکمت کے موانع کے اسباب

ہم نے یہ اشارہ کیا ہے کہ ظلم، ناشکری، فضول خرچی اور فسق وفجور بلکہ کلی طور وہ تمام چیزیں جو اسلام کے نقطہ نظر سے گناہ شمار ہوتی ہیں وہ سب نور علم کے موانع ہیں اہم اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ دقت وجستجو کے ذریعہ ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ نور علم وحکمت کے موانع کا بنیادی ایک سبب ہے اور وہ خواہشات کا غالب آجانا ہے اسی لئے ہم نے ہوا وہوس کو موانع معرفت کے آغاز میں بیان کیا ہے۔

خواہشات نفسانی ایک ایسا طوفان ہے کہ جسمیں ہر قسم کی برائیوں کے گرد وغبار اٹھ کر دل کے آئینہ کو سیاہ اور انسان کو نور علم وحکمت سے محروم کردیتے ہیں کہ وہ علم رکھتے ہوئے بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے کہ جس نے خواہشات کو اپنا پروردگار بنا رکھا ہے اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہ بنا دیا ہے اس کے کان پر مہر لگادی ہے اور آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے اب بھلا کون اللہ کے بعد اسے ہدایت یافتہ بنا سکتا ہے کیا تم نصیحت پذیر نہیں ہوگے)

لہذا نور علم وحکمت کے تمام موانع سے ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے خواہشات کی بیخ کنی کرنا ہوگی۔

تیسرا مسئلہ

وسوسوں کے اسباب

اس فصل کی تحقیق میں دوسرا اہم اور قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ نور علم وحکمت کے موانع میں شیطانی وسوسوں کو بھی شمار کیا جاتا ہے یہ موانع نہ صرف یہ کہ انسان کو حقیقی معارف اور الٰہی الہام سے محروم کر دیتے ہیں بلکہ اسے شیاطین کے وسوسوں اور شیطانی بے بنیاد احساسات وتوہمات کے مہلک دہانے پر لاکر کھڑا کر دیتے ہیں، اسی لئے روایات میں ہوا وہوس اور غرور کو عقل کی آفات کے ساتھ ساتھ شیطانی وسوسہ بھی کہا گیا ہے۔

اس سلسلے میں امام زین العابدین علیہ السلام سے منسوب "مناجات الشاکین" کے چند جملے قابل غور ہیں خدایا! میں تیری بارگاہ میں اس دشمن کی شکایت لیکر آیا ہوں جو مجھے گمراہ کرتا ہے اور اس شیطان کی شکایت لایا ہوں جو مجھے بہکانے پر تلا ہوا ہے اس نے میرے سینے کو وسوسوں سے پر اور دل کو طرح طرح کے افکار اور توہمات سے گھیر لیا ہے، وہ میرے خواہشات کی پشت پناہی کرتا ہے دنیا کی محبت کو میری نگاہوں میں آراستہ کرتا ہے اور میرے اور تیری اطاعت اور تیری قربت حاصل کرنے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔"

لہٰذا انسان پر شیطان کے تسلط کا بنیادی سبب خواہشات نفسانی ہیں جو معرفت کی راہ میں رکاوٹ بن کر شیطانی وسوسوں کی راہ ہموار کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے ان موانع کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے اور انہیں راستے سے ہٹا دیا ہے قرآن کے مطابق انہوں نے اللہ کی عبودیت وبندگی کا مرتبہ پالیا ہے ایسے لوگوں پر شیطانی وسوسے اور اس کے جھوٹے وبیہودہ ادراکات کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے (بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کوئی تسلط نہیں ہے)

الفصل الثاني

ما يُزيلُ الحُجُبَ

٢ / ١

القُرآن

الكتاب

﴿يا أيُّها النّاسُ قد جاءَتكُم مَوعِظَةٌ مِن رَبِّكُم وشِفاءٌ لِما في الصُّدورِ وهُدًى ورَحمَةٌ لِلمُؤمِنينَ﴾[825].

الحديث

٧١٣ ـ رسول الله ﷺ: خَيرُ الدَّواءِ القُرآنُ[826].

٧١٤ ـ عنه ﷺ: إنَّ هذَا القُرآنَ حَبلُ اللهِ، والنّورُ المُبينُ، والشِّفاءُ النّافِعُ[827].

٧١٥ ـ عنه ﷺ: القُرآنُ هُوَ الدَّواءُ[828].

دوسری فصل

موانع علم وحکمت کا توڑ

۱/۲

قرآن مجید

﴿اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی شفا کا سامان اور مومنین کے لئے ہدایت و رحمت "قرآن" آچکا ہے۔﴾

حدیث شریف

۷۱۳۔ رسول خداؐ: بہترین دوا قرآن مجید ہے۔

۷۱۴۔ رسول خداؐ: یقیناً یہ قرآن اللہ کی رسی، روشن نور اور نفع بخش علاج ہے۔

۷۱۵۔ رسول خداؐ: قرآن ہی دوا ہے۔

٧١٦ ـ الإمام عليّ ﷺ: كَلامُ اللهِ دَواءُ القَلبِ[٨٢٩].

٧١٧ ـ عنه ﷺ ـ في صِفَةِ القُرآنِ ـ: جَعَلَهُ اللهُ ... دَواءً لَيسَ بَعدَهُ داءٌ، ونورًا لَيسَ مَعَهُ ظُلمَةٌ[٨٣٠].

٧١٨ ـ عنه ﷺ ـ أيضًا ـ: إنَّ فيهِ شِفاءً مِن أكبَرِ الدّاءِ: وهُوَ الكُفرُ، والنِّفاقُ، والغَيُّ، والضَّلالُ[٨٣١].

٧١٩ ـ عنه ﷺ ـ أيضًا ـ: فيهِ رَبيعُ القَلبِ، ويَنابيعُ العِلمِ، وما لِلقَلبِ جِلاءٌ غَيرُهُ[٨٣٢].

٢ / ٢

المَوعِظَة

الكتاب

﴿يا أيُّهَا النّاسُ قَد جاءَتكُم مَوعِظَةٌ مِن رَبِّكُم وشِفاءٌ لِما فِي الصُّدورِ وهُدًى ورَحمَةٌ لِلمُؤمِنينَ﴾[٨٣٣].

الحديث

٧٢٠ ـ الإمام عليّ ﷺ: بِالمَواعِظِ تَنجَلِي الغَفلَةُ[٨٣٤].

٧٢١ ـ عنه ﷺ: المَواعِظُ حَياةُ القُلوبِ[٨٣٥].

٧٢٢ ـ عنه ﷺ: ثَمَرَةُ الوَعظِ الاِنتِباهُ[٨٣٦].

٧٢٣ ـ عنه ﷺ: المَواعِظُ صِقالُ النُّفوسِ وجِلاءُ القُلوبِ[٨٣٧].

٧٢٤ ـ عنه ﷺ: أيُّهَا النّاسُ، استَصبِحوا مِن شُعلَةِ مِصباحِ واعِظٍ مُتَّعِظٍ[٨٣٨].

۷۱۶۔ امام علیؑ: اللہ کا کلام دل کی دوا ہے۔

۷۱۷۔ امام علیؑ: قرآن کی توصیف میں فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ایسی دوا قرار دیا ہے جس کے بعد کوئی مرض نہیں رہ سکتا اور اسے ایسا نور بنایا ہے جس کے بعد کسی ظلمت کا امکان نہیں ہے۔

۷۱۸۔ امام علیؑ: نیز قرآن کی توصیف میں فرمایا: بیشک قرآن میں بڑے سے بڑے امراض یعنی کفر و نفاق گمراہی اور بے راہ روی کا علاج بھی موجود ہے۔

۷۱۹۔ امام علیؑ: نے ایک جگہ اور قرآن مجید کی توصیف میں فرمایا: قرآن مجید میں دلوں کی بہار، علم کے سر چشمے، اور دل کی جلاء کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

۲/۲

وعظ و نصیحت

﴿اے لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی شفا کا سامان اور ہدایت اور صاحبانِ ایمان کے لئے رحمت "قرآن" آچکی ہے﴾

حدیث شریف

۷۲۰۔ حضرت علیؑ: وعظ و نصیحت سے غفلت دور ہو جاتی ہے۔

۷۲۱۔ امام علیؑ: نصیحت دلوں کی زندگی ہے۔

۷۲۲۔ امام علیؑ: وعظ و نصیحت کا ثمرہ بیداری ہے۔

۷۲۳۔ امام علیؑ: وعظ و نصیحت نفوس کے لئے صیقل اور دلوں کے لئے روشنی ہے۔

۷۲۴۔ امام علیؑ: اے لوگو! نصیحت یافتہ واعظ کی وعظ و نصیحت کے چراغ سے روشنی حاصل کرو۔

۷۲۵ ـ عنه ﷺ ـ في كِتابِهِ إلَى ابنِهِ الحَسَنِ ﷺ ـ: أحيِ قَلبَكَ بِالمَوعِظَةِ[۸۳۹].

۲ / ۳

التَّقوىٰ

الكتاب

﴿يا أيُّهَا الَّذينَ آمَنوا إن تَتَّقُوا اللهَ يَجعَل لَكُم فُرقانًا﴾[۸۴۰].

﴿يا أيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وآمِنوا بِرَسولِهِ يُؤتِكُم كِفلَينِ مِن رَحمَتِهِ ويَجعَل لَكُم نورًا تَمشونَ بِهِ ويَغفِر لَكُم واللهُ غَفورٌ رَحيمٌ﴾[۸۴۱].

الحديث

۷۲۶ ـ ابنُ عَبّاس: قَرَأَ رَسولُ اللهِ ﷺ: ﴿ومَن يَتَّقِ اللهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا﴾[۸۴۲] قالَ: مِن شُبُهاتِ الدُّنيا، ومِن غَمَراتِ المَوتِ، وشَدائِدِ يَومِ القِيامَةِ[۸۴۳].

۷۲۷ ـ الإمام عليّ ﷺ: إعلَموا أنَّهُ مَن يَتَّقِ اللهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا مِنَ الفِتَنِ، ونورًا مِنَ الظُّلَمِ[۸۴۴].

۷۲۸ ـ عنه ﷺ: إنَّ تَقوَى اللهِ دَواءُ داءِ قُلوبِكُم، وبَصَرُ عَمَىٰ أفئِدَتِكُم، وشِفاءُ مَرَضِ أجسادِكُم، وصَلاحُ فَسادِ صُدورِكُم، وطُهورُ دَنَسِ أنفُسِكُم، وجِلاءُ عَشا أبصارِكُم[۸۴۵].

۷۲۹ ـ عنه ﷺ: هُدِيَ مَن أشعَرَ التَّقوىٰ قَلبَهُ[۸۴۶].

۷۳۰ ـ عنه ﷺ: مَن غَرَسَ أشجارَ التُّقىٰ جَنىٰ ثِمارَ الهُدىٰ[۸۴۷].

۷۳۱ ـ عنه ﷺ: أينَ العُقولُ المُستَصبِحَةُ بِمَصابيحِ الهُدىٰ! والأبصارُ اللّامِحَةُ إلىٰ مَنارِ التَّقوىٰ![۸۴۸]

۷۲۵۔امام علیؑ: نے اپنے بیٹے امام حسنؑ کے نام خط میں لکھا اپنے دل کو وعظ و نصیحت کے ذریعہ زندہ رکھو۔

۳/۲ تقویٰ و پرہیزگاری

قرآن مجید

﴿ایمان والو! اگر اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے (حق و باطل کے درمیان) فرق کرنے کی قوت قرار دے گا﴾ ﴿ایمان والو اللہ سے ڈرو اور رسول پر ایمان لے آؤ تاکہ خدا تمہیں رحمت کے دہرے حصے عطا کرے اور تمہارے واسطے ایک نور قرار دیدے۔ جس کی روشنی میں چل سکو اور وہ تمہیں معاف کر دے۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے﴾

حدیث شریف

۷۲۶۔ابن عباس: کا بیان ہے کہ: رسول خداؐ نے اس آیت شریفہ (اور جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لئے نکلنے کی راہ قرار دے گا) کی تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: دنیا کے شبہات، سکرات موت اور روز قیامت کی سختیوں سے نکل جانے کا راستہ مراد ہے۔

۷۲۷۔امام علیؑ: یاد رکھو! جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے فتنوں سے باہر نکل جانے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے تاریکیوں میں نور عطا کرتا ہے۔

۷۲۸۔امام علیؑ: بیشک تقوائے الٰہی تمہارے دلوں کی بیماری کے لئے دوا، تمہارے اندھے دلوں کے واسطے بصیرت، تمہارے جسموں کی بیماری کے لئے شفا، تمہارے سینوں کی تباہی کی بھلائی، تمہارے نفوس کی کثافت کی پاکیزگی اور تمہاری آنکھوں کی تیرگی کے لئے جلاء ہے۔

۷۲۹۔امام علیؑ: جس نے اپنے دل کو لباس تقویٰ پہنا دیا وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔

۷۳۰۔امام علیؑ: جس شخص نے تقویٰ کا شجر لگایا ہے وہی ہدایت کا پھل چنے گا۔

۷۳۱۔امام علیؑ: کہاں ہیں ہدایت کے چراغوں سے روشنی حاصل کرنے والی عقلیں اور تقویٰ کے منارہ کی طرف نظر کرنے والی آنکھیں۔

۲ / ٤
الذِّكر

الكتاب

﴿ومَن يَعشُ عَن ذِكرِ الرَّحمٰنِ نُقَيِّض لَهُ شَيطانًا فَهُوَ لَهُ قَرينٌ﴾[٨٤٩].

الحديث

٧٣٢ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ ذِكرَ اللهِ شِفاءٌ[٨٥٠].

٧٣٣ ـ عنه ﷺ: ذِكرُ اللهِ شِفاءُ القُلوبِ[٨٥١].

٧٣٤ ـ عنه ﷺ: سقالَةُ[٨٥٢] القُلوبِ ذِكرُ اللهِ[٨٥٣].

٧٣٥ ـ عنه ﷺ: بِذِكرِ اللهِ تَحيَى القُلوبُ[٨٥٤].

٧٣٦ ـ عنه ﷺ: جِلاءُ هٰذِهِ القُلوبِ ذِكرُ اللهِ وتِلاوَةُ القُرآنِ[٨٥٥].

٧٣٧ ـ عنه ﷺ: إنَّ لِلوَسواسِ خَطمًا كَخَطمِ الطّائِرِ، فَإِذا غَفَلَ ابنُ آدَمَ وَضَعَ ذٰلِكَ المِنقارَ في أُذُنِ القَلبِ يُوَسوِسُ، فَإِنِ ابنَ آدَمَ ذَكَرَ اللهَ ﷻ نَكَصَ وخَنَسَ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ الوَسواسَ[٨٥٦].

٧٣٨ ـ عنه ﷺ: إنَّ آدَمَ شَكا إلَى اللهِ ما يَلقىٰ مِن حَديثِ النَّفسِ والحُزنِ، فَنَزَلَ عَلَيهِ جَبرَئيلُ ﷺ فَقالَ لَهُ: يا آدَمُ، قُل: لا حَولَ ولا قُوَّةَ إلّا بِاللهِ. فَقالَها فَذَهَبَ عَنهُ الوَسوَسَةُ والحُزنُ[٨٥٧].

٧٣٩ ـ عنه ﷺ: مَن وَجَدَ مِن هٰذَا الوَسواسِ فَليَقُل: آمَنتُ بِاللهِ ورَسولِهِ، ثَلاثًا، فَإِنَّ ذٰلِكَ يَذهَبُ عَنهُ[٨٥٨].

٧٤٠ ـ الإمام عليّ ﷺ: إنَّ اللهَ سُبحانَهُ وتَعالىٰ جَعَلَ الذِّكرَ جِلاءً لِلقُلوبِ: تَسمَعُ بِهِ بَعدَ

۲/۴ ذکر

قرآن مجید

﴿اور جو شخص ذکر خدا سے اندھا ہو جائے گا ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیں گے جو اس کا ساتھی اور ہم نشیں ہوگا﴾

حدیث شریف

۷۳۲۔ رسول خداؐ: بیشک اللہ کا ذکر شفا ہے۔

۷۳۳۔ رسول خداؐ: ذکر خدا دلوں کی شفا ہے۔

۷۳۴۔ رسول خداؐ: دلوں کی جلاء ذکر الٰہی ہے۔

۷۳۵۔ رسول خداؐ: ذکر خدا سے دل زندہ رہتے ہیں۔

۷۳۶۔ رسول خداؐ: دلوں کی جلاء ذکر خدا اور تلاوت قرآن مجید ہے۔

۷۳۷۔ رسول خداؐ: پرندوں کی منقار کے مانند وسوسوں کی منقار ہوتی ہے جس وقت فرزند آدمؑ غفلت کرتا ہے وسوسہ اپنی منقار دل کے کان پر رکھکر وسوسہ کرنے لگتا ہے اور جوں ہی فرزند آدم ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے وسوسہ پیچھے ہٹ کر چھپ جاتا ہے اسی لئے اسے "وسوسہ" کہا جاتا ہے۔

۷۳۸۔ رسول خداؐ: حضرت آدمؑ نے خدا کی بارگاہ میں حزن و ملال اور وسوسہ نفسانی کی شکایت کی تو جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے آدم! کہو "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" آدمؑ نے جوں ہی یہ کہا: ان کا رنج و غم او ر وسوسہ ختم ہو گیا۔

۷۳۹۔ رسول خداؐ: جسے وسوسہ ہو اسے چاہئے کہ یہ جملہ "آمنت باللہ و رسولہ" تین بار پڑھے اس کا وسوسہ ختم ہو جائے گا۔

۷۴۰۔ امام علیؑ: اللہ تعالیٰ نے دلوں کے لئے ذکر کو جلا قرار دیا ہے جس کی بنا پر وہ بہرے پن کے

الوَقرَةِ، وتُبصِرُ بِهِ بَعدَ العَشوَةِ، وتَنقادُ بِهِ بَعدَ المُعانَدَةِ، وما بَرِحَ لِلّهِ ـ عَزَّت آلاؤُهُ ـ فِي البُرهَةِ بَعدَ البُرهَةِ وفي أزمانِ الفَتَراتِ عِبادٌ ناجاهُم في فِكرِهِم، وكَلَّمَهُم في ذاتِ عُقولِهِم، فَاستَصبَحوا بِنورِ يَقَظَةٍ فِي الأَبصارِ والأَسماعِ والأَفئِدَةِ[۸۵۹].

۷۴۱ ـ عنه ﷺ: الذِّكرُ هِدايَةُ العُقولِ، وتَبصِرَةُ النُّفوسِ[۸۶۰].

۷۴۲ ـ عنه ﷺ: لا هِدايَةَ كَالذِّكرِ[۸۶۱].

۷۴۳ ـ عنه ﷺ: الذِّكرُ نورُ العَقلِ، وحَياةُ النُّفوسِ، وجِلاءُ الصُّدورِ[۸۶۲].

۷۴۴ ـ عنه ﷺ: الذِّكرُ يُؤنِسُ اللُّبَّ، ويُنيرُ القَلبَ، ويَستَنزِلُ الرَّحمَةَ[۸۶۳].

۷۴۵ ـ عنه ﷺ: الذِّكرُ جِلاءُ البَصائِرِ، ونورُ السَّرائِرِ[۸۶۴].

۷۴۶ ـ عنه ﷺ: ثَمَرَةُ الذِّكرِ استِنارَةُ القُلوبِ[۸۶۵].

۷۴۷ ـ عنه ﷺ: مَن كَثُرَ ذِكرُهُ استَنارَ لُبُّهُ[۸۶۶].

۷۴۸ ـ عنه ﷺ: مَن ذَكَرَ اللّهَ استَبصَرَ[۸۶۷].

۷۴۹ ـ عنه ﷺ: مَن ذَكَرَ اللّهَ سُبحانَهُ أحيَا اللّهُ قَلبَهُ، ونَوَّرَ عَقلَهُ ولُبَّهُ[۸۶۸].

۷۵۰ ـ عنه ﷺ: أصلُ صَلاحِ القَلبِ اشتِغالُهُ بِذِكرِ اللّهِ[۸۶۹].

۷۵۱ ـ عنه ﷺ: ذِكرُ اللّهِ جِلاءُ الصُّدورِ، وطُمَأنينَةُ القُلوبِ[۸۷۰].

۷۵۲ ـ عنه ﷺ: ذِكرُ اللّهِ دَواءُ أعلالِ النُّفوسِ[۸۷۱].

۷۵۳ ـ عنه ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِلحَسَنِ ﷺ ـ: اُوصيكَ بِتَقوَى اللّهِ ـ أي بُنَيَّ ـ ولُزومِ أمرِهِ، وعِمارَةِ قَلبِكَ بِذِكرِهِ[۸۷۲].

۷۵۴ ـ عنه ﷺ: يا مَنِ اسمُهُ دَواءٌ وذِكرُهُ شِفاءٌ[۸۷۳].

بعد سننے لگتے ہیں اور نابینائی کے بعد دیکھنے لگتے ہیں اور عناد و سرکشی کے بعد فرمانبردار ہو جاتے ہیں اور ہر زمانے میں اور ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے آنے تک کے زمانہ میں اللہ تعالٰی کے کچھ ایسے بندے رہے ہیں جنکی فکروں کو اپنا راز دار بنایا اور عقلوں سے ہم کلام ہوا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی بصارت، سماعت، اور دلوں کی بیداری کے نور سے روشنی حاصل کی ہے۔

۷۴۱۔ امام علیؑ: ذکر خدا عقلوں کے لئے ہدایت اور نفوس کے لئے بیداری ہے۔

۷۴۲۔ امام علیؑ: ذکرِ خدا کے مانند کوئی ہدایت نہیں ہے۔

۷۴۳۔ امام علیؑ: ذکر خدا، عقل کا نور، نفوس کی زندگی، اور سینوں کی جلاء ہے۔

۷۴۴۔ امام علیؑ: ذکر خدا، عقل کو انسیت اور قلب کو روشنی عطا کرتا ہے اور رحمت کے نزول کا باعث ہے۔

۷۴۵۔ امام علیؑ: ذکر خدا آنکھوں کی جلا اور باطن کا نور ہے۔

۷۴۶۔ امام علیؑ: ذکر خدا کا ثمرہ دل کی نورانیت ہے۔

۷۴۷۔ امام علیؑ: جو زیادہ ذکر خدا کرتا ہے اس کی عقل منور ہو جاتی ہے۔

۷۴۸۔ امام علیؑ: جو ذکر خدا کرتا ہے اسے بصیرت مل جاتی ہے۔

۷۴۹۔ امام علیؑ: جس نے اللہ کو یاد کیا اللہ نے اس کے دل کو زندہ اور اس کی عقل کو منور کر دیا ہے۔

۷۵۰۔ امام علیؑ: دل کی بھلائی یہ ہے کہ اسے ذکر الٰہی میں مشغول رکھا جائے۔

۷۵۱۔ امام علیؑ: اللہ کی یاد سینوں کی جلاء اور دلوں کا سکون ہے۔

۷۵۲۔ امام علیؑ: اللہ کی یاد نفوس کی بیماری کی دوا ہے۔

۷۵۳۔ امام علیؑ: نے امام حسنؑ کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے بیٹا! میں تمہیں تقوائے الٰہی، اس کے حکم پر سر تسلیم خم کرنے اور اس کی یاد کے ذریعہ دل کی تعمیر کی وصیت کرتا ہوں۔

۷۵۴۔ امام علیؑ: اے وہ کہ جس کا نام دوا اور جس کی یاد شفا ہے۔

۷۵۵ ـ جَميلُ بنُ دَرّاجٍ عَنِ الإمامِ الصّادِقِ عليه السلام: قُلتُ لَهُ: إنَّهُ يَقَعُ في قَلبِي أمرٌ عَظيمٌ، فَقالَ: قُل: لا إلهَ إلّا اللهُ. فَكُلَّما وَقَعَ في قَلبي شَيءٌ قُلتُ: لا إلهَ إلّا اللهُ، فَيَذهَبُ عَنّي[۸۷۴].

۲ / ۵

الإستِعاذَة

الكتاب

﴿قُل أعوذُ بِرَبِّ النّاسِ * مَلِكِ النّاسِ * إلهِ النّاسِ * مِن شَرِّ الوَسواسِ الخَنّاسِ * الَّذي يُوَسوِسُ في صُدورِ النّاسِ * مِنَ الجِنَّةِ والنّاسِ﴾[۸۷۵].

﴿وقُل رَبِّ أعوذُ بِكَ مِن هَمَزاتِ الشَّياطينِ * وأعوذُ بِكَ رَبِّ أن يَحضُرونِ﴾[۸۷۶].

﴿وإمّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيطانِ نَزغٌ فَاستَعِذ بِاللهِ إنَّهُ سَميعٌ عَليمٌ﴾[۸۷۷].

﴿فَإذا قَرَأتَ القُرآنَ فَاستَعِذ بِاللهِ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجيمِ﴾[۸۷۸].

﴿فَلَمّا وَضَعَتها قالَت رَبِّ إنّي وَضَعتُها اُنثىٰ واللهُ أعلَمُ بِما وَضَعَت ولَيسَ الذَّكَرُ كَالأُنثىٰ وإنّي سَمَّيتُها مَريَمَ وإنّي اُعيذُها بِكَ وذُرِّيَّتَها مِنَ الشَّيطانِ الرَّجيمِ﴾[۸۷۹].

الحديث

۷۵۶ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: مَنِ استَعاذَ بِاللهِ فِي اليَومِ عَشرَ مَرّاتٍ مِنَ الشَّيطانِ الرَّجيمِ، وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكاً يَرُدُّ عَنهُ الشَّياطينَ[۸۸۰].

۷۵۷ ـ عنه صلى الله عليه وآله: إنَّ إبليسَ لَهُ خُرطومٌ كَخُرطومِ الكَلبِ واضِعُهُ عَلىٰ قَلبِ ابنِ آدَمَ يُذَكِّرُهُ الشَّهَواتِ واللَّذّاتِ، ويَأتيهِ بِالأَماني، ويَأتيهِ بِالوَسوَسَةِ عَلىٰ قَلبِهِ لِيُشَكِّكَهُ في رَبِّهِ، فَإذا قالَ العَبدُ: «أعوذُ بِاللهِ السَّميعِ العَليمِ مِنَ الشَّيطانِ

۷۵۵۔ جمیل ابن دراج (کا بیان ہے) میں نے امام جعفر صادق سے عرض کیا کہ کبھی کبھی میرے دل میں بڑی عجیب کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، امامؑ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ کہو پس جب بھی میرے دل میں کیفیت پیدا ہوتی ہے تو میں فوراً لا الہ الا اللہ کا ورد کر لیتا ہوں اور وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

۲/۵ استعاذہ (خدا سے پناہ چاہنا)

قرآن مجید

﴿اے نبیؐ! آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ چاہتا ہوں جو تمام انسانوں کا مالک ہے سارے انسانوں کا معبود ہے وسواس خناس کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ کرتا ہے وہ جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے﴾ ﴿اور کہئے کہ مالک میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس سے بھی پناہ چاہتا ہوں کہ شیاطین میرے سامنے حاضر ہوں﴾ ﴿اور جب شیطان کی طرف سے کوئی غلط خیال پیدا ہو جائے تو خدا کی پناہ مانگیں کہ وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے﴾ ﴿پس جب آپ قرآن کی قرأت کریں تو شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگیں﴾ ﴿پس جب ولادت ہوئی تو کہا! پروردگار مجھ سے تو بچی پیدا ہوئی ہے اور تو بہتر طریقے سے جانتا کہ لڑکا لڑکی جیسا نہیں ہوتا ہے اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اسکی ذریت کے لئے شیطان رجیم سے تیری پناہ میں دیتی ہوں﴾

حدیث شریف

۷۵۶۔ رسول خداؐ: جو روزانہ دس مرتبہ شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو اللہ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو شیاطین کو اس سے دور رکھتا ہے۔

۷۵۷۔ رسول خداؐ: بیشک ابلیس کی کتے کی طرح ایک تھوتھنی ہے جسے وہ فرزند آدم کے دلوں پر رکھے ہوئے ہے اور اسے دنیوی لذتوں اور شہوتوں کی یاد دلاتا رہتا ہے اور مختلف آرزوئیں اس کے دل میں پیدا کرتا ہے اور اس کے دل میں وسوسہ کرتا ہے کہ وہ پروردگار کی جانب سے شک میں پڑ جائے لہٰذا جب بندہ کہتا ہے کہ

الرَّجيمِ وأعوذُ بِاللهِ أن يَحضُرونِ إنَّ اللهَ هُوَ السَّميعُ العَليمُ» خَنَسَ الخُرطومُ عَنِ القَلبِ[881].

۷۵۸ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: إنَّ الأمورَ الوارِدَةَ عَلَيكُم في كُلِّ يَومٍ ولَيلَةٍ ـ مِن مُظلِماتِ الفِتَنِ وحَوادِثِ البِدَعِ وسُنَنِ الجَورِ وبَوائِقِ الزَّمانِ وهَيبَةِ السُّلطانِ ووَسوَسَةِ الشَّيطانِ ـ لَتُثَبِّطُ القُلوبَ عَن تَنَبُّهِها وتُذهِلُها عَن مَوجودِ الهُدىٰ ومَعرِفَةِ أهلِ الحَقِّ إلّا قَليلًا مِمَّن عَصَمَ اللهُ، فَلَيسَ يَعرِفُ تَصَرُّفَ أيّامِها وتَقَلُّبَ حالاتِها وعاقِبَةَ ضَرَرِ فِتنَتِها إلّا مَن عَصَمَ اللهُ ونَهَجَ سَبيلَ الرُّشدِ وسَلَكَ طَريقَ القَصدِ، ثُمَّ استَعانَ عَلىٰ ذٰلِكَ بِالزُّهدِ فَكَرَّرَ الفِكرَ واتَّعَظَ بِالصَّبرِ[882].

۷۵۹ ـ عنه ﷺ ـ مِن دُعائِهِ عَلَى الشَّيطانِ ـ: اللّٰهُمَّ وما سَوَّلَ لَنا مِن باطِلٍ فَعَرِّفناهُ، وإذا عَرَّفتَناهُ فَقِناهُ، وبَصِّرنا ما نُكايِدُهُ بِهِ، وألهِمنا ما نُعِدُّهُ لَهُ، وأيقِظنا عَن سِنَةِ الغَفلَةِ بِالرُّكونِ إلَيهِ، وأحسِن بِتَوفيقِكَ عَونَنا عَلَيهِ[883].

٦ / ٢

التَّوبَة

۷۶۰ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن تابَ اهتَدىٰ[884].

۷۶۱ ـ عنه ﷺ: التَّوبَةُ تُطَهِّرُ القُلوبَ، وتَغسِلُ الذُّنوبَ[885].

۷۶۲ ـ الإمام الصادق ﷺ: إنَّ لِلقُلوبِ صَدَأً كَصَدَأِ النُّحاسِ، فَاجلوها بِالاِستِغفارِ[886].

"اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم و اعوذ باللہ ان یحضرون ان اللہ ھو السمیع العلیم" تو ابلیس اپنی تھوتھنی بندے کے دل پر سے اٹھا لیتا ہے۔

۷۵۸۔امام سجادؑ: ہر شب و روز جو تم پر طرح طرح کے امور مثلاً تاریک فتنے، نئی نئی افتاد، طرح طرح کے ظلم و جور، اور زمانے کی نت نئی بلائیں، بادشاہ کی ہیبت اور شیطانی وسوسے وارد ہوتے ہیں جنکی وجہ سے تمہارے دل کی بیداری میں تاخیر ہوتی جارہی ہے اور جو موجود ہدایت کی فراموشی اور معرفت اہل حق سے غفلت کا سبب بنتے ہیں سوائے چند افراد کے کہ جن کو اللہ نے محفوظ کر رکھا ہے۔ پس کوئی شخص زمانے کے انقلابات، حالات کی تبدیلیاں اور فتنہ و فساد کے برے انجام سے واقف نہیں ہو پاتا مگر یہ کہ جسے خدا نے محفوظ رکھا اور جو راہ راست پر گامزن ہوا اور پھر زہد و پارسائی کے ذریعہ مدد کا طلب گار ہوا اور مسلسل غور و فکر کرتا رہا اور صبر سے نصیحت چاہتا رہا۔

۷۵۹۔امام سجادؑ: شیطان پر لعنت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: پروردگارا! اس نے ہمارے لئے جن باطل امور کو آراستہ کر کے پیش کیا ہے ہمیں ان کی معرفت عنایت فرما اور جب معرفت عطا کر دے تو ہمیں اس سے بچنے کی توفیق مرحمت فرما اور اس کی فریبکاریوں کے مقابل میں بصیرت عطا کر دے۔ اور ہمیں ان چیزوں کا الہام کر دے جو اسکے مقابل میں آمادہ کرتی ہیں۔ اور اسکی طرف مائل ہونے کے باعث ہمیں خواب غفلت سے بیدار کر دے اور اپنی توفیقات کے ذریعہ اس پر غلبہ پانے کے لئے ہماری اچھی طرح مدد فرما۔

۲/۶ توبہ

۷۶۰۔امام علیؑ: جس نے توبہ کی وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔

۷۶۱۔امام علیؑ: توبہ دلوں کو پاک اور گناہوں کو دھو دیتی ہے۔

۷۶۲۔امام صادقؑ: جس طرح تانبے پر زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح قلوب بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں لہذا انہیں توبہ و استغفار کے ذریعہ صاف کرو۔

۲ / ۷

البَلاء

الكتاب

﴿ولَنُذيقَنَّهُم مِنَ العَذابِ الأَدنىٰ دونَ العَذابِ الأَكبَرِ لَعَلَّهُم يَرجِعونَ﴾[۸۸۷].

﴿وما بِكُم مِن نِعمَةٍ فَمِنَ اللهِ ثُمَّ إذا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيهِ تَجأَرونَ﴾[۸۸۸].

﴿فَإِذا رَكِبوا فِي الفُلكِ دَعَوُا اللهَ مُخلِصينَ لَهُ الدّينَ فَلَمّا نَجّاهُم إلَى البَرِّ إذا هُم يُشرِكونَ﴾[۸۸۹].

الحديث

۷۶۳ ـ الإمام العسكريّ ﷺ: اللهُ هُوَ الَّذي يَتَأَلَّهُ إلَيهِ عِندَ الحَوائِجِ والشَّدائِدِ كُلُّ مَخلوقٍ عِندَ انقِطاعِ الرَّجاءِ مِن كُلِّ مَن هُوَ دونَهُ، وتَقَطُّعِ الأَسبابِ مِن جَميعِ ما سِواهُ[۸۹۰].

۲/۷

بلاء

قرآن مجید

﴿اور یقیناً ہم انہیں بڑے عذاب کے بجائے ادنی عذاب (دنیا) کا مزہ چکھائیں گے شاید کہ وہ (گناہوں سے) باز آجائیں﴾

﴿جو بھی نعمتیں تمہارے پاس ہیں وہ اللہ کی دی ہوئی ہیں پھر جب تمہیں کوئی ضرر ونقصان چھو جاتا ہے تو تم اللہ کی پناہ میں چلے آتے ہو﴾

﴿پس جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو بڑے خلوص کے ساتھ اللہ کو پکارنے لگے لیکن جب اللہ نے انہیں نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیا تو وہ پھر شرک کرنے لگے﴾

حدیث شریف

۷۶۳۔امام عسکریؑ: اللہ کی ذات وہ ہے جس کی طرف ہر مخلوق مشکلات وحاجات میں اس وقت پناہ لیتی ہے جب اسکے علاوہ ہر طرف سے آس ٹوٹ جاتی ہے اور اسکے سوا ہر طرح کے سارے وسائل واسباب ناکام ہو جاتے ہیں۔

علم وحکمت کے موانع کے علاج کی وضاحت

اس فصل میں قرآن مجید، موعظہ، تقویٰ، ذکر خدا، استعاذہ، توبہ، استغفار اور بلا کو وسوسۂ شیطانی اور موانع معرفت کے باعث وجود میں آنے والی بیماریوں کے لئے شفا بخش دواؤں کے عنوان سے پیش کیا گیا ہے البتہ یہ دوائیں کس طرح موانع کو برطرف اور روح نفس کی کس طرح حفاظت کرسکتی ہیں اس کے سلسلے میں چند نکات قابل توجہ ہیں۔

ا۔ روح کی غذا اور الہام کا سرچشمہ

ان موانع کو برطرف کرنے کے لئے قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ یہ دوائیں موانع معرفت کو برطرف کرنے کے علاوہ روح کی غذا اور سرچشمہ الہام بھی شمار ہوتی ہیں۔ بعبارت دیگر: ان امور کا دوا اور غیبی الہام کا سرچشمہ شمار ہونے میں کوئی منافات نہیں ہے جس طرح جسمانی بیماریوں میں استعمال ہونے والی دواؤں کا غذا قرار پانا دواؤں کے لئے کمال ہے اسی طرح روحانی بیماریوں میں استعمال ہونے والی دواؤں کی حیثیت بھی یہی ہے موانع معرفت کی دوائیں بھی اسی خصوصیت کی حامل ہیں۔

لہٰذا جو چیزیں اس فصل میں موانع معرفت کی دوا کے عنوان سے ذکر ہوئی ہیں وہ چوتھی فصل میں سرچشمہ الہام کے عنوان سے ذکر ہونگی خصوصاً قرآن، تقویٰ اور ذکر الٰہی جیسے عناوین جو حقیقی معارف اور الٰہی الہام وغیرہ میں اپنا اثر رکھتی ہیں اور جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ امور اس فصل میں دوا کے عنوان سے پیش ہوئے ہیں وہ یہ کہ: موانع معرفت کو برطرف کرنے اور روحانی بیماریوں کے علاج کے طور پر ان کا ذکر قرآن و احادیث میں صریحی طور پر کیا گیا ہے۔

۲۔ دوائے معرفت کی تاثیر کی حدیں

معرفت کی دواؤں کے سلسلے میں دوسرا قابل غور نکتہ یہ ہے کہ ان دواؤں کے ذریعہ معرفت کے کون سے

موانع زائل ہو سکتے ہیں؟ کیا معرفت کے تمام موانع کو ان دواؤں کے ذریعہ برطرف کیا جاسکتا ہے یا صرف رسمی ورائج علوم کے موانع کا علاج کیا جاسکتا ہے؟

معرفت کی دواؤں کے اثرات کس حد تک مترتب ہوتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اسکے متعلق آیات واحادیث میں غور وفکر کرنے سے پتا چلتا ہے کہ یہ دوائیں در حقیقت معرفت کے تیسری قسم کے موانع سے متعلق ہیں اگر چہ ان دواؤں کے ذریعہ رسمی ورائج علوم کے بعض موانع کے برطرف کرنے سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ معرفت کی دواؤں کے استعمال کا طریقہ

تیسرا نکتہ یہ ہے کہ معرفت کی دواؤں کو کس طرح استعمال کیا جائے اور کن شرائط کے ساتھ یہ دوائیں موانع کو برطرف کرنے میں مؤثر ہیں؟

اس سوال کا تفصیلی جواب یہاں ممکن نہیں ہے لیکن اجمالی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان دواؤں میں سے ہرایک کے استعمال کے لئے کچھ شرائط ہیں کہ جن کے پورا ہونے کے بعد ہی یہ دوائیں کارآمد ثابت ہوسکتی ہیں مثلاً قرآن کی تلاوت آئینہ دل سے موانع معرفت کے زنگ کو صاف کردیتی ہے اور دل کو جلا بخشتی ہے اور اسے غیبی فیوض وبرکات سے بہرہ مند ہونے کے لئے آمادہ کردیتی ہے لیکن اس دوا (تلاوت قرآن) کی تاثیر کے لئے دو بنیادی شرطیں ہیں: پہلی شرط:

پہلی شرط یہ ہے کہ آیات قرآن میں غور وفکر کیا جائے جیسا کہ حضرت امام علیؑ کا ارشاد ہے جس نے تلاوت میں غور وفکر نہیں کیا اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے دوسری شرط یہ ہے کہ موانع معرفت سے اجتناب کیا جائے خواہ وقتی طور پر ہی صحیح لہذا اگر کوئی شخص قرآن مجید تدبر کے ساتھ پڑھے مگر ظلم، تعصب، ہٹ دھرمی، خود پسندی وشراب خوری وغیرہ سے اجتناب نہ کرے تو ایسی تلاوت قطعاً شفا بخش نہیں ہوسکتی (خدا ظالموں اور فاسقوں کی ہدایت نہیں کرتا)

قرآن ہدایت کرتا ہے مگر انہیں لوگوں کی جنھوں نے ہدایت کے موانع (جنھیں معرفت کے موانع سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے) کو برطرف کردیا ہو، جیسا کہ قرآن مجید واضح طور پر فرماتا ہے (یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور یہ متقین کے لئے ہدایت ہے) اور اگر تلاوت کرنے والا تلاوت کے شرائط کو پورا

نہ کرے تو نہ صرف یہ کہ قرآن شفا بخش نہیں ہوگا بلکہ یکے بعد دیگرے موانع کا اضافہ ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے (قرآن مجید میں ہم جو بھی نازل کرتے ہیں وہ مومنین کے واسطے شفا اور رحمت ہے۔

اور یہ قرآن ظالموں کو سوائے خسارے کے کچھ بھی نہیں دے گا) ایسے قاریان قرآن کے لئے نہ صرف یہ کہ رحمت خدا ان کے شامل حال نہیں ہوتی بلکہ قرآن مجید ان پر لعنت بھی کرتا ہے، حدیث میں ہے: (بہت سے قاریان قرآن ایسے ہیں جن پر خود قرآن لعنت کرتا ہے) معرفت کی دوسری دوائیں بھی کچھ وضاحت طلب ہیں جو دوسرے مقامات پر ذکر کی جائیں گی۔

۴۔ معرفت کی دواؤں کے اصول

جو چیزیں اس فصل میں معرفت کی دوا کے عنوان سے بیان ہوئی ہیں در حقیقت انکی بازگشت دو عناوین کی طرف ہوتی ہے ایک تو قرآن ہے جس کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ''تشریعی دوا'' کا کام کرتا ہے اور دوسرے بلائیں ہیں جن کو ''تکوینی دوا'' کہا جا سکتا ہے۔

یا دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ روحانی مریضوں کے لئے (جو کہ موانع معرفت کی بیماریوں میں مبتلا ہیں) اللہ نے نظام کائنات میں دو قسم کی دوا قرار دی ہے پہلی: انبیائے الٰہی کی تعلیمات، دوسری: عالم طبیعت کے تلخ و ناگوار اور عبرتناک حوادث۔

قرآن مجید جو کہ انبیاءؑ الٰہی کے تعلیمی دستورات کا کامل ترین سرنامہ ہے معرفت کے مریضوں کا موعظہ تقویٰ، ذکر خدا، دعا، پناہ طلبی اور توبہ وغیرہ کے ذریعہ علاج کرتا ہے۔

انبیائے الٰہی کی تعلیمات (جو کہ روحانی بیماریوں کا بنیادی علاج ہے اور خاص طور سے معرفت کی بیماریوں کا) کے ساتھ زندگی کے تلخ حادثات اور عبرتناک بلائیں بھی ان بیماریوں کی تسکین آور دوائیں شمار ہوتی ہیں جو ضرورت کے وقت خدا کی جانب سے تجویز ہوتی ہیں ارشاد پروردگار ہے (ہم نے جب بھی کسی قریہ میں کوئی نبی بھیجا تو اہل قریہ کو نافرمانی پر سختی اور پریشانی میں ضرور مبتلا کیا کہ شاید وہ لوگ ہماری بارگاہ میں

تضرع وزاری کریں)

۴۔ مستقل موانع

معرفت کے موانع کی تین قسمیں ہیں دو قسمیں ایسی ہیں جن کو معرفت کی دواؤں سے برطرف کیا جا سکتا ہے لیکن ایک قسم نا قابل علاج ہے۔

الف: کمزور موانع

موانع معرفت کہ جن کی تشریح دوسری فصل میں کی گئی ہے در حقیقت روح کی بیماری کے جراثیم اور دل کے موانع ہیں جو نور علم کے لئے رکاوٹ بنتے ہیں بیماری کی ابتداء میں اس کے جراثیم نازک اور کمزور ہوتے ہیں اور احیائے الٰہی کی تعلیمات کے صدقے میں بڑی آسانی کے ساتھ یہ سارے موانع زائل ہو جاتے ہیں۔

ب: مضبوط مگر قابل رفع موانع

اگر معرفت کے موانع کو برطرف نہ کیا جائے تو آہستہ آہستہ دل و دماغ پر غالب آجاتے ہیں پس اگر انہوں نے آئینہ دل کے جوہر کو تباہ و برباد نہیں کیا ہے تو قابل علاج ہیں اور ان کو ختم کرنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ آفت و بلا جیسی دواؤں سے استفادہ کریں، یہ دوا وعظ ونصیحت جیسی دوا سے بھی زیادہ کارساز اور قوی ہے دل پر لگے ہوئے زنگ کو وعظ ونصیحت کے ذریعہ صاف کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہ پانی سے شیشہ کو صاف کیا جاتا ہے اور بلا وآفت کے ذریعہ دل پر لگے ہوئے زنگ کو ختم کرنا ایسا ہی ہے جیسے آگ سے تلوار پر سان رکھی جاتی ہے کیونکہ بہت سے زنگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں بغیر آگ کے صاف نہیں کیا جا سکتا شاید اسی لئے قرآن مجید انسانی زندگی میں بلا ومصیبت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے (یقیناً ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ معمولی عذاب کا بھی مزہ چکھائیں گے شاید کہ وہ راہ راست پر پلٹ آئیں) اسی چیز کی طرف حضرت علیؑ بھی

اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب تم پر خدا کی طرف سے پے در پے بلائیں نازل ہوں تو سمجھ لو کہ خدا تمہیں خواب غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے۔

ج۔ مضبوط اور غیر قابل رفع موانع

اگر آئینۂ دل پر شناخت و معرفت کے موانع اس قدر تہہ بہ تہہ جم جائیں کہ آئینۂ دل کے جوہر کو تباہ و برباد کردیں تو آگ بھی جوہر روح کو سان دینے سے عاجز رہتی ہے، ایسی صورت میں مرض لا علاج ہو جاتا ہے جیسا کہ امام علیؑ نے فرمایا ہے: جسے بلائیں اور تجربات فائدہ نہ پہنچا سکیں اسے نصیحتیں کیا فائدہ دیں گی۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں: وہ لوگ بھلا دھیمی آواز کو کیا سن سکیں گے جنکے کان بلند ترین آوازوں کے سامنے بہرے ہی رہے ہوں۔

معرفت کے لئے لا علاج بیماری کی علامت میں سے یہ ہے کہ بیمار بڑے تعصب اور باطل عقائد میں سخت گرفتار ہوتا ہے اور حق بات کو قبول کرنے کے لئے بھی راضی نہیں ہوتا۔ قرآن مجید ایسے بیمار کا وصف بیان کررہا ہے کہ (خدا نے اسے علم کے باوجود گمراہ کردیا ہے)

وعظ ونصیحت اور نہ ہی آفت و بلا کے دردناک تازیانے ایسے متعصب بیماروں کے دلوں پر لگے ہوئے زنگ کو صاف کرسکتے ہیں اور نہ ہی پیغمبرانِ الٰہی کے معجزات ہی انکی بیماری کے علاج میں فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں اسی لئے حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں: بیماروں کو خدا کے حکم سے میں نے شفا عطا کی اور مبروص کو حکمِ خدا سے میں نے شفا عنایت کی، مردوں کو حکم خدا سے میں نے زندہ کردیا اور احمق کا علاج کرنے کی کوشش کی تو انکی اصلاح نہ کرسکا پوچھا گیا: اے روح خدا: یہ احمق کون ہے؟ فرمایا: اپنے آپ سے اور اپنی رائے پر خوش ہونے والا جو اپنے لئے ساری فضیلتوں کا قائل ہے اور اپنے اوپر کوئی حق اور ذمہ داری کا قائل نہیں ہے یہ احمق انسان ہے جس کے علاج کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

متعصب اور ہٹ دھرم افراد جن کے موانع معرفت قابل زوال نہیں ہیں ان کے دو گروہ کئے جاسکتے ہیں ایک وہ گروہ جو آسمانی آفات سے عبرت حاصل کرتا ہے اور خواب غفلت سے بیدار ہو جاتا ہے اور حق وحقیقت

کا اقرار واعتراف کر لیتا ہے، دوسرا وہ گروہ جسے آسمانی آفتیں بھی خواب غفلت سے بیدار نہیں کر سکتیں حضرت موسیٰ کے دور کا فرعون پہلے گروہ میں اور پیغمبر اسلام کے زمانے کا ابوجہل دوسرے گروہ میں شامل ہے۔

فرعون اور اس کے پیروکار اس قدر تعصب، غرور وتکبر، منت وسماجت اور موانع معرفت میں گرفتار تھے صرف یہی نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وعظ ونصیحت کا اثر نہیں ہوتا تھا بلکہ اثبات توحید کے لئے ان کے استدلال، اپنی نبوت کے اثبات میں ظاہر ہونے والے معجزات، بلائیں اور اقتصادی وسماجی مشکلات بھی جو کہ حق اور حقیقت کی مخالفت کی وجہ سے ان کے دامن گیر تھی انہیں خواب غفلت سے بیدار نہ کر سکے لیکن جوں ہی آسمانی عذاب کا تازیانہ پڑا تو فرعون نے بھی حق کا اعتراف کر لیا۔ قرآن مجید نے اپنے الفاظ میں فرعون کے غرق ہونے کی داستان یوں بیان کی ہے کہ جب فرعون غرق ہونے کے قریب تھا تو آواز دی کہ (یہاں تک کہ جب غرقابی نے اسے پکڑ لیا تو اس نے آواز دی کہ واحد ولاشریک پر ایمان لے آیا ہوں) جس پر بنی اسرائیل ایمان لا چکے ہیں اور میں تسلیم کرنے والوں میں ہوں)

لیکن دور پیغمبر اسلامؐ کے ابوجہل نے مرتے دم تک حق کا اعتراف نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ جس وقت پیغمبر اسلامؐ جنگ بدر کے بعد کشتوں کے پاس سے گذر رہے تھے اور آپؐ کی نگاہ ابوجہل کی لاش پر پڑی تو فرمایا: بیشک ابوجہل نے فرعون سے زیادہ خدا سے دشمنی کی ہے اس لئے کہ جب فرعون کو یہ یقین ہو گیا کہ اب ڈوب مرے گا تو اس نے خدا کی وحدانیت کا اعتراف کر لیا لیکن ابوجہل نے ہلاکت کا یقین ہو جانے کے بعد بھی لات وعزیٰ کو فراموش نہیں کیا۔

جو لوگ پیغمبروں کے انذار اور وعظ ونصیحت یا طبیعی آفات وبلیات اور آسمانی عذاب کے بعد بھی خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے انہیں موت کا تازیانہ ہی بیدار کرے گا اور موت ہی خواب غفلت اور موانع معرفت کو دل ودماغ کی آنکھوں سے برطرف کرے گی جیسا کہ حضرت امام علیؑ کا ارشاد ہے: لوگ سوئے ہوئے ہیں جب مر جائیں گے تب بیدار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ میدان قیامت میں موت کے تازیانہ کے ذریعہ بیدار ہونے والے متعصب مجرموں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے (یقیناً تم اس کی طرف سے بڑی غفلت میں تھے ہم نے تمہارے پردوں کو اٹھا

دیا ہے اور اب تمہاری نگاہ بڑی تیز ہوگئی ہے)

خدایا ہمیں توفیق عنایت فرما قبل اس کے کہ تازیانہ مرگ ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے ہم خود ہی انبیاؑ اور ائمہ حدیؑ کے وعظ و نصیحت سے بیدار ہو جائیں۔

پانچواں حصہ

تحصیل علم

اس حصہ کی فصلیں:

پہلی فصل : وجوب تحصیل علم

دوسری فصل: فضیلت تحصیل علم

تیسری فصل: آداب تحصیل علم

چوتھی فصل : آداب سوال

پانچویں فصل: احکام تحصیل علم

الفصل الأوّل

وُجوبُ التَّعَلُّمِ

١ / ١

وُجوبُ التَّعَلُّمِ عَلىٰ كُلِّ مُسلِمٍ

٧٦٤ ـ رسول الله ﷺ: طَلَبُ العِلمِ فَريضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسلِمٍ[٨٩١].

٧٦٥ ـ عنه ﷺ: طَلَبُ العِلمِ فَريضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسلِمٍ ومُسلِمَةٍ[٨٩٢].

٧٦٦ ـ عنه ﷺ: طَلَبُ العِلمِ فَريضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسلِمٍ، ألا إنَّ اللهَ يُحِبُّ بُغاةَ العِلمِ[٨٩٣].

٧٦٧ ـ عنه ﷺ: طَلَبُ العِلمِ فَريضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسلِمٍ، فَاطلُبُوا العِلمَ مِن مَظانِّهِ، واقتَبِسوهُ مِن أهلِهِ[٨٩٤].

٧٦٨ ـ عنه ﷺ: ما مِن مُؤمِنٍ ولا مُؤمِنَةٍ ولا حُرٍّ ولا مَملوكٍ إلّا وللهِ عَلَيهِ حَقٌّ واجِبٌ أن يَتَعَلَّمَ مِنَ العِلمِ ويَتَفَقَّهَ فيهِ[٨٩٥].

٧٦٩ ـ عنه ﷺ: قَلبٌ لَيسَ فيهِ شَيءٌ مِنَ الحِكمَةِ كَبَيتٍ خَرِبٍ، فَتَعَلَّموا وعَلِّموا،

پہلی فصل

وجوب تحصیل علم

۱/۱

ہر مسلمان پر علم حاصل کرنا واجب ہے

۷۶۴۔ رسول خداؐ: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۷۶۵۔ رسول خداؐ: علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے۔

۷۶۶۔ رسول خداؐ: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ طالبان علم کو دوست رکھتا ہے

۔

۷۶۷۔ رسول خداؐ: علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے لہذا علم کو اس کی مختلف جگہوں پر تلاش کرو اور اہل علم سے کسب فیض کرو۔

۷۶۸۔ رسول خداؐ: کوئی مومن مرد اور عورت آزاد اور غلام نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ کا اس پر ایک واجب حق ہے اور وہ یہ ہے کہ تعلیم حاصل کرے اور اس میں غور و فکر کرے۔

۷۶۹۔ رسول خداؐ: جس دل میں حکمت میں سے کچھ نہ ہو وہ خرابہ کے مانند ہے لہذا علم حاصل کرو اور

وتَفَقَّهوا ولا تَموتوا جُهّالًا ؛ فَإِنَّ اللّهَ ﷻ لا يَعذِرُ عَلَى الجَهلِ[٨٩٦].

٧٧٠ ـ عنه ﷺ: أربَعَةٌ تلزَمُ كُلَّ ذي حِجًى وعَقلٍ مِن اُمَّتي ، قيلَ : يا رَسولَ اللّهِ ، ما هُنَّ ؟ قالَ : اِستِماعُ العِلمِ ، وحِفظُهُ ، ونَشرُهُ ، والعَمَلُ بِهِ[٨٩٧].

٧٧١ ـ عنه ﷺ: طَلَبُ العِلمِ فَريضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُؤمِنٍ ، فَاغدُ أيُّهَا العَبدُ عالِمًا أو مُتَعَلِّمًا ولا خَيرَ فيما بَينَ ذٰلِكَ[٨٩٨].

٧٧٢ ـ عنه ﷺ: طَلَبُ العِلمِ فَريضَةٌ ، وبَذلُهُ لِلنّاسِ فَريضَةٌ ، والنَّصيحَةُ لَهُم فَريضَةٌ ، والجِهادُ في سَبيلِ اللّهِ ﷻ فَريضَةٌ[٨٩٩].

٧٧٣ ـ الإمام عليّ ؑ: عَلَيكُم بِطَلَبِ العِلمِ ، فَإِنَّ طَلَبَهُ فَريضَةٌ[٩٠٠].

٧٧٤ ـ الإمام الصادق ؑ: طَلَبُ العِلمِ فَريضَةٌ[٩٠١].

٧٧٥ ـ منية المريد: فِي الإِنجيلِ : قالَ اللّهُ تَعالىٰ فِي السّورَةِ السّابِعَةَ عَشرَةَ مِنهُ : وَيلٌ لِمَن سَمِعَ بِالعِلمِ ولَم يَطلُبهُ ، كَيفَ يُحشَرُ مَعَ الجُهّالِ إلَى النّارِ ؟ ! اُطلُبُوا العِلمَ وتَعَلَّموهُ ، فَإِنَّ العِلمَ إن لَم يُسعِدكُم لَم يُشقِكُم ، وإن لَم يَرفَعكُم لَم يَضَعكُم ، وإن لَم يُغنِكُم لَم يُفقِركُم ، وإن لَم يَنفَعكُم لَم يَضُرَّكُم ، ولا تَقولوا : نَخافُ أن نَعلَمَ فَلا نَعمَلَ ، ولٰكِن قولوا : نَرجو أن نَعلَمَ ونَعمَلَ ، والعِلمُ يَشفَعُ لِصاحِبِهِ ، وحَقٌّ عَلَى اللّهِ أن لا يُخزِيَهُ ، إنَّ اللّهَ تَعالىٰ يَقولُ يَومَ القِيامَةِ : يا مَعشَرَ العُلَماءِ ، ما ظَنُّكُم بِرَبِّكُم ؟ فَيَقولونَ : ظَنُّنا أن يَرحَمَنا ويَغفِرَ لَنا . فَيَقولُ تَعالىٰ : فَإِنّي قَد فَعَلتُ ، إنّي قَدِ استَودَعتُكُم حِكمَتي لا لِشَرٍّ أرَدتُهُ بِكُم ، بَل لِخَيرٍ أرَدتُهُ بِكُم ، فَادخُلوا في صالِحِ عِبادي إلىٰ جَنَّتي بِرَحمَتي[٩٠٢].

دوسروں کو تعلیم دو اور تفقہ اور علم حاصل کرو ایسا نہ ہو کہ جاہل و ناداں مر جاؤ خدا جہالت کے سلسلے میں کوئی عذر قبول نہیں کرے گا۔

۷۷۰۔ رسول خداؐ: میری امت کے ہر عقلمند پر چار چیزیں لازم ہیں: پوچھا گیا اے رسول خداؐ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: علم کا سننا، اسے حفظ کرنا، اس کا نشر کرنا اور اس پر عمل کرنا۔

۷۷۱۔ علم کا طلب کرنا ہر مومن پر فرض ہے لہذا اے بندہ خدا! یا عالم ہو یا علم کے سیکھنے والے کیوں کہ اسکے علاوہ کسی چیز میں کوئی خیر و برکت نہیں ہے۔

۷۷۲۔ رسول خداؐ: علم کا طلب کرنا اور اسے لوگوں تک پہنچانا فرض ہے انہیں وعظ و نصیحت کرنا اور راہ خدا میں جہاد کرنا واجب ہے۔

۷۷۳۔ امام علیؑ: علم کو طلب کرو کہ اس کا طلب کرنا تم پر فرض ہے۔

۷۷۴۔ امام صادقؑ: علم کا طلب کرنا واجب ہے۔

۷۷۵۔ کتاب منیۃ المرید: میں ہے کہ اللہ نے انجیل کے سترہویں سورہ میں فرمایا ہے: جس کے لئے علمی باتوں کا سننا ممکن ہو مگر وہ انہیں نہ سنے تو اس پر افسوس ہے وہ آخر کس طرح جاہلوں کے ساتھ جہنم میں محشور کیا جائے گا؟ علم حاصل کرو اور اسے دوسروں کو تعلیم دو اس لئے کہ علم اگر تمہیں سعادتمند نہ بنا سکا تو بدبخت بھی نہیں بنائے گا۔ اگر تمہیں نفع نہ پہنچا سکا تو ضرر بھی نہیں پہنچائے گا۔ یہ نہ کہو کہ ہمیں یہ خوف ہے کہ اگر علم حاصل کر لیا تو عمل نہیں کر سکتے بلکہ یہ کہو کہ ہمیں امید ہے کہ ہم علم حاصل کر لیں گے تو عمل بھی کریں گے علم اس کا شفیع ہو گا اور اللہ کی شان کے خلاف ہے کہ وہ صاحب علم کو گھاٹے میں رکھے، اللہ بروز قیامت ارشاد فرمائے گا۔

اے گروہ علماء اپنے پروردگار کے سلسلے میں تمہارا کیا گمان ہے؟ وہ کہیں گے: ہمارا خیال ہے کہ ہمارا رب ہم پر رحم فرمائے گا اور ہماری ساری لغزشوں کو معاف کر دے گا۔ اس وقت اللہ کی طرف سے آواز آئے گی کہ، میں نے ایسا ہی کر دیا میں نے اپنی حکمت کو تمہیں امانت کے طور پر تمہاری بھلائی کے لئے عطا کیا ہے نہ کہ برائی کے لئے لہذا میرے نیک بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جاؤ میری رحمتیں تمہارے شامل حال ہیں۔

١ / ٢
وُجوبُ التَّعَلُّمِ عَلىٰ كُلِّ حالٍ

٧٧٦ ـ رسول الله ﷺ: أُطلُبُوا العِلمَ ولَو بِالصّينِ، فَإِنَّ طَلَبَ العِلمِ فَريضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسلِمٍ[٩٠٣].

٧٧٧ ـ ابنُ عَبّاس: ﴿وإذ قالَ لُقمانُ لِابنِهِ وهُوَ يَعِظُهُ ...﴾[٩٠٤] ... يا بُنَيَّ، إن كانَ بَينَكَ وبَينَ العِلمِ بَحرٌ مِن نارٍ يُحرِقُكَ وبَحرٌ مِن ماءٍ يُغرِقُكَ، فَانفُذهُما إلَى العِلمِ حَتّىٰ تَقتَبِسَهُ وتَعَلَّمَهُ، فَإِنَّ تَعَلُّمَ العِلمِ دَليلُ الإِنسانِ، وعِزُّ الإِنسانِ، ومَنارُ الإِيمانِ، ودَعائِمُ الأَركانِ، ورِضَا الرَّحمٰنِ[٩٠٥].

٧٧٨ ـ الإمام زين العابدين ؑ: لَو يَعلَمُ النّاسُ ما في طَلَبِ العِلمِ لَطَلَبوهُ ولَو بِسَفكِ المُهَجِ[٩٠٦] وخَوضِ اللُّجَجِ[٩٠٧]. إنَّ اللهَ تَبارَكَ وتَعالىٰ أوحىٰ إلىٰ دانِيالَ: إنَّ أمقَتَ عَبيدي إلَيَّ الجاهِلُ المُستَخِفُّ بِحَقِّ أهلِ العِلمِ، التّارِكُ لِلاِقتِداءِ بِهِم. وإنَّ أحَبَّ عَبيدي إلَيَّ التَّقِيُّ الطّالِبُ لِلثَّوابِ الجَزيلِ، اللّازِمُ لِلعُلَماءِ، التّابِعُ لِلحُلَماءِ، القابِلُ عَنِ الحُكَماءِ[٩٠٨].

٧٧٩ ـ الإمام الصادق ؑ: أُطلُبُوا العِلمَ ولَو بِخَوضِ اللُّجَجِ وشَقِّ المُهَجِ[٩٠٩].

٧٨٠ ـ عنه ؑ: طَلَبُ العِلمِ فَريضَةٌ عَلىٰ كُلِّ حالٍ[٩١٠].

۲/۱

تحصیل علم کا ہر حالت میں واجب ہونا

۷۷۶۔ رسول خداؐ: علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے، اس لئے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

۷۷۷۔ ابن عباس: (اور جب حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا.....) اے بیٹا! اگر تمہارے اور علم کے درمیان ایک آگ کا سمندر بھی ہو جو تمہیں جلا دے گا اور ایک پانی کا سمندر ہو جو تمہیں غرق کر دے گا تب بھی علم حاصل کرنے کی خاطر ان دونوں سمندروں سے گذر جاؤ تا کہ علم حاصل کر سکو اور نور علم سے دامن بھر سکو کیونکہ علم انسان کا راہنما، اور اس کی عزت، منارۂ ایمان، ستون ارکان (اسلام) اور خوشنودی خدا کا باعث ہے۔

۷۷۸۔ امام سجادؑ: اگر لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ علم کے طلب کرنے میں کیا فوائد ہیں تو اسے خون دے کر اور دریا کی تہوں میں اتر کر بھی حاصل کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت دانیالؑ کے پاس وحی بھیجی کہ: میرے بندوں میں میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت وہ جاہل ہے جو اہل علم کے حق کو ہلکا سمجھتا ہے اور ان کی پیروی نہیں کرتا اور میرے نزدیک محبوب ترین بندہ وہ ہے جو پرہیزگار اور ثواب کثیر کا طالب ہے، عالموں کے ہمراہ رہتا ہے بردباروں کی پیروی کرتا ہے اور حکیموں کی باتوں کو سنتا ہے۔

۷۷۹۔ امام صادقؑ: علم حاصل کرو چاہے تمہیں سمندروں کی تہہ میں اترنا پڑے یا خون دینا پڑے۔

۷۸۰۔ امام صادقؑ: علم کا طلب کرنا ہر حالت میں واجب ہے۔

فائدہ

رسول اسلامؐ سے منسوب مشہور و معروف حدیث ہے کہ" گہوارے سے لیکر قبر تک علم حاصل کرو" کتاب "آداب المتعلمین" اور کتاب "وافی" میں یہی مضمون اس طرح نقل ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا" تحصیل علم کا وقت گہوارہ سے قبر تک ہے۔ نیز" آداب المتعلمین" اور تفسیر "قمی" کے حاشیہ پر ہے کہ: مشہور و معروف روایت میں ہے کہ: گہوارہ سے لیکر قبر تک علم حاصل کرو۔ فارسی زبان کے مشہور شاعر فردوسی نے اسی حدیث کو شعر میں اس طرح پیش کیا ہے۔

چنین گفت پیغمبر راستگوی زگہوارہ تا گور دانش بجوی

صادق القول رسولؐ نے اس طرح فرمایا ہے کہ گہوارے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث کو ہم نے کتب روایات واحادیث میں تلاش کرنے کی بھرپور سعی و کوشش کی مگر اس مضمون کی کوئی روایت نہیں ملی بلکہ اس کلام میں جو مبالغہ موجود ہے وہ شعر سے اتنا زیادہ مشابہ ہے کہ محققین محترم جیسے صاحب تفسیر قمی اور صاحب کتاب آداب المتعلمین نے اس حدیث کے مآخذ و مصادر میں دقت کیے بغیر حدیث پیغمبر اسلامؐ ہونے کا عنوان دے دیا ہے۔ (ا۔ آداب المتعلمین۔ ص ۱۱۱ الوافی ا۔ ۱۳۶ ۲۔ آداب المتعلمین ص ۱۱۱ تفسیر قمی ص ۳۰)

١ / ٣

طَلَبُ العِلمِ أوجَبُ مِن طَلَبِ المالِ

٧٨١ ـ رسول الله ﷺ: خُيِّرَ سُلَيمانُ بَينَ المُلكِ والمالِ والعِلمِ فَاختارَ العِلمَ، فَأُعطِيَ العِلمَ والمالَ والمُلكَ بِاختِيارِهِ العِلمَ(٩١١).

٧٨٢ ـ الإمام عليّ عليه السلام: أيُّهَا النّاسُ، اعلَموا أنَّ كَمالَ الدّينِ طَلَبُ العِلمِ والعَمَلُ بِهِ، وأنَّ طَلَبَ العِلمِ أوجَبُ عَلَيكُم مِن طَلَبِ المالِ، إنَّ المالَ مَقسومٌ بَينَكُم مَضمونٌ لَكُم، قَد قَسَمَهُ عادِلٌ بَينَكُم وضَمِنَهُ، سَيَفي لَكُم بِهِ، والعِلمُ مَخزونٌ عَلَيكُم عِندَ أهلِهِ قَد اُمِرتُم بِطَلَبِهِ مِنهُم، فَاطلُبوهُ واعلَموا أنَّ كَثرَةَ المالِ مَفسَدَةٌ لِلدّينِ مَقساةٌ لِلقُلوبِ، وأنَّ كَثرَةَ العِلمِ والعَمَلِ بِهِ مَصلَحَةٌ لِلدّينِ وسَبَبٌ إلَى الجَنَّةِ، والنَّفَقاتُ تَنقُصُ المالَ والعِلمُ يَزكو عَلى إنفاقِهِ، فَإِنفاقُهُ بَثُّهُ إلى حَفَظَتِهِ ورُواتِهِ(٩١٢).

٧٨٣ ـ الإمام الباقر عليه السلام: سارِعوا في طَلَبِ العِلمِ، فَوَالَّذي نَفسي بِيَدِهِ لَحَديثٌ واحِدٌ في حَلالٍ وحَرامٍ تَأخُذُهُ عَن صادِقٍ خَيرٌ مِنَ الدُّنيا وما حَمَلَت مِن ذَهَبٍ وفِضَّةٍ(٩١٣).

١ / ٤

التَّحذيرُ مِن تَركِ التَّعَلُّمِ

٧٨٤ ـ رسول الله ﷺ: ما مِن أحَدٍ إلّا عَلى بابِهِ مَلَكانِ، فَإِذا خَرَجَ قالا: اُغدُ عالِمًا أو مُتَعَلِّمًا ولا تَكُنِ الثّالِثَ(٩١٤).

۱/۳

علم کا طلب کرنا مال کے طلب کرنے سے زیادہ واجب ہے

۷۸۱۔ رسول خداؐ: حضرت سلیمان کو بادشاہت، علم اور مال کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے علم کا انتخاب کیا لہذا انہیں علم کے انتخاب کی وجہ سے مال، بادشاہت اور علم سے بھی نوازا گیا۔

۷۸۲۔ امام علیؑ: اے لوگو! یاد رکھو دین کا کمال تحصیل علم اور اس پر عمل کرنا ہے تم پر علم کا طلب کرنا مال کے طلب کرنے سے زیادہ واجب ہے اس لئے کہ مال تمہارے درمیان تقسیم ہو چکا ہے اور اسے پہنچانے کی ضمانت دی جا چکی ہے مال کا تقسیم کرنے والا خدائے عادل ہے اور وہی اسکا ضامن ہے اور تم تک پہنچانے والا ہے لیکن علم تمہاری نظروں سے دور صاحبان علم کے پاس ذخیرہ کیا گیا ہے۔ اور تمہیں ان کے پاس جا کر تحصیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے لہذا جاؤ طلب کرو اور یہ جان لو مال کی کثرت دین کو تباہ اور دلوں کو سخت کر دیتی ہے اور علم کی فراوانی اور اس پر عمل مصلحتِ دین اور حصول جنت کا باعث ہے مال خرچ و بخشش سے گھٹ جاتا ہے جبکہ علم خرچ و بخشش سے بڑھتا ہے اور بخشش علم یہی ہے کہ اسے حافظان اور راویان علم کے درمیان نشر کیا جائے۔

۷۸۳۔ امام باقرؑ: علم کو طلب کرنے میں جلدی کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حلال و حرام کے متعلق صرف ایک حدیث جو صادق القول شخص سے حاصل کرتے ہو وہ دنیا اور اس میں موجود سونے اور چاندی سے بہتر ہے۔

۱/۴

خبردار تحصیل علم ترک نہ کرنا

۷۸۴۔ رسول خداؐ: ہر شخص کے دروازہ پر دو فرشتے ہوتے ہیں جب وہ باہر نکلتا ہے تو وہ دونوں اس سے کہتے ہیں: عالم بنو یا طالب علم اور کوئی تیسرا نہ بننا۔

٧٨٥ ـ عنه ﷺ: اُغدُ عالِمًا أو مُتَعَلِّمًا أو مُستَمِعًا أو مُحِبًّا، ولا تَكُنِ الخامِسَ فَتَهلِكَ[٩١٥].

٧٨٦ ـ عنه ﷺ: اُغدُ عالِمًا أو مُتَعَلِّمًا أو مُستَمِعًا أو مُحَدِّثًا، ولا تَكُنِ الخامِسَ فَتَهلِكَ[٩١٦].

٧٨٧ ـ عنه ﷺ: اُغدُ عالِمًا أو مُتَعَلِّمًا أو مُجيبًا أو سائِلًا، ولا تَكُنِ الخامِسَ فَتَهلِكَ[٩١٧].

٧٨٨ ـ عنه ﷺ: اُغدُ عالِمًا أو مُتَعَلِّمًا، وإيّاكَ أن تَكونَ لاهِيًا مُتَلَذِّذًا[٩١٨].

٧٨٩ ـ عنه ﷺ: النّاسُ اثنانِ: عالِمٌ ومُتَعَلِّمٌ، وما عَدا ذٰلِكَ هَمَجٌ رَعاعٌ لا يَعبَأُ اللهُ بِهِم[٩١٩].

٧٩٠ ـ عنه ﷺ: لَيسَ مِنّي إلّا عالِمٌ أو مُتَعَلِّمٌ[٩٢٠].

٧٩١ ـ عنه ﷺ: لا خَيرَ فيمَن كانَ في اُمَّتي لَيسَ بِعالِمٍ ولا مُتَعَلِّمٍ[٩٢١].

٧٩٢ ـ عنه ﷺ: النّاسُ رَجُلانِ: عالِمٌ ومُتَعَلِّمٌ، ولا خَيرَ فيما سِواهُما[٩٢٢].

٧٩٣ ـ عنه ﷺ: خُذُوا العِلمَ قَبلَ أن يَنفَدَ؛ فَإِنَّ ذَهابَ العِلمِ ذَهابُ حَمَلَتِهِ[٩٢٣].

٧٩٤ ـ عنه ﷺ: قَلبٌ لَيسَ فيهِ شَيءٌ مِنَ الحِكمَةِ كَبَيتٍ خَرِبٍ، فَتَعَلَّموا وعَلِّموا وتَفَقَّهوا ولا تَموتوا جُهّالًا، فَإِنَّ اللهَ لا يَعذِرُ عَلَى الجَهلِ[٩٢٤].

٧٩٥ ـ عنه ﷺ: لا خَيرَ فِي العَيشِ إلّا لِرَجُلَينِ: عالِمٍ مُطاعٍ أو مُستَمِعٍ واعٍ[٩٢٥].

٧٩٦ ـ عنه ﷺ: اُغدُ عالِمًا أو مُتَعَلِّمًا أو اُحِبَّ العُلَماءَ، ولا تَكُن رابِعًا فَتَهلِكَ بِبُغضِهِم[٩٢٦].

٧٩٧ ـ الإمام عليّ ؑ: اُغدُ عالِمًا أو مُتَعَلِّمًا، ولا تَكُنِ الثّالِثَ فَتَعطَبَ[٩٢٧].

۷۸۵۔ رسول خداؐ: عالم، طالب علم، سامع یا محب علم بنو اور پانچواں نہ بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۷۸۶۔ رسول خداؐ: عالم بنو یا علم سیکھنے والا یا سامع بنو یا محدث اور پانچواں نہ بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۷۸۷۔ رسول خداؐ: عالم بنو یا طالب علم، جواب دینے والے بنو یا سائل، پانچواں نہ بننا کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۷۸۸۔ رسول خداؐ: عالم بنو یا طالب علم، خبردار لہو ولعب یا لذات دنیا میں منہمک نہ ہونا۔

۷۸۹۔ رسول خداؐ: لوگ دو طرح کے ہیں ایک عالم، دوسرے طالب علم، اس کے علاوہ جو بھی ہیں وہ پست افراد ہیں جنکی طرف اللہ کوئی توجہ نہیں کرتا۔

۷۹۰۔ رسول خداؐ: عالم اور طالب علم کے علاوہ کوئی مجھ سے نہیں ہے۔

۷۹۱۔ رسول خداؐ: میری امت میں جو عالم یا طالب علم نہیں ہے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

۷۹۲۔ رسول خداؐ: لوگ دو طرح کے ہیں، عالم اور علم سیکھنے والے ان کے علاوہ افراد میں کوئی خیر و نیکی نہیں ہے۔

۷۹۳۔ رسول خداؐ: علم کو نایاب ہونے سے پہلے حاصل کرلو کہ علم کا خاتمہ صاحبان علم کے خاتمہ سے ہے۔

۷۹۴۔ رسول خداؐ: جس دل میں حکمت نام کی کوئی چیز نہیں ہے وہ خرابہ کے مانند ہے لہذا علم حاصل کرو اور دوسروں کو تعلیم دو صاحب فہم بنو جاہل نہ مرو کہ خدا جاہلوں کا عذر قبول نہیں کرے گا۔

۷۹۵۔ رسول خداؐ: زندگی کا عیش و آرام صرف دو افراد کو حاصل ہے۔ وہ عالم جس کی پیروی کی جاتی ہے اور غور سے سن کر حفظ کرنے والے۔

۷۹۶۔ رسول خداؐ: عالم بنو یا طالب علم یا پھر علماء کو دوست رکھو دیکھو چوتھے نہ بنو کہ ان سے بغض و کینہ میں ہلاکت ہے۔

۷۹۷۔ امام علیؑ: عالم بنو یا طالب علم اور تیسری قسم نہ ہونا کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

۷۹۸۔ امام علیؑ: سخنور عالم بنو یا غور سے سن کر حفظ کرنے والے اور خبردار تیسرا نہ ہونا۔

۷۹۸ ـ عنه ﷺ: كُن عالِمًا ناطِقًا أو مُستَمِعًا واعِيًا ، وإيّاكَ أن تَكونَ الثّالِثَ[۹۲۸] .

۷۹۹ ـ عنه ﷺ: إذا لَم تَكُن عالِمًا ناطِقًا فَكُن مُستَمِعًا واعِيًا[۹۲۹] .

۸۰۰ ـ عنه ﷺ ـ لِكُمَيلِ بنِ زِيادٍ ـ: يا كُمَيلُ ، إنَّ هٰذِهِ القُلوبَ أوعِيَةٌ ، فَخَيرُها أوعاها لِلخَيرِ . والنّاسُ ثَلاثَةٌ : فَعالِمٌ رَبّانِيٌّ ، ومُتَعَلِّمٌ عَلىٰ سَبيلِ نَجاةٍ ، وهَمَجٌ رَعاعٌ أتباعُ كُلِّ ناعِقٍ ، لَم يَستَضيئوا بِنورِ العِلمِ ولَم يَلجَؤوا إلىٰ رُكنٍ وَثيقٍ . إنَّ ها هُنا لَعِلمًا ـ وأشارَ بِيَدِهِ إلىٰ صَدرِهِ ـ لَو أصَبتُ لَهُ حَمَلَةً ! لَقَد أصَبتُ لَقِنًا[۹۳۰] غَيرَ مَأمونٍ يَستَعمِلُ الدّينَ لِلدُّنيا ، ويَستَظهِرُ بِحُجَجِ اللهِ عَلىٰ كِتابِهِ ، وبِنِعَمِهِ عَلىٰ مَعاصيهِ ، اُفٍّ لِحامِلِ حَقٍّ لا بَصيرَةَ لَهُ ، يَنقَدِحُ الشَّكُّ في قَلبِهِ بِأَوَّلِ عارِضٍ مِن شُبهَةٍ ، لا يَدري أينَ الحَقُّ . إن قالَ أخطَأَ ، وإن أخطَأَ لَم يَدرِ ، مَشغوفٌ بِما لا يَدري حَقيقَتَهُ ، فَهُوَ فِتنَةٌ لِمَنِ افتُتِنَ بِهِ ، وإنَّ مِنَ الخَيرِ كُلِّهِ مَن عَرَّفَهُ اللهُ دينَهُ ، وكَفىٰ بِالمَرءِ جَهلًا أن لا يَعرِفَ دينَهُ[۹۳۱] .

۸۰۱ ـ الإمام الباقر ﷺ: أُغدُ عالِمًا خَيرًا ، وتَعَلَّم خَيرًا[۹۳۲] .

۸۰۲ ـ الإمام الصادق ﷺ: النّاسُ ثَلاثَةٌ : عالِمٌ ، ومُتَعَلِّمٌ ، وغُثاءٌ[۹۳۳][۹۳۴] .

۸۰۳ ـ عنه ﷺ: لَستُ اُحِبُّ أن أرَى الشّابَّ مِنكُم إلّا غادِيًا في حالَينِ : إمّا عالِمًا أو مُتَعَلِّمًا ، فَإِن لَم يَفعَل فَرَّطَ ، فَإِن فَرَّطَ ضَيَّعَ ، وإن ضَيَّعَ أثِمَ ، وإن أثِمَ سَكَنَ النّارَ والَّذي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالحَقِّ[۹۳۵] .

۸۰۴ ـ عنه ﷺ: لا يَنبَغي لِمَن لَم يَكُن عالِمًا أن يُعَدَّ سَعيدًا ، ولا لِمَن لَم يَكُن وَدودًا أن يُعَدَّ حَميدًا[۹۳۶] .

۷۹۹۔امام علیؑ: اگر سخنور عالم نہیں ہو تو کم از کم غور سے سن کر حفظ کرنے والے ہی بن جاؤ۔

۸۰۰۔امام علیؑ: نے کمیل بن زیاد سے فرمایا اے کمیل یہ قلوب ایک طرح کے ظروف ہیں لہذا ان میں سب سے بہتر وہ دل ہے جو سب سے زیادہ نیکیوں کی حفاظت کر سکے اور لوگ تین طرح کے ہیں خدا رسیدہ عالم، راہ نجات پر چلنے والا طالب علم اور بے سروپا احمق جو ہر آواز کے پیچھے دوڑ پڑتا ہے اس نے نہ نور کی روشنی حاصل کی ہے اور نہ کسی مستحکم ستون کا سہارا لیا ہے۔

دیکھو یہاں (اشارہ کیا اپنے سینہ کی طرف) علم کا ایک خزانہ ہے کاش مجھے اس کے اٹھانے والے مل جاتے۔ہاں ملے بھی تو بعض ایسے ذہین جو قابل اعتبار نہیں ہیں اور دین کو دنیا کے لئے آلہ کار بنا کر استعمال کرنے والے ہیں اور اللہ کی حجتوں کو اس کی کتاب کے خلاف استعمال کرتے ہیں اور اسکی نعمتوں سے گناہوں میں مدد لیتے ہیں۔افسوس ہے ان حاملان حق پر جنہیں حق، حق والا نہیں بنا دیتا اور پہلا ہی شبہ انکے دل میں شک ایجاد کر دیتا ہے۔

پھر وہ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ حق کہاں ہے۔اگر وہ بولتے ہیں تو غلطی کرتے ہیں۔اور اگر غلطی کر بیٹھتے ہیں تو اسے سمجھتے بھی نہیں وہ ایسی چیزوں پر فریفتہ ہیں جنکی حقیقت سے ناواقف اور یہ جس چیز پر عاشق و فریفتہ ہیں وہی فتنہ ہے۔اور تمام نیکیاں اس چیز میں ہیں کہ خدا کسی کو دین کا واقف بنا دے اور انسان کی جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ دین شناس نہیں ہے۔

۸۰۱۔امام باقرؑ: اچھے عالم یا اچھے طالب علم بن جاؤ۔

۸۰۲۔امام صادقؑ: لوگ تین طرح کے ہیں عالم، طالب علم، اور خس وخاشاک (جاہل عوام الناس)۔

۸۰۳۔امام صادقؑ: میں تمہارے ہر جوان کو دو حالتوں میں دیکھنا چاہتا ہوں اور بس، عالم ہو یا طالب علم اس خدا کی قسم جس نے حضرت محمدؐ کو برحق مبعوث فرمایا ہے اگر وہ جوان ایسا نہ کرے تو اس نے کوتاہی کی ہے اور اگر کوتاہی کریگا تو تباہ ہو جائیگا۔اور اگر تباہ ہوا تو گنہگار ہوگا اور گنہگاروں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۸۰۴۔امام صادقؑ: یہ مناسب نہیں ہے کہ جو شخص عالم نہ ہو اسے سعادتمند اور جو شفیق و مہربان نہیں ہے اسے قابل تعریف شمار کیا جائے۔

الفصل الثاني

فَضلُ التَّعَلُّمِ

٢ / ١

التَّأكيدُ عَلىٰ طَلَبِ العِلمِ

٨٠٥ ـ رسول الله ﷺ: تَعَلَّمُوا العِلمَ؛ فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ حَسَنَةٌ[٩٣٧].

٨٠٦ ـ عنه ﷺ: أُطلُبُوا العِلمَ؛ فَإِنَّهُ السَّبَبُ بَينَكُم وبَينَ اللهِ ﷻ[٩٣٨].

٨٠٧ ـ عنه ﷺ: تَعَلَّمُوا العِلمَ وعَلِّموهُ النّاسَ، تَعَلَّمُوا الفَرائِضَ وعَلِّموهُ النّاسَ، تَعَلَّمُوا القُرآنَ وعَلِّموهُ النّاسَ، فَإِنّي امرُؤٌ مَقبوضٌ، والعِلمُ سَيُقبَضُ، وتَظهَرُ الفِتَنُ حَتّىٰ يَختَلِفَ اثنانِ في فَريضَةٍ لا يَجِدانِ أحَدًا يَفصِلُ بَينَهُما[٩٣٩].

٨٠٨ ـ عنه ﷺ: أفضَلُ الأَعمالِ عَلىٰ ظَهرِ الأَرضِ ثَلاثَةٌ: طَلَبُ العِلمِ، والجِهادُ، والكَسبُ؛ لِأَنَّ طالِبَ العِلمِ حَبيبُ اللهِ، والغازي وَلِيُّ اللهِ، والكاسِبُ صَديقُ اللهِ[٩٤٠].

دوسری فصل

فضیلت تحصیل علم

۲/۱

تحصیل علم کی تاکید

۸۰۵۔ رسول خداؐ: علم حاصل کرو کہ علم کا حاصل کرنا نیکی ہے۔

۸۰۶۔ رسول خداؐ: علم طلب کرو کہ علم ہی تمہارے اور خدا کے مابین واسطہ ہے۔

۸۰۷۔ رسول خداؐ: علم حاصل کرو اور لوگوں کو سکھاؤ فرائض کی تعلیم حاصل کرو اور اس سے لوگوں کو بھی نوازو۔ قرآن سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ کہ میں (تمہارے درمیان سے) چلا جاؤنگا اور علم بھی عنقریب اٹھالیا جائے گا اور فتنہ وفساد پھوٹ پڑیں گے یہاں تک کہ جب دو آدمیوں میں کسی فریضہ کے سلسلے میں اختلاف ہو جائیگا تو وہ اپنے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے کسی اور کو نہیں پائیں گے۔

۸۰۸۔ رسول خداؐ: روئے زمین پر بہترین اعمال تین ہیں طلب علم، جہاد اور کسب معاش کیونکہ طالب علم خدا کا محبوب، مجاہد خدا کا ولی اور کسب معاش کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

٨٠٩ ـ عنه ﷺ: مَجالِسُ العِلمِ عِبادَةٌ[٩٤١].

٨١٠ ـ عنه ﷺ: العالِمُ والمُتَعَلِّمُ شَريكانِ فِي الأجرِ ولا خَيرَ في سائِرِ النّاسِ[٩٤٢].

٨١١ ـ عنه ﷺ: إنَّ العالِمَ والمُتَعَلِّمَ في الأجرِ سَواءٌ، يَأتِيانِ يَومَ القِيامَةِ كَفَرَسَي رِهانٍ يَزدَحِمانِ[٩٤٣].

٨١٢ ـ عنه ﷺ: العالِمُ والمُتَعَلِّمُ شَريكانِ فِي الخَيرِ[٩٤٤].

٨١٣ ـ الإمام عليّ ؑ: الشّاخِصُ في طَلَبِ العِلمِ كَالمُجاهِدِ في سَبيلِ اللهِ[٩٤٥].

٨١٤ ـ عنه ؑ: ضادُّوا الجَهلَ بِالعِلمِ[٩٤٦].

٨١٥ ـ عنه ؑ: رُدُّوا الجَهلَ بِالعِلمِ[٩٤٧].

٨١٦ ـ عنه ؑ: اُطلُبُوا العِلمَ تَرشُدوا[٩٤٨].

٨١٧ ـ عنه ؑ: اُطلُبِ العِلمَ تَزدَد عِلمًا[٩٤٩].

٨١٨ ـ عنه ؑ: اِقتَنِ العِلمَ، فَإِنَّكَ إن كُنتَ غَنِيًّا زانَكَ، وإن كُنتَ فَقيرًا مانَكَ[٩٥٠].

٨١٩ ـ عنه ؑ: مُدارَسَةُ العِلمِ لَذَّةُ العُلَماءِ[٩٥١].

٨٢٠ ـ عنه ؑ ـ في صِفَةِ المُتَّقينَ ـ: مِن عَلامَةِ أحَدِهِم أنَّكَ تَرىٰ لَهُ قُوَّةً في دينٍ، وحَزمًا في لينٍ، وإيمانًا في يَقينٍ، وحِرصًا في عِلمٍ، وعِلمًا في حِلمٍ[٩٥٢].

٨٢١ ـ عنه ؑ: أيُّهَا النّاسُ، اِعلَموا أنَّ كَمالَ الدّينِ طَلَبُ العِلمِ والعَمَلُ بِهِ[٩٥٣].

٨٢٢ ـ عنه ؑ: تَعَلَّمِ العِلمَ واعمَل بِهِ وانشُرهُ في أهلِهِ، يُكتَب لَكَ أجرُ تَعلِيمِه وعَمَلِهِ إن شاءَ اللهُ تَعالىٰ[٩٥٤].

٨٢٣ ـ عنه ؑ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: تَعَلَّمُوا العِلمَ وإن لَم تَنالوا بِهِ حَظًّا، فَلَأن يُذَمَّ الزَّمانُ

۸۰۹۔رسول خداؐ: بزم علم میں شرکت عبادت ہے۔

۸۱۰۔رسول خداؐ: عالم اور طالب علم اجر وثواب میں برابر کے شریک ہیں اور بقیہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

۸۱۱۔رسول خداؐ: بیشک عالم اور طالب علم اجر وثواب میں برابر کے شریک ہیں یہ دونوں بروز قیامت اس طرح وارد ہونگے جیسے میدان مقابلہ میں دو گھوڑ سوار برابر سے نشانہ پر پہنچتے ہیں۔

۸۱۲۔رسول خداؐ: عالم اور طالب علم خیر ونیکی میں برابر ہیں۔

۸۱۳۔امام علیؑ: حصول علم کے لئے نکل پڑنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کے مانند ہے۔

۸۱۴۔امام علیؑ: علم کے ذریعہ جہالت کا مقابلہ کرو۔

۸۱۵۔امام علیؑ: علم کے ذریعہ جہالت کو پلٹا دو۔

۸۱۶۔امام علیؑ: علم حاصل کرو ہدایت پا جاؤ گے۔

۸۱۷۔امام علیؑ: علم حاصل کرو تمہاری معلومات میں اضافہ ہوگا۔

۸۱۸۔امام علیؑ: علم جمع کرو کہ اگر تم بے نیاز ہو تو علم تمہاری زینت بن جائے گا اور اگر نادار وفقیر ہو تو تمہارا سرمایہ ہو جائے گا۔

۸۱۹۔امام علیؑ: علمی بحث وگفتگو علماء کی لذت ہے۔

۸۲۰۔امام علیؑ نے: صفات متقین کے بیان میں فرمایا ہے: کہ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ تم ان کے پاس دین میں قوت، نرمی میں شدت احتیاط یقین میں ایمان، علم کی طمع اور بردباری کے ساتھ علم پاؤ گے۔

۸۲۱۔امام علیؑ: اے لوگو! یاد رکھو کہ کمال دین حصول علم اور اس پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔

۸۲۲۔امام علیؑ: علم حاصل کرو اور اس پر عمل کرو اور اس کے اہل افراد میں اسے نشر کرو تو تمہارے نامہ اعمال میں حصول علم اور اس پر عمل کرنے کا ثواب لکھ دیا جائیگا۔

۸۲۳۔امام علیؑ: سے منسوب بیان: علم حاصل کرو چاہے اسکا فیض تمہیں نہ پہنچے۔ اس لئے کہ جب تمہاری بے رغبتی کے باوجود زمانہ قابل مذمت ہے تو اس سے بہتر یہ ہے کہ تمہاری موجودگی کے ساتھ اسکی مذمت کی جائے۔

لَكُم أحسَنُ مِن أن يُذَمَّ بِكُم[٩٥٥].

٨٢٤ـ عنه ﷺ: مَن تَرَكَ الاِستِماعَ مِن ذَوِي العُقولِ ماتَ عَقلُهُ[٩٥٦].

٨٢٥ـ الإمام الصادق ﷺ: كانَ فيما وَعَظَ لُقمانُ ابنَهُ أن قالَ لَهُ: يا بُنَيَّ، اِجعَل في أيّامِكَ ولَياليكَ وساعاتِكَ نَصيبًا لَكَ في طَلَبِ العِلمِ، فَإِنَّكَ لَن تَجِدَ لَهُ تَضييعًا مِثلَ تَركِهِ[٩٥٧].

٨٢٦ـ عنه ﷺ ـ لِحَمّادِ بنِ عيسىٰ بَعدَ ذِكرِ عَلاماتِ الدّينِ ـ: ولِكُلِّ واحِدَةٍ مِن هٰذِهِ العَلاماتِ شُعَبٌ يَبلُغُ العِلمُ بِها أكثَرَ مِن ألفِ بابٍ وألفِ بابٍ وألفِ بابٍ، فَكُن يا حَمّادُ طالِبًا لِلعِلمِ في آناءِ اللَّيلِ وأطرافِ النَّهارِ[٩٥٨].

٨٢٧ـ لقمان ﷺ ـ لِابنِهِ ـ: لا تَترُكِ العِلمَ زَهادَةً فيهِ ورَغبَةً فِي الجَهالَةِ، يا بُنَيَّ اختَرِ المَجالِسَ عَلىٰ عَينِكَ، فَإِن رَأَيتَ قَومًا يَذكُرونَ اللهَ فَاجلِس إلَيهِم، فَإِنَّكَ إن تَكُن عالِمًا يَنفَعكَ عِلمُكَ ويَزيدوكَ عِلمًا، وإن تَكُن جاهِلًا يُعَلِّموكَ، ولَعَلَّ اللهَ تَعالىٰ أن يُظِلَّهُم بِرَحمَةٍ فَتَعُمَّكَ مَعَهُم[٩٥٩].

٨٢٨ـ الإمام الهادي ﷺ: إنَّ العالِمَ والمُتَعَلِّمَ شَريكانِ فِي الرُّشدِ[٩٦٠].

٨٢٩ـ مِمّا يُنسَبُ إلَى الإمامِ عَلِيٍّ ﷺ:

وثِــق بِــاللهِ رَبِّكَ ذِي المَعالي	وذِي الآلاءِ والنِّـعَمِ الجِســامِ
وكُــن لِـلعِلمِ ذا طَـلَبٍ وبَـحثٍ	وناقِش فِي الحَلالِ وفِي الحَرامِ
وبِــالعَوراءِ لا تَـنطِق ولٰكِــن	بِما يَرضَى الإلٰهُ مِنَ الكَـلامِ[٩٦١]

٨٣٠ـ أيضًا:

العِلمُ زَينٌ فَكُن لِلعِلمِ مُكتَسِبًا	وكُن لَهُ طالِبًا ما كُنتَ مُقتَبِسا

۸۲۴۔امام علیؑ: جو صاحبان عقل کی باتوں کو سماعت نہیں کرتا اسکی عقل مردہ ہو جاتی ہے۔

۸۲۵۔امام صادقؑ: لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں کی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی اے بیٹا! دن رات اور اپنے اوقات کا ایک حصہ تحصیل علم کے لئے وقف کردو کیوں کہ ترک علم کے مثل تمہاری کوئی چیز ضائع نہیں ہو سکتی۔

۸۲۶۔امام صادقؑ نے: دین کی علامتیں بیان کرنے کے بعد حماد بن عیسٰی سے فرمایا کہ: ان میں سے ہر علامت کے کئی شعبے ہیں کہ جن کے جاننے سے ہزار باب، ہزار باب، ہزار باب سے زیادہ کا علم حاصل ہوتا ہے پس اے حماد رات، دن علم حاصل کرنے میں مشغول رہو۔

۸۲۷۔لقمان حکیم: نے اپنے فرزند سے فرمایا: علم سے بے رغبتی اور جہالت سے دلچسپی کی بنا پر علم کو ترک مت کرو۔ اے بیٹا! نشستوں کا وقت کے ساتھ جائزہ لو اگر یاد الٰہی کرنے والا گروہ نظر آئے تو ان کی ہمنشینی اختیار کرلو اسلئے کہ اگر تم عالم ہو تو تمہارا علم تمہارے لئے نفع بخش ہوگا اور تمہارے علم میں اضافہ ہو جائے گا اور اگر جاہل ہو تو وہ تمہیں تعلیم دیں گے اور شاید ان پر خدا کی رحمت سایہ فگن ہو اور تم بھی اس رحمت کے زیر سایہ قرار پا جاؤ۔

۸۲۸۔امام ہادیؑ: عالم اور طالب علم دونوں رشد و ہدایت میں شریک ہیں۔

۸۲۹۔امام علیؑ: سے منسوب اشعار: اپنے پروردگار پر بھروسا کرو جو بڑی عظمتوں اور نعمتوں والا ہے۔ اور تحصیل علم اور حلال و حرام کی معرفت حاصل کرنے میں خوب چھان بین اور جد و جہد کرو بیہودہ باتیں زبان پر جاری نہ کرو بلکہ وہی سخن زبان پر جاری کرو جس سے اللہ خوش ہوتا ہے۔

۸۳۰۔امام علیؑ: سے یہ اشعار بھی منسوب ہیں: علم زینت ہے لہذا اسے کسب کرو اور اگر اس کے حصول کے متمنی ہو تو اسکے طالب ہو جاؤ خدا پر بھروسہ کرو اور اسی پر اعتماد رکھو غیروں سے بے نیاز، بردبار، خوددار اور عقل سلیم کے مالک بن جاؤ علم و دانش میں ڈوب جاؤ اور ہمہ تن منہمک ہو جاؤ خبردار! ملامت و ذلت کو راہ نہ دینا زندہ

واركَن إلَـيهِ وثِـق بِـاللهِ واغـنَ بِـهِ ... وكُن حَليمًا رَصينَ العَقلِ مُـحتَرِسا

لا تَـسأَمَــنَّ فَـإمّا كُـنتَ مُـنهَمِكًا ... فِي العِلمِ يَومًا وإمّا كُـنتَ مُـنغَمِسا

وكُن فَتىً ناسِكًا مَحضَ التُّقىٰ وَرِعًا ... لِـلدّينِ مُـغتَنِمًا لِـلعِلمِ مُـفتَرِسا

فَـمَن تَـخَلَّقَ بِـالآدابِ ظَـلَّ بِـها ... رَئيسَ قَومٍ إذا مـا فـارَقَ الرُّؤَسـا

واعلَم هُدِيتَ بِأنَّ العِلمَ خَـيرُ صَـفًا ... أضحىٰ لِطالِبِهِ مِن فَضلِهِ سَلِسا[٦٦٢]

٨٣١ ـ أيضًا:

لَو صيغَ مِن فِضَّةٍ نَفسٌ عَـلىٰ قَـدَرٍ ... لَـعادَ مِـن فَـضلِهِ لَـمّا صَـفا ذَهَـبا

مـا لِـلفَتىٰ حَسَبٌ إلّا إذا كَـمُلَت ... آدابُــهُ وحَـوَى الآدابَ والحَـسَبا

فَاطلُب فَدَيتُكَ عِلمًا واكـتَسِب أدَبًا ... تَظفَر يَداكَ بِهِ واستَعجِلِ الطَّلَبا[٦٦٣]

٢ / ٢

فَضلُ طالِبِ العِلمِ

٨٣٢ ـ رسول الله ﷺ: طالِبُ العِلمِ بَينَ الجُهّالِ كَالحَيِّ بَينَ الأمواتِ[٦٦٤].

٨٣٣ ـ عنه ﷺ: طالِبُ العِلمِ لا يَموتُ، أو يُمَتَّعَ جَدُّهُ[٦٦٥] بِقَدرِ كَدِّهِ[٦٦٦].

٨٣٤ ـ عنه ﷺ: طالِبُ العِلمِ طالِبُ الرَّحمَةِ، طالِبُ العِلمِ رُكنُ الإسلامِ، ويُعطىٰ أجرَهُ مَعَ النَّبِيّينَ[٦٦٧].

٨٣٥ ـ عنه ﷺ: مَن خَرَجَ مِن بَيتِهِ لِيَلتَمِسَ بابًا مِـنَ العِـلمِ كَـتَبَ اللهُ ﷻ لَـهُ بِكُـلِّ قَدَمٍ ثَوابَ نَبِيٍّ مِنَ الأنبِياءِ، وأعطاهُ اللهُ بِكُلِّ حَرفٍ يَسمَعُ أو يَكتُبُ مَدينَةً فِي الجَنَّةِ[٦٦٨].

دل اور جوان ہو جو تقویٰ اور پرہیزگاری کی راہ پر گامزن ہے جو دین کو غنیمت سمجھتا ہے اور علم کے دامن کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے، پس جو شخص آداب و اخلاق کو اپنا پیشہ قرار دے لیتا ہے وہ قوم کا رئیس و سربراہ بن جاتا ہے خدا تمہاری ہدایت فرمائے یہ یاد رکھو کہ علم بہترین منزلت و عظمت کا نام ہے جو اپنے تلاش کرنے والوں کو فضیلتوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔

۸۳۱۔ امام علیؑ: سے منسوب اشعار: نفس کو اگر کسی بھی مقدار میں چاندی سے ملمع کر دیا جائے تو جیسے ہی نفس زیور علم سے آراستہ ہوگا سونا بن جائیگا، جوان کا کوئی حسب نہیں ہے مگر یہ کہ اسکے آداب کامل ہو جائیں اور وہ آداب و حسب کا احاطہ کر لے، قربان جاؤں علم حاصل کرو اور ادب سے آراستہ ہو جاؤ تا کہ اس کے ذریعہ کامیاب ہو جاؤ اور اس جستجو کو سنہرا موقع سمجھو۔

۲/۲

طالب علم کی فضیلت

۸۳۲۔ رسول خداؐ: جاہلوں کے درمیان علم کا طلب کرنے والا مردوں کے درمیان زندہ کے مانند ہے۔

۸۳۳۔ رسول خداؐ: طالب علم کو موت نہیں آتی مگر یہ کہ اپنی زحمت کے مطابق اپنی سعادتمندی (علم) حاصل کر لیتا ہے۔

۸۳۴۔ رسول خداؐ: طالب علم، طالب رحمت ہے، طالب علم اسلام کا ستون ہے اسکی جزا پیغمبروں کے ساتھ دی جائے گی۔

۸۳۵۔ رسول خداؐ: جو اپنے گھر سے علم کا ایک باب سیکھنے کے لئے نکلے تو اللہ اس کے ہر قدم پر ایک نبی کا ثواب لکھے گا اور ہر حرف کے سننے یا لکھنے پر جنت میں ایک شہر عطا کرے گا۔

۸۲۶ ـ عنه ﷺ: مَن جاءَ أجَلُهُ وهُوَ يَطلُبُ العِلمَ لَقِيَ اللهَ ولَم يَكُن بَينَهُ وبَينَ النَّبِيِّينَ إلّا دَرَجَةُ النُّبُوَّةِ[۹۶۹].

۸۲۷ ـ عنه ﷺ: مَن أحَبَّ أن يَنظُرَ إلىٰ عُتَقاءِ اللهِ مِنَ النّارِ فَليَنظُر إلَى المُتَعَلِّمينَ، فَوَالَّذي نَفسي بِيَدِهِ، ما مِن مُتَعَلِّمٍ يَختَلِفُ إلىٰ بابِ العالِمِ المُعَلِّمِ إلّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ عِبادَةَ سَنَةٍ، وبَنَى اللهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ مَدينَةً فِي الجَنَّةِ، ويَمشي عَلَى الأرضِ وهِيَ تَستَغفِرُ لَهُ، ويُمسي ويُصبِحُ مَغفورًا لَهُ، وشَهِدَتِ المَلائِكَةُ أنَّهُم عُتَقاءُ اللهِ مِنَ النّارِ[۹۷۰].

۸۲۸ ـ عنه ﷺ: إذا جاءَ المَوتُ طالِبَ العِلمِ وهُوَ عَلىٰ هٰذِهِ الحالِ ماتَ وهُوَ شَهيدٌ[۹۷۱].

۸۲۹ ـ عنه ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ فَأدرَكَهُ كانَ لَهُ كِفلانِ مِنَ الأجرِ، فَإن لَم يُدرِكهُ كانَ لَهُ كِفلٌ مِنَ الأجرِ[۹۷۲].

۸۳۰ ـ عنه ﷺ: مَن خَرَجَ في طَلَبِ العِلمِ كانَ في سَبيلِ اللهِ حَتّىٰ يَرجِعَ[۹۷۳].

۸۳۱ ـ الإمام عليّ ؑ: مَن جاءَتهُ مَنِيَّتُهُ وهُوَ يَطلُبُ العِلمَ فَبَينَهُ وبَينَ الأنبِياءِ دَرَجَةٌ[۹۷۴].

۸۳۲ ـ عنه ؑ: الشّاخِصُ في طَلَبِ العِلمِ كَالمُجاهِدِ في سَبيلِ اللهِ، إنَّ طَلَبَ العِلمِ فَريضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسلِمٍ، وكَم مِن مُؤمِنٍ يَخرُجُ مِن مَنزِلِهِ في طَلَبِ العِلمِ فَلا يَرجِعُ إلّا مَغفورًا![۹۷۵]

۸۳۳ ـ عنه ؑ: لِطالِبِ العِلمِ عِزُّ الدُّنيا وفَوزُ الآخِرَةِ[۹۷۶].

۸۳۴ ـ ابنُ مَسعود: كانَ رَسولُ اللهِ ﷺ إذا رَأى الَّذينَ يَبتَغونَ العِلمَ قالَ: مَرحَبًا بِكُم

۸۳۶۔رسول خدا: جس کو طالب علمی کے دوران موت آجائے تو وہ اللہ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ اس کے اور انبیاء کے درمیان درجہ نبوت کے علاوہ کوئی فرق نہیں ہوگا۔

۸۳۷۔رسول خدا: جو شخص نار جہنم سے اللہ کے آزاد کردہ افراد کو دیکھنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ طالب علموں کو دیکھے اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی طالب علم کسی استاد عالم کے در پر نہیں جاتا مگر یہ کہ اللہ اس کے لئے اسکے ہر قدم پر ایک سال کی عبادت لکھ دیتا ہے اور جنت میں ہر قدم کے حساب سے ایک شہر بنا دیتا ہے جب وہ زمین پر چلتا ہے تو زمین اس کے لئے استغفار کرتی ہے اور صبح و شام مغفرت پروردگار کے سایہ میں بسر کرتا ہے نیز ملائکہ گواہ ہیں کہ بیشک طالبان علم جہنم سے اللہ کے آزاد کردہ بندے ہیں۔

۸۳۸۔رسول خدا: اگر طالب علم کی موت تحصیل علم کی حالت میں آجائے تو وہ شہید مرتا ہے۔

۸۳۹۔رسول خدا: جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے نکلے اور علم حاصل بھی کرلے تو اسے دو اجر ملیں گے اور اگر علم حاصل نہ کرسکے تو فقط ایک اجر کا مستحق ہوگا۔

۸۴۰۔رسول خدا: جو علم حاصل کرنے کے لئے نکلا وہ واپس آنے تک راہ خدا میں ہے۔

۸۴۱۔امام علیؑ: جس کو طالب علمی کے زمانے میں موت آجائے اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فاصلہ ہے۔

۸۴۲۔امام علیؑ: تحصیل علم کے لئے نکلنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کے مانند ہے۔ بیشک علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ کتنے ایسے مومن ہیں جو اپنے گھر سے علم حاصل کرنے کے لئے نہیں نکلتے مگر یہ کہ مغفور پلٹتے ہیں۔

۸۴۳۔امام علیؑ: طالب علم کے لئے دنیا کی عزت اور آخرت کی کامیابی ہے۔

۸۴۴۔ابن مسعود: کا بیان ہے کہ رسول خدا جب طالب علموں کو دیکھتے تھے تو فرمایا کرتے تھے کہ مرحبا اے حکمتوں کے سرچشمو! تاریکیوں کے چراغ، بوسیدہ لباس زیب جسم ہے مگر دل تر و تازہ ہیں، اور اپنے قبیلہ والوں کے لئے پھول کے مانند ہیں!!

۸۴۵۔ابو ہارون عبدی شہر بن جوشب: کا بیان ہے کہ جب ہم ابو سعید خدری کی خدمت میں حاضر

يَنابيعَ الحِكمَةِ، مَصابيحَ الظُّلَمِ، خُلقانَ الثّيابِ، جُدُدَ القُلوبِ، رَيحانَ كُلِّ قَبيلَةٍ[٩٧٧].

٨٣٥ ـ أبو هارونَ العَبديُّ وشَهرُ بنُ حَوشَبٍ: كُنّا إذا أتَينا أبا سَعيدٍ الخُدرِيَّ يَقولُ: مَرحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسولِ اللهِ ﷺ، قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: «سَتُفتَحُ لَكُمُ الأَرضُ ويَأتيكُم قَومٌ ـ أو قالَ: غِلمانٌ ـ حَديثَةٌ أسنانُهُم يَطلُبونَ العِلمَ ويَتَفَقَّهونَ فِي الدّينِ ويَتَعَلَّمونَ مِنكُم، فَإِذا جاؤوكُم فَعَلِّموهُم وألطِفوهُم ووَسِّعوا لَهُم فِي المَجلِسِ وأفهِموهُمُ الحَديثَ. فَكانَ أبو سَعيدٍ يَقولُ لَنا: مَرحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسولِ اللهِ ﷺ، أمَرَنا رَسولُ اللهِ ﷺ أن نُوَسِّعَ لَكُم فِي المَجلِسِ وأن نُفَهِّمَكُمُ الحَديثَ[٩٧٨].

٨٣٦ ـ أبو هارونَ العَبديِّ: كُنّا إذا أتَينا أبا سَعيدٍ الخُدرِيَّ قالَ: مَرحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسولِ اللهِ ﷺ، سَمِعتُ رَسولَ اللهِ ﷺ يَقولُ: «سَيَأتيكُم قَومٌ مِن أقطارِ الأَرضِ يَتَفَقَّهونَ، فَإِذا رَأَيتُموهُم فَاستَوصوا بِهِم خَيرًا»، ويَقولُ: أنتُم وَصِيَّةُ رَسولِ اللهِ ﷺ[٩٧٩].

٨٣٧ ـ عامِرُ بنُ إبراهيمَ: كانَ أبُو الدَّرداءِ إذا رَأى طَلَبَةَ العِلمِ قالَ: مَرحَبًا بِطَلَبَةِ العِلمِ. وكانَ يَقولُ: إنَّ رَسولَ اللهِ ﷺ أوصى بِكُم[٩٨٠].

٨٣٨ ـ الإمام زين العابدين ؈: إنَّ طالِبَ العِلمِ إذا خَرَجَ مِن مَنزِلِهِ لَم يَضَع رِجلَهُ عَلى رَطبٍ ولا يابِسٍ مِنَ الأَرضِ إلّا سَبَّحَت لَهُ إلَى الأَرَضينَ السّابِعَةِ[٩٨١].

٨٣٩ ـ الإمام الباقر ؈: إنَّ جَميعَ دَوابِّ الأَرضِ لَتُصَلّي عَلى طالِبِ العِلمِ حَتّى الحيتانِ فِي البَحرِ[٩٨٢].

ہوئے تو انہوں نے فرمایا: اے رسول خداؐ کی جانب سے وصیت کئے ہوئے خوش آمدید یقیناً رسول خداؐ نے فرمایا ہے عنقریب زمین تمہارے لئے کشادہ ہو جائے گی اور ایک قوم آئے گی جن کے ابھی دانت نکلے ہونگے وہ علم حاصل کریں گے اور دین میں تفقہ کریں گے اور تم سے سیکھنا چاہیں گے پس جب وہ تمہارے پاس سیکھنے کے لئے آئیں تو انہیں تم تعلیم دو اور بڑی شفقت سے پیش آؤ انہیں بزم میں جگہ اور حدیث کی تعلیم دو۔ ابوسعید ہم سے کہا کرتے تھے رسول خداؐ کی جانب سے وصیت کئے ہوئے اور وہ ہمیں خوش آمدید کہا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ: رسول خداؐ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تمہیں بزم میں جگہ دیں اور تمہیں حدیث سمجھائیں۔

۸۳۶۔ ابو ہارون عبدی: جب ہم ابوسعید خدری کے پاس آتے تھے تو وہ کہتے تھے: مرحبا: اے رسول خداؐ کی جانب سے وصیت کئے ہوئے سنا ہے کہ رسول خدا کہا کرتے تھے کہ عنقریب تمہاری سرزمین پر فقہ سیکھنے کے لئے ایک گروہ آئیگا لہذا جب تم انہیں دیکھنا تو ان کے بارے میں میری وصیت پر اچھی طرح عمل کرنا۔ اور کہا کرتے تھے! کہ تم پیغمبر کی جانب سے وصیت کئے ہوئے ہو۔

۸۳۷۔ عامر بن ابراہیم: کا بیان ہے کہ ابودرداء جب بھی طالب علموں کو دیکھتے تو کہتے تھے: مرحبا اے طالبانِ علم اسکے بعد پھر کہتے کہ رسول خداؐ نے تمہارے لئے بڑی وصیت کی ہے۔

۸۳۸۔ امام سجادؑ: جب کوئی طالب علم اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ زمین کے کسی خشک وتر حصہ پر قدم نہیں رکھتا مگر یہ کہ زمین کے ساتوں طبقے اس کے لئے تسبیح کرتے ہیں۔

۸۳۹۔ امام باقرؑ: بیشک زمین کے سارے چوپائے یہاں تک کہ سمندروں میں مچھلیاں بھی طالب علم پر درود بھیجتی ہیں۔

۲ / ۳

فَضلُ طَلَبِ العِلمِ عَلَى العِبادَةِ

۸۵۰ ـ رسول الله ﷺ: طَلَبُ العِلمِ أفضَلُ عِندَ اللهِ ﷻ مِنَ الصَّلاةِ والصِّيامِ والحَجِّ والجِهادِ في سَبيلِ اللهِ ﷻ[۹۸۳].

۸۵۱ ـ عنه ﷺ: طَلَبُ العِلمِ ساعَةً خَيرٌ مِن قِيامِ لَيلَةٍ، وطَلَبُ العِلمِ يَومًا خَيرٌ مِن صِيامِ ثَلاثَةِ أشهُرٍ[۹۸۴].

۸۵۲ ـ عنه ﷺ: مَن خَرَجَ يَطلُبُ بابًا مِن عِلمٍ لِيَرُدَّ بِهِ باطِلًا إلىٰ حَقٍّ أو ضَلالَةً إلىٰ هُدًى، كانَ عَمَلُهُ ذٰلِكَ كَعِبادَةِ مُتَعَبِّدٍ أربَعينَ عامًا[۹۸۵].

۸۵۳ ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ بابًا مِنَ العِلمِ عَمِلَ بِهِ أو لَم يَعمَل كانَ أفضَلَ مِن أن يُصَلِّيَ ألفَ رَكعَةٍ تَطَوُّعًا[۹۸۶].

۸۵۴ ـ عنه ﷺ: مَن خَرَجَ مِن بَيتِهِ يَلتَمِسُ بابًا مِنَ العِلمِ لِيَنتَفِعَ بِهِ ويُعَلِّمَهُ غَيرَهُ، كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خُطوَةٍ عِبادَةَ ألفِ سَنَةٍ صِيامَها وقِيامَها، وحَفَّتهُ المَلائِكَةُ بِأجنِحَتِها، وصَلّىٰ عَلَيهِ طُيورُ السَّماءِ وحيتانُ البَحرِ ودَوابُّ البَرِّ، وأنزَلَهُ اللهُ مَنزِلَةَ سَبعينَ صِدّيقًا، وكانَ خَيرًا لَهُ أن لَو كانَتِ الدُّنيا كُلُّها لَهُ فَجَعَلَها فِي الآخِرَةِ[۹۸۷].

۸۵۵ ـ عنه ﷺ ـ لِأبي ذَرٍّ ـ: يا أبا ذَرٍّ، لَأن تَغدُوَ فَتَعَلَّمَ آيَةً مِن كِتابِ اللهِ خَيرٌ لَكَ مِن أن تُصَلِّيَ مِائَةَ رَكعَةٍ، ولَأن تَغدُوَ فَتَعَلَّمَ بابًا مِنَ العِلمِ عُمِلَ بِهِ أو لَم يُعمَل خَيرٌ مِن أن تُصَلِّيَ ألفَ رَكعَةٍ[۹۸۸].

۳/۲
عبادت پر تحصیل علم کی فضیلت

۸۵۰۔ رسول خداؐ: علم حاصل کرنا خدا کے نزدیک، نماز، روزہ، حج اور راہ خدا میں جہاد کرنے سے افضل ہے۔

۸۵۱۔ رسول خداؐ: ایک ساعت علم حاصل کرنا ساری رات کی عبادتوں سے بہتر ہے اور ایک دن علم حاصل کرنا تین مہینے کے روزوں سے بہتر ہے۔

۸۵۲۔ رسول خداؐ: جو شخص علم کے ایک باب کی تلاش میں نکلے تا کہ اس کے ذریعہ باطل کو حق کی طرف یا گمراہی کو ہدایت کی طرف پلٹا دے تو اس کا یہ عمل چالیس سال عبادت کرنیوالے کی عبادت کے برابر ہے۔

۸۵۳۔ رسول خداؐ: جو علم کا ایک باب سیکھ لے چاہے اس پر عمل کرے یا نہ کرے وہ مستحبی نماز کی ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

۸۵۴۔ رسول خداؐ: جو شخص اپنے گھر سے علم کا ایک باب حاصل کرنے کیلئے نکلے تا کہ اس کے ذریعہ خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو بھی تعلیم دے تو اللہ اس کے ہر ہر قدم پر ہزار سال کی نماز اور روزے کی عبادت کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتا ہے اور ملائکہ اپنے پروں سے اس پر سایہ کرتے ہیں اور اس پر آسمان کے پرندے سمندر کی مچھلیاں اور خشکی کے تمام جانور درود بھیجتے ہیں اور اسے خدا ستر صدیق کا درجہ عطا کرتا ہے اور یہ اس کے لئے اس چیز سے بہتر ہے کہ ساری دنیا اس کے قبضہ میں ہوتی اور وہ اسے آخرت کے لئے قربان کر دیتا۔

۸۵۵۔ رسول خداؐ: نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا: اے ابوذر! اگر (صبح) اٹھ کر قرآن کی ایک آیت کی تعلیم حاصل کرو تو یہ کام تمہارے لئے سو رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اگر اٹھ کر علم کے ایک باب کی تعلیم دو چاہے اس پر عمل ہو یا نہ ہو تمہارے لئے ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

۸۵۶ ـ عنه ﷺ: ما مِن مُتَعَلِّمٍ يَختَلِفُ إلىٰ بابِ العالِمِ إلّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ عِبادَةَ سَنَةٍ[۹۸۹].

۸۵۷ ـ عنه ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ فَهُوَ كَالصّائِمِ نَهارَهُ القائِمِ لَيلَهُ، وإنَّ باباً مِنَ العِلمِ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ خَيرٌ لَهُ مِن أن يَكونَ أبو قُبَيسٍ ذَهَباً فَأَنفَقَهُ في سَبيلِ اللهِ[۹۹۰].

۸۵۸ ـ عنه ﷺ: الكَلِمَةُ مِن كَلامِ الحِكمَةِ يَسمَعُهَا الرَّجُلُ المُؤمِنُ فَيَعمَلُ بِها أو يُعَلِّمُها خَيرٌ مِن عِبادَةِ سَنَةٍ[۹۹۱].

۸۵۹ ـ عنه ﷺ ـ أنَّهُ دَخَلَ المَسجِدَ، فَرَأىٰ مَجلِسَينِ: أحَدُهُما يَذكُرونَ اللهَ، والآخَرُ يَتَعَلَّمونَ الفِقهَ ويَدعونَ اللهَ ويَرغَبونَ إلَيهِ، فَقالَ ﷺ ـ: كِلَا المَجلِسَينِ عَلىٰ خَيرٍ، وأحَدُهُما أفضَلُ مِنَ الآخَرِ، أمّا هٰؤُلاءِ فَيَدعونَ اللهَ فَإِن شاءَ أعطاهُم وإن شاءَ مَنَعَهُم، وأمّا هٰؤُلاءِ فَيَتَعَلَّمونَ ويُعَلِّمونَ الجاهِلَ، وإنَّما بُعِثتُ مُعَلِّماً، فَهٰؤُلاءِ أفضَلُ. ثُمَّ جَلَسَ مَعَهُم[۹۹۲].

۸۶۰ ـ عنه ﷺ: بابٌ مِنَ العِلمِ يَتَعَلَّمُهُ الإِنسانُ خَيرٌ لَهُ مِن ألفِ رَكعَةٍ تَطَوُّعاً[۹۹۳].

۸۶۱ ـ عنه ﷺ: إذا جَلَسَ المُتَعَلِّمُ بَينَ يَدَيِ العالِمِ فَتَحَ اللهُ تَعالىٰ عَلَيهِ سَبعينَ باباً مِنَ الرَّحمَةِ، ولا يَقومُ مِن عِندِهِ إلّا كَيَومِ وَلَدَتهُ اُمُّهُ، وأعطاهُ اللهُ بِكُلِّ حَرفٍ ثَوابَ سِتّينَ شَهيداً، وكَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ حَديثٍ عِبادَةَ سَبعينَ سَنَةً، وبَنىٰ لَهُ بِكُلِّ وَرَقَةٍ مَدينَةً، كُلُّ مَدينَةٍ مِثلُ الدُّنيا عَشرَ مَرّاتٍ[۹۹۴].

۸۶۲ ـ الإمام عليّ ؏: بَينَما أنَا جالِسٌ في مَسجِدِ النَّبِيِّ ﷺ إذ دَخَلَ أبو ذَرٍّ فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، جِنازَةُ العابِدِ أحَبُّ إلَيكَ أم مَجلِسُ العِلمِ؟ فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ:

۸۵۶۔ رسول خداؐ: کوئی شاگرد، استاد کے دروازہ تک نہیں جاتا مگر یہ کہ اللہ اسکے لئے ہر قدم پر سال بھر کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

۸۵۷۔ رسول خداؐ: جو علم حاصل کرتا ہے وہ دنوں کو روزہ اور راتوں کو عبادت کرنے والے کے برابر ہے اور بیشک علم کا ایک باب حاصل کرنا انسان کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے پاس کوہ ابو قبیس کے برابر سونا ہوتا اور وہ اسے راہ خدا میں خرچ کر دیتا۔

۸۵۸۔ رسول خداؐ: حکمت آمیز کلام کا ایک کلمہ مرد مومن سن کر اس پر عمل کرے یا اسے دوسروں کو تعلیم دے تو سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

۸۵۹۔ رسول خداؐ: مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا دو الگ الگ گروہ بیٹھے ہیں ان میں ایک تو یاد خدا میں مصروف ہے اور دوسرا گروہ فقہ کی تعلیم حاصل کر رہا ہے اور وہ گروہ خدا سے دعا بھی کر رہا ہے اور اس کی طرف راغب بھی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا دونوں گروہ خیر پر ہیں البتہ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہے یہ گروہ (یاد الٰہی میں مصروف گروہ کی طرف اشارہ فرمایا) اللہ کو پکارنے میں مشغول ہے اللہ چاہے گا تو نظر کریگا اگر نہیں چاہے گا تو نظر نہیں کریگا۔ لیکن یہ گروہ (فقہ حاصل کرنے والے گروہ کی طرف اشارہ فرمایا) خود تعلیم حاصل کر رہا ہے اور جاہلوں کو بھی سکھا رہا ہے اور میں بھی معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں، پس یہی لوگ افضل ہیں اور پھر یہ کہہ کر پیغمبر اس گروہ کے پاس بیٹھ گئے۔

۸۶۰۔ رسول خداؐ: علم کا ایک باب جسے انسان سیکھ لیتا ہے اس کے لئے مستحبی نماز کی ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

۸۶۱۔ رسول خداؐ: جس وقت طالب علم عالم کے سامنے بیٹھتا ہے خدا اس کے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول دیتا ہے اور اس کے پاس سے نہیں اٹھتا مگر ایسے کہ جیسے آج ہی ماں کے شکم سے باہر آیا ہے۔ اور خدا اسے ہر حرف پر ساٹھ شہیدوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور اس کی ہر گفتگو کے بدلے ستر سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے اور ہر کاغذ کے بدلے جنت میں ایک شہر بنا دیتا ہے کہ جسمیں ہر شہر کی وسعت دنیا کے دس گنا حصے کے برابر ہے۔

۸۶۲۔ امام علیؑ: میں مسجد نبیؐ میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ابوذر مسجد میں داخل ہوئے اور کہا: اے رسول خداؐ: عبادتگذار کے جنازہ میں شرکت کرنا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا بزم علم میں؟ آنحضرت نے فرمایا: اے ابوذر! علمی گفتگو کی بزم میں ایک ساعت بیٹھنا اللہ کے نزدیک ہزار شہیدوں کے جنازے میں شرکت کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور علمی گفتگو کی بزم میں ایک ساعت بیٹھنا اللہ کے نزدیک ہزار رات کی عبادت سے زیادہ

يا أبا ذرٍّ، الجُلوسُ ساعةً عِندَ مُذاكَرَةِ العِلمِ أحَبُّ إلَى اللهِ مِن ألفِ جَنازَةٍ مِن جَنائِزِ الشُّهَداءِ، والجُلوسُ ساعةً عِندَ مُذاكَرَةِ العِلمِ أحَبُّ إلَى اللهِ مِن قِيامِ ألفِ لَيلَةٍ يُصَلّي في كُلِّ لَيلَةٍ ألفَ رَكعَةٍ، والجُلوسُ ساعةً عِندَ مُذاكَرَةِ العِلمِ أحَبُّ إلَى اللهِ مِن ألفِ غَزوَةٍ وقِراءَةِ القُرآنِ كُلِّهِ.

قالَ: يا رَسولَ اللهِ، مُذاكَرَةُ العِلمِ خَيرٌ مِن قِراءَةِ القُرآنِ كُلِّهِ؟! فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: يا أبا ذرٍّ، الجُلوسُ ساعةً عِندَ مُذاكَرَةِ العِلمِ أحَبُّ إلَى اللهِ مِن قِراءَةِ القُرآنِ كُلِّهِ اثنَي عَشَرَ ألفَ مَرَّةٍ، عَلَيكُم بِمُذاكَرَةِ العِلمِ، فَإِنَّ بِالعِلمِ تَعرِفونَ الحَلالَ مِنَ الحَرامِ...

يا أبا ذرٍّ، الجُلوسُ ساعةً عِندَ مُذاكَرَةِ العِلمِ خَيرٌ لَكَ مِن عِبادَةِ سَنَةٍ صِيامِ نَهارِها وقِيامِ لَيلِها[٩٩٥].

٨٦٣ـ عنه ﷺ: طَلَبُ العِلمِ أفضَلُ مِنَ العِبادَةِ، قالَ اللهُ ﷻ: ﴿إنَّما يَخشَى اللهَ مِن عِبادِهِ العُلَماءُ﴾[٩٩٦][٩٩٧].

٨٦٤ـ رَوى بَعضُ الصَّحابَةِ: جاءَ رَجُلٌ مِنَ الأنصارِ إلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، إذا حَضَرَت جَنازَةٌ أو حَضَرَ مَجلِسُ عالِمٍ، أيُّهُما أحَبُّ إلَيكَ أن أشهَدَ؟ فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: إن كانَ لِلجَنازَةِ مَن يَتبَعُها ويَدفِنُها فَإِنَّ حُضورَ مَجلِسِ العالِمِ أفضَلُ مِن حُضورِ ألفِ جَنازَةٍ، ومِن عِيادَةِ ألفِ مَريضٍ، ومِن قِيامِ ألفِ لَيلَةٍ، ومِن صِيامِ ألفِ يَومٍ، ومِن ألفِ دِرهَمٍ يُتَصَدَّقُ بِها عَلَى المَساكينِ، ومِن ألفِ حَجَّةٍ سِوَى الفَريضَةِ، ومِن ألفِ غَزوَةٍ سِوَى الواجِبِ تَغزوها في سَبيلِ اللهِ بِمالِكَ ونَفسِكَ.

محبوب ہے جس کی ہر رات میں ہزار رکعت نماز پڑھی جائے اور علمی گفتگو کی محفل میں ایک ساعت بیٹھنا اللہ کے نزدیک ہزار غزوات (وہ جنگ جس میں رسول خداؐ بھی شریک ہوتے تھے) اور پورے قرآن کی تلاوت سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ ابوذرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! علمی گفتگو پورے قرآن کی قرائت سے بہتر ہے؟ رسول خداؐ نے فرمایا اے ابوذر! علمی گفتگو کی بزم میں ایک ساعت بیٹھنا اللہ کے نزدیک بارہ ہزار بار پورے قرآن کی تلاوت کرنے سے زیادہ محبوب ہے تمہیں چاہیے کہ علمی گفتگو کرو اس لئے کہ علم ہی کے ذریعہ تمہیں حلال وحرام کی شناخت ہوگی۔

اے ابوذر! ایک ساعت علمی گفتگو میں بیٹھنا تمہارے لئے سال بھر کے روزے اور نماز پر مشتمل عبادت سے بہتر ہے۔

۸۶۳۔ امام علیؑ: علم کا حاصل کرنا عبادت سے افضل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (بیشک اللہ سے صرف اس کے عالم بندے ڈرتے ہیں)۔

۸۶۴۔ بعض صحابہ: سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انصار کا ایک شخص رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے رسولِ خداؐ اگر ایک جنازہ اور ایک عالم دین کی بزم دونوں ایک ساتھ جمع ہوں تو کونسی بزم میں آپ شریک ہونا پسند کریں گے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، اگر جنازے کی تشیع کرنے اور اسے دفن کرنے والے افراد موجود ہوں تو عالم کی بزم میں شرکت کرنا ہزار جنازوں میں شرکت کرنے سے افضل ہے نیز ہزار مریضوں کی عیادت، ہزار رات کی عبادت، ہزار دن کے روزوں، مساکین کو صدقے کے طور پر دئے جانے والے ہزار درہم، واجبی حج کے علاوہ ہزار حج اور واجب جہاد کو چھوڑ کر ہزار غزوات سے بھی افضل ہے جو راہ خدا میں جان و مال کی بازی لگا کر کیا جاتا ہے۔

وأينَ تَقَعُ هٰذِهِ المَشاهِدُ مِن مَشهَدِ عالِمٍ! أما عَلِمتَ أنَّ اللهَ يُطاعُ بِالعِلمِ ويُعبَدُ بِالعِلمِ، وخَيرُ الدُّنيا والآخِرَةِ مَعَ العِلمِ، وشَرُّ الدُّنيا والآخِرَةِ مَعَ الجَهلِ؟![٩٩٨]

بھلا یہ امور کہاں اور عالم کی بزم میں شرکت کہاں! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ کی اطاعت وعبادت علم کے ذریعہ ہوتی ہے دنیا وآخرت کی بھلائی علم ہی کے ساتھ ہے اور دونوں جہاں کی برائی جہل سے وابستہ ہے۔

عبادت پر علم کی فضیلت کے چند نکات

ا۔ کونسا علم اور کونسی عبادت؟

پانچویں فصل میں یہ بیان کیا جائے گا کہ علم خاص کر فقہی اعتبار سے پانچ حکم رکھتا ہے لہذا خود علم واجب حرام، مستحب، مکروہ اور مباح ہوتا ہے اب اگر ہر عبادت کے لئے اسکے عام مفہوم کے لحاظ سے پانچ صورتیں ہوتی ہیں تو عبادت اور علم کے درمیان عقلی اعتبار سے ٹکراؤ کی پچیس صورتیں پیدا ہو جائیگی لہذا ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کون سا علم کس عبادت پر ترجیح رکھتا ہے جن احادیث میں علم کو عبادت پر ترجیح دی گئی ہے اگر ان میں ذرا بھی غور وفکر سے کام لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ مستحب عبادتوں پر واجب علم ترجیح رکھتا ہے یا مستحب علم البتہ واجب علم کی مستحب عبادت پر جو فضیلت ہے اس کا قیاس مستحب علم کی مستحب عبادت پر فضیلت سے قطعاً نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان دونوں میں بڑا فرق ہے اور شاید جن احادیث میں علم کی عبادت پر حیرت انگیز فضیلتیں بیان ہوئی ہیں اسی ٹکراؤ کو پیش نظر رکھکر ذکر ہوئی ہیں۔

عبادت پر علم کی فضیلت کے بارے میں دوسرا احتمال یہ ہیکہ مذکورہ احادیث میں ان پانچ فقہی احکام کو مد

نظر رکھے بغیر خود علم عبادت پر مقدم ہے اور علم کا مقدم ہونا مختلف اسباب وعلل کی بنیاد پر ہوسکتا ہے جیسا کہ عبادت بغیر علم کے ممکن نہیں ہے۔

۲۔ علم میں عبادت کا تعمیری کردار

گذشتہ فصلوں میں یہ بات گذر چکی ہے کہ قلبی الہام اور نور علم کو وجود میں لانے کے لئے عبادت بنیادی کردار ادا کرتی ہے اور یہ تاکید کی گئی ہے کہ: علم کا جوہر بغیر عمل کے انسان کے وجود میں دائمی زندگی نہیں پا سکتا اسلئے علم کو عبادت پر ترجیح دینے والی احادیث کا مقصد یہ نہیں ہے کہ علم کے ساتھ ساتھ عمل وعبادت کے تعمیری کردار کی تضعیف یا اس کا سرے سے انکار کر دیا جائے بلکہ اس کا معیاری ہدف۔ علم وعبادت کو باہم رکھنا اور جاہلانہ عبادت سے پرہیز کرنا ہے۔

ساتویں حصہ میں یہ بات بھی آئے گی کہ: عبادت بغیر علم وآگاہی کے کوئی قیمت نہیں رکھتی بلکہ خطرہ کو وجود میں لاتی ہے۔ لہذا اس فصل کی تمام احادیث، عبادت کے چھوڑنے بلکہ مستحب عبادتوں کے ترک کرنے کا بھی بہانہ نہیں قرار پا سکتیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز ایک شخص نے بزرگ محقق علامہ شیخ انصاری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا نماز شب اور علمی مطالعہ کے ٹکراؤ کی صورت میں کون مقدم ہے؟ شیخ جانتے تھے کہ وہ حقہ پیتا ہے اور اس مسئلہ کو صرف نماز شب چھوڑنے کا بہانا چاہتا ہے فرمایا: کیوں نماز شب اور مطالعہ میں ٹکراؤ کی بات کر رہے ہو کیوں نہیں پوچھتے کہ: مطالعہ اور حقہ نوشی میں کون کس پر مقدم ہے؟!

۳۔ فضیلت علم کے سلسلے میں مبالغہ آرائی

اس فصل کی بعض احادیث جو عبادت پر علم کی فضیلت اور ترجیح کے بیان میں آئی ہیں ان میں کچھ ایسے مطالب ذکر ہوئے ہیں جو مبالغہ آمیز لگتے ہیں لہذا انکا قبول کرنا بغیر مناسب توضیح کے مشکل ہے جیسے طالب علم

کا عالم کی خدمت میں بیٹھنا ساٹھ شہیدوں کے ثواب کے برابر ہے یا یہ کہ عالم کی بزم میں بیٹھنا ہزار مستحی غزوات وغیرہ سے افضل ہے۔

اگر چہ ان احادیث کی سند اس طرح کے فضائل کو ثابت کرنے کے لئے قابل اعتبار نہیں ہیں لیکن انہیں رد کرنا بھی خصوصا اس حدیث (دنیا و آخرت کی بھلائی علم سے ہے اور دونوں جہان کی برائی جہالت سے ہے) کے ذیل میں ہوئے استدلال کے بعد آسان نہیں ہے۔ درحقیقت ان احادیث میں لوگوں کو علم و دانش کی طرف شوق و ترغیب دلانے کے لئے انواع و اقسام کی تاکیدات سے استفادہ کیا گیا ہے تاکہ جو انسان اپنی سطح علمی کو تحصیل علم یا عالم کی خدمت میں جا کر بلند کر سکتا ہے کسی بھی بہانہ سے تحصیل علم ترک نہ کرے یہاں تک کہ حج اور مستحی جہاد کے بہانہ سے بھی۔

۲ / ٤

فَوائِدُ طَلَبِ العِلمِ

أ : مَحَبَّةُ اللهِ

۸۶۵ ـ رسول الله ﷺ: طالِبُ العِلمِ حَبيبُ اللهِ[۹۹۹].

۸۶۶ ـ عنه ﷺ: طالِبُ العِلمِ أحَبَّهُ اللهُ وأحَبَّهُ المَلائِكَةُ وأحَبَّهُ النَّبِيّونَ[۱۰۰۰].

۸۶۷ ـ عنه ﷺ: طالِبُ العِلمِ مَحفوفٌ بِعِنايَةِ اللهِ[۱۰۰۱].

ب : إكرامُ المَلائِكَةِ

۸۶۸ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ المَلائِكَةَ لَتَضَعُ أجنِحَتَها لِطالِبِ العِلمِ رِضًا بِهِ[۱۰۰۲].

۸۶۹ ـ عنه ﷺ: إنَّ المَلائِكَةَ لَتَضَعُ أجنِحَتَها رِضاءً لِطالِبِ العِلمِ[۱۰۰۳].

۸۷۰ ـ عنه ﷺ: مَن غَدا يَطلُبُ عِلمًا كانَ في سَبيلِ اللهِ حَتّىٰ يَرجِعَ، والمَلائِكَةُ لَتَضَعُ أجنِحَتَها لِطالِبِ العِلمِ[۱۰۰٤].

۸۷۱ ـ عنه ﷺ: ما غَدا رَجُلٌ يَلتَمِسُ عِلمًا إلّا فَرَشَت لَهُ المَلائِكَةُ أجنِحَتَها رِضاءً بِما يَصنَعُ[۱۰۰۵].

۸۷۲ ـ عنه ﷺ: ما مِن خارِجٍ خَرَجَ مِن بَيتِهِ في طَلَبِ العِلمِ إلّا وَضَعَت لَهُ المَلائِكَةُ أجنِحَتَها[۱۰۰۶] رِضًا بِما يَصنَعُ[۱۰۰۷].

۸۷۳ ـ عنه ﷺ: إذا خَرَجَ الرَّجُلُ في طَلَبِ العِلمِ كَتَبَ اللهُ لَهُ أثَرَهُ حَسَناتٍ، فَإِذَا التَقىٰ هُوَ والعالِمُ فَتَذاكَرا مِن أمرِ اللهِ تَعالىٰ شَيئًا أظَلَّتهُمَا المَلائِكَةُ ونودِيا مِن

۲/۴

تحصیل علم کے فوائد

الف: محبتِ خدا:

۸۶۵۔ رسول خداؐ: طالب علم محبوب خدا ہے۔

۸۶۶۔ رسول خداؐ: طالب علم کو اللہ، ملائکہ اور انبیاءؑ دوست رکھتے ہیں۔

۸۶۷۔ رسول خداؐ: طالب علم اللہ کی عنایتوں سے سرشار ہیں۔

ب: فرشتوں کا احترام

۸۶۸۔ رسول خداؐ: طالب علم کیلئے فرشتے خوشی سے پر بچھا دیتے ہیں۔

۸۶۹۔ رسول خداؐ: فرشتے طالب علم کیلئے خوشی سے پر بچھا دیتے ہیں۔

۸۷۰۔ رسول خداؐ: علم حاصل کرنے کی غرض سے نکلنے والا واپس پلٹنے تک راہ خدا میں ہوتا ہے اور ملائکہ خوش ہو کر طالب علم کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔

۸۷۱۔ رسول خداؐ: کوئی شخص علم کی تلاش میں نہیں نکلتا مگر یہ کہ ملائکہ اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

۸۷۲۔ رسول خداؐ: علم حاصل کرنے کی غرض سے کوئی طالب علم اپنے گھر سے نہیں نکلتا مگر یہ کہ ملائکہ اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

۸۷۳۔ رسول خداؐ: جب کوئی شخص علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے تو اللہ اس کے آثار قدم پر نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ پس جب وہ اور عالم دونوں ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور امر خدا کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو ملائکہ انہیں

فَوقِهِما : أن قَد غُفِرَت لَكُما[١٠٠٨].

٨٧٤ ـ صَفوانُ بنُ عَسّالٍ المُرادِيّ: أتَيتُ رَسولَ اللهِ ﷺ وهُوَ مُتَّكِئٌ فِي المَسجِدِ عَلىٰ بُردٍ لَهُ، فَقُلتُ لَهُ: يا رَسولَ اللهِ، إنّي جِئتُ أطلُبُ العِلمَ. فَقالَ: مَرحَبًا بِطالِبِ العِلمِ، طالِبُ العِلمِ لَتَحُفُّهُ المَلائِكَةُ وتُظِلُّهُ بِأَجنِحَتِها، ثُمَّ يَركَبُ بَعضُهُ بَعضًا حَتّىٰ يَبلُغُوا السَّماءَ الدُّنيا مِن حُبِّهِم لِما يَطلُبُ[١٠٠٩].

٨٧٥ ـ رسول الله ﷺ: مَن غَدا في طَلَبِ العِلمِ أظَلَّت عَلَيهِ المَلائِكَةُ، وبورِكَ لَهُ في مَعيشَتِهِ ولَم يَنقُص مِن رِزقِهِ[١٠١٠].

٨٧٦ ـ عنه ﷺ: مَن خَرَجَ مِن بَيتِهِ يَطلُبُ عِلمًا شَيَّعَهُ سَبعونَ ألفَ مَلَكٍ يَستَغفِرونَ لَهُ[١٠١١].

٨٧٧ ـ الإمام عليّ ﷺ: إنَّ المَلائِكَةَ لَتَضَعُ أجنِحَتَها لِطَلَبَةِ العِلمِ مِن شيعَتِنا[١٠١٢].

٨٧٨ ـ عنه ﷺ: إنَّ طالِبَ العِلمِ لَيُشَيِّعُهُ سَبعونَ ألفَ مَلَكٍ مِن مُقَرَّبِي السَّماءِ[١٠١٣].

٨٧٩ ـ الإمام الباقر ﷺ: ما مِن عَبدٍ يَغدو في طَلَبِ العِلمِ أو يَروحُ إلّا خاضَ الرَّحمَةَ، وهَتَفَت بِهِ المَلائِكَةُ: مَرحَبًا بِزائِرِ اللهِ، وسَلَكَ مِنَ الجَنَّةِ مِثلَ ذٰلِكَ المَسلَكِ[١٠١٤].

ج: تَكَفُّلُ الرِّزقِ

٨٨٠ ـ رسول الله ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ تَكَفَّلَ اللهُ بِرِزقِهِ[١٠١٥].

٨٨١ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ تَعالىٰ قَد تَكَفَّلَ لِطالِبِ العِلمِ بِرِزقِهِ خاصَّةً عَمّا ضَمِنَهُ لِغَيرِهِ[١٠١٦].

٨٨٢ ـ عنه ﷺ: مَن تَفَقَّهَ في دينِ اللهِ كَفاهُ اللهُ هَمَّهُ ورِزقَهُ مِن حَيثُ لا يَحتَسِبُ[١٠١٧].

اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور عرش سے یہ آواز آتی ہے کہ تم دونوں کو بخش دیا گیا ہے

۸۷۴۔ صفوان ابن عسال مرادی کا بیان ہے کہ میں رسول خداؐ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اس وقت آپ مسجد میں اپنی کملی سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، میں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں آنحضرت نے فرمایا: مرحبا اے طالب علم! بیشک ملائکہ طالب علم کو اپنے گھیرے میں لئے رہتے ہیں اور پروں سے ان پر سایہ کرتے ہیں اور اس قدر خوش ہو کر ایک کے اوپر ایک سایہ فگن ہوتے ہیں کہ یہ سلسلہ دنیا کے آسمان تک پہنچ جاتا ہے۔

۸۷۵۔ رسول خداؐ: جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے اس پر ملائکہ سایہ فگن ہوتے ہیں اور اس کے ذریعہ اسکی زندگی بابرکت ہو جاتی ہے اور ذرا بھی اس کے رزق میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

۸۷۶۔ رسول خداؐ: جو شخص اپنے گھر سے تحصیل علم کے لئے نکلتا ہے ستر ہزار ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے ہوئے اس کے ہمراہ چلتے ہیں۔

۸۷۷۔ امام علیؑ: بیشک ملائکہ ہمارے چاہنے والوں میں سے طالب علموں کے لئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

۸۷۸۔ امام علیؑ: طالب علم کی ہمراہی آسمان کے ستر ہزار مقرب فرشتے کرتے ہیں۔

۸۷۹۔ امام باقرؑ: کوئی بندہ علم کی تلاش میں صبح وشام نہیں نکلتا مگر یہ کہ اللہ کی رحمتوں سے سرشار رہتا ہے اور خدا کے فرشتے اسے اس طرح داد تحسین دیتے ہیں: "زائر خدا مرحبا" اور پھر اس راہ سے راہ جنت کی طرف گامزن ہو جاتا ہے۔

ج: رزق کی ضمانت

۸۸۰۔ رسول خداؐ: جو علم حاصل کرتا ہے اللہ اس کے رزق کا خود ضامن ہوتا ہے۔

۸۸۱۔ رسول خداؐ: بیشک خدا نے ان چیزوں کے علاوہ جن کی دوسروں کیلئے ضمانت لی ہے طالب علم کے رزق کی بھی ضمانت لی ہے۔

۸۸۲۔ رسول خداؐ: جو دین میں تفقہ کرتا ہے رنج وغم میں خدا اسکی مدد کرتا ہے اور اس تک رزق ایسے راستوں سے پہنچاتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

د : استِغفارُ كُلِّ شَيءٍ

۸۸۳ ـ رسول الله ﷺ: إنَّهُ يَستَغفِرُ لِطالِبِ العِلمِ مَن فِي السَّماءِ ومَن فِي الأَرضِ حَتَّى الحوتُ فِي البَحرِ(۱۰۱۸).

۸۸۴ ـ عنه ﷺ: إنَّ طالِبَ العِلمِ لَيَستَغفِرُ لَهُ كُلُّ شَيءٍ حَتّىٰ حيتانِ البَحرِ وهَوامُّ الأَرضِ وسِباعِ البَرِّ وأنعامِهِ، فَاطلُبُوا العِلمَ فَإِنَّهُ السَّبَبُ بَينَكُم وبَينَ اللهِ ﷻ(۱۰۱۹).

۸۸۵ ـ عنه ﷺ: طالِبُ العِلمِ أفضَلُ عِندَ اللهِ مِنَ المُجاهِدينَ والمُرابِطينَ والحُجّاجِ والعُمّارِ والمُعتَكِفينَ والمُجاوِرينَ، واستَغفَرَت لَـهُ الشَّجَرُ والرِّياحُ والسَّحابُ والبِحارُ والنُّجومُ والنَّباتُ وكُلُّ شَيءٍ طَلَعَت عَلَيهِ الشَّمسُ(۱۰۲۰).

۸۸۶ ـ عنه ﷺ: ثَلاثَةٌ يَستَغفِرُ لَهُمُ السَّماواتُ والأَرضُ والمَلائِكَةُ واللَّيلُ والنَّهارُ: العُلَماءُ والمُتَعَلِّمونَ والأَسخِياءُ(۱۰۲۱).

۸۸۷ ـ الإمام عليّ ؑ: طالِبُ العِلمِ تَستَغفِرُ لَهُ المَلائِكَةُ ويَدعو لَهُ مَن فِي السَّماءِ والأَرضِ(۱۰۲۲).

هـ : غُفرانُ الذُّنوبِ

۸۸۸ ـ رسول الله ﷺ: مَنِ انتَقَلَ لِيَتَعَلَّمَ عِلمًا غُفِرَ لَهُ قَبلَ أن يَخطُوَ(۱۰۲۳).

۸۸۹ ـ عنه ﷺ: إنَّ طالِبَ العِلمِ إذا ماتَ غَفَرَ اللهُ لَهُ ولِمَن حَضَرَ جَنازَتَهُ(۱۰۲۴).

۸۹۰ ـ عنه ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ كانَ كَفّارَةً لِما مَضىٰ(۱۰۲۵).

۸۹۱ ـ عنه ﷺ: ما انتَعَلَ عَبدٌ قَطُّ ولا تَخَفَّفَ ولا لَبِسَ ثَوبًا لِيَغدُوَ في طَلَبِ عِلمٍ إلّا غَفَرَ اللهُ لَهُ ذُنوبَهُ حَيثُ يَخطو عَتَبَةَ بابِهِ(۱۰۲۶).

۸۹۲ ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ حَرفًا مِنَ العِلمِ غَفَرَ اللهُ لَهُ البَتَّةَ(۱۰۲۷).

د۔ ہر چیز استغفار کرتی ہے

۸۸۳۔ رسول خداؐ: بیشک آسمان و زمین کی ہر شئی یہاں تک کہ سمندر میں مچھلیاں بھی طالب علم کے لئے استغفار کرتی ہیں۔

۸۸۴۔ رسول خداؐ: بیشک کائنات کی ہر شئی حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں، حشرات ارض اور خشکی کے درندے اور چوپائے طالب علم کے لئے استغفار کرتے ہیں پس علم حاصل کرو کیونکہ یہی علم تمہارے اور اللہ کے درمیان رابطہ ہے۔

۸۸۵۔ رسول خداؐ: طالب علم اللہ کے نزدیک مجاہدوں، مرابطوں (سرحدوں کے مجاہد) حج و عمرہ کرنے والوں نیز خانہ خدا میں اعتکاف اور اس کے قرب و جوار میں رہنے والوں سے افضل ہے اس کے لئے اشجار، ہوائیں، بادل، دریا ستارے، نباتات اور ہر وہ چیز استغفار کرتی ہے جس پر سورج چمکتا ہے۔

۸۸۶۔ رسول خداؐ: تین لوگوں علماء، طلاب علوم اور سخاوت کرنے والوں کے لئے آسمان، زمین، ملائکہ اور لیل ونہار استغفار کرتے ہیں۔

۸۸۷۔ امام علیؑ: طالب علم کے لئے ملائکہ استغفار کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی ہر شئے اس کے حق میں دعا کرتی ہے۔

ھ۔ گناہوں کی بخشش

۸۸۸۔ رسول خداؐ: جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے وہ قدم آگے بڑھانے سے پہلے ہی بخش دیا جاتا ہے۔

۸۸۹۔ رسول خداؐ: بیشک طالب علم کو جب موت آجاتی ہے تو خدا اس کی تشییع جنازہ میں شریک ہونے والوں کو معاف کر دیتا ہے۔

۸۹۰۔ رسول خداؐ: کوئی بندہ علم حاصل کرنے کے قصد و ارادے سے نعلین نہیں پہنتا اور لباس زیب تن نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ جیسے ہی وہ گھر کے دروازے سے اپنا قدم آگے بڑھاتا ہے خدا اس کے سارے گناہوں کو بخش کر دیتا ہے۔

۸۹۱۔ رسول خداؐ: جو علم حاصل کرتا ہے (اس کی یہ کوشش) اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

۸۹۲۔ رسول خداؐ: جو علم کا ایک لفظ سیکھ لیتا ہے خدا اس کے سارے گناہوں کو یقیناً معاف کر دیتا ہے۔

٨٩٣ ـ الإمام عليّ ؛ كَم مِن مُؤمِنٍ يَخرُجُ مِن مَنزِلِهِ في طَلَبِ العِلمِ فَلا يَرجِعُ إلّا مَغفوراً![١٠٢٨]

و : سُهولَةُ طَريقِ الجَنَّةِ

٨٩٤ ـ رسول الله ﷺ: ما مِن رَجُلٍ يَسلُكُ طَريقاً يَطلُبُ فيهِ عِلماً إلّا سَهَّلَ اللهُ بِهِ طَريقَ الجَنَّةِ[١٠٢٩].

٨٩٥ ـ عنه ﷺ: مَن سَلَكَ طَريقاً يَطلُبُ بِهِ عِلماً سَلَكَ اللهُ بِهِ طَريقاً إلَى الجَنَّةِ[١٠٣٠].

٨٩٦ ـ عنه ﷺ: أوحَى اللهُ إلَيَّ أنَّهُ مَن سَلَكَ مَسلَكاً يَطلُبُ فيهِ العِلمَ سَهَّلتُ لَهُ طَريقاً إلَى الجَنَّةِ[١٠٣١].

٨٩٧ ـ عنه ﷺ: مَن سَلَكَ طَريقاً يَلتَمِسُ فيهِ عِلماً سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَريقاً إلَى الجَنَّةِ[١٠٣٢].

٨٩٨ ـ عنه ﷺ: ما مِن عَبدٍ يَخرُجُ يَطلُبُ عِلماً إلّا وَضَعَت لَهُ المَلائِكَةُ أجنِحَتَها، وسُلِكَ بِهِ طَريقٌ إلَى الجَنَّةِ[١٠٣٣].

٨٩٩ ـ عنه ﷺ: مَن كانَ في طَلَبِ العِلمِ كانَتِ الجَنَّةُ في طَلَبِهِ، ومَن كانَ في طَلَبِ المَعصِيَةِ كانَتِ النّارُ في طَلَبِهِ[١٠٣٤].

٩٠٠ ـ عنه ﷺ: مَن غَدا يُريدُ عِلماً يَتَعَلَّمُهُ للهِ فَتَحَ اللهُ لَهُ باباً إلَى الجَنَّةِ، وفَرَشَت لَهُ المَلائِكَةُ أكنافَها، وصَلَّت عَلَيهِ مَلائِكَةُ السَّماواتِ وحيتانُ البَحرِ[١٠٣٥].

٩٠١ ـ عنه ﷺ: لِكُلِّ شَيءٍ طَريقٌ، وطَريقُ الجَنَّةِ العِلمُ[١٠٣٦].

٩٠٢ ـ عنه ﷺ: النّاسُ يَعلَمونَ فِي الدُّنيا عَلىٰ قَدرِ مَنازِلِهِم فِي الجَنَّةِ[١٠٣٧].

٩٠٣ ـ فيما أوحَى اللهُ تَعالىٰ إلىٰ داوُدَ: ولَيسَ إلَى اللهِ تَعالىٰ طَريقٌ يُسلَكُ إلّا بِالعِلمِ،

۸۹۳۔امام علیؑ: کتنے مومن ایسے ہیں جو علم حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتے ہیں پس وہ نہیں پلٹتے مگر یہ کہ بخش دیے جاتے ہیں۔

و۔راہ جنت کا ہموار ہونا

۸۹۴۔رسول خداؐ: کوئی شخص علم کی راہ پر گامزن نہیں ہوتا مگر یہ کہ خدا اس کے لئے راہ بہشت ہموار کر دیتا ہے۔

۸۹۵۔رسول خداؐ: جو شخص حصول علم کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے اسے اللہ راہ جنت کا سالک قرار دیگا۔

۸۹۶۔رسول خداؐ: اللہ نے میرے پاس وحی بھیجی کہ جو شخص علم حاصل کرنے کی راہ پر گامزن ہوگا میں اس کے لئے راہ جنت کو ہموار کر دونگا۔

۸۹۷۔رسول خداؐ: جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے راستہ طے کرے گا خدا اس کے لئے راہ بہشت ہموار کر دے گا۔

۸۹۸۔رسول خداؐ: کوئی بندہ علم حاصل کرنے کے لئے نہیں نکلتا مگر یہ کہ ملائکہ اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور اسے راہ جنت پر لگا دیتے ہیں۔

۸۹۹۔رسول خداؐ: جو شخص علم کی تلاش میں رہے گا جنت اس کی تلاش میں رہے گی اور جو شخص گناہ کی تلاش میں ہوگا آتش جہنم اس کی تلاش میں ہوگی۔

۹۰۰۔رسول خداؐ: جو شخص خدا کے لئے علم کی تلاش وجستجو کرتا ہے خدا اس کے لئے جنت کا ایک در کھول دیتا ہے اور ملائکہ اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں اور آسمان کے فرشتے نیز سمندروں کی مچھلیاں اس پر درود و سلام بھیجتی ہیں۔

۹۰۱۔رسول خداؐ: ہر شی کی ایک راہ ہوتی ہے اور جنت کی راہ علم ہے۔

۹۰۲۔رسول خداؐ: لوگ دنیا میں اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنے جنت میں ان کے درجات ہیں۔

۹۰۳۔حضرت داؤدؑ پر اللہ کی طرف سے وحی آئی کہ: علم کے بغیر اللہ کی طرف راستہ طے

والعِلمُ زَينُ المَرءِ فِي الدُّنيا وسِياقَةُ إلَى الجَنَّةِ ، وبِهِ يَصِلُ إلىٰ رِضوانِ اللهِ تَعالىٰ[۱۰۳۸].

۹۰۴ ـ الإمام عليّ ؏: مَن مَشىٰ في طَلَبِ العِلمِ خُطوَتَينِ وجَلَسَ عِندَ العالِمِ ساعَتَينِ وسَمِعَ مِنَ المُعَلِّمِ كَلِمَتَينِ أوجَبَ اللهُ لَهُ جَنَّتَينِ ، كَما قالَ اللهُ: ﴿ولِمَن خافَ مَقامَ رَبِّهِ جَنَّتانِ﴾[۱۰۳۹][۱۰۴۰].

۹۰۵ ـ عنه ؏: مَجلِسُ العِلمِ رَوضَةُ الجَنَّةِ[۱۰۴۱].

نہیں کیا جا سکتا، علم دنیا میں انسان کی زینت اور اس کو جنت تک پہنچانے والا ہے اور اسی کی بدولت وہ اللہ کی مرضی بھی حاصل کر لیتا ہے۔

۹۰۴۔ امام علیؑ: جو شخص تحصیل علم کے لئے دو قدم چلے اور عالم کی بزم میں دو گھنٹہ بیٹھے اور اس سے دو لفظ سنے تو اللہ اس کے اوپر دو جنت واجب کر دیتا ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے (اور جو شخص مقام و منزلت پروردگار سے خوف رکھتا ہے اس کے لئے دو جنت ہے۔)

۹۰۵۔ امام علیؑ: بزم علم، جنت کا باغ ہے۔

الفصل الثالث

آدابُ التَّعَلُّمِ

أ: ما يَنبَغي

٣ / ١

الإخلاص

٩٠٦ ـ رسول الله ﷺ: طالِبُ العِلمِ لِلّهِ عز وجل كَالغادي والرّائِحِ في سَبيلِ اللّهِ عز وجل[١٠٤٢].

٩٠٧ ـ عنه ﷺ: طالِبُ العِلمِ لِلّهِ أفضَلُ عِندَ اللّهِ مِنَ المُجاهِدِ في سَبيلِ اللّهِ[١٠٤٣].

٩٠٨ ـ عنه ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ لِلّهِ عز وجل لَم يُصِب مِنهُ بابًا إلّا ازدادَ في نَفسِهِ ذُلًّا، وفِي النّاسِ تَواضُعًا، ولِلّهِ خَوفًا، وفِي الدّينِ اجتِهادًا، فَذلِكَ الَّذي يَنتَفِعُ بِالعِلمِ فَليَتَعَلَّمهُ[١٠٤٤].

٩٠٩ ـ عنه ﷺ: طَلَبُ العِلمِ فِي اللّهِ عز وجل مَعَ السَّمتِ الحَسَنِ والعَمَلِ الصّالِحِ، جُزءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ[١٠٤٥].

تیسری فصل

آداب تحصیل علم

الف: مناسب امور

۳/۱

اخلاص

۹۰۶۔ رسول خداؐ: اللہ کے لئے علم حاصل کرنے والا صبح وشام راہ خدا میں بسر کرنے والے کے مانند ہے۔

۹۰۷۔ رسول خداؐ: اللہ کے لئے علم حاصل کرنے والا اس کے نزدیک راہ خدا میں جہاد کرنے والے سے افضل ہے۔

۹۰۸۔ رسول خداؐ: جو شخص اللہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ علم کا ایک باب بھی حاصل نہیں کر پاتا مگر یہ کہ اس کے نفس میں ذلت کا احساس، لوگوں کے لئے تواضع، اللہ سے خوف، اور دین میں جد وجہد پیدا ہو جاتی ہے۔ پس یہی نفع بخش علم ہے لہذا اس علم کو سیکھنا چاہئے۔

۹۰۹۔ رسول خداؐ: اللہ کے لئے بہترین نشانی اور صالح عمل کے ساتھ علم حاصل کرنا۔ نبوت کا ایک جزء ہے۔

٩١٠ ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ باباً مِنَ العِلمِ لِيُعَلِّمَهُ لِلنّاسِ ابتِغاءَ وَجهِ اللهِ، أعطاهُ اللهُ أجرَ سَبعينَ نَبِيّاً[١٠٤٦].

٩١١ ـ عنه ﷺ: لا تَطلُبُوا العِلمَ لِتُباهوا بِهِ العُلَماءَ، ولا لِتُماروا بِهِ السُّفَهاءَ، ولا لِتَصرِفوا بِهِ وُجوهَ النّاسِ إلَيكُم، فَمَن فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ فِي النّارِ، ولٰكِن تَعَلَّموهُ لِلّٰهِ ولِلدّارِ الآخِرَةِ[١٠٤٧].

٩١٢ ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ العِلمَ، يُحيِي بِهِ الإسلامَ، لَم يَكُن بَينَهُ وبَينَ الأنبِياءِ إلّا دَرَجَةٌ[١٠٤٨].

٩١٣ ـ عنه ﷺ: مَن جاءَهُ المَوتُ وهُوَ يَطلُبُ العِلمَ لِيُحيِيَ بِهِ الإسلامَ، فَبَينَهُ وبَينَ النَّبِيّينَ دَرَجَةٌ واحِدَةٌ فِي الجَنَّةِ[١٠٤٩].

٩١٣ ـ عنه ﷺ ـ في وَصِيَّةِ الخِضرِ لِموسىٰ ؈ ـ: (يا موسىٰ) تَعَلَّم ما تَعَلَّمُ[١٠٥٠] لِتَعمَلَ بِهِ، ولا تَعَلَّمهُ لِتُحَدِّثَ بِهِ، فَيَكونَ عَلَيكَ بورُهُ، ويَكونَ لِغَيرِكَ نورُهُ[١٠٥١].

٩١٥ ـ عنه ﷺ ـ لِعَلِيٍّ ؈ في ذِكرِ صِفاتِ المُؤمِنِ ـ: لا يَرُدُّ الحَقَّ مِن عَدُوِّهِ، لا يَتَعَلَّمُ إلّا لِيَعلَمَ، ولا يَعلَمُ إلّا لِيَعمَلَ[١٠٥٢].

٩١٦ ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ العِلمَ لِلتَّكَبُّرِ ماتَ جاهِلاً، ومَن تَعَلَّمَ لِلقَولِ دونَ العَمَلِ ماتَ مُنافِقاً، ومَن تَعَلَّمَهُ لِلمُناظَرَةِ ماتَ فاسِقاً، ومَن تَعَلَّمَهُ لِكَثرَةِ المالِ ماتَ زِنديقاً، ومَن تَعَلَّمَهُ لِلعَمَلِ ماتَ عارِفاً[١٠٥٣].

٩١٧ ـ الإمام عليّ ؈: رَحِمَ اللهُ امرَأً ... يَتَعَلَّمُ لِلتَّفَقُّهِ والسَّدادِ[١٠٥٤].

٩١٨ ـ عنه ؈: مَن تَعَلَّمَ العِلمَ لِلعَمَلِ بِهِ لَم يوحِشهُ كَسادُهُ[١٠٥٥].

۹۱۰۔رسول خداؐ: جو شخص صرف اللہ کے لئے علم کا ایک باب سیکھ لے اور اسے لوگوں کو تعلیم دے اللہ اسے ستر نبیوں کا اجر دے گا۔

۹۱۱۔رسول خداؐ: علماء سے فخر ومباہات اور نہ جاہلوں سے بحث وجدال کرنے کے لئے اور نہ ہی لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے لئے علم حاصل کرو کیونکہ جو شخص ایسا کرے گا وہ جہنمی ہے، بلکہ علم اللہ اور آخرت کے لئے حاصل کرو۔

۹۱۲۔رسول خداؐ: جو شخص اسلام کو زندہ کرنے کے لئے علم حاصل کرے گا اس کے اور انبیاء کے درمیان بس ایک درجہ کے علاوہ کوئی فاصلہ نہ ہوگا۔

۹۱۳۔رسول خداؐ: جسے اس عالم میں موت آجائے کہ وہ اسلام کو زندہ کرنے کے لئے علم حاصل کر رہا تھا تو اس کے اور نبیوں کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فاصلہ ہوگا۔

۹۱۴۔رسول خداؐ: حضرت موسیٰ کو حضرت خضرؑ نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: (اے موسیٰ) علم عمل کرنے کے لئے حاصل کرو صرف باتیں بنانے کے لئے علم حاصل نہ کرو کہ ایسا علم وبال جان بن جائے گا اور اس نور کی ضیا پاشی تمہارے علاوہ دوسروں کیلئے ہوگی۔

۹۱۵۔رسول خداؐ: نے حضرت علیؑ سے مومنین کے صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: مومن حق بات کو دشمن سے بھی قبول کر لیتا ہے اور وہ علم حاصل نہیں کرتا مگر یہ کہ جاننے کے لئے اور نہ فقط جاننے کے لئے بلکہ اس پر عمل کرنے کے لئے۔

۹۱۶۔رسول خداؐ: جو تکبر کرنے کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ جاہل مرتا ہے اور جو عمل کیلئے نہیں بلکہ صرف باتوں کیلئے علم حاصل کرتا ہے وہ منافق مرتا ہے اور جو مناظرہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ فاسق مرتا ہے اور جو مال کی کثرت کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ زندیق وکافر مرتا ہے۔

۹۱۷۔امام علیؑ: اللہ اس شخص پر رحمت نازل کرے جو تفقہ اور پائداری کے لئے علم حاصل کرتا ہے۔

۹۱۸۔امام علیؑ: جو شخص علم کو عمل کے لئے حاصل کرتا ہے اسے علم کی کساد بازاری سے وحشت نہیں ہوتی ہے۔

٩١٩ ـ الإمام الصادق ﷺ: مَن تَعَلَّمَ العِلمَ وعَمِلَ بِهِ وعَلَّمَ للهِ، دُعِيَ فـي مَـلَكوتِ السَّماواتِ عَظيمًا، فَقيلَ: تَعَلَّمَ للهِ وعَمِلَ للهِ وعَلَّمَ للهِ[١٠٥٦].

٢/٣

اِختِيارُ المُعَلِّمِ الصّالِحِ

الكتاب

﴿فَلْيَنظُرِ الإنسانُ إلىٰ طَعامِهِ﴾[١٠٥٧].

الحديث

٩٢٠ ـ مُحَمَّدُ بنُ خالِدٍ عَمَّن ذَكَرَهُ، عَن زَيدٍ الشَّحّامِ، عَن أبي جَعفَرٍ ﷺ في قَـولِ اللهِ ﷻ: ﴿فَلْيَنظُرِ الإنسانُ إلىٰ طَعامِهِ﴾ قالَ: قُلتُ: ما طَـعامُهُ؟ قـالَ: عِـلمُهُ الَّذي يَأخُذُهُ؛ عَمَّن يَأخُذُهُ[١٠٥٨].

٩٢١ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ هٰذَا العِلمَ دينٌ، فَانظُروا عَمَّن تَأخُذونَ دينَكُم[١٠٥٩].

٩٢٢ ـ عنه ﷺ: العِلمُ دينٌ والصَّلاةُ دينٌ، فَانظُروا مِمَّن تَأخُذونَ هٰذَا العِلمَ، وكَيفَ تُصَلّونَ هٰذِهِ الصَّلاةَ، فَإِنَّكُم تُسأَلونَ يَومَ القِيامَةِ[١٠٦٠].

٩٢٣ ـ عنه ﷺ: لا تَقعُدوا إلّا إلىٰ عالِمٍ يَدعوكُم مِن ثَلاثٍ إلىٰ ثَلاثٍ: مِنَ الكِبرِ إلَى التَّواضُعِ، ومِنَ المُداهَنَةِ إلَى المُناصَحَةِ، ومِنَ الجَهلِ إلَى العِلمِ[١٠٦١].

٩٢٤ ـ عنه ﷺ: لا تَجلِسوا عِندَ كُلِّ داعٍ مدعٍ يَدعوكُم مِنَ اليَقينِ إلَى الشَّكِّ، ومِنَ الإخلاصِ إلَى الرِّياءِ، ومِنَ التَّواضُعِ إلَى التَّكَبُّرِ، ومِنَ النَّصيحَةِ إلَى العَداوَةِ، ومِنَ الزُّهدِ إلَى الرَّغبَةِ. وتَقَرَّبوا مِن عالِمٍ يَدعوكُم مِنَ الكِبرِ إلَى التَّواضُعِ،

۹۱۹۔امام صادقؑ: جو علم حاصل کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اور اللہ کے لئے دوسروں کو تعلیم دیتا ہے اسے آسمان کے فرشتوں میں "عظیم" کے نام سے پکارا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ: اس نے اللہ کے لئے علم حاصل کیا اور اس پر عمل کیا اور اللہ ہی کے لئے اس علم کو دوسروں تک پہنچاتا ہے۔

۲/۳

نیک اور صالح استاد کا انتخاب

قرآن مجید

﴿پس انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف نگاہ کرے﴾

حدیث شریف

۹۲۰۔زید شحام: نے حضرت امام محمد باقرؑ سے اللہ کے اس قول ﴿اور انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف نگاہ کرے﴾ کے بارے میں سوال کیا کہ یہاں "کھانے" سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا کہ جو علم حاصل کر رہا ہے وہ کس سے حاصل کر رہا ہے۔

۹۲۱۔رسول خداؐ: بیشک یہ علم ایک دین ہے لہذا یہ دیکھو کہ اپنے دین کو کس سے حاصل کر رہے ہو۔

۹۲۲۔رسول خداؐ: علم دین ہے، نماز، دین ہے لہذا یہ دیکھو کہ اس علم کو کس سے لے رہے ہو اور یہ نماز کس طرح پڑھ رہے ہو اسلئے کہ روز محشر تم سے سوال کیا جائے گا۔

۹۲۳۔رسول خداؐ: ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو مگر ایسے عالم کے پاس جو تمہیں تین چیزوں سے تین چیزوں کی طرف دعوت دے رہا ہو۔ کبر و غرور سے تواضع و انکساری کی طرف سازش سے نصیحت کی طرف، جہل سے علم کی طرف۔

۹۲۴۔رسول خداؐ: یقین سے شک کی طرف اخلاص سے ریاکاری کی طرف، تواضع سے تکبر کی طرف نصیحت سے عداوت کی طرف، زہد سے رغبت کی طرف دعوت دینے والے کی بزم میں نہ بیٹھو بلکہ اس عالم کی

ومِنَ الرِّياءِ إلَى الإخلاصِ، ومِنَ الشَّكِّ إلَى اليَقينِ، ومِنَ الرَّغبَةِ إلَى الزُّهدِ، ومِنَ العَداوَةِ إلَى النَّصيحَةِ[١٠٦٢].

٩٢٥ ـ الإمام عليّ ﷺ: لا يُؤخَذُ العِلمُ إلّا مِن أربابِهِ[١٠٦٣].

٩٢٦ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: ما لي أرَى النّاسَ إذا قُرِّبَ إلَيهِمُ الطَّعامُ لَيلًا تَكَلَّفوا إنارَةَ المَصابيحِ لِيُبصِروا ما يُدخِلونَ بُطونَهُم، ولا يَهتَمّونَ بِغِذاءِ النَّفسِ بِأَن يُنيروا مَصابيحَ ألبابِهِم بِالعِلمِ؛ لِيَسلَموا مِن لَواحِقِ الجَهالَةِ والذُّنوبِ في اعتِقاداتِهِم وأعمالِهِم![١٠٦٤]

٩٢٧ ـ الإمام الحسن ﷺ: عَجَبٌ لِمَن يَتَفَكَّرُ في مَأكولِهِ كَيفَ لا يَتَفَكَّرُ في مَعقولِهِ؛ فَيُجَنِّبَ بَطنَهُ ما يُؤذيهِ، ويودِعَ صَدرَهُ ما يُرَكّيهِ![١٠٦٥]

٩٢٨ ـ الإمام الكاظم ﷺ: يا هِشامُ، نُصِبَ الحَقُّ لِطاعَةِ اللهِ، ولا نَجاةَ إلّا بِالطّاعَةِ، والطّاعَةُ بِالعِلمِ، والعِلمُ بِالتَّعَلُّمِ، والتَّعَلُّمُ بِالعَقلِ يُعتَقَدُ، ولا عِلمَ إلّا مِن عالِمٍ رَبّانِيٍّ، ومَعرِفَةُ العِلمِ بِالعَقلِ[١٠٦٦].

٩٢٩ ـ ذو القَرنَينِ ـ في وَصِيَّتِهِ ـ: لا تَتَعَلَّمِ العِلمَ مِمَّن لَم يَنتَفِع بِهِ، فَإِنَّ مَن لَم يَنفَعهُ عِلمُهُ لا يَنفَعُكَ[١٠٦٧].

٣ / ٣

رِعايَةُ الأَهَمِّ فَالأَهَمِّ

٩٣٠ ـ ابنُ عبّاس: جاءَ أعرابِيٌّ إلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، عَلِّمني مِن غَرائِبِ العِلمِ، قالَ: ما صَنَعتَ في رَأسِ العِلمِ حَتّى تَسأَلَ عَن غَرائِبِهِ؟! قالَ

قربت حاصل کرو جو تمہیں تکبر سے تواضع کی طرف، ریاکاری سے اخلاص کی طرف شک سے یقین کی طرف، دنیا پرستی سے زہد کی طرف اور دشمنی سے دوستی و نصیحت کی طرف دعوت دیتا ہے۔

۹۲۵۔ امام علیؑ: علم کو صرف صاحبان علم سے حاصل کرو۔

۹۲۶۔ امام علیؑ: سے منسوب بیان میں آیا ہے کہ: میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ جب لوگوں کو رات میں کھانا پیش کیا جاتا ہے تو چراغ کی روشنی میں یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کیا چیز کھا رہے ہیں؟ مگر نفس کی غذا کے لئے یہ اہتمام نہیں برتتے کہ اپنے دلوں کو چراغ علم سے روشن کر کے دیکھ لیں کہ کہیں اس میں جہالت اور عقائد اور اعمال میں گناہوں کا زہر تو نہیں گھلا ہے تاکہ اس سے بچ سکیں۔

۹۲۷۔ امام حسنؑ: تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے کھانے کی چیزوں میں تو غور وفکر کرتا ہے لیکن وہ چیزیں جو عقل کے سپرد کرتا ہے انمیں غور وفکر نہیں کرتا وہ شکم کو اذیت دینے والی چیزوں سے محفوظ رکھتا ہے اور سینہ کو وہ چیزیں سپرد کرتا ہے جو اسے پاک و پاکیزہ نہیں بناتیں۔

۹۲۸۔ امام کاظمؑ: اے ہشام! حق کو اطاعت خدا کے لئے مقرر کیا گیا ہے اور نجات صرف اطاعت کے ذریعہ ہی ممکن ہے اطاعت علم سے ہوتی ہے اور علم سیکھنے سے آتا ہے علم، سیکھنے کے لئے عقل چاہئے اور علم صرف رسیدہ عالم سے مل سکتا ہے اور علم کی معرفت عقل سے ہوتی ہے۔

۹۲۹۔ حضرت ذوالقرنینؑ: اپنی وصیت میں فرماتے ہیں: جو خود علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا اس سے علم حاصل نہ کرو کیونکہ جس کا علم خود اسے فائدہ نہ پہنچائے وہ تمہارے لئے کیونکر نفع بخش ثابت ہو سکتا ہے۔

۳/۳

اہم و مہم کی رعایت

۹۳۰۔ ابن عباسؓ: کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک اعرابی حضرت رسول خداؐ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے نایاب علوم کی تعلیم فرما دیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: تو نے اساس علم کے بارے میں کیا کیا ہے جو عجائب دنوادر علم کے بارے میں سوال کر رہا ہے؟ اس نے کہا: اے رسول خداؐ اساس علم

الرَّجُلُ: ما رَأسُ العِلمِ يا رَسولَ اللهِ؟ قالَ: مَعرِفَةُ اللهِ حَقَّ مَعرِفَتِهِ، قالَ الأَعرابِيُّ: وما مَعرِفَةُ اللهِ حَقَّ مَعرِفَتِهِ؟ قالَ: تَعرِفُهُ بِلا مِثلٍ ولا شِبهٍ ولا نِدٍّ، وأَنَّهُ واحِدٌ أحَدٌ ظاهِرٌ باطِنٌ أوَّلٌ آخِرٌ، لا كُفوَ لَهُ ولا نَظيرَ، فَذلِكَ حَقُّ مَعرِفَتِهِ[١٠٦٨].

٩٣١ ـ عَبدُ اللهِ بنُ مِسوَرٍ الهاشِمِيِّ: جاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ ﷺ وقالَ: جِئتُكَ لِتُعَلِّمَني مِن غَرائِبِ العِلمِ. قالَ: ما صَنَعتَ في رَأسِ العِلمِ؟ قالَ: وما رَأسُ العِلمِ؟ قالَ: هَل عَرَفتَ الرَّبَّ ﷻ؟ قالَ: نَعَم. قالَ: فَماذا فَعَلتَ في حَقِّهِ؟ قالَ: ما شاءَ اللهُ. قالَ: وهَل عَرَفتَ المَوتَ؟ قالَ: نَعَم. قالَ: فَماذا أعدَدتَ لَهُ؟ قالَ: ما شاءَ اللهُ. قالَ: اِذهَب فَاحكُم بِها هُناكَ، ثُمَّ تَعالَ حَتّىٰ أُعَلِّمَكَ مِن غَرائِبِ العِلمِ. فَلَمّا جاءَهُ بَعدَ سِنينَ. قالَ النَّبِيُّ ﷺ: ضَع يَدَكَ عَلىٰ قَلبِكَ، فَما لا تَرضىٰ لِنَفسِكَ لا تَرضاهُ لِأَخيكَ المُسلِمِ، وما رَضيتَهُ لِنَفسِكَ فَارضَهُ لِأَخيكَ المُسلِمِ، وهُوَ مِن غَرائِبِ العِلمِ[١٠٦٩].

٩٣٢ ـ الإمام عليّ ؑ: سَل عَمّا لابُدَّ لَكَ مِن عِلمِهِ ولا تُعذَرُ في جَهلِهِ[١٠٧٠].

٩٣٣ ـ عنه ؑ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: العُمرُ أقصَرُ مِن أن تَعَلَّمَ كُلَّ ما يَحسُنُ بِكَ عِلمُهُ، فَتَعَلَّمِ الأَهَمَّ فَالأَهَمَّ[١٠٧١].

٩٣٤ ـ عنه ؑ ـ مِن وَصِيَّتِهِ لِابنِهِ الحَسَنِ ؑ ـ: ... وأن أبتَدِئَكَ بِتَعليمِ كِتابِ اللهِ ﷻ وتَأويلِهِ، وشَرائِعِ الإِسلامِ وأحكامِهِ، وحَلالِهِ وحَرامِهِ، لا اُجاوِزُ ذٰلِكَ بِكَ إلىٰ غَيرِهِ[١٠٧٢].

٩٣٥ ـ الإمام الباقر ؑ ـ فِي الدُّعاءِ الجامِعِ ـ: واشغَل قَلبي بِحِفظِ ما لا تَقبَلُ مِنّي جَهلَهُ[١٠٧٣].

کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا معرفتِ خدا کا حق ادا کرنا، اعرابی نے پوچھا: حق معرفت الٰہی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ بے مثل، بلا شبیہ اور اسکا کوئی مقابل نہیں ہے اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ ایک ہے اکیلا ہے ظاہر ہے باطن ہے اوّل ہے آخر ہے اس کا کوئی کفو نہیں اور اس کا کوئی نظیر نہیں۔ پس یہی اس کی حق معرفت ہے۔

۹۳۱۔ عبداللہ بن میسور ہاشمی: کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص رسول اسلامؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں آپؐ کی خدمت میں غرائب اور نو اور علم حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں آپؐ نے فرمایا: اصل اور سرمایہ علم میں کیا کیا ہے؟ اس نے پوچھا: علم کا اصلی سرمایہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کیا تو نے اپنے پروردگار کی معرفت حاصل کر لی ہے؟ اس نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا: پھر حق کے سلسلے میں کیا کیا ہے؟ اس نے کہا: جو اللہ نے چاہا آپؐ نے فرمایا: کیا تجھے موت کی معرفت ہے؟ اس نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا: پھر اس کے لئے کیا مہیا کیا ہے؟ اس نے کہا، جو اللہ نے چاہا آپ نے فرمایا: جاتمہیں چیزوں کو محکم کر پھر اس کے بعد واپس آنا کہ میں تجھے غرائب و نوادر علم کی تعلیم دوں۔ وہ چند سال کے بعد پھر حاضر خدمت ہوا تو رسول خداؐ نے فرمایا: اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ عہد کر کہ جو اپنے لئے پسند نہیں ہے وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند نہیں کرو گے اور جس چیز کو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرو گے۔ یہی علم کے غرائب و نوادر ہیں۔

۹۳۲۔ امام علیؑ: جو چیزیں تمہارے لئے ضروری ہیں ان کے بارے میں علم حاصل کرو اور جسکے نہ جاننے میں کوئی عذر نہیں ہے اسکے بارے میں سوال کرو۔

۹۳۳۔ امام علیؑ: سے منسوب بیان میں آیا ہے: عمر اس سے کہیں کم ہے کہ تم ہر وہ چیز سیکھ لو جس کا علم رکھنا تمہارے حسن کا باعث ہے لہٰذا اہمیت کی ترتیب کو مدنظر رکھ کر علم حاصل کرو۔

۹۳۴۔ امام علیؑ: اپنے فرزند امام حسنؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: میں تمہاری تعلیم کا آغاز خدا اور اسکی تاویل، قوانین اسلام اور اس کے احکام حلال و حرام سے کر رہا ہوں۔ میں نے تمہارے سلسلہ میں انہیں نظر انداز نہیں کیا ہے کہ تم ان سے کنارہ کش ہو کر دوسروں کی طرف چلے جاؤ۔

۹۳۵۔ امام باقرؑ: دعا جامع میں فرماتے ہیں: پروردگارا! میرا دل اس چیز کے حفظ کرنے میں مشغول کر دے جس سے بے خبری پر میرا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔

٣ / ٤

التَّفَرُّغ

٩٣٦ ـ رسول الله ﷺ ـ مِن وَصِيَّةِ الخِضرِ لِموسىٰ ؑ ـ: يا موسىٰ، تَفَرَّغ لِلعِلمِ إن كُنتَ تُريدُهُ، فَإِنَّمَا العِلمُ لِمَن يَتَفَرَّغُ لَهُ[١٠٢٤].

٩٣٧ ـ الإمام زين العابدين ؑ: حَقُّ العِلمِ أن تُفَرِّغَ لَهُ قَلبَكَ، وتُحضِرَ ذِهنَكَ، وتُذكِرَ لَهُ سَمعَكَ، وتَشحَذَ[١٠٢٥] لَهُ فِطنَتَكَ؛ بِسَترِ اللَّذّاتِ ورَفضِ الشَّهَواتِ[١٠٢٦].

٩٣٨ ـ عنه ؑ ـ في رِسالَةِ الحُقوقِ ـ: وأمّا حَقُّ سائِسِكَ بِالعِلمِ... المَعونَةُ لَهُ عَلىٰ نَفسِكَ فيما لا غِنىٰ بِكَ عَنهُ مِنَ العِلمِ، بِأَن تُفَرِّغَ لَهُ عَقلَكَ، وتُحضِرَهُ فَهمَكَ، وتُزَكِّيَ لَهُ (قَلبَكَ)، وتُجَلِّيَ لَهُ بَصَرَكَ، بِتَركِ اللَّذّاتِ ونَقصِ الشَّهَواتِ[١٠٢٧].

٣ / ٥

المُشافَهَة

٩٣٩ ـ رسول الله ﷺ: خُذُوا العِلمَ مِن أفواهِ الرِّجالِ[١٠٢٨].

٣ / ٦

حُسنُ الإستِماعِ

٩٤٠ ـ الإمام عليّ ؑ: إذا جَلَستَ إلىٰ عالِمٍ فَكُن عَلىٰ أن تَسمَعَ أحرَصَ مِنكَ عَلىٰ أن تَقولَ، وتَعَلَّم حُسنَ الاِستِماعِ كَما تَعَلَّمُ حُسنَ القَولِ، ولا تَقطَع عَلىٰ أحَدٍ حَديثَهُ[١٠٢٩].

۳/۴

فارغ البال ہونا

۹۳۶۔ رسول خداؐ: ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے موسیٰ! اگر علم چاہتے ہو تو اپنے قلب کو دوسری چیزوں سے خالی کرو اس لئے کہ علم فارغ البال ہی کو حاصل ہوتا ہے۔

۹۳۷۔ امام سجادؑ: علم کا حق یہ ہے کہ علم کے لئے دل کو شہوات اور لذات سے خالی، ذہن کو حاضر، قوت سماعت کو آمادہ اور ذہانت و ہوشیاری کو تیز کردو۔

۹۳۸۔ امام سجادؑ: رسالہ حقوق میں فرماتے ہیں: اور تم پر تمہیں علم دینے والے کا حق یہ ہے کہ جن چیزوں کے متعلق علم رکھنا تمہارے لئے ضروری ہے اس کی تعلیم کے لئے استاد کی مدد کرو اس طرح سے کہ لذتوں کو ترک اور شہوتوں کو مردہ بنا کر اپنی عقل و فکر کو خالی، قوۂ فہم کو آمادہ اور دل کو پاک و پاکیزہ اور قوت بصارت کو روشن رکھو۔

۳/۵

آمنے سامنے

۹۳۹۔ رسول خداؐ: علم، لوگوں کی زبانوں سے حاصل کرو۔

۳/۶

حسن سماعت

۹۴۰۔ امام علیؑ: جب کسی عالم کی بزم میں بیٹھو تو بولنے سے زیادہ سننے کی کوشش کرو اور اچھا بولنے کی طرح اچھی سماعت بھی پیدا کرو اور کسی کی گفتگو میں مداخلت نہ کرو۔

۹۳۱ ـ عنه ﷺ: مَن أحسَنَ الاستِماعَ تَعَجَّلَ الانتِفاعَ[۱۰۸۰].

۹۳۲ ـ عنه ﷺ: رَحِمَ اللهُ امرَأً سَمِعَ حُكمًا فَوَعىٰ، ودُعِيَ إلىٰ رَشادٍ فَدَنا[۱۰۸۱].

۹۳۳ ـ الإمام الحسن ﷺ ـ في وَصفِ أخٍ صالِحٍ كانَ لَهُ ـ: كانَ إذا جامَعَ العُلَماءَ عَلىٰ أن يَستَمِعَ أحرَصَ مِنهُ عَلىٰ أن يَقولَ[۱۰۸۲].

۳ / ۷

الكِتابَة

۹۳۴ ـ عَمرُو بنُ العاص: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: قَيِّدُوا العِلمَ، قُلتُ: وما تَقييدُهُ؟ قالَ: كِتابَتُهُ[۱۰۸۳].

۹۳۵ ـ رسول الله ﷺ: إحبِسوا عَلَى المُؤمِنينَ ضالَّتَهُم: العِلمَ[۱۰۸۴].

۹۳۶ ـ عنه ﷺ ـ لِهِلالِ بنِ يَسارٍ حينَ قَرَّرَ لَهُ العِلمَ والحِكمَةَ ـ: هَل مَعَكَ مَحبَرَةٌ؟[۱۰۸۵]

۹۳۷ ـ الإمام عليّ ﷺ: قَيِّدُوا العِلمَ، قَيِّدُوا العِلمَ[۱۰۸۶].

۹۳۸ ـ الإمام الحسن ﷺ ـ أنَّهُ دَعا بَنيهِ وبَني أخيهِ، فَقالَ ـ: إنَّكُم صِغارُ قَومٍ، ويوشِكُ أن تَكونوا كِبارَ قَومٍ آخَرينَ، فَتَعَلَّمُوا العِلمَ، فَمَن لَم يَستَطِع مِنكُم أن يَحفَظَهُ فَليَكتُبهُ ولِيَضَعهُ في بَيتِهِ[۱۰۸۷].

۹۳۹ ـ الإمام الصادق ﷺ: أُكتُبوا فَإِنَّكُم لا تَحفَظونَ حَتّىٰ تَكتُبوا[۱۰۸۸].

۹۵۰ ـ عنه ﷺ: القَلبُ يَتَّكِلُ عَلَى الكِتابَةِ[۱۰۸۹].

۹۵۱ ـ عنه ﷺ ـ لِلمُفَضَّلِ بنِ عُمَرَ ـ: أُكتُب وبُثَّ عِلمَكَ في إخوانِكَ، فَإِن مُتَّ فَأَورِث كُتُبَكَ بَنيكَ، فَإِنَّهُ يَأتي عَلَى النّاسِ زَمانُ هَرجٍ لا يَأنَسونَ فيهِ إلّا بِكُتُبِهِم[۱۰۹۰].

۹۴۱۔امام علیؑ: جو اچھی طرح سنتا ہے جلدی فائدہ اٹھاتا ہے۔

۹۴۲۔امام علیؑ: خدا سلامت رکھے اس شخص کو جس نے حکمت کی بات سنی اور ذہن نشین کرلی اور جب اسے ہدایت کی طرف پکارا گیا تو قریب آگیا۔

۹۴۳۔امام حسنؑ: ایک برادر صالح کی توصیف کرتے ہوئے فرمایا: کہ جب وہ علماء کی بزم میں حاضر ہوتا ہے تو بولنے سے زیادہ سننے کا مشتاق ہوتا ہے۔

۳/۷ کتابت

۹۴۴۔عمرو بن عاص: سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: علم کو مقید کرلو، میں نے پوچھایا رسولؐ اللہ! علم کو کس طرح مقید کیا جائے؟ تو آپؐ نے فرمایا: اسے لکھ کر۔

۹۴۵۔رسول خداؐ: مومنین کے لئے ان کی گمشدہ شی علم کو مقید کرلو۔

۹۴۶۔رسول خداؐ: نے ہلال بن یسار کے لئے علم و حکمت کو بیان کرتے ہوئے پوچھا: کیا تمہارے پاس دوات ہے؟

۹۴۷۔امام علیؑ: علم کو قید کرلو، علم کو قید کرلو۔

۹۴۸۔امام حسنؑ: نے اپنے اور اپنے بھائی کے بیٹوں کو بلا کر فرمایا کہ ابھی تم خاندان میں چھوٹے ہو لیکن عنقریب قوم کے بزرگ ہو جاؤ گے لہذا علم حاصل کرو پھر جو بھی تم میں حفظ کی صلاحیت نہیں رکھتا اسے چاہئے کہ لکھ لے اور گھر کے کسی گوشے میں رکھ دے۔

۹۴۹۔امام صادقؑ: تحریر کرلیا کرو کیونکہ جب تک تم لکھو گے نہیں یاد نہیں کرسکو گے۔

۹۵۰۔امام صادقؑ: دل لکھے ہوئے پر اعتماد کرتا ہے۔

۹۵۱۔امام صادقؑ: نے مفضل بن عمر سے فرمایا: لکھو اور اپنے علم کو اپنے بھائیوں کے درمیان نشر کرو اور مرتے وقت اسے اپنے فرزندوں میں وراثت کے طور پر چھوڑ جاؤ اس لئے کہ ایک ایسا پرآشوب زمانہ لوگوں پر آنے والا ہے جس میں صرف انہیں اپنی کتابوں ہی سے انس ہوگا۔

۳ / ۸

السُّؤال

۹۵۲ ـ رسول الله ﷺ: العِلمُ خَزائِنُ ومِفتاحُهَا السُّؤالُ، فَاسأَلوا رَحِمَكُمُ اللهُ، فَإِنَّهُ يُؤجَرُ أربَعَةٌ: السّائِلُ، والمُتَكَلِّمُ، والمُستَمِعُ، والمُحِبُّ لَهُم[۱۰۹۱].

۹۵۳ ـ الإمام الصادق ؏: إنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذُكِرَ لَهُ أنَّ رَجُلًا أصابَتهُ جَنابَةٌ عَلىٰ جُرحٍ كانَ بِهِ، فَأُمِرَ بِالغُسلِ فَاغتَسَلَ فَكُزَّ[۱۰۹۲] فَماتَ. فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: قَتَلوهُ، قَتَلَهُمُ اللهُ، إنَّما كانَ دَواءُ العِيِّ السُّؤالَ[۱۰۹۳].

۹۵۴ ـ الإمام عليّ ؏: المَسأَلَةُ خِباءُ[۱۰۹۴] العُيوبِ[۱۰۹۵].

۹۵۵ ـ عنه ؏: مَن سَأَلَ عَلِمَ[۱۰۹۶].

۹۵۶ ـ عنه ؏: إسأَل تَعلَم[۱۰۹۷].

۹۵۷ ـ عنه ؏: مَن سَأَلَ استَفادَ[۱۰۹۸].

۹۵۸ ـ عنه ؏: مَن سَأَلَ في صِغَرِهِ أجابَ في كِبَرِهِ[۱۰۹۹].

۹۵۹ ـ عنه ؏: القُلوبُ أقفالٌ مَفاتِحُهَا السُّؤالُ[۱۱۰۰].

۹۶۰ ـ عنه ؏: ألا رَجُلٌ يَسأَلُ فَيَنتَفِعَ ويَنفَعَ جُلَساءَهُ[۱۱۰۱].

۹۶۱ ـ عنه ؏: مَنِ استَرشَدَ عَلِمَ[۱۱۰۲].

۹۶۲ ـ الإمام زين العابدين ؏: لا تَزهَد في مُراجَعَةِ الجَهلِ، وإن كُنتَ قَد شُهِرتَ بِتَركِهِ[۱۱۰۳].

۹۶۳ ـ الإمام الباقر ؏ ـ في جَوابِ مَسائِلِ أبي إسحاقَ اللَّيثِيِّ ـ: سَل ولا تَستَنكِف

۳/ ۸ سوال

۹۵۲۔رسول خداؐ: علم خزانہ ہے جس کی کنجی سوال ہے پس سوال کرو خدا تم پر رحمت نازل کرے کہ سوال میں چار لوگوں کو اجر و ثواب ملتا ہے سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کو سننے والے اور ان سب کو دوست رکھنے والے کو۔

۹۵۳۔امام صادقؑ: پیغمبر اسلام کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر آیا جو زخمی حالت میں مجنب ہو گیا تھا کسی نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا اس نے غسل تو کر لیا لیکن ٹھنڈک کی تاب نہ لاکر اس دنیا سے کوچ کر گیا آنحضرتؐ نے فرمایا: حکم دینے والے اس کے قاتل ہیں، خدا انہیں قتل کرے کیونکہ نادان کا علاج صرف سوال کرنا تھا۔

۹۵۴۔امام علیؑ: سوال عیوب کی پردہ پوشی ہے۔

۹۵۵۔امام علیؑ: جس نے سوال کیا جان گیا

۹۵۶۔امام علیؑ: سوال کرو سیکھ لو گے۔

۹۵۷۔امام علیؑ: جس نے سوال کیا فائدہ میں رہا۔

۹۵۸۔امام علیؑ: جس نے کمسنی میں سوال کیا بڑے ہونے پر وہی جواب دیتا ہے۔

۹۵۹۔امام علیؑ: دل قفل ہیں اور ان کی کنجی سوال ہے۔

۹۶۰۔امام علیؑ: کیا کوئی ایسا ہے جو سوال کرے تاکہ خود بھی فائدہ اٹھائے اور اسکے ہمنشیوں کے لئے بھی مفید ثابت ہو۔

۹۶۱۔امام علیؑ: جو ہدایت کی جستجو میں رہتا ہے واقف ہو جاتا ہے۔

۹۶۲۔امام سجادؑ: نامعلوم چیزوں کے سلسلے میں سوال کرنے سے کوتاہی نہ کرو اگرچہ علم میں کتنی ہی شہرت پا جاؤ۔

۹۶۳۔امام باقرؑ: ابو اسحاق لیثی کے سوالوں کے جواب میں فرمایا: پوچھو اور پوچھنے میں تکلف اور شرم نہ کرو

ولا تَستَحيِ؛ فَإِنَّ هٰذَا العِلمَ لا يَتَعَلَّمُهُ مُستَكبِرٌ ولا مُستَحيٍ[١١٠٤].

٩٦٤ ـ الإمام الصادق ﷺ: إنَّ هٰذَا العِلمَ عَلَيهِ قُفلٌ ومِفتاحُهُ المَسأَلَةُ[١١٠٥].

٩٦٥ ـ عنه ﷺ ـ لِحُمرانَ بنِ أعيَنَ في شَيءٍ سَأَلَهُ ـ: إنَّما يَهلِكُ النّاسُ لِأَنَّهُم لا يَسأَلونَ[١١٠٦].

٩٦٦ ـ يونُسُ بنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ عَن بَعضِ أصحابِهِ: سُئِلَ أبُو الحَسَنِ ﷺ: هَل يَسَعُ النّاسَ تَركُ المَسأَلَةِ عَمّا يَحتاجونَ إلَيهِ؟ فَقالَ: لا[١١٠٧].

٩٦٧ ـ الإمام الباقر ﷺ: ألا إنَّ مَفاتيحَ العِلمِ السُّؤالُ، وأنشَأَ يَقولُ:

شِفاءُ العَمىٰ طولُ السُّؤالِ وإنَّما ... تَمامُ العَمىٰ طولُ السُّكوتِ عَلَى الجَهلِ[١١٠٨]

٩٦٨ ـ الإمام عليّ ﷺ:

صَبَرتُ عَلىٰ مُرِّ الأُمورِ كَراهَةً ... وأبقَيتُ في ذاكَ الصَّوابَ مِنَ الأَمرِ

إذا كُنتَ لا تَدري ولَم تَكُ سائِلًا ... عَنِ العِلمِ مَن يَدري جَهِلتَ ولا تَدري[١١٠٩]

٩/٣

التَّفَكُّرُ

٩٦٩ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن أكثَرَ الفِكرَ فيما تَعَلَّمَ، أتقَنَ عِلمَهُ وفَهِمَ ما لَم يَكُن يَفهَمُ[١١١٠].

٩٧٠ ـ عنه ﷺ: ألا لا خَيرَ في عِلمٍ لَيسَ فيهِ تَفَهُّمٌ[١١١١].

کہ یہ علم متکبر اور شرمیلے شخص کو حاصل نہیں ہوتا۔

۹۶۴۔امام صادقؑ: بیشک علم کے اوپر تالا پڑا ہوا ہے اور اس کی کنجی سوال ہے۔

۹۶۵۔امام صادقؑ: نے حمران ابن اعین کے کسی چیز کے سوال کے جواب میں فرمایا: لوگ ہلاک ہو جائیں گے کیونکہ وہ سوال نہیں کرتے۔

۹۶۶۔ یونس ابن عبد الرحمٰن نے اپنے بعض صحابہ سے: روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا: کیا لوگوں کے لئے اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ جس چیز کے حاجت مند ہیں اسکے بارے میں سوال نہ کریں، فرمایا: نہیں۔

۹۶۷۔امام باقرؑ: آگاہ ہو جاؤ کہ علم کی کنجیاں سوال ہیں اور پھر امامؑ نے یہ شعر پڑھا:

نابینائی کا علاج مسلسل سوال ہے جہالت کے باوجود مسلسل سکوت اختیار کرنا مکمل نابینائی ہے۔

۹۶۸۔امام علیؑ: زمانے کی تلخیوں پر میں نے بادل نخواستہ صبر کیا اور اسی بہترین روش پر باقی رہا اگر تم نہیں جانتے اور پوچھنا بھی نہیں چاہتے تو پھر کیسے پتا چلے گا کہ تم جاہل ہو اور علم نہیں رکھتے۔

۹/۳

غور و فکر

۹۶۹۔امام علیؑ: جو اپنی معلومات میں بہت زیادہ غور و فکر کرتا ہے اس کی معلومات مستحکم ہو جاتی ہے اور پھر وہ مجہولات کو بھی سمجھ لیتا ہے۔

۹۷۰۔امام علیؑ: دیکھو اس علم میں کوئی بھلائی نہیں ہے جس میں تدبر نہ کیا جائے۔

٣ / ١٠
مَعرِفَةُ الآراءِ

٩٧١ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَنِ استَقبَلَ وُجوهَ الآراءِ عَرَفَ مَواقِعَ الخَطأ[١١١٢].

٩٧٢ ـ عنه ﷺ: مَن جَهِلَ وُجوهَ الآراءِ أعيَتهُ الحِيَلُ[١١١٣].

٩٧٣ ـ عنه ﷺ: ألا وإنَّ اللَّبيبَ مَنِ استَقبَلَ وُجوهَ الآراءِ بِفِكرٍ صائِبٍ ونَظَرٍ فِي العَواقِبِ[١١١٤].

٩٧٤ ـ أيّوب ﷺ: لا يَعرِفُ الرَّجُلُ خَطأَ مُعَلِّمِهِ حَتّىٰ يَعرِفَ الاِختِلافَ[١١١٥].

٣ / ١١
قَبولُ الحَقِّ مِمَّن أتىٰ بِهِ

الكتاب

﴿فَبَشِّر عِبادِ * الَّذينَ يَستَمِعونَ القَولَ فَيَتَّبِعونَ أحسَنَهُ أُولٰئِكَ الَّذينَ هَداهُمُ اللهُ وأُولٰئِكَ هُم أُولُو الألبابِ﴾[١١١٦].

الحديث

٩٧٥ ـ رسول الله ﷺ: غَريبَتانِ: كَلِمَةُ حِكمَةٍ مِن سَفيهٍ فَاقبَلوها، وكَلِمَةُ سَفَهٍ مِن حَكيمٍ فَاغفِروها، فَإِنَّهُ لا حَليمَ إلّا ذو عَثرَةٍ ولا حَكيمَ إلّا ذو تَجرِبَةٍ[١١١٧].

٩٧٦ ـ عنه ﷺ: الحِكمَةُ ضالَّةُ المُؤمِنِ[١١١٨].

٩٧٧ ـ الإمام الصادق ﷺ: الحِكمَةُ ضالَّةُ المُؤمِنِ، فَحَيثُما وَجَدَ أحَدُكُم ضالَّتَهُ فَليَأخُذها[١١١٩].

۳/۱۰

معرفتِ آراء

۹۷۱۔امام علیؑ: جو دوسروں کی مختلف رایوں پر نظر رکھتا ہے وہ لغزشوں کے مواقع کو پہچان لیتا ہے۔

۹۷۲۔امام علیؑ: جو شخص دوسروں کی مختلف آراء سے ناواقف ہوتا ہے اسے دوسروں کی چال بازیاں تھکا دیتی ہیں۔

۹۷۳۔امام علیؑ: آگاہ ہو جاؤ کہ عقلمند وہ شخص ہے جو صحیح فکر اور دور اندیشی کے ذریعہ دوسروں کی آراء کی واقفیت رکھتا ہے۔

۹۷۴۔حضرت ایوبؑ: شاگرد اپنے استاد کی غلطیوں کو نہیں جان سکتا مگر یہ کہ وہ اختلاف (آراء) سے باخبر ہو۔

۳/۱۱

حق بات قبول کرنا

قرآن مجید

﴿لہٰذا آپ میرے بندوں کو بشارت دیدیجئے جو باتوں کو سنتے ہیں اور جو بات اچھی ہوتی ہے اس کا اتباع کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو صاحبان عقل ہیں﴾

۹۷۵۔رسول خداؐ: دو چیزیں تعجب خیز ہیں حکمت آمیز بات بیوقوف سے بھی قبول کر لو اور احمقانہ بات عقلمند و حکیم سے قبول نہ کرو کیونکہ لغزش کے بغیر کوئی بردبار نہیں بنتا اور تجربہ کے بغیر صاحب حکمت نہیں ہوتا۔

۹۷۶۔رسول خداؐ: حکمت مومن کی گمشدہ شی ہے۔

۹۷۷۔امام صادقؑ: حکمت مومن کی گمشدہ شی ہے لہٰذا اسے جہاں پاؤ لے لو۔

٩٧٨ ـ رسول الله ﷺ: خُذِ الحِكمَةَ ولا يَضُرُّكَ مِن أيِّ وِعاءٍ خَرَجَت[١١٢٠].

٩٧٩ ـ الإمام عليّ ؑ: لا تَنظُر إلىٰ مَن قالَ، وانظُر إلىٰ ما قالَ[١١٢١].

٩٨٠ ـ عنه ؑ: خُذِ الحِكمَةَ مِمَّن أتاكَ بِها، وانظُر إلىٰ ما قالَ، ولا تَنظُر إلىٰ مَن قالَ[١١٢٢].

٩٨١ ـ عنه ؑ: قَد يَقولُ الحِكمَةَ غَيرُ الحَكيمِ[١١٢٣].

٩٨٢ ـ عنه ؑ: ضالَّةُ العاقِلِ الحِكمَةُ، فَهُوَ أحَقُّ بِها حَيثُ كانَت[١١٢٤].

٩٨٣ ـ عنه ؑ: ضالَّةُ الحَكيمِ الحِكمَةُ، فَهُوَ يَطلُبُها حَيثُ كانَت[١١٢٥].

٩٨٤ ـ عنه ؑ: الحِكمَةُ ضالَّةُ المُؤمِنِ، فَخُذِ الحِكمَةَ ولَو مِن أهلِ النِّفاقِ[١١٢٦].

٩٨٥ ـ عنه ؑ: الحِكمَةُ ضالَّةُ كُلِّ مُؤمِنٍ، فَخُذوها ولَو مِن أفواهِ المُنافِقينَ[١١٢٧].

٩٨٦ ـ عنه ؑ: خُذِ الحِكمَةَ أنّىٰ كانَت، فَإِنَّ الحِكمَةَ تَكونُ في صَدرِ المُنافِقِ فَتَلَجلَجُ في صَدرِهِ حَتّىٰ تَخرُجَ فَتَسكُنَ إلىٰ صَواحِبِها في صَدرِ المُؤمِنِ[١١٢٨].

٩٨٧ ـ عنه ؑ: الحِكمَةُ ضالَّةُ المُؤمِنِ، فَاطلُبوها ولَو عِندَ المُشرِكِ تَكونوا أحَقَّ بِها وأهلَها[١١٢٩].

٩٨٨ ـ عنه ؑ: خُذُوا الحِكمَةَ ولَو مِنَ المُشرِكينَ[١١٣٠].

٩٨٩ ـ عنه ؑ: الحِكمَةُ ضالَّةُ المُؤمِنِ، فَليَطلُبها ولَو في يَدَي أهلِ الشِّركِ[١١٣١].

٩٩٠ ـ عنه ؑ: الحِكمَةُ ضالَّةُ المُؤمِنِ، فَليَطلُبها ولَو في أيدي أهلِ الشَّرِّ[١١٣٢].

٩٩١ ـ عنه ؑ: تَعَلَّم عِلمَ مَن يَعلَمُ، وعَلِّم عِلمَكَ مَن يَجهَلُ، فَإِذا فَعَلتَ ذٰلِكَ عَلَّمَكَ ما جَهِلتَ وانتَفَعتَ بِما عَلِمتَ[١١٣٣].

۹۷۸۔رسول خداؐ: حکمت جہاں سے بھی آئے اُسے لے لو تمہارے لئے ضرر رساں نہیں ہے

۹۷۹۔امام علیؑ: یہ نہ دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کیا کہہ رہا ہے۔

۹۸۰۔امام علیؑ: حکمت جو بھی تمہارے پاس لائے لے لو یہ دیکھو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یہ نہ دیکھو کون کہہ رہا ہے۔

۹۸۱۔امام علیؑ: کبھی کبھی غیر حکیم بھی حکمت کی باتیں کرتا ہے۔

۹۸۲۔امام علیؑ: عقلمند کی گمشدہ شی حکمت ہے پس وہ زیادہ حقدار ہے کہ حکمت جہاں بھی ہو اسے تلاش کرے۔

۹۸۳۔امام علیؑ: حکیم شخص کی گمشدہ شی حکمت ہے لہذا حکمت جہاں بھی ہو اسے تلاش کرے۔

۹۸۴۔امام علیؑ: حکمت مومن کی گمشدہ شی ہے لہذا اسے لے لو چاہے منافق سے کیوں نہ ہو۔

۹۸۵۔امام علیؑ: حکمت ہر مومن کی گمشدہ شی ہے لہذا اسے حاصل کرو چاہے وہ منافقین کے دہن سے ہی کیوں نہ نکلے۔

۹۸۶۔امام علیؑ: حکمت جہاں بھی ملے لے لو۔ اس لئے کہ حکمت اگر منافق کے دل میں ہوتی ہے تو وہ اس کے سینہ میں اس وقت تک مضطرب رہتی ہے جب تک کہ نکل کر مومن کے سینے میں جا کر دوسری حکمتوں کے ساتھ ساکن نہ ہو جائے۔

۹۸۷۔امام علیؑ: حکمت مومن کی گمشدہ شی ہے پس اسے تلاش کرو چاہے مشرک کے پاس ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ تم اس کے اہل اور زیادہ حقدار ہو۔

۹۸۸۔امام علیؑ: حکمت لے لو چاہے مشرکین سے ہی کیوں نہ ہو۔

۹۸۹۔امام علیؑ: حکمت مومن کی گمشدہ شی ہے پس اسے چاہئے کہ حکمت کو حاصل کرے چاہے مشرکوں کے پاس سے ہی کیوں نہ ہو۔

۹۹۰۔امام علیؑ: حکمت مومن کی گمشدہ شی ہے لہذا اسے چاہئے کہ حکمت طلب کرے چاہے اہل شر کے ہاتھوں میں ہی کیوں نہ ہو۔

۹۹۱۔امام علیؑ: جو جانتا ہے اس سے اسکے علم کو حاصل کرو اور جو نہیں جانتا اسے اپنا علم دیدو پس اگر تم نے ایسا کیا تو خدا تمہیں وہ چیزیں بھی سکھادے گا جو تمہیں معلوم نہیں ہیں اور جو جانتے ہو اس کے ذریعہ تمہیں فائدہ پہنچے گا۔

٩٩٢ ـ عنه ﷺ: العِلمُ ضالَّةُ المُؤمِنِ فَخُذوهُ ولَو مِن أيدِي المُشرِكينَ، ولا يَأنَف أحَدُكُم أن يَأخُذَ الحِكمَةَ مِمَّن سَمِعَها مِنهُ[١١٣٤].

٩٩٣ ـ عنه ﷺ: الحِكمَةُ ضالَّةُ المُؤمِنِ يَطلُبُها ولَو في أيدِي الشَّرَطِ[١١٣٥][١١٣٦].

٩٩٤ ـ الإمام الكاظم ﷺ: إعلَموا أنَّ الكَلِمَةَ مِنَ الحِكمَةِ ضالَّةُ المُؤمِنِ، فَعَلَيكُم بِالعِلمِ قَبلَ أن يُرفَعَ، ورَفعُهُ غَيبَةُ عالِمِكُم بَينَ أظهُرِكُم[١١٣٧].

٩٩٥ ـ الإمام زين العابدين ﷺ: لا تُحَقِّرِ اللُّؤلُؤَةَ النَّفيسَةَ أن تَجتَلِبَها مِنَ الكِبا[١١٣٨] الخَسيسَةِ، فَإِنَّ أبي حَدَّثَني قالَ: سَمِعتُ أميرَالمُؤمِنينَ ﷺ يَقولُ: إنَّ الكَلِمَةَ مِنَ الحِكمَةِ تَتَلَجلَجُ في صَدرِ المُنافِقِ نُزوعًا إلىٰ مَظانِّها حَتّىٰ يَلفِظَ بِها فَيَسمَعَهَا المُؤمِنُ فَيَكونَ أحَقَّ بِها وأهلَها فَيَلقَفَها[١١٣٩].

٩٩٦ ـ في مصباح الشَّريعَةِ قالَ الصّادِقُ ﷺ: قالَ الحُكَماءُ: خُذِ الحِكمَةَ مِن أفواهِ المَجانينِ[١١٤٠].

٩٩٧ ـ عيسىٰ ﷺ: خُذُوا الحَقَّ مِن أهلِ الباطِلِ، ولا تَأخُذُوا الباطِلَ مِن أهلِ الحَقِّ، كونوا نُقّادَ الكَلامِ، فَكَم مِن ضَلالَةٍ زُخرِفَت بِآيَةٍ مِن كِتابِ اللهِ كَما زُخرِفَ الدِّرهَمُ مِن نُحاسٍ بِالفِضَّةِ المُمَوَّهَةِ! النَّظَرُ إلىٰ ذٰلِكَ سَواءٌ، والبُصَراءُ بِهِ خُبَراءُ[١١٤١].

٩٩٨ ـ الإمام الكاظم ﷺ: يا هِشامُ، إنَّ المَسيحَ ﷺ قالَ لِلحَوارِيّينَ: ... لَو وَجَدتُم سِراجًا يَتَوَقَّدُ بِالقَطرانِ في لَيلَةٍ مُظلِمَةٍ لَاستَضَأتُم بِهِ ولَم يَمنَعكُم مِنهُ ريحُ نَتنِهِ، كَذٰلِكَ يَنبَغي لَكُم أن تَأخُذُوا الحِكمَةَ مِمَّن وَجَدتُموها مَعَهُ ولا يَمنَعَكُم مِنهُ سوءُ رَغبَتِهِ فيها[١١٤٢].

۹۹۲۔ امام علیؑ: علم مومن کی گمشدہ شی ہے پس اسے لے لو چاہے مشرکین کے پاس سے ہی کیوں نہ ہو اور تم میں کوئی ایسا نہ ہو جو حکمت کو کسی سے سنے اور اسکے حاصل کرنے میں جھجک محسوس کرے۔

۹۹۳۔ امام علیؑ: حکمت مومن کی گمشدہ شی ہے وہ اسے طلب کرتا ہے چاہے وہ کمینوں کے ہاتھوں میں ہی کیوں نہ ہو۔

۹۹۴۔ امام کاظمؑ: یاد رکھو کہ حکیمانہ باتیں مومن کی گمشدہ شی ہیں لہذا تم پر لازم ہے علم کو اسکے اٹھائے جانے سے پہلے حاصل کر لو اور اس کا اٹھایا جانا یہ ہے کہ تمہارے عالم تمہارے درمیان سے اٹھ جائیں۔

۹۹۵۔ امام سجادؑ: گراں بہا موتیوں کو کوڑے کرکٹ سے اٹھانے میں حقارت محسوس نہ کرو اس لئے کہ میرے پدر بزرگوار نے میرے لئے روایت کی ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے حکیمانہ باتیں منافق کے دل میں اپنے مرکز تک پہنچنے کے لئے اسقدر مضطرب رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اپنی زبان پر جاری کرے اور مومن سن لے کیونکہ مومن اس کا اہل اور زیادہ مستحق ہے۔ لہذا مومن اسے لپک کے لے لیتا ہے۔

۹۹۶۔ مصباح الشریعہ: میں امام جعفر صادقؑ سے روایت نقل کی گئی ہے کہ: حکماء کا کہنا ہے کہ حکمت کو دیوانوں کی زبان سے بھی لے لو۔

۹۹۷۔ حضرت عیسیٰؑ: حق اہل باطل سے لے لو لیکن باطل اہل حق سے نہ لو کلام کے نقاد بنو اس لئے کہ کتنی گمراہیوں کو کتاب خدا کی آیتوں سے مزین و مرصع کر کے پیش کیا جاتا ہے جس طرح تانبے کے درہم کو چاندی کا پانی چڑھا کر مزین کر دیا جاتا ہے کہ بظاہر ایک ہی نظر آتا ہے لیکن صاحب بصیرت اسے پرکھ لیتے ہیں۔

۹۹۸۔ امام کاظمؑ: نے فرمایا: اے ہشام! حضرت مسیحؑ نے حواریوں سے فرمایا کہ اگر تمہیں تاریک رات میں ایک ایسا چراغ نصیب ہو جو تارکول سے جل رہا ہو تو اسکی بدبو تمہارے لئے اسکی روشنی حاصل کرنے سے رکاوٹ نہیں بنتی اسی طرح تمہارے لئے ضروری ہے کہ حکمت جس سے بھی ملے لے لو اور اس کا دلچسپی نہ رکھنا تمہارے لئے مانع نہ ہو۔

۹۹۹ ـ أيّوب ﷺ: إنّ اللهَ يَزرَعُ الحِكمَةَ في قَلبِ الصَّغيرِ والكَبيرِ، فَإِذا جَعَلَ اللهُ العَبدَ حَكيمًا فِي الصِّبا لَم يَضَع مَنزِلَتَهُ عِندَ الحُكَماءِ حَداثَةُ سِنِّهِ، وهُم يَرَونَ عَلَيهِ مِنَ اللهِ نورَ كَرامَتِهِ[۱۱۴۳].

۱۰۰۰ ـ ميمونُ بنُ مِهران: نَزَلَ حُذَيفَةُ وسَلمانُ رَضِيَ اللهُ تَعالىٰ عَنهُما عَلىٰ نَبَطِيَّةٍ. فَقالا لَها: هَل هاهُنا مَكانٌ طاهِرٌ نُصَلّي فيهِ؟ فَقالَتِ النَّبَطِيَّةُ: طَهِّر قَلبَكَ، فَقالَ أحَدُهُما لِلآخَرِ: خُذها حِكمَةً مِن قَلبِ كافِرٍ[۱۱۴۴].

۹۹۹۔ حضرت ایوبؑ: بیشک اللہ تعالیٰ ہر صغیر و کبیر کے دل میں حکمت بو دیتا ہے پس جب اللہ کسی کو کسنی میں حکیم بنا دیتا ہے تو اس کی کسنی حکماء کے نزدیک اس کی منزلت کو نہیں گھٹاتی بلکہ وہ اس میں اللہ کے نور کرامت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

۱۰۰۰۔ میمون بن مہران: کا بیان ہے کہ حذیفہ اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنھما نبطی عورت کے یہاں وارد ہوئے اور اس سے کہا کہ: کیا یہاں کوئی پاک جگہ ہے جہاں ہم نماز پڑھ سکیں؟ اس عورت نے کہا: اپنے دل کو پاک رکھو یہ سن کر ایک نے دوسرے سے کہا اسے لے لو، ایسی حکمت ہے جو کافر کے دل سے صادر ہوئی ہے۔

وضاحت

مذکورہ احادیث میں حق کے قبول کرنے اور ہر شخص سے علم و حکمت کے حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے چاہے مشرکین سے ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ اس سے پہلے والی فصل (نیک اور صالح استاد کا انتخاب) میں مذکورہ احادیث میں صالح و شائستہ معلم کے شرائط بیان کئے گئے ہیں ان احادیث کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے کہ حق کو قبول کرنے اور نیک و صالح استاد کے انتخاب میں کوئی منافات نہیں ہے اس لئے کہ قبول حق کے لئے کوئی قید و شرط نہیں ہے لیکن رسمی استاد کے انتخاب میں قید و شرط کا لحاظ ضروری ہے کیونکہ استاد کے اخلاق اور اسکا مزاج شاگرد کی تعلیم و تربیت میں بنیادی اثر رکھتا ہے۔

اسی لئے استاد میں اچھے اخلاق کا ہونا ضروری ہے کیونکہ تعلیم، تربیت کے ساتھ ہے اور اس کے علاوہ اگر استاد صالح اور اپنے علم پر عمل پیرا نہ ہو تو ممکن ہے کہ صحیح مطالب و مفاہیم کے ذیل میں غیر مناسب باتیں پیش کر دے اور شاگرد اس چیز کی طرف متوجہ نہ ہو یا صحیح مطالب بیان کرے لیکن خود اس پر عمل نہ کرے تو یہ حالت شاگردوں میں بھی سرایت کر سکتی ہے جبکہ غیر صالح اور معلم کا عنوان نہ رکھنے والے شخص سے خاص موقعہ پر حق قبول کرنے میں کوئی جنجال نہیں ہے۔

٣/١٢
الحِرص

١٠٠١ ـ رسول الله ﷺ: لَيسَ مِن أخلاقِ المُؤمِنِ المَلَقُ[١١٤٥] إلّا في طَلَبِ العِلمِ[١١٤٦].

١٠٠٢ ـ عنه ﷺ: لا حَسَدَ ولا مَلَقَ إلّا في طَلَبِ العِلمِ[١١٤٧].

١٠٠٣ ـ الإمام عليّ ؑ: مَن كَلِفَ[١١٤٨] بِالعِلمِ فَقَد أحسَنَ إلىٰ نَفسِهِ[١١٤٩].

٣/١٣
الدَّوام

١٠٠٤ ـ الإمام عليّ ؑ: لا فِقهَ لِمَن لا يُديمُ الدَّرسَ[١١٥٠].

١٠٠٥ ـ عنه ؑ: لا يُحرِزُ العِلمَ إلّا مَن يُطيلُ دَرسَهُ[١١٥١].

١٠٠٦ ـ عنه ؑ: مَن أكثَرَ مُدارَسَةَ العِلمِ لَم يَنسَ ما عَلِمَ، واستَفادَ ما لَم يَعلَم[١١٥٢].

١٠٠٧ ـ عنه ؑ: أُطلُبِ العِلمَ تَزدَد عِلمًا[١١٥٣].

٣/١٤
الصَّبر

الكتاب

﴿قالَ لَهُ موسىٰ هَل أتَّبِعُكَ عَلىٰ أن تُعَلِّمَنِ مِمّا عُلِّمتَ رُشدًا ۞ قالَ إنَّكَ لَن تَستَطيعَ مَعِيَ صَبرًا ۞ وكَيفَ تَصبِرُ عَلىٰ ما لَم تُحِط بِهِ خُبرًا ۞ قالَ سَتَجِدُني إن شاءَ اللهُ صابِرًا

۳/۱۲

حرص

۱۰۰۱۔ رسول خداؐ: چاپلوسی مومن کی عادت نہیں ہے سوائے حصول علم کے۔

۱۰۰۲۔ رسول خداؐ: حسد اور چاپلوسی صرف علم حاصل کرنے میں روا ہے۔

۱۰۰۳۔ امام علیؑ: جو شخص علم کا شیدائی ہے اس نے اپنے اوپر احسان کیا۔

۳/۱۳

دوام

۱۰۰۴۔ امام علیؑ: جو شخص درس کو جاری نہیں رکھتا وہ فقیہ نہیں بن سکتا۔

۱۰۰۵۔ امام علیؑ: علم اسی شخص کو ملتا ہے جو درس کو جاری رکھتا ہے۔

۱۰۰۶۔ امام علیؑ: جو شخص علمی بحث و مباحثہ سے زیادہ سروکار رکھتا ہے وہ اپنے حاصل شدہ علم کو فراموش نہیں کر سکتا اور جو کچھ نہیں جانتا اسے بھی جان لیتا ہے۔

۱۰۰۷۔ امام علیؑ: اگر علم حاصل کرو گے تو اس میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

۳/۱۴

صبر

قرآن مجید

﴿موسیٰ نے ان سے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں کہ آپ مجھے اس علم میں سے کچھ تعلیم

ولا أعصي لك أمرًا * قال فإن اتّبعتني فلا تسألني عن شيء حتّىٰ أُحدث لك منه ذكرًا * فانطلقا حتّىٰ إذا ركبا في السّفينة خرقها قال أخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئًا إمرًا * قال ألم أقل إنّك لن تستطيع معي صبرًا * قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرًا * فانطلقا حتّىٰ إذا لقيا غلامًا فقتله قال أقتلت نفسًا زكيّةً بغير نفس لقد جئت شيئًا نكرًا * قال ألم أقل لك إنّك لن تستطيع معي صبرًا * قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدنّي عذرًا﴾[۱۱۵۴].

الحديث

۱۰۰۸ ـ عيسىٰ ؑ: حَصِّنوا بابَ العِلمِ، فَإِنَّ بابَهُ الصَّبرُ[۱۱۵۵].

۱۰۰۹ ـ رسول الله ﷺ: مَن لَم يَصبِر عَلىٰ ذُلِّ التَّعَلُّمِ ساعَةً، بَقِيَ في ذُلِّ الجَهلِ أبَدًا[۱۱۵۶].

۱۰۱۰ ـ الإمام عليّ ؑ: عَلَى المُتَعَلِّمِ أن يُدئِبَ نَفسَهُ في طَلَبِ العِلمِ، ولا يَمَلَّ مِن تَعَلُّمِهِ، ولا يَستَكثِرَ ما عَلِمَ[۱۱۵۷].

۱۰۱۱ ـ عنه ؑ: مَن لَم يُدئِب نَفسَهُ فِي اكتِسابِ العِلمِ، لَم يُحرِز قَصَباتِ السَّبقِ[۱۱۵۸].

۱۰۱۲ ـ مِمّا يُنسَبُ إلَى الإمامِ عَلِيٍّ ؑ:

لَو كانَ هٰذَا العِلمُ يَحصُلُ بِالمُنىٰ ... ما كانَ يَبقىٰ فِي البَرِيَّةِ جاهِلُ

اِجهَد ولا تَكسَل ولا تَكُ غافِلًا ... فَنَدامَةُ العُقبىٰ لِمَن يَتَكاسَلُ[۱۱۵۹]

۱۵/۳

الوَرَع

۱۰۱۳ ـ رسول الله ﷺ: مَن لَم يَتَوَرَّع في تَعَلُّمِهِ ابتَلاهُ اللهُ بِأَحَدِ ثَلاثَةِ أشياءَ: إمّا يُميتُهُ في شَبابِهِ، أو يوقِعُهُ فِي الرَّساتيقِ[۱۱۶۰]، أو يَبتَليهِ بِخِدمَةِ السُّلطانِ[۱۱۶۱].

کریں جو راہنمائی کا علم آپ کو عطا ہوا ہے اس بندے نے کہا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے اور اس بات پر کیسے صبر کریں گے جس کی آپ کو اطلاع نہیں ہے۔

حدیث شریف

۱۰۰۸۔ حضرت عیسیٰ: باب علم کو مستحکم کرلو کیونکہ علم کا دروازہ صبر ہے۔

۱۰۰۹۔ رسول خداؐ: جو شخص علم سیکھنے کے لئے ایک گھنٹہ کی ذلت گوارہ نہیں کرتا اسے جہالت کی دائمی ذلت برداشت کرنا پڑیگی۔

۱۰۱۰۔ امام علیؑ: طالب علم کو چاہئے کہ اپنے نفس کو علم حاصل کرنے میں مشغول رکھے اور سیکھنے سے ہمت نہ ہارے اور جو جانتا ہے اسے زیادہ تصور نہ کرے۔

۱۰۱۱۔ امام علیؑ: جو شخص اپنے کو علم حاصل کرنے کا عادی نہیں بناتا وہ میدان مقابلہ میں بازی نہیں جیت سکتا۔

۱۰۱۲۔ امام علیؑ: سے منسوب اشعار: اگر علم (صرف) آرزوؤں سے حاصل ہو جاتا تو کائنات میں کوئی جاہل نہ رہتا جدوجہد کرو سستی اور غفلت سے کام نہ لو اس لئے کہ آخرت میں ندامت اس شخص کے لئے ہے جو دنیا میں سستی برتتا ہے۔

۱۵/۳

پرہیزگاری

۱۰۱۳۔ رسول خداؐ: جو علم حاصل کرنے میں پرہیزگاری اختیار نہیں کرتا خدا اسے تین چیزوں میں سے کسی ایک میں مبتلا کر دیتا ہے یا اسے جوانی میں موت دیدیتا ہے یا اسے کسی دیہات میں ڈال دیتا ہے یا اسے سلطان (جائر) کی خدمت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

۱۰۱۴ـ الإمام عليّ ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: العِلمُ صِبغُ النَّفسِ، ولَيسَ يَفوقُ صِبغُ الشَّيءِ حَتّىٰ يَنظُفَ مِن كُلِّ دَنَسٍ[۱۱۶۲].

۱۰۱۵ـ عنه ﷺ ـ أيضًا ـ: إذا أرَدتَ العِلمَ والخَيرَ فَانفُض عَن يَدِكَ أداةَ الجَهلِ والشَّرِّ، فَإِنَّ الصّائِغَ لا يَتَهَيَّأُ لَهُ الصِّياغَةُ إلّا إذا ألقىٰ أداةَ الفِلاحَةِ عَن يَدِهِ[۱۱۶۳].

۱۰۱۶ـ عنه ﷺ: لا يَزكو العِلمُ بِغَيرِ وَرَعٍ[۱۱۶۴].

۱۰۱۷ـ مِن وَصايَا الخِضرِ لِموسىٰ ﷺ ـ: أشعِر قَلبَكَ التَّقوىٰ تَنَلِ العِلمَ[۱۱۶۵].

۱٦/۳

التَّواضُعُ لِلمُعَلِّمِ

۱۰۱۸ـ رسول الله ﷺ: تَواضَعوا لِمَن تَعَلَّمونَ مِنهُ[۱۱۶۶].

۱۰۱۹ـ عنه ﷺ: اُطلُبوا مَعَ العِلمِ السَّكينَةَ والحِلمَ، لينوا لِمَن تُعَلِّمونَ ولِمَن تَعَلَّمتُم مِنهُ، ولا تَكونوا مِن جَبابِرَةِ العُلَماءِ فَيَغلِبَ جَهلُكُم عِلمَكُم[۱۱۶۷].

۱۰۲۰ـ الإمام عليّ ﷺ: تَواضَعوا لِمَن تَتَعَلَّموا مِنهُ العِلمَ ولِمَن تُعَلِّمونَهُ، ولا تَكونوا مِن جَبابِرَةِ العُلَماءِ فَلا يَقومَ جَهلُكُم بِعِلمِكُم[۱۱۶۸].

۱۰۲۱ـ عنه ﷺ: لا يَتَعَلَّمُ مَن يَتَكَبَّرُ[۱۱۶۹].

۱۰۲۲ـ الإمام الصادق ﷺ: تَواضَعوا لِمَن طَلَبتُم مِنهُ العِلمَ، ولا تَكونوا عُلَماءَ جَبّارينَ فَيَذهَبَ باطِلُكُم بِحَقِّكُم[۱۱۷۰].

۱۰۲۳ـ جاءَ فِي الحَديثِ القُدسِيِّ: يا أحمَدُ، إنَّ أهلَ الدُّنيا كَثيرٌ فيهِمُ الجَهلُ والحُمقُ،

۱۰۱۴۔ امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ: علم نفس کا رنگ ہے اور کسی چیز کے اوپر رنگ اس وقت تک نہیں چڑھتا جب تک کہ وہ شی ہر کثافت سے پاک وصاف نہ ہو جائے۔

۱۰۱۵۔ امام علیؑ: سے یہ بھی منسوب ہے: اگر علم اور نیکی چاہتے ہو تو جہالت و برائی کے اوزار اپنے ہاتھ سے پھینک دو اس لئے کہ زرگر اس وقت تک زرگری نہیں کر سکتا جب تک کہ زراعت کے اوزار اپنے ہاتھ سے نہیں پھینک دیتا۔

۱۰۱۶۔ امام علیؑ: بغیر تقویٰ و پرہیز گاری کے علم میں نکھار نہیں آ سکتا۔

۱۰۱۷۔ حضرت خضرؑ: کی وصیتوں میں سے ایک وصیت یہ بھی ہے: اے موسیٰؑ: اپنے دل کو تقویٰ و پرہیز گاری سے آراستہ کرو علم حاصل کر لو گے۔

۱۶/۳

معلم کے سامنے انکساری

۱۰۱۸۔ رسول خداؐ: جس سے علم حاصل کرتے ہو اس کے لئے تواضع وانکساری کرو۔

۱۰۱۹۔ رسول خداؐ: علم کے ساتھ ساتھ سکون و وقار اور بردباری بھی حاصل کرو جس کو سکھا رہے ہو یا جس سے سیکھ رہے ہو نرم کلامی سے پیش آؤ دیکھو متکبر علماء میں سے نہ ہونا ورنہ تمہارے علم پر جہالت کا غلبہ ہو جائے گا۔

۱۰۲۰۔ امام علیؑ: جس سے علم سیکھ رہے ہو اور جس کو سکھا رہے ہو اس کے ساتھ انکساری سے پیش آؤ متکبر و مغرور علماء میں سے نہ ہونا ورنہ تمہاری جہالت تمہارے علم پر غالب آ جائیگی۔

۱۰۲۱۔ امام علیؑ: جو تکبر کرتا ہے وہ کچھ سیکھ نہیں سکتا۔

۱۰۲۲۔ امام صادقؑ: جس سے تم علم حاصل کرتے ہو اس کے ساتھ انکساری سے پیش آؤ اور مغرور علماء میں سے نہ ہو جاؤ ورنہ تمہارا باطل تمہارے حق کو برباد کر دیگا۔

۱۰۲۳۔ حدیث قدسی: میں ہے کہ اے احمد! دنیا کے اکثر لوگوں میں جہالت اور بے وقوفی پائی جاتی ہے

لا يَتَواضَعونَ لِمَن يَتَعَلَّمونَ مِنهُ، وهُم عِندَ أنفُسِهِم عُقَلاءُ، وعِندَ العارِفينَ حُمَقاءُ[١١٧١].

١٧/٣

الاعتِدالُ فِي الأكلِ

١٠٢٤ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ الله ﷻ يَقولُ: وَضَعتُ خَمسَةً في خَمسَةٍ والنّاسُ يَطلُبونَها في خَمسَةٍ فَلا يَجِدونَها: وَضَعتُ العِلمَ فِي الجوعِ والجَهدِ، والنّاسُ يَطلُبونَهُ بِالشَّبعَةِ والرّاحَةِ فَلا يَجِدونَهُ...[١١٧٢].

١٠٢٥ ـ جاءَ فِي الحَديثِ القُدسِيِّ: إنّي وَضَعتُ أربَعَةً في أربَعَةِ مَواضِعَ والنّاسُ يَطلُبونَها في غَيرِها فَلا يَجِدونَها أبَدًا؛ إنّي وَضَعتُ العِلمَ فِي الجوعِ والغُربَةِ، والنّاسُ يَطلُبونَهُ فِي الشِّبَعِ والوَطَنِ فَلَم يَجِدوهُ أبَدًا...[١١٧٣].

١٨/٣

التَّبكيرُ

١٠٢٦ ـ رسول الله ﷺ: أُغدوا في طَلَبِ العِلمِ، فَإِنَّ الغُدُوَّ بَرَكَةٌ ونَجاحٌ[١١٧٤].

١٠٢٧ ـ عنه ﷺ: أُغدوا في طَلَبِ العِلمِ، فَإِنّي سَأَلتُ رَبّي أن يُبارِكَ لِأُمَّتي في بُكورِها، ويَجعَلَ ذٰلِكَ يَومَ الخَميسِ[١١٧٥].

اس لئے کہ وہ جس سے علم حاصل کرتے ہیں اس کے سامنے انکساری نہیں کرتے اپنے آپ کو بہت بڑا عقلمند شمار کرتے ہیں جبکہ عرفاء کے نزدیک وہ بے وقوف ہیں۔

۳/۱۷

کھانے میں اعتدال

۱۰۲۴۔ رسول خداؐ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں میں قرار دیا ہے اور لوگ انہیں دوسری پانچ چیزوں میں تلاش کرتے ہیں بھلا وہ کیونکر پا سکتے ہیں۔ علم کو بھوک اور جد وجہد میں رکھ دیا ہے اور لوگ اسے شکم سیری اور راحت طلبی میں تلاش کرتے ہیں پھر وہ کیسے پا سکتے ہیں....

۱۰۲۵۔ حدیث قدسی: میں آیا ہے کہ میں نے چار چیزیں چار مقامات پر رکھ دی ہیں اور لوگ انہیں دوسری جگہ تلاش کرتے ہیں لہذا وہ انہیں ہرگز نہیں پا سکتے میں نے علم کو بھوک اور وطن سے دور رکھا ہے اور لوگ اسے شکم سیری اور وطن میں تلاش کرتے ہیں اسلئے اسے وہ کبھی نہیں پا سکتے ہیں۔

۳/۱۸

سحر خیزی

۱۰۲۶۔ رسول خداؐ: علم سحر کے وقت حاصل کرو اس لئے کہ سحر خیزی میں برکت اور کامیابی ہے۔

۱۰۲۷۔ رسول خداؐ: علم علی الصباح تلاش کرو اس لئے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ صبح کو میری امت کے لئے بابرکت بنائے اور اسے جمعرات جیسا قرار دے۔

٣ / ١٩

إغتِنامُ الفُرصَةِ فِي الصِّغَرِ والشَّبابِ

١٠٢٨ ـ رسول الله ﷺ: مَثَلُ الَّذي يَتَعَلَّمُ العِلمَ في صِغَرِهِ كَمَثَلِ الوَشمِ عَلَى الصَّخرَةِ، ومَثَلُ الَّذي يَتَعَلَّمُ العِلمَ في كِبَرِهِ كَالَّذي يَكتُبُ عَلَى الماءِ[١١٧٦].

١٠٢٩ ـ عنه ﷺ: أوَّلُ هٰذِهِ الأُمَّةِ يَتَعَلَّمُ صِغارُها مِن كِبارِها، وآخِرُها يَتَعَلَّمُ كِبارُها مِن صِغارِها[١١٧٧].

١٠٣٠ ـ عنه ﷺ: أيُّما ناشِئٍ نَشَأَ في طَلَبِ العِلمِ والعِبادَةِ حَتّىٰ يَكبَرَ، أعطاهُ اللهُ يَومَ القِيامَةِ ثَوابَ اثنَينِ وسَبعينَ صِدّيقًا[١١٧٨].

١٠٣١ ـ عنه ﷺ: مَن لَم يَكتُبِ العِلمَ صَغيرًا فَطَلَبَهُ كَبيرًا فَماتَ عَلىٰ ذٰلِكَ، ماتَ شَهيدًا[١١٧٩].

١٠٣٢ ـ الإمام عليّ ؏: يا مَعشَرَ الفِتيانِ، حَصِّنوا أعراضَكُم بِالأَدَبِ، ودينَكُم بِالعِلمِ[١١٨٠].

١٠٣٣ ـ عنه ؏ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: تَعَلَّمُوا العِلمَ صِغارًا تَسودوا بِهِ كِبارًا[١١٨١].

١٠٣٤ ـ عنه ؏: مَن لَم يَتَعَلَّم فِي الصِّغَرِ لَم يَتَقَدَّم فِي الكِبَرِ[١١٨٢].

١٠٣٥ ـ عنه ؏: مَن سَأَلَ في صِغَرِهِ أجابَ في كِبَرِهِ[١١٨٣].

١٠٣٦ ـ عنه ؏:

حَرِّض بَنيكَ عَلَى الآدابِ فِي الصِّغَرِ   كَيما تَقَرَّ بِهِ عَيناكَ فِي الكِبَرِ

وإنَّما كامِلُ الآدابِ يَجمَعُها   في عُنفُوانِ الصِّبا كَالنَّقشِ فِي الحَجَرِ

۳/۱۹

کم عمری اور جوانی کو غنیمت سمجھنا

۱۰۲۸۔ رسول خداؐ: جو کم عمری میں علم حاصل کرتا ہے اس کی مثال پتھر پر نقش کی سی ہے اور جو بڑے ہو کر علم حاصل کرتا ہے اس کی مثال پانی پر لکھنے کی سی ہے۔

۱۰۲۹۔ رسول خداؐ: میری امت کے ابتدائی دور میں چھوٹے بڑوں سے علم حاصل کرتے ہیں اور آخری زمانہ میں بڑے چھوٹوں سے علم حاصل کریں گے۔

۱۰۳۰۔ رسول خداؐ: ہر وہ شخص جسکی نشو ونما تحصیل علم اور عبادت میں ہو رہی ہے یہاں تک کہ بوڑھا ہو جائے خدا اسے بروز قیامت بہتر ۷۲ صدیقوں کا ثواب مرحمت فرمائے گا۔

۱۰۳۱۔ رسول خداؐ: جو کمسنی میں علمی باتیں تحریر نہ کرے لیکن بڑھاپے میں علم کا طالب ہو اور اسی عالم میں دنیا سے گذر جائے تو وہ شہید کی موت مرتا ہے۔

۱۰۳۲۔ امام علیؑ: اے جوانو! اپنی عزت و آبرو کو ادب سے اور دین کو علم کے ذریعہ محفوظ کر لو۔

۱۰۳۳۔ امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ کمسنی میں علم حاصل کرو تاکہ بڑے ہو کر سرداری کرو۔

۱۰۳۴۔ امام علیؑ: جو بچپنے میں علم حاصل نہیں کرتا وہ بڑے ہونے پر ترقی نہیں کر سکتا۔

۱۰۳۵۔ امام علیؑ: جو بچپنے میں سوال کرتا ہے وہی بڑے ہونے پر جواب دیتا ہے۔

۱۰۳۶۔ امام علیؑ: سے منسوب اشعار: اپنے بچوں کو کمسنی میں ہی علم و ادب کی تشویق کرو تاکہ بڑھاپے میں تمہاری آنکھیں روشن رہیں صرف اس شخص کے آداب منزل کمال پر ہیں جو انہیں بچپنے میں جمع کر لیتا ہے اور یہی آداب نقش کا لحجر ہو جاتے ہیں کہ یہ وہ خزانہ ہے جو روز بروز بڑھتا رہتا ہے اور کسی قسم کے حادثات اسے ختم

هِيَ الكُنوزُ الَّتي تَنمو ذَخائِرُها　　ولا يُخافُ عَلَيها حادِثُ الغِيَرِ
النّاسُ إثنانِ ذو عِلمٍ ومُستَمِعٌ　　واعٍ وسائِرُهُم كَاللَّغوِ والعَكَرِ[۱۱۸۴]

ب: ما لا يَنبَغي

۲۰/۳

التَّعَلُّمُ لِغَيرِ اللهِ

۱۰۲۷ ـ رسول الله ﷺ: مَن تَعَلَّمَ العِلمَ رِياءً وسُمعَةً يُريدُ بِهِ الدُّنيا، نَزَعَ اللهُ بَرَكَتَهُ، وضَيَّقَ عَلَيهِ مَعيشَتَهُ، ووَكَلَهُ اللهُ إلىٰ نَفسِهِ، ومَن وَكَلَهُ اللهُ إلىٰ نَفسِهِ فَقَد هَلَكَ[۱۱۸۵].

۱۰۲۸ ـ عنه ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ لِأَربَعٍ دَخَلَ النّارَ: لِيُباهِيَ بِهِ العُلَماءَ، أو يُمارِيَ بِهِ السُّفَهاءَ، أو لِيَصرِفَ بِهِ وُجوهَ النّاسِ إلَيهِ، أو يَأخُذَ بِهِ مِنَ الاُمَراءِ[۱۱۸۶].

۱۰۲۹ ـ عنه ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ لِيُجارِيَ بِهِ العُلَماءَ، أو لِيُمارِيَ بِهِ السُّفَهاءَ، أو يَصرِفَ بِهِ وُجوهَ النّاسِ إلَيهِ، أدخَلَهُ اللهُ النّارَ[۱۱۸۷].

۱۰۳۰ ـ عنه ﷺ: لا تَعَلَّمُوا العِلمَ لِتُماروا بِهِ السُّفَهاءَ، وتُجادِلوا بِهِ العُلَماءَ، ولِتَصرِفوا (بِهِ) وُجوهَ النّاسِ إلَيكُم، وابتَغوا بِقَولِكُم ما عِندَ اللهِ؛ فَإِنَّهُ يَدومُ ويَبقىٰ ويَنفَدُ ما سِواهُ[۱۱۸۸].

۱۰۳۱ ـ عنه ﷺ: لا تَعَلَّمُوا العِلمَ لِتُباهوا بِهِ العُلَماءَ، ولا لِتُماروا بِهِ السُّفَهاءَ، ولا تَخَيَّروا بِهِ المَجالِسَ، فَمَن فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنّارَ النّارَ[۱۱۸۹].

۱۰۳۲ ـ عنه ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ لِيُباهِيَ بِهِ العُلَماءَ، ويُمارِيَ بِهِ السُّفَهاءَ فِي المَجالِسِ،

نہیں کر سکتے لوگ دو طرح کے ہیں ایک صاحب علم دوسرے غور سے سن کر حفظ کر لینے والا اور بقیہ لوگ بیہودہ و سرگرداں ہیں۔

ب: ناشائستہ امور

۲۰/۳

تحصیل علم غیر خدا کے لئے

۱۰۳۷۔ رسول خداؐ: جو شخص نام ونمود کے لئے علم حاصل کرتا ہے اور اس کے ذریعہ دنیا چاہتا ہے۔ تو اللہ اس سے برکت اٹھا لیتا ہے اس کی روزی کو تنگ کر دیتا ہے اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور جسے خدا اس کے حال پر چھوڑ دے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۰۳۸۔ رسول خداؐ: جو شخص علم چار چیزوں کے لئے، حاصل کرتا ہے وہ جہنم میں جائیگا: اسکے ذریعہ علماء پر فخر ومباہات کیلئے یا بے وقوفوں اور نادانوں سے مجادلہ کے لئے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے اور یا بادشاہوں سے کچھ حاصل کرنے کے لئے۔

۱۰۳۹۔ رسول خداؐ: جو شخص علماء کی برابری یا نادان اور بے وقوفوں سے بحث یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے علم حاصل کرتا ہے خدا اسے جہنم میں ڈال دے گا۔

۱۰۴۰۔ رسول خداؐ: نادانوں سے بحث وحجت یا علماء سے جدال کے لئے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے علم حاصل نہ کرو بلکہ اپنی گفتار کے ذریعہ جو کچھ خدا کے پاس (اجر وثواب) ہے اسے حاصل کرو کیونکہ جو خدا کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب فانی ہے۔

۱۰۴۱۔ رسول خداؐ: علماء پر فخر ومباہات کرنے کے لئے، جاہلوں اور نادانوں سے جھگڑنے کے لئے یا بزم علم میں جگہ بنانے کے لئے علم حاصل نہ کرو اور جو ایسا کرے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۱۰۴۲۔ رسول خداؐ: جس شخص نے علماء سے فخر ومباہات کرنے کے لئے، علمی بزم میں کم عقلوں سے بحث

لَم يَرَح رائِحَةَ الجَنَّةِ(١١٩٠).

١٠٣٣ ـ عنه ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِعَلِيٍّ ؑ ـ: مَن تَعَلَّمَ عِلمًا لِيُمارِيَ بِهِ السُّفَهاءَ، أو يُجادِلَ بِهِ العُلَماءَ، أو لِيَدعُوَ النّاسَ إلىٰ نَفسِهِ، فَهُوَ مِن أهلِ النّارِ(١١٩١).

١٠٣٤ ـ عنه ﷺ: لا تَتَعَلَّمُوا العِلمَ لِتُماروا بِهِ السُّفَهاءَ، ولا تَتَعَلَّمُوا العِلمَ لِتُجادِلوا بِهِ العُلَماءَ، ولا تَتَعَلَّمُوا العِلمَ لِتَستَميلوا بِهِ وُجوهَ الاُمَراءِ، ومَن فَعَلَ ذٰلِكَ فَهُوَ فِي النّارِ(١١٩٢).

١٠٣٥ ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ العِلمَ لِيُمارِيَ بِهِ العُلَماءَ، أو يُجارِيَ بِهِ السُّفَهاءَ، أو يَتَأَكَّلَ بِهِ النّاسَ، فَالنّارُ أولىٰ بِهِ(١١٩٣).

١٠٣٦ ـ عنه ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِأَبي ذَرٍّ ـ: يا أباذَرٍّ... مَن طَلَبَ عِلمًا لِيَصرِفَ بِهِ وُجوهَ النّاسِ إلَيهِ لَم يَجِد ريحَ الجَنَّةِ. يا أباذَرٍّ؛ مَنِ ابتَغَى العِلمَ لِيَخدَعَ بِهِ النّاسَ لَم يَجِد ريحَ الجَنَّةِ(١١٩٤).

١٠٣٧ ـ عنه ﷺ: إنَّ أُناسًا مِن اُمَّتي سَيَتَفَقَّهونَ فِي الدّينِ، ويَقرَؤونَ القُرآنَ، ويَقولونَ: نَأتِي الاُمَراءَ فَنُصيبُ مِن دُنياهُم ونَعتَزِلُهُم بِدينِنا، ولا يَكونُ ذٰلِكَ، كَما لا يُجتَنىٰ مِنَ القَتادِ إلَّا الشَّوكُ كَذٰلِكَ لا يُجتَنىٰ مِن قُربِهِم إلّا!(١١٩٥)

١٠٣٨ ـ عنه ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ لِلدُّنيا والمَنزِلَةِ عِندَ النّاسِ والحُظوَةِ عِندَ السُّلطانِ، لَم يُصِب مِنهُ بابًا إلّا ازدادَ في نَفسِهِ عَظَمَةً، وعَلَى النّاسِ استِطالَةً، وبِاللهِ اغتِرارًا، وفِي الدّينِ جَفاءً، فَذٰلِكَ الَّذي لا يَنتَفِعُ بِالعِلمِ فَليَكُفَّ وليُمسِكَ عَنِ الحُجَّةِ عَلىٰ نَفسِهِ والنَّدامَةِ والخِزيِ يَومَ القِيامَةِ(١١٩٦).

١٠٣٩ ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ عِلمًا مِمّا يُبتَغىٰ بِهِ وَجهُ اللهِ ﷻ، لا يَتَعَلَّمُهُ إلّا لِيُصيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنيا، لَم يَجِد عَرفَ(١١٩٧) الجَنَّةِ يَومَ القِيامَةِ(١١٩٨).

کے لئے علم حاصل کیا ہے وہ بہشت کی بو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔

۱۰۴۳۔ رسول خداؐ: نے حضرت علیؑ: کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا جو علم کو بے وقوفوں سے بحث و حجت کے لئے یا علماء سے جدال کے لئے یا لوگوں کو اپنی طرف دعوت دینے کے لئے حاصل کرے وہ جہنمی ہے۔

۱۰۴۴۔ رسول خداؐ: علم کو بے وقوفوں سے بحث و حجت کے لئے حاصل نہ کرو، علم کو علماء سے جدال کے لئے حاصل نہ کرو یا حاکموں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے علم حاصل نہ کرو اور جو ایسا کرے گا وہ جہنمی ہے۔

۱۰۴۵۔ رسول خداؐ: جو شخص اس لئے علم حاصل کرتا ہے تاکہ علماء سے فخر و مباہات کر سکے یا نادانوں کی برابری کر سکے یا لوگوں سے خوراک حاصل کر سکے جہنم اس کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

۱۰۴۶۔ رسول خداؐ نے ابوذر کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوذر! جو علم اس لئے حاصل کرتا ہے تاکہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرلے وہ جنت کی بو بھی نہیں پائیگا اے ابوذر! جو علم اس لئے حاصل کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں کو دھوکہ دے وہ جنت کی بو بھی نہیں پائے گا۔

۱۰۴۷۔ رسول خداؐ: بیشک میری امت کے کچھ لوگ دین میں تفقہ کریں گے اور قرآن کی تلاوت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم بادشاہوں کے پاس اس لئے جاتے ہیں تاکہ انکی دنیا سے بہرہ مند ہو سکیں اور ہم اپنے دین کو ان سے علیحدہ رکھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ جس طرح کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹے کے کچھ نہیں حاصل ہوتا اسی طرح بادشاہوں کی قربت سے سوائے گناہ کے کچھ نہیں حاصل ہو سکتا۔

۱۰۴۸۔ رسول خداؐ: جو شخص دنیا کیلئے اور لوگوں کے درمیان عزت و احترام اور بادشاہ سے بہرہ مند ہونے کی خاطر علم حاصل کرے گا اسے علم کا ایک باب بھی نہیں حاصل ہوگا مگر یہ کہ اسکے اندر عظمت و بزرگی، لوگوں پر اسکا تسلط، اللہ کی طرف سے دھوکہ اور دین سے دوری میں اضافہ ہو جائیگا۔ پس ایسا آدمی علم سے فیضیاب نہیں ہو پائیگا لہذا ایسے شخص کو چاہئے کہ دست بردار ہو جائے اور اپنے خلاف حجت قائم ہونے سے پہلے خود کو روز قیامت کی حسرت وندامت اور ذلت ورسوائی سے بچالے۔

۱۰۴۹۔ رسول خداؐ: جس چیز کی معلومات فراہم کرنا خالصاً لوجہ اللہ ضروری ہے اگر کوئی شخص اسے دنیاوی چیزوں کے حصول کی غرض سے حاصل کرے گا تو وہ جنت کی بو بھی نہیں پائیگا۔

۱۰۵۰ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ العِلمَ يُريدُ بِهِ الدُّنيا، وآثَرَ عَلَيهِ حُبَّ الدُّنيا وزينَتَها استَوجَبَ سَخَطَ اللهِ عَلَيهِ، وكانَ فِي الدَّرْكِ الأَسفَلِ مِنَ النّارِ مَعَ اليَهودِ والنَّصارَى الَّذينَ نَبَذوا كِتابَ اللهِ تَعالىٰ، قالَ اللهُ تَعالىٰ: ﴿فَلَمّا جاءَهُم ما عَرَفوا كَفَروا بِهِ فَلَعنَةُ اللهِ عَلَى الكافِرينَ﴾[۱۱۹۹][۱۲۰۰].

۱۰۵۱ـ عنه ﷺ: مَن تَعَلَّمَ عِلمًا لِغَيرِ اللهِ أو أرادَ بِهِ غَيرَ اللهِ، فَليَتَبَوَّأْ مَقعَدَهُ مِنَ النّارِ[۱۲۰۱].

۱۰۵۲ـ عنه ﷺ: إنَّ مَن تَعَلَّمَ العِلمَ لِيُمارِيَ بِهِ السُّفَهاءَ، أو يُباهِيَ بِهِ العُلَماءَ، أو يَصرِفَ وُجوهَ النّاسِ إلَيهِ لِيُعَظِّموهُ، فَليَتَبَوَّأْ مَقعَدَهُ مِنَ النّارِ، إنَّ الرِّئاسَةَ لا تَصلُحُ إلّا للهِ ولِأَهلِها[۱۲۰۲].

۱۰۵۳ـ عنه ﷺ: مَن أخَذَ العِلمَ مِن أهلِهِ وعَمِلَ بِعِلمِهِ نَجا، ومَن أرادَ بِهِ الدُّنيا فَهِيَ حَظُّهُ[۱۲۰۳].

۱۰۵۴ـ عنه ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ يُريدُ بِهِ حَرثَ الدُّنيا لَم يَنَلْ حَرثَ الآخِرَةِ[۱۲۰۴].

۱۰۵۵ـ عنه ﷺ: إنَّ أوَّلَ النّاسِ يُقضىٰ يَومَ القِيامَةِ عَلَيهِ... رَجُلٌ تَعَلَّمَ العِلمَ وعَلَّمَهُ وقَرَأَ القُرآنَ فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَها. قالَ: فَما عَمِلتَ فيها؟ قالَ: تَعَلَّمتُ العِلمَ وعَلَّمتُهُ وقَرَأتُ فيكَ القُرآنَ. قالَ: كَذَبتَ ولٰكِنَّكَ تَعَلَّمتَ العِلمَ لِيُقالَ عالِمٌ، وقَرَأتَ القُرآنَ لِيُقالَ هُوَ قارِئٌ. فَقَد قيلَ: ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلىٰ وَجهِهِ حَتّىٰ اُلقِيَ فِي النّارِ[۱۲۰۵].

۱۰۵۶ـ الإمام عليّ ؑ: إحذَرْ مِمَّن... يَتَعَلَّمُ لِلمِراءِ، ويَتَفَقَّهُ لِلرِّياءِ، يُبادِرُ الدُّنيا، ويُواكِلُ التَّقوىٰ، فَهُوَ بَعيدٌ مِنَ الإيمانِ، قَريبٌ مِنَ النِّفاقِ، مُجانِبٌ لِلرُّشدِ، مُوافِقٌ لِلغَيِّ، فَهُوَ باغٍ غاوٍ، لا يَذكُرُ المُهتَدينَ[۱۲۰۶].

۱۰۵۷ـ عنه ؑ: لَو أنَّ حَمَلَةَ العِلمِ حَمَلوهُ بِحَقِّهِ لَأَحَبَّهُمُ اللهُ ومَلائِكَتُهُ وأهلُ طاعَتِهِ

۱۰۵۰۔رسول خداؐ: جو شخص دنیا کے لئے علم حاصل کرتا ہے اور دنیا کی محبت اور اس کی زینت کو مقدم کرتا ہے وہ غضب پروردگار کا مستحق ہے ایسا شخص جہنم کے نچلے طبقے میں ان یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ہوگا جنہوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا تھا، ارشاد خداوند متعال ہے (جس وقت وہ (کتاب) ان کے پاس آگئی جس کو وہ خوب پہچانتے تھے انکار کر بیٹھے پس کافروں پر خدا کی لعنت ہو)۔

۱۰۵۱۔رسول خداؐ: جو غیر خدا کے لئے علم حاصل کرتا ہے یا اس سے غیر خدا کا ارادہ رکھتا ہے تو اسکا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۱۰۵۲۔: رسول خداؐ: بیشک جو شخص علم اسلئے حاصل کرتا ہے تاکہ بے وقوفوں سے جھگڑا، علماء سے فخر و مباہات اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے کہ لوگ اسکا احترام کریں اسکا ٹھکانہ جہنم ہے اسلئے کہ حکومت و ریاست صرف خدا اور اسکے اہل کو زیب دیتی ہے۔

۱۰۵۳۔رسول خداؐ: جس نے علم کو اسکے اہل سے اخذ کیا اور اس پر عمل کیا وہ نجات پا گیا جو علم کے ذریعہ دنیا چاہتا ہے یہی دنیا اسکا نصیب ہے۔

۱۰۵۴۔رسول خداؐ: جو دنیا کی کھیتی کیلئے علم حاصل کرتا ہے اسے آخرت کی کھیتی سے کچھ نہیں ملے گا۔

۱۰۵۵۔رسول خداؐ: روز قیامت جسکے خلاف سب سے پہلے حکم دیا جائیگا...وہ شخص ہے جس نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور قرآن بھی پڑھا ہے پھر اسے لاکر نعمتوں کی شناخت کرائی جائیگی اور وہ نعمتوں کی شناخت کریگا پھر پوچھا جائے گا کہ ان نعمتوں کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا؟ وہ کہے گا کہ میں نے علم حاصل کیا ور پھر اسے دوسروں تک پہنچایا اور صرف تیری خوشنودی کے لئے قرآن پڑھا ہے کہا جائے گا کہ: تو جھوٹا ہے کیونکہ تو نے علم اس لئے حاصل کیا تاکہ تجھے عالم کہا جائے قرآن کی تلاوت اس لئے کرتا تھا تاکہ تجھے قاری کہا جائے سو تجھے کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائیگا اسے منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے۔

۱۰۵۶۔امام علیؑ: اس سے بچو جو علم کو جدال کے لئے فقہ کو نام و نمود کے لئے حاصل کرتا ہے دنیا کی طرف تیز دوڑتا ہے اور تقویٰ و پرہیزگاری کو خیرباد کہہ دیتا ہے ایسا شخص ایمان سے دور، نفاق سے قریب، ہدایت سے کنارہ کش اور ضلالت و گمراہی سے قریں ہے یہی سرکش و گمراہ ہے جو کبھی ہدایت یافتہ لوگوں کو یاد نہیں کرتا ہے۔

۱۰۵۷۔امام علیؑ: اگر حاملان علم حقیقتاً علم کے حامل ہوتے تو انہیں خدا، اسکے ملائکہ اور اس کی اطاعت

مِن خَلقِهِ ، ولٰكِنَّهُم حَمَلوهُ لِطَلَبِ الدُّنيا ، فَمَقَتَهُمُ اللّٰهُ وهانوا عَلَى النّاسِ[۱۲۰۷].

۱۰۵۸ ـ عنه ﷺ: خُذوا مِنَ العِلمِ ما بَدا لَكُم ، وإيّاكُم أن تَطلُبوهُ لِخِصالٍ أربَعٍ : لِتُباهوا بِهِ العُلَماءَ ، أو تُماروا بِهِ السُّفَهاءَ ، أو تُراؤوا بِهِ فِي المَجالِسِ ، أو تَصرِفوا وُجوهَ النّاسِ إلَيكُم لِلتَّرَؤُّسِ[۱۲۰۸].

۱۰۵۹ ـ الإمام الصادق ﷺ ـ في وَصِيَّتِهِ لِمُحَمَّدِ بنِ النُّعمانِ ـ: يَابنَ النُّعمانِ ، لا تَطلُبِ العِلمَ لِثَلاثٍ : لِتُرائِيَ بِهِ ، ولا لِتُباهِيَ بِهِ ، ولا لِتُمارِيَ . ولا تَدَعهُ لِثَلاثٍ : رَغبَةٍ فِي الجَهلِ ، وزَهادَةٍ فِي العِلمِ ، واستِحياءٍ مِنَ النّاسِ[۱۲۰۹].

۱۰۶۰ ـ عنه ﷺ ـ كانَ لُقمانُ ﷺ يَقولُ لِابنِهِ ـ: يا بُنَيَّ ، لا تَتَعَلَّمِ العِلمَ لِتُباهِيَ بِهِ العُلَماءَ ، أو تُمارِيَ بِهِ السُّفَهاءَ ، أو تُرائِيَ بِهِ فِي المَجالِسِ[۱۲۱۰].

گنہ گار مخلوق دوست رکھتی لیکن انہوں نے تحصیل علم دنیا کے حصول کے لئے کیا ہے لہذا خدا نے انہیں دشمن رکھا اور وہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل وخوار ہوئے۔

۱۰۵۸۔ امام علیؑ: جتنا علم تمہارے لئے آشکار ہو جائے اسے لو اور خبردار علم کو ان چار خصوصیات کے تحت حاصل نہ کرو علماء سے فخر ومباہات کے لئے یا بیوقوفوں سے جدال کے لئے یا بزم میں خودنمائی کے لئے یا ریاست طلبی کی خاطر یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے کے لئے۔

۱۰۵۹۔ امام صادقؑ: نے محمد بن نعمان کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے فرزند نعمان! علم تین چیزوں ،خودنمائی ،فخر ومباہات ،جدال کے لئے حاصل نہ کرو۔ اور علم کو تین چیزوں جہالت وناداني میں رغبت علم میں بے رغبتی اور لوگوں سے شرم وحیا کی بنا پر ترک نہ کرو۔

۱۰۶۰۔ امام صادقؑ: فرماتے ہیں کہ لقمان حکیم اپنے فرزند سے کہا کرتے تھے کہ: اے بیٹا! علم ،علماء پر فخر ومباہات یا بیوقوفوں سے جدال اور یا بزم میں خود کو آراستہ کرنے کے لئے حاصل نہ کرو۔

وضاحت

اس باب کی احادیث نیز پہلے باب یعنی آداب تحصیل علم کی وہ تمام احادیث جونیت میں اخلاص اور غیر خدائی اہداف کے تحت تحصیل علم سے اجتناب پر تاکید کر رہی ہیں ان احادیث کے مقابل میں کچھ ایسی احادیث ذکر کی جا رہی ہیں جو بظاہر مذکورہ احادیث سے ٹکرا رہی ہیں۔

وہ احادیث درج ذیل ہیں:

١٠٦١ ـ رسول الله ﷺ: مَن طَلَبَ العِلمَ لِغَيرِ اللهِ لَم يَخرُج مِنَ الدُّنيا حَتّىٰ يَأتِيَ عَلَيهِ العِلمُ فَيَكونَ للهِ. ومَن طَلَبَ العِلمَ للهِ فَهُوَ كَالصّائِمِ نَهارَهُ والقائِمِ لَيلَهُ. وإنَّ باباً مِنَ العِلمِ يَتَعَلَّمُهُ الرَّجُلُ خَيرٌ مِن أن يَكونَ لَهُ أبو قُبَيسٍ ذَهَباً فَأَنفَقَهُ في سَبيلِ اللهِ تَعالىٰ[٢٢١١].

١٠٦٢ ـ عنه ﷺ: إنَّ الرَّجُلَ لَيَطلُبُ العِلمَ وما يُريدُ اللهَ، فَما يَزالُ بِهِ العِلمُ حَتّىٰ يَجعَلَهُ للهِ ﷻ[٢٢١٢].

١٠٦٣ ـ الإمام عليّ ؏ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ: تَعَلَّموا العِلمَ ولَو لِغَيرِ اللهِ، فَإِنَّهُ سَيَصيرُ للهِ[٢٢١٣].

۱۰۶۱۔ رسول خداؐ: جو شخص غیر خدا کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ دنیا سے رخصت نہیں ہوگا مگر یہ کہ اس کے پاس جو علم آئے گا وہ خدا کے لئے ہوگا اور جو خدا کے لئے علم کا طلب گار ہے وہ دنوں میں روزہ رکھنے والے اور راتوں کو عبادت کرنے والے کے مانند ہے بیشک انسان کے لئے علم کا ایک باب حاصل کرنا بہتر ہے اس سے کہ اس کے پاس کوہ ابو قبیس کے برابر سونا ہو اور وہ اسے راہ خدا میں خرچ کردے۔

۱۰۶۲۔ رسول خداؐ: انسان علم غیر خدا کیلئے حاصل کرتا ہے مگر اسکا یہی علم اسے راہ خدا پر لگا دیتا ہے۔

۱۰۶۳۔ امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ: علم حاصل کرو چاہے خدا کے لئے نہ ہو اس لئے کہ علم بہر صورت اللہ کے لئے ہو جاتا ہے۔

وضاحت

اگر چہ یہ احادیث سند کے اعتبار سے گذشتہ احادیث کے ہم پلہ نہیں ہیں لیکن ان کے مضامین میں غور و فکر کرنے سے یہ پتا چل جاتا ہے کہ معنی کے اعتبار سے بھی یہ احادیث گذشتہ احادیث کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ یہ احادیث لوگوں کو دینی معارف کی تعلیم حاصل کرنے میں ریاکاری یا تحصیل علم کی برکات میں اخلاص کے اثرات کو ناچیز نہیں سمجھتی ہیں بلکہ ایک قابل غور اور مہم نکتہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور وہ یہ کہ دینی معارف کی برکتوں میں سے ایک یہ ہے کہ طالب علم کو اخلاص پر ابھارتا ہے نہ جانے کتنے لوگ خلوص سے ہٹ کر، کتنے ہی اہداف کے تحت دینی مراکز میں وارد ہوتے ہیں۔

اور برسوں درس و بحث میں غیر الٰہی مقاصد کے تحت مشغول رہتے ہیں اور اسی سنجیدگی اور علمی تلاش و جستجو اور خاص طور سے اخلاص کے اثرات اور غیر الٰہی اہداف کے خطرات سے واقفیت کے بعد خلوص کے عظیم ترین درجات کو پالیتے ہیں لہٰذا اگر طالب علم میں اخلاص کی شرط نہ ہونے کے باعث اس کی تعلیم میں مانع ہو جائے تو بہت سے افراد حقیقت اور دینی معارف کے حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں گے۔

۳ / ۲۱

الإستِحياء

۱۰۶۴ ـ رسول الله ﷺ: لا يَستَحيِ الشَّيخُ أن يَجلِسَ إلىٰ جَنبِ الشّابِّ فَيَتَعَلَّمَ مِنهُ العِلمَ[۱۲۱۴].

۱۰۶۵ ـ عنه ﷺ: لا يَستَحيِ الشَّيخُ أن يَتَعَلَّمَ العِلمَ كَما لا يَستَحيي أن يَأكُلَ الخُبزَ[۱۲۱۵].

۱۰۶۶ ـ الإمام علي ؏: أتىٰ نِساءٌ إلىٰ بَعضِ نِساءِ النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثنَها، فَقالَت لِرَسولِ اللهِ ﷺ: يا رَسولَ اللهِ، إنَّ هٰؤُلاءِ نِسوَةٌ جِئنَ يَسأَلنَكَ عَن شَيءٍ يَستَحيينَ مِن ذِكرِهِ، قالَ: لِيَسأَلنَ عَمّا شِئنَ، فَإِنَّ اللهَ لا يَستَحيي مِنَ الحَقِّ[۱۲۱۶].

۱۰۶۷ ـ عنه ؏: لا يَستَحيِ (العالِمُ) إذا لَم يَعلَم أن يَتَعَلَّمَ[۱۲۱۷].

۳ / ۲۲

التَّفَرُّقُ فِي المَجلِسِ

۱۰۶۸ ـ رسول الله ﷺ: إذا جَلَستُم إلَى المُعَلِّمِ أو جَلَستُم في مَجالِسِ العِلمِ فَادنوا، ولِيَجلِس بَعضُكُم خَلفَ بَعضٍ، ولا تَجلِسوا مُتَفَرِّقينَ كَما يَجلِسُ أهلُ الجاهِلِيَّةِ[۱۲۱۸].

ج: النَّوادِر

۱۰۶۹ ـ رسول الله ﷺ: أوَّلُ العِلمِ الصَّمتُ، والثّاني الاِستِماعُ، والثّالِثُ العَمَلُ بِهِ، والرّابِعُ نَشرُهُ[۱۲۱۹].

۳/۲۱

شرم وحیا

۱۰۶۴۔ رسول خداؐ: کسی سن رسیدہ انسان کو جوان کے سامنے بیٹھ کر علم حاصل کرنے میں شرم وحیا نہیں کرنا چاہیے۔

۱۰۶۵۔ رسول خداؐ: سن رسیدہ انسان کو علم حاصل کرنے میں شرم نہیں کرنی چاہیے جس طرح وہ روٹی کھانے میں شرم نہیں کرتا ہے۔

۱۰۶۶۔ امام علیؑ: کچھ عورتیں پیغمبر خداؐ کی کسی زوجہ کے پاس آئیں اور ان سے گفتگو کی انہوں نے پیغمبر اسلامؐ سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! یہ عورتیں آپ سے کچھ پوچھنے کے لئے آئی ہیں لیکن پوچھنے سے شرما رہی ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ جو پوچھنا چاہتی ہیں پوچھ لیں اس لئے کہ خدا حق بات سے شرم نہیں کرتا۔

۱۰۶۷۔ امام علیؑ: عالم کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ جس چیز کو نہیں جانتا اسے معلوم کرنے میں شرم کرے۔

۳/۲۲

بزم میں انتشار

۱۰۶۷۔ رسول خداؐ: جب تم معلم کے پاس یا بزم علم میں بیٹھو تو اس طرح قریب قریب بیٹھو کہ ایک دوسرے کے پیچھے رہو اور زمانہ جاہلیت کی طرح منتشر نہ بیٹھو۔

نایاب اقوال

۱۰۶۹۔ رسول خداؐ: آغاز علم خاموشی ہے، دوسرے سننا، تیسرے اس پر عمل کرنا اور چوتھے اسے نشر کرنا۔

١٠٧٠ ـ عنه ﷺ: تَعَلَّمُوا الصَّمتَ ، ثُمَّ الحِلمَ ، ثُمَّ العِلمَ ، ثُمَّ العَمَلَ بِهِ ، ثُمَّ أبشِروا[١٢٢٠].

١٠٧١ ـ الإمام عليّ ﷺ: لا يَستَنكِفَنَّ مَن لَم يَكُن يَعلَمُ أن يَتَعَلَّمَ[١٢٢١].

١٠٧٢ ـ عنه ﷺ: العِلمُ لا يَحصُلُ إلّا بِخَمسَةِ أشياءَ: أوَّلُها بِكَثرَةِ السُّؤالِ ، والثّاني بِكَثرَةِ الاِشتِغالِ ، والثّالِثُ بِتَطهيرِ الأَفعالِ ، والرّابِعُ بِخِدمَةِ الرِّجالِ ، والخامِسُ بِاستِعانَةِ ذِي الجَلالِ[١٢٢٢].

١٠٧٣ ـ الإمام الباقر ﷺ: تَذاكُرُ العِلمِ دِراسَةٌ ، والدِّراسَةُ صَلاةٌ حَسَنَةٌ[١٢٢٣].

١٠٧٤ ـ الإمام الصادق ﷺ ـ عَن آبائِهِ ﷺ ـ: جاءَ رَجُلٌ إلىٰ رَسولِ اللهِ ﷺ ، فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ ، مَا العِلمُ ؟ قالَ الإِنصاتُ ، قالَ: ثُمَّ مَه ؟ قالَ: الاِستِماعُ ، قالَ: ثُمَّ مَه ؟ قالَ: الحِفظُ ، قالَ: ثُمَّ مَه ؟ قالَ: العَمَلُ بِهِ ، قالَ: ثُمَّ مَه يا رَسولَ اللهِ ؟ قالَ: نَشرُهُ[١٢٢٤].

١٠٧٥ ـ في مِصباحِ الشَّريعَةِ قالَ الصّادِقُ ﷺ: المُتَعَلِّمُ يَحتاجُ إلىٰ رَغبَةٍ وإرادَةٍ[١٢٢٥] وفَراغٍ ونُسُكٍ وخَشيَةٍ وحِفظٍ وحَزمٍ[١٢٢٦].

١٠٧٦ ـ الإمام الصادق ﷺ: اُطلُبُوا العِلمَ مِن مَعدِنِ العِلمِ[١٢٢٧].

١٠٧٧ ـ عنه ﷺ: شاوِر في أمرِكَ الَّذينَ يَخشَونَ اللهَ تَعالىٰ ، وطَلَبُ العِلمِ مِن أعلَى الاُمورِ وأصعَبِها ، فَكانَتِ المُشاوَرَةُ فيهِ أهَمَّ وأوجَبَ[١٢٢٨].

١٠٧٨ ـ عُنوانُ البَصرِيّ ـ وكانَ شَيخاً كَبيراً قَد أتىٰ عَلَيهِ أربَعٌ وتِسعونَ سَنَةً ـ: كُنتُ أختَلِفُ إلىٰ مالِكِ بنِ أنَسٍ سِنينَ ، فَلَمّا حَضَرَ جَعفَرٌ الصّادِقُ ﷺ المَدينَةَ اختَلَفتُ إلَيهِ وأحبَبتُ أن آخُذَ عَنهُ كَما أخَذتُ مِن مالِكٍ ، فَقالَ لي يَوماً: إنّي رَجُلٌ مَطلوبٌ ومَعَ ذٰلِكَ لي أورادٌ في كُلِّ ساعَةٍ مِن آناءِ اللَّيلِ والنَّهارِ

۱۰۷۰۔ رسول خداؐ: پہلے خاموشی پھر بردباری پھر علم پھر اس پر عمل کرنا پھر تجارت دینا سیکھو۔

۱۰۷۱۔ امام علیؑ: نہ جاننے والے کو سیکھنے میں کوئی تکلف نہیں کرنا چاہئے۔

۱۰۷۲۔ امام علیؑ: علم پانچ چیزوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا پہلی چیز کثرت سوال دوسری چیز کثرت مشغولیت، تیسری چیز کردار کی پاکیزگی، چوتھی چیز بزرگوں کی خدمت، اور پانچویں چیز خداوند ذوالجلال سے مدد چاہنا۔

۱۰۷۳۔ امام باقرؑ: علمی مذاکرہ درس ہے اور درس بہترین نماز ہے۔

۱۰۷۴۔ امام صادقؑ: اپنے آباء طاہرین سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک بار ایک شخص رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہؐ علم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: خاموشی، اس نے کہا اسکے علاوہ؟ آپ نے فرمایا سننا، اس نے کہا اس کے بعد؟ فرمایا: حفظ کرنا اس نے کہا اس کے بعد؟ فرمایا: اس پر عمل کرنا اس نے کہا پھر اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا: اس کا نشر کرنا ۔

۱۰۷۵۔ مصباح الشریعہ: میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا طالب علم شوق، ارادہ، فارغ البال، عبادت، خوف خدا قوت حافظہ اور شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔

۱۰۷۶۔ امام صادقؑ: ابوذر اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے: اے علم کے طلبگارو! اس دنیا کی کسی چیز کی کوئی حیثیت نہیں ہے مگر یہ کہ اسکا نفع بخش اور اسکا شر ضرر رساں ہو مگر یہ کہ خدا کسی پر رحم کرے اے علم کے طلبگارو! تمہیں تمہاری اولاد اور مال تمہیں تمہارے نفس سے غافل نہ کردے کہ ایک روز تم انہیں مہمان کی طرح چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔

جن کے لئے تم زحمت اٹھا رہے ہو ان سے محروم ہو گے۔ اور دنیا و آخرت کی مثال ایک منزل کی سی ہے کہ ایک سے دوسری میں منتقل ہو جاتے ہو موت اور قیامت کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جیسے تم ایک نیند سو گئے اور پھر جاگ گئے۔ اے علم کے طلبگارو! خدا کی بارگاہ میں اپنے لئے کچھ پیش کرو کیوں کہ تمہیں تمہارے عمل ہی کا ثواب ملے گا جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے۔

۱۰۷۷۔ امام صادقؑ: اپنے امور میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو خدا کا خوف رکھتے ہیں اور علم حاصل کرنا سب سے اہم اور مشکل کام ہے لہذا اسکے سلسلے میں مشورہ کرنا بہت زیادہ ضروری اور بہت اہمیت کا حامل ہے۔

۱۰۷۸۔ عنوان بصری (۹۴ سال کے ایک بوڑھے) کا بیان ہے کہ مالک بن انس کے پاس کئی سال تک میری آمد و رفت تھی جب امام جعفر صادقؑ مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو میں نے ان کے پاس بھی آمد و رفت شروع کی اور میں نے ان سے اسی طرح کسب فیض کرنا چاہا جس طرح مالک بن انس سے کرتا تھا ایک دن امامؑ نے مجھ سے فرمایا میں ایسا شخص ہوں کہ میرے یہاں لوگوں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہے اور اس کے باوجود میں رات و دن کے سارے اوقات میں کسی نہ کسی ذکر و ورد کرتا رہتا ہوں لہذا تم مجھے ورد و ذکر سے باز نہ رکھو جاؤ مالک بن انس سے کسب فیض کرو

فَلا تَشغَلني عَن وِردي فَخُذ عَن مالِكٍ واختَلِف إلَيهِ كَما كُنتَ تَختَلِفُ إلَيهِ، فَاغتَمَمتُ مِن ذٰلِكَ وخَرَجتُ مِن عِندِهِ وقُلتُ في نَفسي: لَو تَفَرَّسَ فِيَّ خَيرًا لَما زَجَرَني عَنِ الاِختِلافِ إلَيهِ والأَخذِ عَنهُ. فَدَخَلتُ مَسجِدَ الرَّسولِ وسَلَّمتُ عَلَيهِ، ثُمَّ رَجَعتُ مِنَ الغَدِ إلَى الرَّوضَةِ وصَلَّيتُ فيها رَكعَتَينِ وقُلتُ: أسأَلُكَ يا اللهُ يا اللهُ أن تَعطِفَ عَلَيَّ قَلبَ جَعفَرٍ وتَرزُقَني مِن عِلمِهِ[۲۲۹] ما أهتَدي بِهِ إلىٰ صِراطِكَ المُستَقيمِ، ورَجَعتُ إلىٰ داري مُغتَمًّا حَزينًا ولَم أختَلِف إلىٰ مالِكِ بنِ أنَسٍ لِما أُشرِبَ قَلبي مِن حُبِّ جَعفَرٍ، فَما خَرَجتُ مِن داري إلّا إلَى الصَّلاةِ المَكتوبَةِ حَتّىٰ عيلَ صَبري، فَلَمّا ضاقَ صَدري تَنَعَّلتُ وتَرَدَّيتُ وقَصَدتُ جَعفَرًا وكانَ بَعدَما صَلَّيتُ العَصرَ، فَلَمّا حَضَرتُ بابَ دارِهِ استَأذَنتُ عَلَيهِ فَخَرَجَ خادِمٌ لَهُ فَقالَ: ما حاجَتُكَ؟ فَقُلتُ: السَّلامُ عَلَى الشَّريفِ، فَقالَ: هُوَ قائِمٌ في مُصَلّاهُ، فَجَلَستُ بِحِذاءِ بابِهِ، فَما لَبِثتُ إلّا يَسيرًا إذ خَرَجَ خادِمٌ لَهُ قالَ: أُدخُل عَلىٰ بَرَكَةِ اللهِ، فَدَخَلتُ وسَلَّمتُ عَلَيهِ، فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلامَ وقالَ: إجلِس غَفَرَ اللهُ لَكَ، فَجَلَستُ، فَأَطرَقَ مَلِيًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأسَهُ وقالَ: أبو مَن؟ قُلتُ: أبو عَبدِاللهِ، قالَ: ثَبَّتَ اللهُ كُنيَتَكَ ووَفَّقَكَ لِمَرضاتِهِ، قُلتُ في نَفسي: لَو لَم يَكُن لي مِن زِيارَتِهِ والتَّسليمِ عَلَيهِ غَيرُ هٰذَا الدُّعاءِ لَكانَ كَثيرًا، ثُمَّ أطرَقَ مَلِيًّا ثُمَّ رَفَعَ رَأسَهُ فَقالَ: يا أبا عَبدِاللهِ، ما حاجَتُكَ؟ قُلتُ: سَأَلتُ اللهَ أن يَعطِفَ قَلبَكَ عَلَيَّ ويَرزُقَني مِن عِلمِكَ وأرجو أنَّ اللهَ تَعالىٰ أجابَني فِي الشَّريفِ ما سَأَلتُهُ.

فَقالَ: يا أبا عَبدِ اللهِ، لَيسَ العِلمُ بِالتَّعَلُّمِ، إنَّما هُوَ نورٌ يَقَعُ في قَلبِ مَن يُريدُ اللهُ تَبارَكَ وتَعالىٰ أن يَهدِيَهُ، فَإِن أرَدتَ العِلمَ فَاطلُب أوَّلًا مِن نَفسِكَ

اور اسی کے پاس پہلے کی طرح رفت و آمد رکھو یہ سن کر میں بہت رنجیدہ ہوا اور امامؑ کے پاس سے واپس چلا آیا میں نے اپنے آپ سے کہا کہ اگر امامؑ میرے اندر کوئی بھلائی ملاحظہ کرتے تو اس طرح مجھے اپنے پاس آمد و رفت اور مجھے اپنی بارگاہ میں کسب فیض کرنے سے نہ روکتے بہر حال میں مسجد نبیؐ میں داخل ہوا اور انہیں سلام کیا پھر دوسرے دن قبر رسول اور منبر کے مابین آ کر دو رکعت نماز بجالایا اور اس کے بعد میں نے کہا" خدایا! خدایا! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں وہ یہ کہ امام جعفر صادقؑ کا دل میرے اوپر مہربان بنادے اور مجھے ان کے علم و فضل سے مالامال کر دے جس کے ذریعہ میں صراط مستقیم پر گامزن ہو جاؤں۔

اس کے بعد میں بہت ہی رنج و غم کے ساتھ اپنے گھر واپس آ گیا اور مالک بن انس کے پاس بھی جانا چھوڑ دیا کیوں کہ میرا دل جعفر بن محمدؑ کی محبت سے لبریز ہو چکا تھا واجب نمازوں کے علاوہ گھر سے باہر نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ اس قدر میرا دل بے چین ہوا کہ میں نے نعلین پہنی، دوش پر ردا ڈالی اور نماز عصر کے بعد امام کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا جب میں امام کے دروازے پر پہنچا اور اذن طلب کی، آپ کا ایک غلام باہر آیا اور بولا کیا حاجت ہے؟ میں نے کہا: بزرگوار کو سلام کرنے آیا ہوں اس نے کہا، وہ مصلائے عبادت پر نماز میں مصروف ہیں پھر میں وہیں دروازے کے پاس بیٹھ گیا ابھی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ پھر غلام باہر نکلا اور بولا برکت خدا سے داخل ہو جاؤ میں اندر داخل ہوا۔

اور سلام کیا امام نے جواب دیا اور فرمایا: خدا تمہیں معاف کرے بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا امام تھوڑی دیر سر جھکائے بیٹھے رہے پھر اس کے بعد سر اٹھا کر فرمایا: تمہاری کنیت کیا ہے؟ میں نے کہا: ابوعبداللہ، امام نے فرمایا: خدا تمہاری کنیت کو باقی رکھے اور تمہیں اپنی مرضی، حاصل کرنے کی توفیق عنایت فرمائے یہ سن کر میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر مجھے امام کی زیارت اور سلام کے عوض اس دعا کے علاوہ کچھ بھی اجر نہ ملتا تب بھی یہ دعا کافی تھی پھر امام کچھ دیر سر جھکائے خاموش رہے اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: اے ابوعبداللہ! کیا حاجت رکھتے ہو؟ میں نے کہا: میں نے بارگاہ خداوندی میں درخواست کی ہے کہ خدا آپ کے دل کو میرے لئے مہربان کر دے اور آپ کے علم کی توفیق مجھے حاصل ہو اور مجھے یہ امید ہے کہ خدا نے آپ جیسے بزرگوار کے حق میں مری اس دعا کو قبول کر لیا ہے امامؑ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! علم پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ علم ایک نور ہے خدائے تبارک و تعالیٰ جسکی ہدایت چاہتا ہے اسکے دل میں آ جاتا ہے تا کہ اسکی ہدایت ہو جائے اگر تم علم کے خواہاں ہو تو

حَقيقَةَ العُبودِيَّةِ، واطلُبِ العِلمَ بِاستِعمالِهِ، واستَفهِمِ اللهَ يُفهِمكَ. قُلتُ: يـا شَريفُ. فَقالَ: قُل يا أبا عَبدِاللهِ. قُلتُ: يا أبا عَبدِاللهِ، ما حَقيقَةُ العُبودِيَّةِ؟ قالَ: ثَلاثَةُ أشياءَ: أن لا يَرَى العَبدُ لِنَفسِهِ فيما خَوَّلَهُ اللهُ إلَيهِ مِـلكًا؛ لِأَنَّ العَبيدَ لا يَكونُ لَهُم مِلكٌ، يَرَونَ المالَ مالَ اللهِ يَضَعونَهُ حَيثُ أمَرَهُمُ اللهُ تَعالىٰ بِهِ، ولا يُدَبِّرُ العَبدُ لِنَفسِهِ تَدبيرًا، وجُملَةُ اشتِغالِهِ فيما أمَرَهُ اللهُ تَعالىٰ بِهِ ونَهاهُ عَنهُ. فَإِذا لَم يَرَ العَبدُ لِنَفسِهِ فيما خَوَّلَهُ اللهُ تَعالىٰ مِلكًا هانَ عَـلَيهِ الإِنفاقُ فيما أمَرَهُ اللهُ تَعالىٰ أن يُنفِقَ فيهِ، وإذا فَوَّضَ العَبدُ تَدبيرَ نَفسِهِ عَلىٰ مُدَبِّرِهِ هانَ عَلَيهِ مَصائِبُ الدُّنيا، وإذَا اشتَغَلَ العَبدُ بِما أمَرَهُ اللهُ تَعالىٰ ونَهاهُ لا يَتَفَرَّغُ مِنهُما إلَى المِراءِ والمُباهاةِ مَعَ النّاسِ. فَإِذا أكرَمَ اللهُ العَـبدَ بِـهٰذِهِ الثَّلاثِ هانَ عَلَيهِ الدُّنيا وإبـليسُ والخَـلقُ، ولا يَـطلُبُ الدُّنـيا تَكـاثُرًا وتَفاخُرًا، ولا يَطلُبُ عِندَ النّاسِ عِزًّا وعُلُوًّا، ولا يَدَعُ أيّامَهُ باطِلًا. فَـهٰذا أوَّلُ دَرَجَةِ المُتَّقينَ، قالَ اللهُ تَـعالىٰ: ﴿تِلكَ الدّارُ الآخِرَةُ نَـجعَلُها لِلَّذينَ لا يُريدونَ عُلُوًّا فِي الأَرضِ ولا فَسادًا والعاقِبَةُ لِلمُتَّقينَ﴾[۱۳۳۰].

قُلتُ: يا أبا عَبدِاللهِ أوصِني. فَقالَ: اُوصيكَ بِتِسعَةِ أشياءَ، فَإِنَّها وَصِيَّتي لِمُريدِي الطَّريقِ إلَى اللهِ عزّ وجلّ، واللهَ أسأَلُ أن يُوَفِّقَكَ لِاستِعمالِهِ: ثَلاثَةٌ مِنها في رِياضَةِ النَّفسِ، وثَلاثَةٌ مِنها فِي الحِـلمِ، وثَـلاثَةٌ مِـنها فِـي العِـلمِ، فَاحفَظها وإيّاكَ والتَّهاوُنَ بِها.

قالَ عُنوانُ: فَفَرَّغتُ قَلبي لَهُ. فَقالَ: أمَّا اللَّواتي فِي الرِّياضَةِ، فَإِيّاكَ أن تَأكُلَ ما لا تَشتَهيهِ فَإِنَّهُ يورِثُ الحَماقَةَ والبَلَهَ، ولا تَأكُل إلّا عِندَ الجوعِ، وإذا أكَلتَ فَكُل حَلالًا وسَمِّ اللهَ، واذكُر حَديثَ الرَّسولِ: ما مَـلَأَ آدَمِـيٌّ

پہلے اپنے اندر حقیقت عبودیت پیدا کرو اور علم حاصل کرو اس پر عمل کے لئے پھر اس کے بعد اللہ سے قوت فہم و ادراک مانگو گے تو وہ تمہیں ضرور عطا کرے گا، میں نے عرض کیا اے بزرگوار! آپؑ نے فرمایا اے ابو عبد اللہ! کہو! میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! حقیقت عبودیت کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: تین چیزیں ہیں،۔

اوّل یہ کہ اللہ نے بندہ کو جو کچھ عطا کیا ہے اسے اپنی ملکیت نہ سمجھے اس لئے کہ مولا کے ہوتے ہوئے بندہ کو کسی چیز پر ملکیت حاصل نہیں ہو سکتی اپنے سارے مال کو مال خدا سمجھے اور جہاں پر خرچ کرنے کا اس نے حکم دیا ہے خرچ کرے دوسرے یہ کہ بندہ خود اپنے لئے کوئی تدبیر نہ کرے بلکہ اس کی ساری مشغولیت خدا کے اوامر ونواہی کی پابند ہونا چاہئے تیسرے یہ کہ جب بندہ خدا کے عطا کردہ اموال میں اپنی ملکیت کا قائل نہ ہوگا تو جن امور میں خدا نے اسے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے ان میں خرچ کرنا اس کے لئے آسان ہو جائے گا اور جب اپنے سارے امور کی تدبیر خدا کے سپرد کر دیگا تو دنیا کے تمام مصائب وآلام کا تحمل اس کے لئے آسان ہو جائے گا۔ اور جب بندہ خدا کے اوامر ونواہی کا پابند ہو جائے گا تو اس کو فخر ومباہات اور جدال کی فرصت ہی نہ مل سکے گی پس جب خدا کسی بندہ کو ان تین صفات سے مزین کر دیتا ہے تو اس کی نظر میں دنیا، شیطان اور مخلوقات کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی پھر وہ دنیا کو کثرت مال ومنال اور فخر ومباہات کے لئے نہیں چاہے گا اور نہ ہی لوگوں کے درمیان عزت ووقار اور سربلندی کا خواہاں ہوگا اور نہ ہی اس کے شب وروز باطل چیزوں میں صرف ہونگے اور متقین کے مرتبہ کی یہ پہلی منزل ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (ہم نے دار آخرت ان لوگوں کے لئے قرار دیا ہے جو روئے زمین پر بلندی اور فتنہ وفساد نہیں چاہتے اور عاقبت متقین کے لئے ہے)

میں نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ! مجھے نصیحت فرمائیں: آپ نے فرمایا: میں تمہیں نو چیزوں کی وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ وصیت تمام سالکین راہ خدا کے لئے ہے اور میں خدا سے التجا کرتا ہوں کہ وہ تجھے ان وصیتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان میں سے تین وصیتوں کا تعلق ریاضت نفس سے ہے تین کا تعلق حلم و بردباری سے ہے اور تین کا تعلق علم سے ہے انہیں حفظ کر لو اور خبردار انہیں سبک نہ سمجھنا۔

عنوان نے کہا: پس میں نے اپنے دل ودماغ کو آمادہ کر لیا اور تمام چیزوں سے ذہن کو خالی کر لیا۔ امامؑ نے فرمایا: ریاضت نفس سے متعلق تین باتیں یہ ہیں کہ: بھوک سے زیادہ کھانا نہ کھاؤ کہ حماقت اور بے وقوفی کا باعث ہے۔ بھوک کے بغیر کھانا نہ کھاؤ اور جب کھاؤ تو حلال غذا کھاؤ اور اللہ کا نام لیکر کھاؤ اور اس حدیث پیغمبرؐ

وِعاءً شَرًّا مِن بَطنِهِ، فَإِن كانَ لابُدَّ فَثُلُثٌ لِطَعامِهِ وثُلُثٌ لِشَرابِهِ وثُلُثٌ لِنَفَسِهِ.

وأمّا اللواتي فِي الحِلمِ، فَمَن قالَ لَكَ: إن قُلتَ واحِدَةً سَمِعتَ عَشرًا، فَقُل: إن قُلتَ عَشرًا لَم تَسمَع واحِدَةً، ومَن شَتَمَكَ فَقُل: إن كُنتَ صادِقًا فيما تَقولُ فَاللهَ أسأَلُ أن يَغفِرَها لي، وإن كُنتَ كاذِبًا فيما تَقولُ فَاللهَ أسأَلُ أن يَغفِرَها لَكَ، ومَن وَعَدَكَ بِالجَفاءِ فَعِدهُ بِالنَّصيحَةِ والدُّعاءِ.

وأمّا اللَّواتي فِي العِلمِ، فَاسأَلِ العُلَماءَ ما جَهِلتَ، وإيّاكَ أن تَسأَلَهُم تَعَنُّتًا وتَجرِبَةً، وإيّاكَ أن تَعمَلَ بِرَأيِكَ شَيئًا، وخُذ بِالاِحتِياطِ في جَميعِ ما تَجِدُ إلَيهِ سَبيلًا، واهرُب مِنَ الفُتيا هَرَبَكَ مِنَ الأَسَدِ، ولا تَجعَل رَقَبَتَكَ لِلنّاسِ جِسرًا. قُم عَنّي يا أبا عَبدِاللهِ، فَقَد نَصَحتُ لَكَ ولا تُفسِد عَلَيَّ وِردي، فَإِنّي امرُؤٌ ضَنينٌ بِنَفسي، والسَّلامُ[۱۲۳۱].

۱۰۷۹ ـ الإمام عليّ عليه السلام:

ألا لا تَنالُ العِلمَ إلّا بِسِتَّةٍ ... سَأُنبيكَ عَن مَجموعِها بِبَيانِ

ذَكاءٌ وحِرصٌ واصطِبارٌ وبُلغَةٌ ... وإرشادُ اُستاذٍ وطولُ زَمانِ[۱۲۳۲]

کو یاد رکھو: "کسی شخص نے پیٹ سے زیادہ برے برتن کو نہیں بھرا ہے" اور جب کھانا ضروری ہو جائے تو شکم کا ایک تہائی حصہ غذا سے ایک تہائی حصہ پانی سے پر کرو اور ایک تہائی سانس آنے جانے کے لئے خالی چھوڑ دو۔

حلم و بردباری کے متعلق تین باتیں یہ ہیں: اگر تم سے کوئی کہے: اگر ایک کہو گے تو دس سنو گے تو تم اس سے کہو کہ: اگر تم دس کہو گے تو ایک بھی نہیں سنو گے۔ اور جو تمہیں فحش دے اسے کہو کہ جو تم کہہ رہے ہو اگر اس میں تم سچے ہو تو میں خدا سے چاہونگا کہ وہ مجھے معاف کر دے اور اگر تم اپنی بات میں جھوٹے ہو تو میں خدا سے چاہوں گا کہ وہ تمہیں معاف کر دے۔ اور جس نے تم کو ظلم و ستم کی دھمکی دی ہے اسکے لئے وعظ و نصیحت اور دعا کا وعدہ کرو۔

علم سے متعلق تین نصیحتیں یہ ہیں کہ جو نہیں جانتے اسے علماء سے دریافت کرو اور انہیں پھنساتے اور آزمانے کے لئے سوال نہ کرو دیکھو من مانی عمل کرنے سے پرہیز کرو اور ہر شی میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ فتویٰ دینے سے اس طرح بھاگو جس طرح لوگ شیر سے بھاگتے ہیں اور اپنی گردن کو لوگوں کے لئے پل صراط نہ بناؤ، اے ابو عبداللہ! میرے پاس سے اٹھو میں نے تمہیں نصیحت کر دی اور میرے ذکر و ورد میں رکاوٹ نہ بنو میں اپنے (وقت) کا نہایت پابند ہوں۔ والسلام

۱۰۷۹۔ امام علیؑ: "آگاہ ہو جاؤ علم چھ چیزوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا میں وہ چھ چیزیں تمہارے لئے بیان کیے دیتا ہوں: ذکاوت، شوق، صبر، قناعت، استاد کی راہنمائی اور وسعت وقت"۔

الفصل الرّابع

آدابُ السُّؤالِ

أ: ما يَنبَغي فيه

٤ / ١

التَّعقُّل

١٠٨٠ ـ الإمام عليّ عليه السلام: أمّا بَعدُ، أيُّها النّاسُ، إذا سَأَلَ سائِلٌ فَليَعقِل. وإذا سُئِلَ فَليَتَثَبَّت، فَوَاللهِ لَقَد نَزَلَت بِكُم نَوازِلُ البَلاءِ وحَقائِقُ الاُمورِ؛ لِفَشَلِ كَثيرٍ مِنَ المَسؤولينَ، وإطراقِ كَثيرٍ مِنَ السّائِلينَ[٢٢٣٣].

٤ / ٢

السُّؤالُ تَفَقُّهًا

١٠٨١ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: إذا قَعَدَ أحَدُكُم إلىٰ أخيهِ فَليَسأَلهُ تَفَقُّهًا، ولا يَسأَلهُ تَعَنُّتًا[٢٢٣٤].

١٠٨٢ ـ الإمام عليّ عليه السلام ـ لِسائِلٍ سَأَلَهُ عَن مُعضِلَةٍ ـ: سَل تَفَقُّهًا ولا تَسأَل تَعَنُّتًا؛ فَإِنَّ

چوتھی فصل

آداب سوال

الف: ضروری امور

۴/۱

تعقل

۱۰۸۰۔ امام علیؑ: اما بعد۔ اے لوگو! جب کوئی سوال کرے تو اسے چاہیے کہ پہلے غور و خوض کرے اور جب خود اس سے پوچھا جائے تو توقف کرے۔ خدا کی قسم! تم پر بہت سی مصیبتیں اور امور کے حقائق جواب دینے والوں کی نہایت سستی اور سوال کرنے والوں کی بے حد خاموشی کی بنا پر نازل ہوئے ہیں۔

۴/۲

آگاہی کے لئے سوال کرنا

۱۰۸۱۔ رسول خداؐ: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے پاس سوال کرنے کے لئے بیٹھے تو سمجھنے کے لئے پوچھے، اسے عاجز و ناتواں کرنے کے لئے سوال نہ کرے۔

۱۰۸۲۔ امام علیؑ: سائل کی ایک مشکل کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: آگاہی حاصل کرنے کیلئے سوال کیا

الجاهِلَ المُتَعَلِّمَ شَبيهٌ بِالعالِمِ، وإنَّ العالِمَ المُتَعَسِّفَ شَبيهٌ بِالجاهِلِ المُتَعَنِّتِ(١٢٣٥).

١٠٨٢ ـ عنه ﷺ ـ في صِفَةِ المُؤمِنِ ـ: يَصمُتُ لِيَسلَمَ، ويَسأَلُ لِيَفهَمَ(١٢٣٦).

١٠٨٣ ـ الإمام الحسين ﷺ: كانَ عَلِيُّ بنُ أبي طالِبٍ ﷺ بِالكوفَةِ فِي الجامِعِ إذ قامَ إلَيهِ رَجُلٌ مِن أهلِ الشّامِ، فَقالَ: يا أميرَ المُؤمِنينَ، إنّي أسأَلُكَ عَن أشياءَ، فَقالَ: سَل تَفَقُّهًا ولا تَسأَل تَعَنُّتًا(١٢٣٧).

١٠٨٥ ـ الأبرَشُ الكَلبِيُّ ـ لِهِشامٍ مُشيرًا إلَى الإمامِ الباقِرِ ﷺ ـ: مَن هٰذَا الَّذِي احتَوَشَهُ أهلُ العِراقِ ويَسأَلونَهُ؟ قالَ: هٰذا نَبِيُّ الكوفَةِ، وهُوَ يَزعُمُ أنَّهُ ابنُ رَسولِ اللهِ وباقِرُ العِلمِ ومُفَسِّرُ القُرآنِ. فَاسأَلهُ مَسأَلَةً لا يَعرِفُها، فَأَتاهُ وقالَ: يَابنَ عَلِيٍّ قَرَأتَ التَّوراةَ والإِنجيلَ والزَّبورَ والفُرقانَ؟ قالَ: نَعَم، قالَ: فَإِنّي سائِلُكَ عَن مَسائِلَ، قالَ: سَل، فَإِن كُنتَ مُستَرشِدًا فَستَنتَفِعُ بِما تَسأَلُ عَنهُ، وإن كُنتَ مُتَعَنِّتًا فَتَضِلُّ بِما تَسأَلُ عَنهُ(١٢٣٨).

١٠٨٦ ـ الحُسَينُ بنُ عُلوانَ: سَأَلَ رَجُلٌ أبا عَبدِاللهِ ﷺ عَن طَعمِ الماءِ، فَقالَ: سَل تَفَقُّهًا ولا تَسأَل تَعَنُّتًا؛ طَعمُ الماءِ طَعمُ الحَياةِ(١٢٣٩).

٤ / ٣

حُسنُ السُّؤالِ

١٠٨٧ ـ رسول الله ﷺ: حُسنُ السُّؤالِ نِصفُ العِلمِ(١٢٤٠).

١٠٨٨ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن أحسَنَ السُّؤالَ عَلِمَ(١٢٤١).

١٠٨٩ ـ عنه ﷺ: مَن عَلِمَ أحسَنَ السُّؤالَ(١٢٤٢).

کرو عاجز و ناتواں بنانے کے لئے نہیں، اس لئے کہ نہ جاننے والا طالب علم، عالم کے مانند ہے اور نا انصاف عالم، اذیت دینے والے جاہل کے مانند ہے۔

۱۰۸۳۔ امام علیؑ: نے مومن کی توصیف میں فرمایا: مومن محفوظ رہنے کے لئے خاموش رہتا ہے اور جانکاری کے لئے سوال کرتا ہے۔

۱۰۸۴۔ امام حسینؑ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کوفہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے ایک مرد شامی نے کھڑے ہو کر کہا: اے امیر المومنینؑ میں آپ سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہوں، امام علیؑ: نے فرمایا آگاہی کیلئے سوال کرو عاجز کرنے کیلئے نہیں۔

۱۰۸۵۔ آبرش کلبی: امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہشام سے کہتا ہے یہ کون ہے کہ جسکے گرد اہل عراق جمع ہیں اور مسائل دریافت کر رہے ہیں؟ اس نے کہا: یہ کوفہ کا نبی ہے اس کا گمان ہے کہ وہ فرزند رسول خدا، علوم کو شگافتہ کرنے والا اور مفسر قرآن ہے لہذا اس سے کوئی ایسا سوال کرو جس کا وہ جواب نہ دے سکے ابرش کلبی امام کے پاس آیا اور کہا اے فرزند علیؑ آپ نے توریت، انجیل، زبور اور قرآن پڑھا ہے؟ امام نے کہا ہاں، اس نے کہا: میں آپ سے چند مسائل پوچھنا چاہتا ہوں، امام علیہ السلام نے فرمایا پوچھو پس اگر ہدایت حاصل کرنے کیلئے سوال کرو گے تو جو کچھ پوچھا ہے اس سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اگر اذیت دینے کا مقصد ہوگا تو جو کچھ پوچھا ہے اسکے ذریعہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

۱۰۸۶۔ حسین بن علوان: کا بیان ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے پانی کا ذائقہ دریافت کیا تو امام نے فرمایا: سمجھنے کیلئے سوال کرو عاجز و ناتواں کرنے کیلئے نہیں (سن) پانی کا ذائقہ زندگی کا ذائقہ ہے۔

۴/۳

اچھا سوال پوچھنا

۱۰۸۷۔ رسول خداؐ: اچھا سوال نصف علم ہے۔

۱۰۸۸۔ امام علیؑ: جو اچھا سوال کرتا ہے وہ جان جاتا ہے۔

۱۰۸۹۔ امام علیؑ: جانتا ہے وہ اچھا سوال کرتا ہے۔

١٠٩٠ ـ عنه ﷺ: أجمِلوا فِي الخِطابِ تَسمَعوا جَميلَ الجَوابِ[٢٤٤٣].

٤ / ٤
رِعايَةُ حَقِّ السّابِقِ

١٠٩١ ـ الإمام الصادق ﷺ: أتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلانِ: رَجُلٌ مِنَ الأَنصارِ ورَجُلٌ مِن ثَقيفٍ، فَقالَ الثَّقَفِيُّ: يا رَسولَ اللهِ، حاجَتي، فَقالَ: سَبَقَكَ أخوكَ الأَنصارِيُّ، فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، إنّي عَلىٰ ظَهرِ سَفَرٍ وإنّي عَجلانُ، وقالَ الأَنصارِيُّ: إنّي قَد أذِنتُ لَهُ[٢٤٤٤].

ب: ما لا يَنبَغي فيه

٤ / ٥
السُّؤالُ تَعَنُّتًا

١٠٩٢ ـ ابنُ عَبّاس: قالَ النَّبِيُّ ﷺ [لِعَبدِاللهِ بنِ سَلامٍ]: الحَمدُ للهِ عَلىٰ نَعمائِهِ، يَابنَ سَلامٍ، أجِئتَني سائِلًا أو مُتَعَنِّتًا؟ قالَ: بَل سائِلًا يا مُحَمَّدُ، قالَ: عَلَى الضَّلالَةِ أم عَلَى الهُدىٰ؟ قالَ: بَل عَلَى الهُدىٰ يا مُحَمَّدُ، فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَسَل عَمّا تَشاءُ[٢٤٤٥].

١٠٩٣ ـ رسول الله ﷺ: شِرارُ النّاسِ الَّذينَ يَسأَلونَ عَن شِرارِ المَسائِلِ؛ كَي يُغَلِّطوا بِهَا العُلَماءَ[٢٤٤٦].

١٠٩٤ ـ مُعاوِيَة: إنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهىٰ عَنِ الغَلوطاتِ[٢٤٤٧][٢٤٤٨].

١٠٩٥ ـ الإمام عليّ ﷺ: النّاسُ مَنقوصونَ مَدخولونَ إلّا مَن عَصَمَ اللهُ، سائِلُهُم مُتَعَنِّتٌ،

۱۰۹۰۔ امام علیؑ: اچھا سوال کرو تو جواب بھی اچھا پاؤ گے۔

۴/۴

سابق کے حق کی رعایت کرنا

۱۰۹۱۔ امام صادقؑ: پیغمبر اسلامؐ کی خدمت میں دو شخص حاضر ہوئے ایک انصار سے تھا اور دوسرا قبیلہ ثقیف سے ثقفی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایک حاجت رکھتا ہوں، آنحضرتؐ نے فرمایا تمہارا انصاری بھائی تم پر مقدم ہے اس نے کہا: اے رسول خداؐ: میں حالت سفر میں ہوں اور مجھے جلدی ہے انصاری نے کہا: میں نے اسے اجازت دے دی ہے۔

ب۔ غیر ضروری امور

۴/۵

عاجز و ناتواں کرنے کے لئے سوال کرنا

۱۰۹۲۔ ابن عباس: کا بیان ہے پیغمبر اسلامؐ نے (عبداللہ بن سلام) سے مخاطب ہو کر فرمایا: میں خدا کا اسکی نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہوں، اے ابن سلام: تم سوال کرنے آئے ہو یا عاجز کرنے؟ اس نے کہا: اے محمدؐ!!! سوال کرنے آیا ہوں، پیغمبرؐ نے فرمایا: ہدایت کیلئے یا گمراہی کے لئے؟ اس نے کہا اے محمدؐ! ہدایت کیلئے۔ پیغمبرؐ نے فرمایا پس جو چاہتے پوچھ لو۔

۱۰۹۳۔ رسول خداؐ: لوگوں میں بدترین افراد وہ ہیں جو بدترین سوال کرتے ہیں تا کہ علماء کو شبہ میں ڈال دیں۔

۱۰۹۴۔ معاویہ: بیشک پیغمبر اسلامؐ نے مغالطہ سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۹۵۔ امام علیؑ: لوگ عیب دار اور ناقص ہیں مگر جنہیں اللہ محفوظ رکھے ان کے مسائل عاجز و

ومُجيبُهم مُتكَلِّفٌ[٢٢٤٩].

١٠٩٦ ـ الإمام الصادق عليه السلام ـ في وَصِيَّتِهِ لِعُنوانَ البَصريِّ في العِلمِ ـ: فَاسأَلِ العُلَماءَ ما جَهِلتَ، وإيّاكَ أن تَسأَلَهُم تَعَنُّتاً وتَجرِبَةً، وإيّاكَ أن تَعمَلَ بِرَأيِكَ[٢٢٥٠].

٤ / ٦

السُّؤالُ عَمّا يَضُرُّ جَوابُهُ

الكتاب

﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنوا لا تَسأَلوا عَن أَشياءَ إِن تُبدَ لَكُم تَسُؤكُم وإِن تَسأَلوا عَنها حينَ يُنَزَّلُ القُرآنُ تُبدَ لَكُم عَفَا اللهُ عَنها واللهُ غَفورٌ حَليمٌ﴾[٢٢٥١].

﴿قالَ فَإِنِ اتَّبَعتَني فَلا تَسأَلني عَن شَيءٍ حَتّى أُحدِثَ لَكَ مِنهُ ذِكرًا﴾[٢٢٥٢].

الحديث

١٠٩٧ ـ رسول الله صلى الله عليه وآله: أُسكُتوا عَمّا سَكَتَ اللهُ[٢٢٥٣].

١٠٩٨ ـ عنه صلى الله عليه وآله: لا يَزالُ هذَا الحَيُّ مِن قُرَيشٍ آمِنينَ حَتّى يَرُدّوهُم عَن دينِهِم (كفّار حمنا)[٢٢٥٤]، قالَ: فَقامَ إلَيهِ رَجُلٌ فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، أفِي الجَنَّةِ أنَا أم فِي النّارِ؟ قالَ: فِي الجَنَّةِ، ثُمَّ قامَ إلَيهِ آخَرُ فَقالَ: أفِي الجَنَّةِ أنَا أم فِي النّارِ؟ (قالَ: فِي النّارِ)، ثُمَّ قالَ: أُسكُتوا عَنّي ما سَكَتُّ عَنكُم، فَلَولا أن لا تَدافَنوا لَأَخبَرتُكُم بِمَلَئِكُم مِن أهلِ النّارِ حَتّى تَعرِفوهُم عِندَ المَوتِ، ولَو اُمِرتُ أن أفعَلَ لَفَعَلتُ[٢٢٥٥].

١٠٩٩ ـ عنه صلى الله عليه وآله: إنَّ اللهَ تَعالىٰ حَدَّ لَكُم حُدوداً فَلا تَعتَدوها، وفَرَضَ عَلَيكُم فَرائِضَ

ناتواں کرنے والے ہیں اور جواب دینے والے بلاوجہ زحمت کر رہے ہیں۔

۱۰۹۶۔امام صادق: نے علم کے بارے میں عنوان بصری کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: جو نہیں جانتے علماء سے دریافت کرو البتہ انہیں اذیت دینے یا انہیں آزمانے کے لئے سوال نہ کرو اور اپنی رائے پر عمل کرنے سے پرہیز کرو۔

۴/۶ ایسے سوال اٹھانا جن کے جواب سے نقصان پہنچے

قرآن مجید

﴿ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو تم پر ظاہر ہو جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر نزول قرآن کے وقت دریافت کرلو گے تو ظاہر بھی کر دی جائیں گی اور اب تک کی باتوں کو اللہ نے معاف کر دیا ہے کہ وہ بڑا بخشنے والا اور برداشت کرنے والا ہے﴾

﴿اس بندہ نے کہا کہ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو بس کسی بات کے بارے میں اس وقت تک سوال نہ کریں جب تک میں خود اس کا ذکر نہ شروع کردوں﴾

حدیث شریف

۱۰۹۷۔رسول خداؐ: جن چیزوں سے خدا نے سکوت اختیار کیا ہے تم بھی خاموش رہو۔

۱۰۹۸۔رسول خداؐ: قریش کا یہ قبیلہ اس وقت تک امن وسکون میں رہے گا جب تک کہ ان کے کافر رشتہ دار انہیں دین سے پلٹا نہ دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ: ایک شخص کھڑا ہو گیا اور بولا اے رسول خدا: میں جنتی ہوں یا جہنمی آپ نے فرمایا تم جنتی ہو: پھر ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور پوچھا میں جنتی ہوں یا جہنمی؟ آپ نے فرمایا: جہنمی پھر اس کے بعد پیغمبرؐ نے فرمایا: جن چیزوں کے بارے میں میں سکوت کروں تم بھی سکوت اختیار کرو اور اگر تم ایک دوسرے کو دفن نہ کرتے ہوتے تو میں تمہیں جہنمیوں کی شناخت کرا دیتا تاکہ تم موت کے وقت انکو پہچان لیتے۔ اور اگر مجھے ایسا کرنے کا حکم ہوتا تو میں ضرور کر گذرتا۔

۱۰۹۹۔رسول خداؐ: اللہ نے تمہارے لئے کچھ حدود مقرر کئے ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرو، اور کچھ فرائض مقرر کئے ہیں انہیں ضائع نہ کرو۔ کچھ مستحبات رکھے ہیں ان کا اتباع کرو۔ کچھ چیزیں حرام کی ہیں انہیں پامال

فَلا تُضَيِّعوها ، وسَنَّ لَكُم سُنَنًا فَاتَّبِعوها ، وحَرَّمَ عَلَيكُم حُرُماتٍ فَلا تَهتِكوها ، وعَفا لَكُم عَن أشياءَ رَحمَةً مِنهُ (لَكُم) مِن غَيرِ نِسيانٍ فَلا تَتَكَلَّفوها[۲۲۵٦].

۱۱۰۰ ـ عنه ﷺ: دَعوني ما تَرَكتُكُم ، إنَّما أهلَكَ مَن كانَ قَبلَكُم سُؤالُهُم واختِلافُهُم عَلىٰ أنبِيائِهِم ، فَإِذا نَهَيتُكُم عَن شَيءٍ فَاجتَنِبوهُ ، وإذا أمَرتُكُم بِأَمرٍ فَأتوا مِنهُ مَا استَطَعتُم[۲۲٥۷].

۱۱۰۱ ـ عنه ﷺ: لَولا أنَّ بَني إسرائيلَ قالوا: ﴿وإنّا إن شاءَ اللهُ لَمُهتَدونَ﴾[۲۲٥۸] ما اُعطوا أبَدًا ، ولَو أنَّهُمُ اعتَرَضوا بَقَرَةً مِنَ البَقَرِ فَذَبَحوها لَأَجزَأَت عَنهُم ، ولٰكِنَّهُم شَدَّدوا فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيهِم[۲۲٥۹].

۱۱۰۲ ـ الإمام الرضا ﷺ: إنَّ رَجُلًا مِن بَني إسرائيلَ قَتَلَ قَرابَةً لَهُ ثُمَّ أخَذَهُ وطَرَحَهُ عَلىٰ طَريقِ أفضَلِ سِبطٍ مِن أسباطِ بَني إسرائيلَ ، ثُمَّ جاءَ يَطلُبُ بِدَمِهِ ، فَقالوا لِموسىٰ ﷺ: إنَّ سِبطَ آلِ فُلانٍ قَتَلوا فُلانًا ، فَأَخبِرنا مَن قَتَلَهُ ؟ قالَ: إيتوني بِبَقَرَةٍ ، ﴿قالوا أتَتَّخِذُنا هُزُوًا قالَ أعوذُ بِاللهِ أن أكونَ مِنَ الجاهِلينَ﴾[۲۲٦۰] ، ولَو أنَّهُم عَمَدوا إلىٰ أيِّ بَقَرَةٍ أجزَأَتهُم ولٰكِن شَدَّدوا فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيهِم ، ﴿قالوا ادعُ لَنا رَبَّكَ يُبَيِّن لَنا ما هِيَ قالَ إنَّهُ يَقولُ إنَّها بَقَرَةٌ لا فارِضٌ ولا بِكرٌ﴾[۲۲٦۱] ـ يعني لا صَغيرَةٌ ولا كَبيرَةٌ ـ ﴿عَوانٌ بَينَ ذٰلِكَ﴾[۲۲٦۲] ، ولَو أنَّهُم عَمَدوا إلىٰ أيِّ بَقَرَةٍ أجزَأَتهُم ، ولٰكِن شَدَّدوا فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيهِم ، ﴿قالوا ادعُ لَنا رَبَّكَ يُبَيِّن لَنا ما لَونُها قالَ إنَّهُ يَقولُ إنَّها بَقَرَةٌ صَفراءُ فاقِعٌ لَونُها تَسُرُّ النّاظِرينَ﴾[۲۲٦۳] ، ولَو أنَّهُم عَمَدوا إلىٰ أيِّ بَقَرَةٍ لَأَجزَأَتهُم ، ولٰكِن شَدَّدوا فَشَدَّدَ اللهُ عَلَيهِم ، ﴿قالوا ادعُ لَنا رَبَّكَ يُبَيِّن لَنا ما هِيَ إنَّ البَقَرَ تَشابَهَ عَلَينا وإنّا إن شاءَ اللهُ لَمُهتَدونَ ۝

نہ کرو اور کچھ چیزیں اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے معاف کردی ہیں نہ کہ اس نے فراموش کیا ہے لہذا ان چیزوں کیلئے اپنے کو زحمت میں نہ ڈالو۔

۱۱۰۰۔رسول خداؐ: جو چیزیں میں نے چھوڑ دیں انہیں تم بھی چھوڑ دو۔تم سے پہلے والوں کو ان کے بے جا سوال اور انبیاءؑ سے اختلاف نے ہی ھلاک کیا ہے لہذا جب میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو باز آجاؤ اور جب کسی چیز کا حکم دوں تو بقدر استطاعت بجالاؤ۔

۱۱۰۱۔رسولخداؐ: اگر بنی اسرائیل یہ نہ کہتے (اور اگر خدا چاہے تو ہم ہدایت یافتہ ہو جائیں گے) تو انہیں کچھ بھی نہ ملتا اور اگر وہ گایوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر کے اسے ذبح: کرڈالتے تو انکے لئے یہ کافی ہوتا لیکن انہوں نے خود (سوال میں) شدت کی تو خدا نے بھی ان پر یہ امر سخت کر دیا۔

۱۱۰۲۔امام رضاؑ: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے اپنے خاندان کی ایک فرد کو قتل کرڈالا اور لاش اٹھا کر بنی اسرائیل کے ایک عظیم خاندان کے راستہ پر ڈال دی پھر اسکے خون کا مطالبہ کیا اور جناب موسیٰ کی خدمت میں آکر کہا کہ فلاں خاندان والوں نے فلاں شخص کو قتل کرڈالا ہے آپ ہمیں بتلایئے کہ اسکو کس نے قتل کیا ہے جناب موسیٰ نے بحکم خدا لوگوں سے کہا کہ ایک گائے لے آؤ (انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارا مذاق بنا رہے ہیں۔آپ نے فرمایا پناہ بخدا کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں) اگر وہ لوگ کوئی بھی گائے لے آتے تو انکے لئے کافی تھی مگر ان لوگوں نے شدت سے کام لیا تو خدا نے بھی ان پر سختی کردی (ان لوگو نے کہا کہ اچھا خدا سے دعا کیجئے کہ ہمیں اسکی حقیقت بتائے انہوں نے کہا کہ ایسی گائے چاہئے جو نہ بوڑھی ہو نہ بچہ بلکہ درمیانی قسم کی ہو) اور اگر وہ کسی گائے کو ذبح کردیتے تو کافی تھا مگر ان لوگوں نے سختی سے کام لیا تو خدا نے بھی ان پر سختی کر دی۔(انہوں نے کہا کہ یہ بھی پوچھ لیجئے کہ رنگ کیسا ہوگا آپ نے فرمایا کہ خدا کا حکم ہے کہ زرد رنگ کی ہو جو دیکھنے میں بھلی معلوم ہو) اگر وہ کسی بھی رنگ کی گائے لے آتے تو ان کے لئے کافی تھی لیکن انہوں نے سختی کی تو خدا نے بھی سختی کردی (پھر انہوں نے کہا کہ: اپنے پروردگار کو پکارو کہ وہ ہمیں بتلائے گائے کیسی ہونی چاہئے اس لئے کہ گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے اور ہم انشاءاللہ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے آپ نے فرمایا: وہ کہتا ہے کہ: گائے بالکل سدھی ہونی چاہئے کہ جو نہ زمین جوتے اور نہ کھیت سینچے ایسی صاف ستھری ہو کہ اس میں کوئی دھبہ بھی نہ ہو۔ان لوگوں نے کہا اب آپ نے ٹھیک بیان کیا ہے) پھر انہوں نے گائے

قالَ إنَّهُ يَقولُ إنَّها بَقَرَةٌ لا ذَلولٌ تُثيرُ الأرضَ ولا تَسقِي الحَرثَ مُسَلَّمَةٌ لا شِيَةَ فيها قالُوا الآنَ جِئتَ بِالحَقِّ﴾[۱۲٦۱] فَطَلَبوها، فَوَجَدوها عِندَ فَتًى مِن بَني إسرائيلَ، فَقالَ: لا أبيعُها إلّا بِمِلءِ مَسكِها[۱۲٦۵] ذَهَبًا، فَجاؤوا إلىٰ موسىٰ ؑ فَقالوا لَهُ ذٰلِكَ، فَقالَ: اِشتَروها، فَاشتَرَوها وجاؤوا بِها، فَأَمَرَ بِذَبحِها، ثُمَّ أمَرَ أن يُضرَبَ المَيِّتُ بِذَنَبِها، فَلَمّا فَعَلوا ذٰلِكَ حَيِيَ المَقتولُ، وقالَ: يا رَسولَ اللهِ، إنَّ ابنَ عَمّي قَتَلَني دونَ مَن يُدَّعىٰ عَلَيهِ قَتلي، فَعَلِموا بِذٰلِكَ قاتِلَهُ، فَقالَ رَسولُ اللهِ موسَى بنُ عِمرانَ ؑ لِبَعضِ أصحابِهِ: إنَّ هٰذِهِ البَقَرَةَ لَها نَبَأٌ، فَقالَ: وما هُوَ؟ قالَ: إنَّ فَتًى مِن بَني إسرائيلَ كانَ بارًّا بِأَبيهِ وإنَّهُ اشتَرىٰ تَبيعًا فَجاءَ إلىٰ أبيهِ ورَأىٰ أنَّ المَقاليدَ تَحتَ رَأسِهِ، فَكَرِهَ أن يوقِظَهُ فَتَرَكَ ذٰلِكَ البَيعَ، فَاستَيقَظَ أبوهُ، فَأَخبَرَهُ، فَقالَ لَهُ: أحسَنتَ، خُذ هٰذِهِ البَقَرَةَ فَهِيَ لَكَ عِوَضًا لِما فاتَكَ، قالَ: فَقالَ لَهُ رَسولُ اللهِ موسَى بنُ عِمرانَ ؑ: اُنظُروا إلَى البِرِّ ما بَلَغَ بِأَهلِهِ؟![۱۲٦٦].

۱۱۰۳ ـ الإمام عليّ ؑ: لَمّا نَزَلَت هٰذِهِ الآيَةُ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النّاسِ حِجُّ البَيتِ مَنِ استَطاعَ إلَيهِ سَبيلًا﴾[۱۲٦۷] قالوا: يا رَسولَ اللهِ، أفي كُلِّ عامٍ؟ فَسَكَتَ، فَقالوا: أفي كُلِّ عامٍ؟ فَسَكَتَ، قالَ: ثُمَّ قالوا: أفي كُلِّ عامٍ؟ فَقالَ: لا، ولَو قُلتُ نَعَم لَوَجَبَت، فَأَنزَلَ اللهُ تَعالىٰ: ﴿يا أيُّهَا الَّذينَ آمَنوا لا تَسأَلوا عَن أشياءَ إن تُبدَ لَكُم تَسُؤكُم﴾[۱۲٦۸] إلىٰ آخِرِ الآيَةِ[۱۲٦۹].

۱۱۰۴ ـ أنَسُ بنُ مالِك: قالَ رَجُلٌ: يا رَسولَ اللهِ، أعَلَينَا الحَجُّ في كُلِّ عامٍ؟ فَقالَ: لَو قُلتُ: نَعَم لَوَجَبَت، ولَو وَجَبَت لَم تَقوموا بِها، ولَو لَم تَقوموا بِها عُذِّبتُم[۱۲۷۰].

ڈھونڈنا شروع کر دی ان صفات کی حامل گائے انہیں بنی اسرائیل کے ایک جوان کے پاس ملی ، اس نے کہا: میں اس گائے کو نہیں بیچ سکتا مگر یہ کہ اس شرط کے ساتھ کہ اسکی کھال کو سونے سے بھر کر تو ل دو وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور ساری کیفیت بیان کی آپ نے فرمایا جاؤ خرید لاؤ۔

وہ لوگ گئے اور خرید لائے آپ نے ذبح کرنے کا حکم دیا اور پھر کہا کہ گائے کی دم کو میت سے مس کر دو جب انہوں نے ایسا کیا تو مقتول زندہ ہو گیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے ابن عم نے قتل کیا ہے اور جس پر قتل کا الزام لگایا جا رہا ہے وہ میرا قاتل نہیں ہے ، اس طرح انہیں قاتل کا پتا چل گیا۔ حضرت موسیٰ نے اپنے بعض اصحاب سے فرمایا: کہ اس گائے کی ایک داستان ہے ۔ انہوں نے کہا وہ کیا؟ آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک جوان اپنے باپ کے ساتھ بڑا نیک سلوک کرتا تھا وہ ایک مرتبہ گائے کا بچہ خریدنے کے قصد سے اپنے باپ کے پاس آیا۔ اس وقت کنجی باپ کے سرہانے تھی اور وہ آرام کر رہا تھا اس نے باپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور گائے کا بچہ خریدنے سے باز رہا جب باپ اٹھا تو اس نے ساری بات بتلائی تو باپ نے اسے شاباشی دی ، اور کہا اس نقصان کے عوض میں تم یہ گائے لے لو پھر اللہ کے رسول موسیٰ بن عمران نے فرمایا: دیکھو نیکی اپنے اہل وعیال کے ساتھ کیا اثر رکھتی ہے؟

۱۱۰۳۔ امام علیؑ: جب یہ آیت شریفہ (اور اللہ کے لئے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج واجب ہے جو مستطیع ہو اس کی راہ لے) نازل ہوئی تو کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کریں؟ پیغمبر خاموش رہے پھر ان لوگوں نے پوچھا کیا ہر سال حج کرنا ہوگا۔ آپ پھر خاموش رہے پھر ان لوگوں نے پوچھا کیا ہر سال حج کرنا پڑے گا؟ آپ نے فرمایا: نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (اے ایمان والو کچھ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر تم پر آشکار ہو جائیں تو تمہیں برا لگے) تا آخر آیت۔

۱۱۰۴۔ انس بن مالک کا بیان ہے ایک دفعہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول کیا ہم پر ہر سال حج واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال واجب ہو جائے گا۔ اور اگر واجب ہو گیا تو تم ہر سال نہیں کر پاؤ گے اور اگر تم نے ہر سال نہیں کیا تو عذاب میں مبتلا ہو گے۔

١١٠٥ ـ ابنُ عبّاس: خَطَبَنا رَسولُ اللهِ ﷺ فَقالَ: يا أيُّها النّاسُ، كُتِبَ عَلَيكُمُ الحَجُّ، قالَ فَقامَ الأقرَعُ بنُ حابِسٍ فَقالَ: أفي كُلِّ عامٍ يا رَسولَ اللهِ؟ فَقالَ: لَو قُلتُها لَوَجَبَت، ولَو وَجَبَت لَم تَعمَلوا بِها ولَم تَستَطيعوا أن تَعمَلوا بِها، الحَجُّ مَرَّةٌ فَمَن زادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ[١٢٧١].

١١٠٦ ـ ابنُ عبّاس: إنَّ رَجُلًا قالَ: يا رَسولَ اللهِ، الحَجُّ كُلَّ عامٍ؟ فَقالَ: بَل حَجَّةٌ عَلىٰ كُلِّ إنسانٍ، ولَو قُلتُ: نَعَم كُلَّ عامٍ، لَكانَ كُلَّ عامٍ[١٢٧٢].

١١٠٧ ـ أنس: خَطَبَ رَسولُ اللهِ ﷺ خُطبَةً ما سَمِعتُ مِثلَها قَطُّ، قالَ: لَو تَعلَمونَ ما أعلَمُ لَضَحِكتُم قَليلًا ولَبَكَيتُم كَثيرًا. فَغَطّىٰ أصحابُ رَسولِ اللهِ ﷺ وُجوهَهُم، لَهُم خَنينٌ، فَقالَ رَجُلٌ: مَن أبي؟ قالَ: فُلانٌ، فَنَزَلَت هٰذِهِ الآيَةُ ﴿لا تَسألوا عَن أشياءَ إن تُبدَ لَكُم تَسُؤكُم﴾[١٢٧٣].

١١٠٨ ـ أبو موسَى الأشعَرِيّ: سُئِلَ رَسولُ اللهِ ﷺ عَن أشياءَ كَرِهَها، فَلَمّا أكثَروا عَلَيهِ المَسألَةَ غَضِبَ وقالَ: سَلوني، فَقامَ رَجُلٌ فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، مَن أبي؟ قالَ: أبوكَ حُذافَةُ، ثُمَّ قامَ آخَرُ فَقالَ: يا رَسولَ اللهِ، مَن أبي؟ فَقالَ: أبوكَ سالِمٌ مَولىٰ شَيبَةَ، فَلَمّا رَأىٰ عُمَرُ ما بِوَجهِ رَسولِ اللهِ ﷺ مِنَ الغَضَبِ قالَ: إنّا نَتوبُ إلَى اللهِ عَزَّ وجَلَّ[١٢٧٤].

١١٠٩ ـ ابنُ عبّاس: كانَ قَومٌ يَسألونَ رَسولَ اللهِ ﷺ استِهزاءً، فَيَقولُ الرَّجُلُ: مَن أبي؟ ويَقولُ الرَّجُلُ ـ تَضِلُّ ناقَتُهُ ـ: أينَ ناقَتي؟ فَأَنزَلَ اللهُ فيهِم هٰذِهِ الآيَةَ ﴿لا تَسألوا عَن أشياءَ إن تُبدَ لَكُم تَسُؤكُم﴾ حَتّىٰ فَرَغَ مِنَ الآيَةِ كُلِّها[١٢٧٥].

١١١٠ ـ الإمام الباقر ﷺ: إذا حَدَّثتُكُم بِشَيءٍ فَاسأَلوني مِن كِتابِ اللهِ، ثُمَّ قالَ في بَعضِ حَديثِهِ: إنَّ رَسولَ اللهِ ﷺ نَهىٰ عَنِ القيلِ والقالِ، وفَسادِ المالِ، وكَثرَةِ

۱۱۰۵۔ابن عباس: پیغمبر اسلام نے ہمارے لئے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج واجب کر دیا گیا ہے، اتنے میں اقرع بن حابس کھڑے ہو گئے اور پوچھا: کیا ہر سال واجب ہے؟ آنحضرت نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال واجب ہو جائے گا۔ اور اگر ہر سال واجب ہو گیا تو تم نہیں کر سکو گے، اور ہر سال اسے بجالانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ حج ایک بار واجب ہے جو اس سے زیادہ کریگا مستحب ہے۔

۱۱۰۶۔ایک شخص نے رسول خدا سے کہا: اے رسول خدا! کیا حج ہر سال واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ ہر انسان پر صرف ایک حج واجب ہے۔ اور اگر میں کہتا کہ: ہاں ہر سال واجب ہے تو یقیناً ہر سال واجب ہو جاتا۔

۱۱۰۷۔انس بن مالک: ایک روز رسول خداؐ نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا جیسا میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ آپ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر تم جانتے ہوتے تو تمہاری ہنسی کم گریہ زیادہ ہو جاتا۔ اصحاب رسول نے یہ سنکر اپنے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور دھیرے دھیرے سب رونے لگے پھر ایک شخص نے پوچھا اے رسول خداؐ میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: فلاں شخص۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی (ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر آشکار ہو جائیں تو تمہیں برا لگے)

۱۱۰۸۔ابوموسی اشعری: رسول خداؐ سے کچھ ایسی چیزوں کے متعلق سوال کیا گیا جسے آپ ناپسند کرتے تھے جب لوگ مسلسل سوال کرنے لگے تو آپ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: جو چاہو پوچھ لو۔ پس ایک شخص کھڑا ہوا اور پوچھا میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور پوچھا کہ: میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ شیبہ کا مولا سالم ہے۔

عمر نے رسول خدا کے چہرے پر غضب کے آثار دیکھے تو کہا: بیشک ہم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔

۱۱۰۹۔ابن عباس: ایک گروہ رسول خداؐ: سے استہزا و تمسخر کے ساتھ سوال کر رہا تھا (ان میں سے) ایک شخص نے پوچھا کہ: میرا باپ کون ہے؟ اور دوسرے شخص کی اونٹنی گم ہو گئی تھی اس نے پوچھا: میری اونٹنی کہاں ہے؟ لہٰذا ان لوگوں کے سلسلے میں یہ آیت نازل ہوئی (ان چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو کہ اگر آشکار ہو جائیں تو تمہیں برا لگے) یہاں تک کہ پوری آیت سنا دی۔

۱۱۱۰۔امام باقرؑ: جب میں تم سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کروں تو کتاب خدا سے سوال کرو اور پھر دوران گفتگو آپ نے فرمایا کہ: رسول خداؐ نے چوں چرا، بربادی مال اور کثرت سوال سے منع فرمایا ہے۔ اس وقت کسی

السُّؤالِ، فَقيلَ لَهُ: يَابنَ رَسولِ اللهِ، أينَ هٰذا مِن كِتابِ اللهِ؟ قالَ: إنَّ اللهَ ﷻ يَقولُ: ﴿لا خَيرَ في كَثيرٍ مِن نَجواهُم إلّا مَن أمَرَ بِصَدَقَةٍ أو مَعروفٍ أو إصلاحٍ بَينَ النّاسِ﴾[١٢٧٦] وقالَ: ﴿ولا تُؤتُوا السُّفَهاءَ أموالَكُمُ الَّتي جَعَلَ اللهُ لَكُم قِيامًا﴾[١٢٧٧] وقالَ: ﴿لا تَسألوا عَن أشياءَ إن تُبدَ لَكُم تَسُؤكُم﴾[١٢٧٨].

١١١١ ـ عنه ﷺ: اِشتَرِ الجُبنَ مِن أسواقِ المُسلِمينَ مِن أيدِي المُصَلّينَ، ولا تَسألْ عَنهُ إلّا أن يَأتِيَكَ مَن يُخبِرُكَ عَنهُ[١٢٧٩].

١١١٢ ـ عنه ﷺ ـ لَمّا سَألَهُ الفُضَيلُ وزُرارَةُ ومُحَمَّدُ بنُ مُسلِمٍ عَن شِراءِ اللَّحمِ مِنَ الأسواقِ ولا يُدرىٰ ما يَصنَعُ القَصّابونَ ـ: كُل إذا كانَ ذٰلِكَ في أسواقِ المُسلِمينَ ولا تَسألْ عَنهُ[١٢٨٠].

١١١٣ ـ الإمام الصادق ﷺ: يا أيُّهَا النّاسُ اتَّقُوا اللهَ ولا تُكثِروا السُّؤالَ، إنَّما هَلَكَ مَن كانَ قَبلَكُم بِكَثرَةِ سُؤالِهِم أنبِياءَهُم، وقَد قالَ اللهُ ﷻ: ﴿يا أيُّهَا الَّذينَ آمَنوا لا تَسألوا عَن أشياءَ إن تُبدَ لَكُم تَسُؤكُم﴾ واسألوا عَمّا فَرَضَ اللهُ عَلَيكُم، واللهِ إنَّ الرَّجُلَ يَأتيني فَيَسألُني فَأُخبِرُهُ فَيَكفُرُ، ولَو لَم يَسألْني ما ضَرَّهُ، وقالَ اللهُ: ﴿وإن تَسألوا عَنها حينَ يُنَزَّلُ القُرآنُ تُبدَ لَكُم﴾ إلىٰ قَولِهِ: ﴿قَد سَألَها قَومٌ مِن قَبلِكُم ثُمَّ أصبَحوا بِها كافِرينَ﴾[١٢٨١][١٢٨٢].

١١١٤ ـ عنه ﷺ: إنَّ عَلِيًّا ﷺ كانَ يَقولُ: أبهِموا ما أبهَمَهُ اللهُ[١٢٨٣].

١١١٥ ـ عنه ﷺ: خَطَبَ أميرُ المُؤمِنينَ ﷺ بِهٰذِهِ الخُطبَةِ [أي خُطبَةَ الأشباحِ] عَلىٰ مِنبَرِ الكوفَةِ، وذٰلِكَ أنَّ رَجُلًا أتاهُ فَقالَ لَهُ: يا أميرَ المُؤمِنينَ، صِف لَنا رَبَّنا مِثلَما نَراهُ عِيانًا لِنَزدادَ لَهُ حُبًّا وبِهِ مَعرِفَةً. فَغَضِبَ ونادىٰ: الصَّلاةَ جامِعَةً، فَاجتَمَعَ النّاسُ حَتّىٰ غَصَّ المَسجِدُ بِأهلِهِ، فَصَعِدَ المِنبَرَ وهُوَ مُغضَبٌ

نے پوچھا اے فرزند رسولؐ آپ کی یہ بات قرآن مجید میں کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (ان کی بہت سی رازدارانہ گفتگو میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ مگر جو شخص صدقہ و خیرات یا نیکی یا لوگوں کے درمیان صلح و مصالحت کا حکم دے) اور فرمایا (جو مال تمہیں خدا نے زندگی کی بقا کی خاطر عنایت کیا ہے اسے بے وقوفوں کو نہ دو) اور فرمایا (ان اشیاء کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ آشکار ہو جائیں تو تمہیں برا لگے۔)

۱۱۱۱۔ امام باقرؑ: نیز مسلمانوں کے بازار اور نمازیوں کے ہاتھ سے خریدو اور پھر اس کے بارے میں کوئی سوال نہ کرو مگر یہ کہ کوئی آکر تمہیں اس کی حقیقت سے آگاہ کرے۔

۱۱۱۲۔ امام باقرؑ: جس وقت فضیل، زرارہ، محمد بن مسلم نے بازار سے گوشت خریدنے کے متعلق سوال کیا اور یہ کہا کہ نامعلوم قصاب کیا کرتے ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: اگر مسلمانوں کے بازار سے لیا ہے تو کھاؤ اور اس کے بارے میں سوال نہ کرو۔

۱۱۱۳۔ امام صادقؑ: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور بہت زیادہ سوال مت کرو۔ تم سے پہلے والے انبیاء سے زیادہ سوال کرنے ہی کی بنیاد پر ہلاک ہوئے ہیں۔ اور بیشک کہ اللہ کا ارشاد ہے (اے ایمانداروں! ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر آشکار ہو جائیں تو تمہیں برا لگے) اور جن چیزوں کو تمہارے اوپر اللہ نے فرض کیا ہے اس کے متعلق سوال کرو قسم بخدا جب کوئی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے سوال کرتا ہے جب میں اسے بتا دیتا ہوں تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اگر وہ سوال نہ کرتا تو اسے نقصان نہ پہنچتا۔ ارشاد خداوندی ہے (اگر قرآن کے نزول کے وقت ان کے متعلق سوال کرتے تو تمہارے لئے آشکار کر دیا جاتا) نیز فرماتا ہے: (یقیناً ایک گروہ نے تم سے پہلے ان چیزوں کے متعلق سوال کیا تھا اور پھر کافر ہو گئے)۔

۱۱۱۴۔ امام صادقؑ: حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے کہ جس چیز کو خدا نے مبہم رکھا ہے اسے مبہم ہی رکھو۔

۱۱۱۵۔ امام صادقؑ: حضرت امیر المومنینؑ نے منبر کوفہ سے اس خطبہ (یعنی اشباح) کو اسوقت ارشاد فرمایا جب ایک شخص نے آپ کے پاس آکر یہ تقاضا کیا کہ: اے امیر المومنینؑ پروردگار کے اوصاف اس طرح بیان کیجئے کہ گویا وہ ہماری نگاہ کے سامنے ہے تا کہ اسکے متعلق ہماری محبت اور معرفت میں اضافہ ہو جائے آپ اس بات پر غضبناک ہوئے اور نماز جماعت کے لئے آواز دی لوگ جمع ہونے لگے یہاں تک کہ مسجد مسلمانوں سے چھلک اٹھی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور اس عالم میں خطبہ ارشاد فرمایا کہ چہرہ کا رنگ غیظ و غضب کی وجہ

مُتَغَيِّرُ اللَّونِ، فَحَمِدَ اللهَ وأثنىٰ عَلَيهِ وصَلّىٰ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قالَ: ... فَانظُر أيُّهَا السّائِلُ: فَما دَلَّكَ القُرآنُ عَلَيهِ مِن صِفَتِهِ فَائتَمَّ بِهِ واستَضِئْ بِنورِ هِدايَتِهِ، وما كَلَّفَكَ الشَّيطانُ عِلمَهُ مِمّا لَيسَ فِي الكِتابِ عَلَيكَ فَرضُهُ، ولا في سُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وأئِمَّةِ الهُدىٰ أثَرُهُ، فَكِل عِلمَهُ إلَى اللهِ سُبحانَهُ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مُنتَهىٰ حَقِّ اللهِ عَلَيكَ(١٢٨٤).

١١١٦ ـ عنه ﷺ: خَمسَةُ أشياءَ يَجِبُ عَلَى النّاسِ أن يَأخُذوا بِها ظاهِرَ الحُكمِ: الوِلاياتُ، والتَّناكُحُ، والمَواريثُ، والذَّبائِحُ، والشَّهاداتُ، فَإِذا كانَ ظاهِرُهُ ظاهِرًا مَأمونًا جازَت شَهادَتُهُ، ولا يُسأَلُ عَن باطِنِهِ(١٢٨٥).

١١١٧ ـ سلمان: سُئِلَ رَسولُ اللهِ ﷺ عَنِ السَّمنِ والجُبنِ والفِراءِ، فَقالَ: الحَلالُ ما أحَلَّ اللهُ في كِتابِهِ، والحَرامُ ما حَرَّمَ اللهُ في كِتابِهِ، وما سَكَتَ عَنهُ فَهُوَ مِمّا عَفا عَنهُ(١٢٨٦).

١١١٨ ـ سَأَلَ سُلَيمانُ بنُ جَعفَرٍ الجَعفَرِيُّ العَبدَ الصّالِحَ موسَى بنَ جَعفَرٍ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَأتِي السّوقَ فَيَشتَري جُبَّةَ فِراءٍ، لا يَدري أذَكِيَّةٌ هِيَ أم غَيرُ ذَكِيَّةٍ، أيُصَلّي فيها؟ فَقالَ: نَعَم لَيسَ عَلَيكُمُ المَسأَلَةُ، إنَّ أبا جَعفَرٍ ﷺ كانَ يَقولُ: إنَّ الخَوارِجَ ضَيَّقوا عَلىٰ أنفُسِهِم بِجَهالَتِهِم، إنَّ الدّينَ أوسَعُ مِن ذٰلِكَ(١٢٨٧).

١١١٩ ـ إسماعيلُ بنُ عيسىٰ: سَأَلتُ أبَا الحَسَنِ ﷺ عَن جُلودِ الفِراءِ يَشتَريهَا الرَّجُلُ في سوقٍ مِن أسواقِ الجَبَلِ، أيَسأَلُ عَن ذَكاتِهِ إذا كانَ البائِعُ مُسلِمًا غَيرَ عارِفٍ؟ قالَ: عَلَيكُم أنتُم أن تَسأَلوا عَنهُ إذا رَأَيتُمُ المُشرِكينَ يَبيعونَ ذٰلِكَ، وإذا رَأَيتُم يُصَلّونَ فيهِ فَلا تَسأَلوا عَنهُ(١٢٨٨).

١١٢٠ ـ عُمَرُ بنُ حَنظَلَةَ: قُلتُ لِأَبي عَبدِ اللهِ ﷺ: إنّي تَزَوَّجتُ امرَأَةً فَسَأَلتُ عَنها فَقيلَ

سے متغیر تھا حمد و ثنائے الٰہی اور پیغمبر اسلامؐ پر درود و سلام کے بعد فرمایا:.....اے سوال کرنے والے یاد رکھو: قرآن مجید نے جن اوصاف کی نشان دہی کی ہے اس کی پیروی کرو اور اسی کے نور ہدایت سے روشنی حاصل کرو اور ہر وہ صفت جس کی طرف شیطان تمہیں ابھار رہا ہے کہ جس کے فریضہ ہونے کا کوئی اشارہ نہ کتاب خدا میں موجود ہے نہ سنت رسولؐ اور نہ ہی ائمہ حدیٰ کے ارشادات میں تو اس کا علم اللہ کے حوالے کردو کہ یہی تم پر اس کے حق کی آخری منزل ہے۔

۱۱۱۶۔ امام صادقؑ: لوگوں پر پانچ چیزوں، ولایت، نکاح، ارث، ذبیحہ اور گواہی کے ظاہری حکم کا پر عمل کرنا واجب ہے پس اگر اسکا ظاہر ظاہراً محفوظ ہو تو گواہی نافذ ہے اور باطن حکم کے سلسلے میں سوال نہ کیا جائے۔

۱۱۱۷۔ حضرت سلمانؓ کا بیان ہے کہ حضرت رسول خداؐ سے تیل، پنیر اور صحرائی گدھے کی کھال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ چیزیں حلال ہیں جنہیں اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور وہ چیزیں حرام ہیں جنہیں اس نے حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے سکوت اختیار کیا ہے وہ تمہارے لئے مباح ہیں۔

۱۱۱۸۔ سلیمان بن جعفر جعفری نے بندۂ صالح امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص بازار میں وارد ہوتا ہے اور پوستین کا جبہ خریدتا ہے لیکن اسے علم نہیں ہے کہ کھال ذبیحہ شدہ جانور کی ہے یا غیر ذبیحہ کی تو کیا اس میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: تم پر سوال کرنا ضروری نہیں ہے۔ امام محمد باقرؑ کہا کرتے تھے خوارج نے جہالت کی وجہ سے اپنے راستہ تنگ کرلیے دین خدا اس سے کہیں زیادہ وسعت کا قائل ہے۔

۱۱۱۹۔ اسماعیل بن عیسیٰ: کا بیان ہے کہ میں نے ابوالحسن (امام علی رضا علیہ السلام) سے پوچھا کیا انسان کو اس پوستین کے تزکیہ کے بارے میں پوچھنا چاہئے جس کو اس نے کوہستانی بازار سے کسی ایسے مسلمان سے خریدا ہے جو زیادہ معلومات نہیں رکھتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا تم پر اس وقت پوچھنا لازم ہے جب اسے مشرکین بیچ رہے ہوں اور اگر دیکھو کہ اس میں لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۱۲۰۔ عمر بن حنظلہ: کا بیان ہیکہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی اور پھر اسکے بارے میں جستجو کی تو کچھ باتیں اسکے سلسلہ میں معلوم ہوئیں؟ امام نے فرمایا تم نے پوچھا

فيها، فَقالَ: وأنتَ لِمَ سألتَ أيضًا! ليسَ علَيكُمُ التَّفتيشُ[2289].

١١٢١ ـ الكاهِليّ عَن رَجُلٍ عَن أبي عَبدِ اللهِ ﷺ: قُلتُ: أمُرُّ في الطَّريقِ فيَسيلُ عَلَيَّ الميزابُ في أوقاتٍ أعلَمُ أنَّ النّاسَ يَتَوَضَّؤونَ، قالَ: قالَ: لَيسَ بِهِ بَأسٌ، لا تَسأل عَنهُ[2290].

٤ / ٧

السُّؤالُ عَمّا لا فائِدَةَ فيهِ

١١٢٢ ـ الإمام عليّ ﷺ: سَل عَمّا يَعنيكَ، ودَع ما لا يَعنيكَ[2291].

١١٢٣ ـ عنه ﷺ: لا تَسأل عَمّا لا يَكونُ؛ فَفِي الَّذي قَد كانَ لَكَ شُغُلٌ[2292].

١١٢٤ ـ عنه ﷺ: لا تَسأَلَنَّ عَمّا لَم يَكُن؛ فَفِي الَّذي قَد كانَ عِلمٌ كافٍ[2293].

٤ / ٨

كَثرَةُ السُّؤالِ

١١٢٥ ـ رسول الله ﷺ: إنَّ اللهَ ... كَرِهَ لَكُم: قيلَ وقالَ، وكَثرَةَ السُّؤالِ، وإضاعَةَ المالِ[2294].

١١٢٦ ـ عنه ﷺ: رَحِمَ اللهُ مُؤمِنًا تَكَلَّمَ فَغَنِمَ، أو سَكَتَ فَسَلِمَ، إنّي أكرَهُ لَكُم عَن قيلَ وقالَ، وإضاعَةِ المالِ، وكَثرَةِ السُّؤالِ[2295].

١١٢٧ ـ عَبدُاللهِ بنُ مَسعود: جاءَ رَجُلٌ إلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقالَ: أوصِني، فَقالَ: دَع قيلَ وقالَ، وكَثرَةَ السُّؤالِ، وإضاعَةَ المالِ[2296].

ہی کیوں؟ تمہارے لئے چھان بین کرنا ضروری نہ تھا۔

۱۱۲۱۔ جناب کاہلی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا تھا کہ میں ایک ایسے راستے سے گذرتا ہوں کہ اثنائے راہ پرنالے سے کچھ چھینٹیں مجھ پر پڑتی ہیں جبکہ اسوقت عام طور پر لوگ وضو کرتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے اس کے بارے میں سوال نہ کرو۔

۴/۷
غیر مفید چیزوں کے متعلق سوال کرنا

۱۱۲۲۔ امام علیؑ: کام کی چیزوں کے بارے میں سوال کرو۔ غیر مفید چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو۔

۱۱۲۳۔ امام علیؑ: جو چیز ہونے والی نہیں ہے اس کے بارے میں سوال مت کرو کہ جو واقع ہو چکی ہیں وہی تمہارے لئے کافی ہیں۔

۱۱۲۴۔ امام علیؑ: جو چیزیں واقع نہیں ہوئی ہیں ان کے بارے میں سوال نہ کرو اس لئے جو واقع ہو چکی ہیں وہی تمہاری معلومات کے لئے کافی ہیں۔

۴/۸
کثرت سوال

۱۱۲۵۔ رسول خداؐ: اللہ چون وچرا، کثرت سوال اور تضییع اموال کو ناپسند کرتا ہے۔

۱۱۲۶۔ رسول خداؐ: خدا رحمت نازل کرے اس مومن پر زبان کھولے تو فائدہ میں رہے اور خاموش ہو تو محفوظ رہے۔ میں تمہارے لئے چوں وچرا، تضییع اموال اور کثرت سوال کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

۱۱۲۷۔ عبداللہ بن مسعود: کا بیان ہے کہ ایک شخص پیغمبر اسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بولا مجھے نصیحت فرمایئے آنحضرتؐ نے فرمایا، چوں وچرا، کثرت سوال اور تضییع اموال سے پرہیز کرو۔

۱۱۲۸ ـ الإمام عليّ ﷺ: كَثرَةُ السُّؤالِ تورِثُ المَلالَ[۱۲۴۷].

۱۱۲۹ ـ الإمام الكاظم ﷺ: إنَّ اللهَ ﷻ يُبغِضُ القيلَ والقالَ، وإضاعَةَ المالِ، وكَثرَةَ السُّؤالِ[۱۲۴۸].

۱۱۲۸۔ امام علی: زیادہ سوال کرنا ملال کا باعث ہوتا ہے۔

۱۱۲۹۔ امام کاظم: اللہ چون و چرا، تضییع اموال اور کثرت سوال سے نفرت کرتا ہے۔

وضاحت

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ۱۰۷۲ ویں حدیث میں کثرت سوال کے بارے میں امام علیؑ نے حکم دیا ہے آپ کا ارشاد ہے "علم پانچ چیزوں کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا جن میں کی پہلی چیز، کثرت سوال ہے" یہ روایت ان احادیث کے ساتھ کس طرح جمع ہو سکتی ہے جن میں کثرت سوال کی مذمت کی گئی ہے؟

جواب میں ہم کہیں گے کہ کثرت سوال کی خوبی مشروط ہے یعنی کثرت سوال ضرر رساں نہ ہو بلکہ مفید ہو۔ اور مخاطب کو عاجز و ناتواں کرنے کے لئے نہ ہو۔ بلکہ علم کے اضافہ کا باعث ہو تو مستحسن ہے۔ اگر ان شرائط میں سے کوئی ایک نہ ہو تو سوال ہی کرنا برا ہے کثرت سوال تو بہر حال منفور ہے یہاں اس بیان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جو حدیثیں طالب علم کو سوال کرنے کی رغبت دلاتی ہیں ان کا مقصد وہ سوالات ہیں جن میں مذکورہ تینوں شرطیں موجود ہوں اور جو حدیثیں سوال کرنے یا کثرت سوال سے منع کرتی ہیں اس سے مراد وہ سوالات ہیں جن میں مذکورہ شرطیں موجود نہ ہوں اور ان سوالوں کا کوئی فائدہ نہ ہو جیسا کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے کتاب "مرآۃ العقول" میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

الفصل الخامس

أحكامُ التَّعَلُّمِ

أ: ما يَجِبُ تَعَلُّمُهُ

٥ / ١

مَعرِفَةُ اللهِ

١١٣٠ ـ رسول الله ﷺ: أفضَلُ العِلمِ لا إلهَ إلّا اللهُ[١٢٩٩].

١١٣١ ـ الإمام عليّ ﷺ: العِلمُ بِاللهِ أفضَلُ العِلمَينِ[١٣٠٠].

١١٣٢ ـ الإمام الصادق ﷺ: إنَّ أفضَلَ الفَرائِضِ وأوجَبَها عَلَى الإنسانِ مَعرِفَةُ الرَّبِّ والإقرارُ لَهُ بِالعُبودِيَّةِ[١٣٠١].

٥ / ٢

دَعائِمُ الإسلامِ

١١٣٣ ـ رسول الله ﷺ: مَن ماتَ مِن اُمَّتي ولَيسَ لَهُ إمامٌ مِنهُم يَعرِفُهُ فَهِيَ ميتَةٌ جاهِلِيَّةٌ ،

پانچویں فصل

تحصیل علم کے احکام

الف: وہ احکام جن کا سیکھنا واجب ہے

۱/۵

معرفت خدا

۱۱۳۰۔رسول خداؐ: بلند ترین علم لا الہ الا اللہ ہے۔

۱۱۳۱۔امام علیؑ: علم باللہ بلند ترین علم ہے۔

۱۱۳۲۔امام صادقؑ: بیشک انسان کے اوپر سب سے بڑا اور اہم فریضہ اللہ کی معرفت اور اس کی عبودیت کا اقرار کرنا ہے۔

۲/۵

اسلام کے ستون

۱۱۳۳۔رسول خداؐ: میری امت سے جو شخص مرجائے اور اپنے امام کی معرفت حاصل نہ کرسکا ہو تو اسکی موت جاہلیت کی موت ہے اور اگر وہ امام سے نا آشنا اور اس کا دشمن تھا تو وہ مشرک ہے اور اگر امام سے نا آشنا

فَإن جَهِلَهُ وعاداهُ فَهُوَ مُشرِكٌ ، وإن جَهِلَهُ ولَم يُعادِهِ ولَم يُوالِ لَهُ عَدُوًّا فَهُوَ جاهِلٌ ولَيسَ بِمُشرِكٍ[۱۳۰۲].

۱۱۳۴ ـ سليم بن قيس عن الإمام عليّ ﷺ : أدنىٰ ما يَكونُ بِهِ العَبدُ مُؤمِنًا أن يُعَرِّفَهُ اللهُ تَبارَكَ وتَعالىٰ نَفسَهُ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطّاعَةِ ، ويُعَرِّفَهُ نَبِيَّهُ ﷺ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطّاعَةِ ، ويُعَرِّفَهُ إمامَهُ وحُجَّتَهُ في أرضِهِ وشاهِدَهُ عَلىٰ خَلقِهِ فَيُقِرَّ لَهُ بِالطّاعَةِ . قُلتُ لَهُ : يا أميرَ المُؤمِنينَ ، وإن جَهِلَ جَميعَ الأشياءِ إلّا ما وَصَفتَ ؟ قالَ : نَعَم ، إذا اُمِرَ أطاعَ وإذا نُهِيَ انتَهىٰ[۱۳۰۳].

۱۱۳۵ ـ عنه ﷺ : عَلَيكُم بِطاعَةِ مَن لا تُعذَرونَ بِجَهالَتِهِ[۱۳۰۴].

۱۱۳۶ ـ عنه ﷺ ـ في كِتابِهِ إلىٰ مُعاوِيَةَ ـ : إتَّقِ اللهَ فيما لَدَيكَ ، وانظُر في حَقِّهِ عَلَيكَ ، وارجِع إلىٰ مَعرِفَةِ ما لا تُعذَرُ بِجَهالَتِهِ[۱۳۰۵].

۱۱۳۷ ـ عنه ﷺ : كَفىٰ مِن أمرِ الدّينِ أن تَعرِفَ ما لا يَسَعُ جَهلُهُ[۱۳۰۶].

۱۱۳۸ ـ عنه ﷺ : يا أبَا الطُّفَيلِ ، العِلمُ عِلمانِ : عِلمٌ لا يَسَعُ النّاسَ إلَّا النَّظَرُ فيهِ وهُوَ صِبغَةُ الإسلامِ ، وعِلمٌ يَسَعُ النّاسَ تَركُ النَّظَرِ فيهِ وهُوَ قُدرَةُ اللهِ ﷻ[۱۳۰۷].

۱۱۳۹ ـ عنه ﷺ ـ فيما نُسِبَ إلَيهِ ـ : إن لَم تَعلَم مِن أينَ جِئتَ ، لَم تَعلَم إلىٰ أينَ تَذهَبُ[۱۳۰۸].

۱۱۴۰ ـ عنه ﷺ : رَحِمَ اللهُ امرَأً عَلِمَ مِن أينَ وفي أينَ وإلىٰ أينَ[۱۳۰۹].

۱۱۴۱ ـ عنه ﷺ : ألزَمُ العِلمِ بِكَ ما دَلَّكَ عَلىٰ صَلاحِ دينِكَ وأبانَ لَكَ عَن فَسادِهِ[۱۳۱۰].

۱۱۴۲ ـ عنه ﷺ : أولَى العِلمِ بِكَ ما لا يُتَقَبَّلُ العَمَلُ إلّا بِهِ[۱۳۱۱].

۱۱۴۳ ـ الإمام الصادق ﷺ : لا يَسَعُ النّاسَ حَتّىٰ يَسألوا ويَتَفَقَّهوا ويَعرِفوا إمامَهُم[۱۳۱۲].

تھا اور دشمن نہیں تھا نیز امام کے دشمنوں کو دوست نہیں رکھتا تھا تو وہ جاہل ہے مشرک نہیں۔

۱۱۳۴۔ سلیم ابن قیس: نے امام علیؑ سے روایت کی ہے کہ ادنیٰ چیز جس کے ذریعہ انسان کو مومن شمار کیا جائے گا یہ ہے کہ اللہ اسے اپنی معرفت عطا کردے تا کہ وہ اللہ کی اطاعت کا اقرار کرے اور پھر اپنے نبی کی معرفت عطا کردے اور وہ نبی کی فرمانبرداری کا اقرار کرلے۔ اور اسے روئے زمین پر اپنے امام اور اپنی حجت کی معرفت اور اپنی مخلوق میں اپنے شاہد کی معرفت عطا کردے تا کہ وہ ان کی بھی فرمانبرداری کا اقرار کرلے۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے اگر اس کے علاوہ ساری چیزوں سے جاہل ہو تو بھی وہ مومن ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں لیکن اگر اسے حکم دیا جائے تو اطاعت کرے اور اگر روکا جائے تو باز رہے۔

۱۱۳۵۔ امام علیؑ: تم پر اس شخص کی اطاعت ضروری ہے جس سے ناواقف ہونے پر عذر قبول نہ کیا جائے۔

۱۱۳۶۔ امام علیؑ: نے معاویہ کے نام خط میں تحریر فرمایا جو کچھ سامان تمہارے پاس ہے اس میں اللہ سے ڈرو اور جن نعمتوں کا حق تمہارے اوپر ہے اس پر نظر کرو اور اس کی معرفت کی طرف پلٹ آؤ جس سے نادانی قابل قبول عذر نہیں ہے۔

۱۱۳۷۔ امام علیؑ: امر دین کے سلسلے میں یہی کافی ہے کہ جن چیزوں سے لاعلمی قابل قبول عذر نہیں ہے اس کا علم حاصل کرلیا جائے۔

۱۱۳۸۔ امام علیؑ: اے ابو طفیل! علم دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ علم جس میں انسانوں کے لئے غور وخوض کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے وہ رنگ اسلام (یعنی احکام دین) ہیں۔ اور دوسرے وہ علم جس میں غور وفکر کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ قدرت خدا ہے۔

۱۱۳۹۔ امام علیؑ: سے منسوب بیان میں ہے کہ اگر تم یہ نہ جانو گے کہ کہاں سے آئے ہو تو یہ بھی نہ جان پاؤ گے کہ تمہیں کہاں جانا ہے۔

۱۱۴۰۔ امام علیؑ: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جسے علم ہے کہ کہاں سے آیا ہے۔ کہاں موجود ہے اور پھر کہاں جانا ہے۔

۱۱۴۱۔ امام علیؑ: تم پر سب سے زیادہ لازم وہ علم ہے جو تمہارے دین کی فلاح و بہبودی کی طرف تمہاری راہنمائی کرے اور جو دین کی تباہ و بربادی کا باعث ہے اسے روشن کرے۔

۱۱۴۲۔ امام علیؑ: مناسب ترین علم تمہارے لئے وہ علم ہے جس کے بغیر تمہارا عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔

۱۱۴۳۔ امام صادقؑ: لوگوں کے لئے سوال، تفقہ اور اپنے وقت کے امام کی معرفت حاصل کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

۱۱۳۴ ـ الحارثُ بنُ المُغيرة: قُلتُ لِأَبي عَبدِاللهِ: قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: «مَن ماتَ لا يَعرِفُ إمامَهُ ماتَ ميتَةً جاهِلِيَّةً»؟ قالَ: نَعَم، قُلتُ: جاهِلِيَّةٌ جَهلاءَ أو جاهِلِيَّةٌ لا يَعرِفُ إمامَهُ؟ قالَ: جاهِلِيَّةٌ كُفرٍ ونِفاقٍ وضَلالٍ(۱۳۱۳).

۱۱۳۵ ـ الإمام الصادق ؑ: خَرَجَ الحُسَينُ بنُ عَلِيٍّ ؑ عَلىٰ أصحابِهِ، فَقالَ: أيُّهَا النّاسُ، إنَّ اللهَ جَلَّ ذِكرُهُ ما خَلَقَ العِبادَ إلّا لِيَعرِفوهُ، فَإِذا عَرَفوهُ عَبَدوهُ، فَإِذا عَبَدوهُ استَغنَوا بِعِبادَتِهِ عَن عِبادَةِ مَن سِواهُ. فَقالَ لَهُ رَجُلٌ: يَابنَ رَسولِ اللهِ، بِأَبي أنتَ واُمّي، فَما مَعرِفَةُ اللهِ؟ قالَ: مَعرِفَةُ أهلِ كُلِّ زَمانٍ إمامَهُمُ الَّذي يَجِبُ عَلَيهِم طاعَتُهُ(۱۳۱۴).

۱۱۳۶ ـ عيسَى بنُ السَّرِيّ: قُلتُ لِجَعفَرِ الصّادِقِ ؑ: حَدِّثني عَمّا ثَبَتَ عَلَيهِ دَعائِمُ الإِسلامِ إذا أخَذتُ بِها زَكا عَمَلي ولَم يَضُرَّني جَهلُ ما جَهِلتُ.

قالَ: شَهادَةُ أن لا إلٰهَ إلَّا اللهُ وأنَّ مُحَمَّداً رَسولُ اللهِ، والإِقرارُ بِما جاءَ بِهِ مِن عِندِ اللهِ، وحَقٌّ فِي الأَموالِ مِنَ الزَّكاةِ، والإِقرارُ بِالوَلايَةِ الَّتي أمَرَ اللهُ بِها وَلايَةِ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: مَن ماتَ لا يَعرِفُ إمامَهُ ماتَ ميتَةً جاهِلِيَّةً. قالَ اللهُ ﷻ: ﴿أطيعُوا اللهَ وأطيعُوا الرَّسولَ واُولِي الأَمرِ مِنكُم﴾(۱۳۱۵) فَكانَ عَلِيٌّ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِ ثُمَّ صارَ مِن بَعدِهِ حَسَنٌ ثُمَّ حُسَينٌ ثُمَّ مِن بَعدِهِ عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ ثُمَّ مِن بَعدِهِ مُحَمَّدُ بنُ عَلِيٍّ، وهٰكَذا يَكونُ الأَمرُ، إنَّ الأَرضَ لا تَصلُحُ إلّا بِإِمامٍ، ومَن ماتَ لا يَعرِفُ إمامَهُ ماتَ ميتَةً جاهِلِيَّةً(۱۳۱۶).

۱۱۳۷ ـ أبُو اليَسَعِ عيسَى بنُ السَّرِيّ: قُلتُ لِأَبي عَبدِاللهِ ؑ: حَدِّثني عَن دَعائِمِ الإِسلامِ الَّتي بُنِيَ عَلَيها، ولا يَسَعُ أحَداً مِنَ النّاسِ تَقصيرٌ عَن شَيءٍ مِنها،

۱۱۴۴۔ حارث بن مغیرہ: کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ کیا پیغمبر اسلامؐ نے یہ فرمایا ہے کہ: جو شخص اپنے زمانے کے امام کو پہچانے بغیر مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے کہا: اصلی جاہلیت مراد ہے یا اپنے زمانے کے امام کی معرفت نہ رکھنے والی جاہلیت مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: کفر و نفاق اور گمراہی کی جاہلیت مراد ہے۔

۱۱۴۵۔ امام صادقؑ: حضرت امام حسینؑ اپنے اصحاب کے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نہیں پیدا کیا مگر اپنی معرفت حاصل کرنے کے لئے پس جب اس کی معرفت پیدا ہو جائے گی تو اس کی عبادت بھی کریں گے اور جب اس کی عبادت کریں گے تو اس کے غیر کی عبادت سے بے نیاز ہو جائیں گے۔ ایک شخص نے امام سے پوچھا: اے فرزند رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ اللہ کی معرفت کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا ہر زمانے کے لوگوں کا اپنے زمانے کے واجب الاطاعت امام کی معرفت حاصل کرنا ہے۔

۱۱۴۶۔ عیسی بن سریٰ: میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا آپ مجھ سے یہ بیان کیجئے کہ اسلام کا ستون کتنی چیزوں پر استوار ہے۔ کہ اگر میں ان چیزوں کو حاصل کر لوں تو میرا کردار پاک و پاکیزہ ہو جائے اور کسی چیز کی لاعلمی مجھے نقصان نہ پہنچا سکے۔

امامؑ نے فرمایا: شہادت ﴿لا الٰه الّا الله محمد رسول الله﴾ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں) کی گواہی، اور خدا کی طرف سے آنے والی ہر چیز کا اقرار اور اموال میں حق زکوٰۃ اور آل محمدؐ کی ولایت کا اقرار کرنا ہے کہ اسی ولایت کے اقرار کا خدا نے حکم دیا ہے رسول خداؐ کا ارشاد ہے جو شخص اپنے زمانے کے امام کو پہچانے بغیر مر گیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور جو تم میں صاحبان امر ہیں انکی اطاعت کرو) پہلے صاحب امر حضرت علیؑ تھے پھر ان کے بعد امام حسنؑ پھر ان کے بعد امام حسینؑ پھر ان کے بعد امام سجادؑ پھر ان کے بعد امام باقرؑ پھر اسی طرح یہ امر جاری و ساری رہے گا اور زمین کی اصلاح سوائے امامؑ کے نہیں ہو سکتی اور جو شخص اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل کیے بغیر مر گیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

۱۱۴۷۔ ابوالیسع ابن سری: کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا: مولیٰ مجھے وہ ستون بتا دیجئے

الَّذي مَن قَصَّرَ عَن مَعرِفَةِ شَيءٍ مِنها كُبَّ[١٣١٧] عَلَيهِ دينُهُ ولَم يُقبَل مِنهُ عَمَلُهُ، ومَن عَرَفَها وعَمِلَ بِها صَلُحَ دينُهُ وقُبِلَ مِنهُ عَمَلُهُ، ولَم يَضِق بِهِ ما فيهِ بِجَهلِ شَيءٍ مِنَ الاُمورِ جَهِلَهُ؟

قالَ: فَقالَ شَهادَةُ أن لا إلهَ إلَّا اللهُ، والإِيمانُ بِرَسولِ اللهِ ﷺ، والإِقرارُ بِما جاءَ بِهِ مِن عِندِ اللهِ، ثُمَّ قالَ: الزَّكاةُ والوَلايَةُ شَيءٌ دونَ شَيءٍ، فَضلٌ يُعرَفُ لِمَن أخَذَ بِهِ. قالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: مَن ماتَ لا يَعرِفُ إمامَهُ ماتَ ميتَةً جاهِلِيَّةً. وقالَ اللهُ ﷻ: ﴿يا أيُّهَا الَّذينَ آمَنوا أطيعُوا اللهَ وأطيعُوا الرَّسولَ واُولِي الأَمرِ مِنكُم﴾ وكانَ عَلِيٌّ ؑ، وقالَ الآخَرونَ: لا، بَل مُعاوِيَةُ. وكانَ حَسَنٌ ثُمَّ كانَ حُسَينٌ، وقالَ الآخَرونَ: هُوَ يَزيدُ بنُ مُعاوِيَةَ لا سَواءٌ، ثُمَّ قالَ: أزيدُكَ؟ قالَ بَعضُ القَومِ: زِدهُ جُعِلتُ فِداكَ.

قالَ: ثُمَّ كانَ عَلِيُّ بنُ الحُسَينِ، ثُمَّ كانَ أبو جَعفَرٍ، وكانَتِ الشّيعَةُ قَبلَهُ لا يَعرِفونَ ما يَحتاجونَ إلَيهِ مِن حَلالٍ ولا حَرامٍ إلّا ما تَعَلَّموا مِنَ النّاسِ، حَتّىٰ كانَ أبو جَعفَرٍ ؑ فَفَتَحَ لَهُم وبَيَّنَ لَهُم وعَلَّمَهُم، فَصاروا يُعَلِّمونَ النّاسَ بَعدَما كانوا يَتَعَلَّمونَ مِنهُم، والأَمرُ هٰكَذا يَكونُ، والأَرضُ لا تَصلُحُ إلّا بِإِمامٍ. ومَن ماتَ لا يَعرِفُ إمامَهُ ماتَ ميتَةً جاهِلِيَّةً، وأحوَجُ ما تَكونُ إلىٰ هٰذا إذا بَلَغَت نَفسُكَ هٰذَا المَكانَ ـ وأشارَ بِيَدِهِ إلىٰ حَلقِهِ ـ وانقَطَعَت مِنَ الدُّنيا تَقولُ: لَقَد كُنتُ عَلىٰ رَأيٍ حَسَنٍ[١٣١٨].

١١٣٨ ـ الإمام عليّ ؑ: وأمّا ما فَرَضَهُ اللهُ ﷻ مِنَ الفَرائِضِ في كِتابِهِ فَدَعائِمُ الإِسلامِ، وهِيَ خَمسُ دَعائِمَ، وعَلىٰ هٰذِهِ الفَرائِضِ بُنِيَ الإِسلامُ، فَجَعَلَ سُبحانَهُ لِكُلِّ فَريضَةٍ مِن هٰذِهِ الفَرائِضِ أربَعَةَ حُدودٍ، لا يَسَعُ أحَدًا جَهلُها، أوَّلُهَا الصَّلاةُ، ثُمَّ الزَّكاةُ، ثُمَّ الصِّيامُ، ثُمَّ الحَجُّ، ثُمَّ الوَلايَةُ وهِيَ خاتِمَتُها

جن پر اسلام قائم ہے اور جن میں سے کسی ایک کے سلسلے میں کوتاہی کرنا لوگوں کے لئے جائز نہیں ہے اور جو کوئی ان میں سے کسی ایک کی بھی معرفت میں کوتاہی کرے گا اس کا دین اس کے منہ پر مار دیا جائے گا اور اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جائے گا اور جو ان ستونوں کی معرفت حاصل کرے گا اور ان پر عمل پیرا بھی ہوگا اس کا دین سلامت اور اس کا عمل قابل قبول ہوگا اور اس کے بعد نا معلوم امور کی جہالت پر کوئی سختی نہ ہوگی؟ امامؑ نے فرمایا: شہادت لا الٰہ الا اللہ رسول خدا پر ایمان، اور جو کچھ وہ خدا کی طرف سے لے کے آئے ہیں اس کا اقرار کرنا، پھر آپ نے فرمایا: زکوٰۃ اور ولایت بھی انکے اہل کے لئے باعث فضیلت ہے جناب رسول خداؐ نے فرمایا ہے جو اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے بغیر مر گیا اسکی موت جاہلیت کی موت ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور جو تم میں اولوالامر ہیں ان کی اطاعت کرو) حضرت علیؑ، ولی امر تھے دوسروں کا کہنا ہے کہ علی نہیں بلکہ معاویہ ولی امر تھا اور امام حسنؑ ولی امر تھے پھر امام حسینؑ ولی امر ہوئے اور دوسروں کا کہنا ہے کہ صرف یزید بن معاویہ ولی امر تھا نہ کوئی اور پھر امامؑ نے فرمایا: کیا میں اور اضافہ کروں؟ کسی نے کہا میں آپ پر قربان ہو جاؤں اور اضافہ فرمائیں۔ امامؑ نے فرمایا: پھر علی ابن الحسین زین العابدینؑ ولی امر ہوئے پھر ابو جعفر محمد باقرؑ ولی امر ہوئے اور امام باقرؑ سے پہلے شیعہ حلال وحرام کی شناخت بس اتنی ہی رکھتے تھے جتنی کہ لوگوں سے سیکھ رکھی تھی یہاں تک کہ امام محمد باقرؑ ولی امر ہوئے انہوں نے علم کا باب کھول دیا۔

اور انہیں معارف سے آگاہ کیا اور علوم وفنون تعلیم فرمائے پھر تو شیعہ خود دوسرے لوگوں کو تعلیم دینے لگے جبکہ اس سے قبل خود ان کے شاگرد تھے اور ولی امر کا یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا اور زمین کی اصلاح سوائے امام کے درست نہیں ہو سکتی اور جو اپنے وقت کے امام کی معرفت کے بغیر مر گیا اس کی موت جہالت کی موت ہے اور اس معنی کی ضرورت اس وقت سب سے زیادہ ہوگی جب تمہاری جان اس مقام (امامؑ نے ہاتھ سے حلقوم کی طرف اشارہ فرمایا) تک پہنچ جائے گی، اور تم دنیا کو یہ کہتے ہوئے چلے جاؤ گے کہ: میں اچھے عقیدہ پر قائم تھا۔

۱۱۳۸۔ امام علیؑ: اور جو فرائض اللہ نے تمہارے اوپر عائد کئے ہیں وہی اسلام کے ارکان وستون ہیں اور وہ پانچ ہیں اور انہیں پر اسلام کی عمارت قائم ہے۔ اور اللہ نے ان میں سے ہر ایک ستون کی چار حدیں بنائیں ہیں جن سے لاعلمی کسی کے لئے مناسب نہیں ہے پہلا ستون ہے نماز پھر زکوٰۃ پھر روزہ پھر حج پھر ولایت اور ولایت ہی

والحافِظَةُ لِجَميعِ الفَرائِضِ والسُّنَنِ(۱۳۱۹).

۱۱۴۹ ـ أبو بَصير: سَمِعتُهُ يَسألُ أبا عَبدِاللهِ ﷺ، فَقالَ لَهُ: جُعِلتُ فِداكَ، أخبِرني عَنِ الدّينِ الَّذِي افتَرَضَ اللهُ ﷻ عَلَى العِبادِ ما لا يَسَعُهُم جَهلُهُ ولا يَقبَلُ مِنهُم غَيرَهُ، ما هُوَ؟...

فَقالَ: شَهادَةُ أن لا إلهَ إلَّا اللهُ، وأنَّ مُحَمَّدًا رَسولُ اللهِ ﷺ، وإقامُ الصَّلاةِ، وإيتاءُ الزَّكاةِ، وحِجُّ البَيتِ مَنِ استَطاعَ إلَيهِ سَبيلًا، وصَومُ شَهرِ رَمَضانَ، ثُمَّ سَكَتَ قَليلًا، ثُمَّ قالَ: والوَلايَةُ ـ مَرَّتَينِ ـ(۱۳۲۰).

۱۱۵۰ ـ الإمام الصادق ﷺ: أحسِنُوا النَّظَرَ فيما لا يَسَعُكُم جَهلُهُ، وانصَحوا لِأَنفُسِكُم، وجاهِدوا في طَلَبِ ما لا عُذرَ لَكُم في جَهلِهِ، فَإِنَّ لِدينِ اللهِ أركانًا لا يَنفَعُ مَن جَهِلَها شِدَّةُ اجتِهادِهِ في طَلَبِ ظاهِرِ عِبادَتِهِ، ولا يَضُرُّ مَن عَرَفَها ـ فَدانَ بِها ـ حُسنُ اقتِصارٍ، ولا سَبيلَ لِأَحَدٍ إلىٰ ذٰلِكَ إلَّا بِعَونٍ مِنَ اللهِ ﷻ(۱۳۲۱).

۵ / ۳

مَعالِمُ الدّينِ

۱۱۵۱ ـ رسول الله ﷺ: عَلَيكُم بِمُذاكَرَةِ العِلمِ، فَإِنَّ بِالعِلمِ تَعرِفونَ الحَلالَ مِنَ الحَرامِ(۱۳۲۲).

۱۱۵۲ ـ عنه ﷺ: رَحِمَ اللهُ مَن تَعَلَّمَ فَريضَةً أو فَريضَتَينِ فَعَمِلَ بِهِما أو عَلَّمَهُما مَن يَعمَلُ بِهِما(۱۳۲۳).

۱۱۵۳ ـ عنه ﷺ: تَعَلَّمُوا الفَرائِضَ وعَلِّموها، فَإِنَّهُ نِصفُ العِلمِ، وهُوَ يُنسىٰ، وهُوَ أوَّلُ شَيءٍ يُنزَعُ مِن اُمَّتي(۱۳۲۴).

آخری ستون ہے جو تمام واجبات و مستحبات کی محافظ و پاسباں ہے۔

۱۱۴۹۔ابو بصیر: میں نے سنا ہے کہ کسی نے امام جعفر صادقؑ سے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں مجھے اس دین کے بارے میں خبر دیجئے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر واجب قرار دیا ہے اور اس سے بے خبر رہنے کی گنجائش نہ ہو اور اس کے علاوہ خدا کسی اور دین کو قبول نہیں کرے گا؟ آپ نے فرمایا: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا استطاعت کی صورت میں حج کرنا ماہ رمضان میں روزہ رکھنا، پھر امامؑ خاموش ہو گئے اور اس کے بعد دو بار فرمایا: اور ولایت۔

۱۱۵۰۔امام صادقؑ: جن چیزوں میں جہالت مناسب نہیں ہے ان میں غور و فکر سے کام لو اپنا خیر خواہ بنو! اور جن چیزوں کی جہالت کے متعلق کوئی عذر نہیں رکھتے ان کی جستجو میں جد و جہد کرو اس لئے کہ دین خدا کے کچھ ایسے ارکان ہیں کہ اگر کوئی انہیں نہیں جانتا تو ظاہری عبادت میں بھرپور کوشش کے باوجود کوئی فائدہ نہ ہوگا اور جو شخص ان ارکان کو پہچانتا اور ان پر ایمان رکھتا ہے اختصار عمل ضرر نہیں پہنچائے گا اور ان ارکان کی (حقیقی) معرفت کسی کے لئے ممکن نہیں مگر یہ کہ خدا کی مدد شامل حال ہو جائے۔

۳/۵

دین کی نشانیاں

۱۱۵۱۔رسول خداؐ: ہمیشہ علمی گفتگو میں مصروف رہو اس لئے کہ علم ہی کے ذریعہ تم حلال و حرام کی شناخت کر سکتے ہو۔

۱۱۵۲۔رسول خداؐ: خدا سلامت رکھے اس شخص کو جو ایک یا دو فریضے کی تعلیم حاصل کر کے ان پر عمل کرتا ہے یا دوسرے عمل کرنے والوں کو ان دونوں کی تعلیم دیتا ہے۔

۱۱۵۳۔رسول خداؐ: فرائض کی تعلیم حاصل کرو اور دوسروں کو انکی تعلیم دو کہ یہ نصف علم ہے اور یہ فراموش ہو جاتا ہے اور یہی وہ پہلی شی ہے جو میری امت سے سلب کر لی جائے گی۔

۱۱۵۴ـ عنه ﷺ: تَعَلَّمُوا العِلمَ وعَلِّموهُ النّاسَ، تَعَلَّموا الفَرائِضَ وعَلِّموهُ النّاسَ، تَعَلَّموا القُرآنَ وعَلِّموهُ النّاسَ فَإِنّي امرُؤٌ مَقبوضٌ، والعِلمَ سَيُقبَضُ وتَظهَرُ الفِتَنُ حَتّىٰ يَختَلِفَ اثنانِ في فَريضَةٍ لا يَجِدانِ أحَدًا يَفصِلُ بَينَهُما[۱۲۲۵].

۱۱۵۵ ـ الإمام عليّ ﷺ: أوجَبُ العِلمِ عَلَيكَ ما أنتَ مَسؤولٌ عَنِ العَمَلِ بِهِ[۱۲۲۶].

۱۱۵۶ ـ عيسى ﷺ: كَيفَ يَصيرُ إلَى الجَنَّةِ مَن لا يُبصِرُ مَعالِمَ الدّينِ؟![۱۲۲۷]

۱۱۵۷ ـ أبو ذرّ: أمَرَنا رَسولُ اللهِ ﷺ أن لا يَغلِبونا عَلىٰ ثَلاثٍ: أن نَأمُرَ بِالمَعروفِ، ونَنهىٰ عَنِ المُنكَرِ، ونُعَلِّمَ النّاسَ السُّنَنَ[۱۲۲۸].

۱۱۵۸ ـ الإمام الباقر ﷺ: تَفَقَّهوا فِي الحَلالِ والحَرامِ وإلّا فَأَنتُم أعرابٌ[۱۲۲۹][۱۲۳۰].

۱۱۵۹ ـ عنه ﷺ: سارِعوا في طَلَبِ العِلمِ، فَوَالَّذي نَفسي بِيَدِهِ لَحَديثٌ واحِدٌ في حَلالٍ وحَرامٍ تَأخُذُهُ عَن صادِقٍ، خَيرٌ مِنَ الدُّنيا وما حَمَلَت مِن ذَهَبٍ وفِضَّةٍ[۱۲۳۱].

۱۱۶۰ ـ الإمام الصادق ﷺ: لَيتَ السِّياطَ عَلىٰ رُؤوسِ أصحابي حَتّىٰ يَتَفَقَّهوا فِي الحَلالِ والحَرامِ[۱۲۳۲].

۱۱۶۱ ـ زُرارَةُ ومُحَمَّدُ بنُ مُسلِمٍ وبُرَيدٌ العِجليّ: قالَ رَجُلٌ لِأَبي عَبدِاللهِ ﷺ: إنَّ لي ابنًا قَد أحَبَّ أن يَسأَلَكَ عَن حَلالٍ وحَرامٍ لا يَسأَلُكَ عَمّا لا يَعنيهِ؟ فَقالَ: وهَل يَسأَلُ النّاسُ عَن شَيءٍ أفضَلَ مِنَ الحَلالِ والحَرامِ؟![۱۲۳۳]

ب: ما يَنبَغي تَعَلُّمُهُ

۵ / ۴

مَعرِفَةُ النَّفسِ

۱۱۶۲ ـ الإمام عليّ ﷺ: المَعرِفَةُ بِالنَّفسِ أنفَعُ المَعرِفَتَينِ[۱۲۳۴].

۱۱۵۴۔رسول خداؐ: علم حاصل کرو اور دوسروں کو بھی تعلیم دو، فرائض کی تعلیم حاصل کرو اور دوسروں کو بھی تعلیم دو قرآن سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کہ میں (تمہارے درمیان سے) جانے والا ہوں اور علم عنقریب اٹھ جائے گا اور فتنے ظاہر ہونگے یہاں تک کہ اگر دو آدمیوں کے درمیان فریضہ کے سلسلے میں اختلاف ہو جائیگا تو کسی کو فیصلہ کے لئے نہیں پائیں گے۔

۱۱۵۵۔امام علیؑ: تمہارے لئے واجب ترین علم وہ ہے کہ تم سے اس پر عمل کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۱۱۵۶۔حضرت عیسیٰؑ: جو شخص دین کی نشانیوں کو نہیں پہچانتا وہ جنت میں کس طرح پہنچ سکتا ہے؟!

۱۱۵۷۔حضرت ابوذرؓ: رسول خداؐ نے ہمیں فرمان دیا ہے کہ کوئی ہم پر تین چیزوں میں غلبہ حاصل نہیں کر پائے گا: ہم نیکیوں کا حکم دیں، برائیوں سے روکیں اور دوسروں کو سنت کی تعلیم دیں۔

۱۱۵۸۔امام باقرؑ: حلال و حرام میں تفقہ کرو ورنہ تم بادیہ نشین ہو۔

۱۱۵۹۔امام باقرؑ: علم حاصل کرنے میں جلدی کرو اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ حلال و حرام کے متعلق کسی سچے بیان کرنے والے سے ایک حدیث اخذ کرنا دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں سونا چاندی ہے اس سے بہتر ہے۔

۱۱۶۰۔امام صادقؑ: کاش میرے اصحاب کے سر پر تازیانہ ہوتا تا کہ یہ لوگ حلال و حرام میں تفقہ کرتے۔

۱۱۶۱۔زرارہ، محمد بن مسلم اور برید عجلی: کا بیان ہے کہا ایک شخص نے امام جعفر صادقؑ سے کہا میرے ایک بیٹا ہے جو آپ سے حلال و حرام کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہے وہ آپ سے بے معنی چیزوں کے بارے میں نہیں پوچھے گا۔ امامؑ نے فرمایا: کیا لوگوں کے پوچھنے کے لئے حلال و حرام سے بڑھکر بھی کوئی چیز ہے؟

ب: جن چیزوں کے بارے میں علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

۴/۵

معرفت نفس

۱۱۶۲۔امام علیؑ: سب سے زیادہ نفع بخش معرفت اپنی شناخت ہے۔

۱۱۶۳ ـ عنه ؑ : أفضَلُ المَعرِفَةِ مَعرِفَةُ الإنسانِ نَفسَهُ(۱۳۳۵).

۱۱۶۴ ـ عنه ؑ : أفضَلُ الحِكمَةِ مَعرِفَةُ الإنسانِ نَفسَهُ ووُقوفُهُ عِندَ قَدرِهِ(۱۳۳۶).

۱۱۶۵ ـ عنه ؑ : غايَةُ المَعرِفَةِ أن يَعرِفَ المَرءُ نَفسَهُ(۱۳۳۷).

۱۱۶۶ ـ عنه ؑ : مَعرِفَةُ النَّفسِ أنفَعُ المَعارِفِ(۱۳۳۸).

۱۱۶۷ ـ عنه ؑ : أفضَلُ العَقلِ مَعرِفَةُ الإنسانِ نَفسَهُ، فَمَن عَرَفَ نَفسَهُ عَقَلَ، ومَن جَهِلَها ضَلَّ(۱۳۳۹).

۱۱۶۸ ـ عنه ؑ : كَفىٰ بِالمَرءِ مَعرِفَةً أن يَعرِفَ نَفسَهُ(۱۳۴۰).

۱۱۶۹ ـ عنه ؑ : مَن جَهِلَ نَفسَهُ كانَ بِغَيرِ نَفسِهِ أجهَلَ(۱۳۴۱).

۱۱۷۰ ـ عنه ؑ : كَيفَ يَعرِفُ غَيرَهُ مَن يَجهَلُ نَفسَهُ؟!(۱۳۴۲)

۱۱۷۱ ـ عنه ؑ : لا تَجهَل نَفسَكَ؛ فَإِنَّ الجاهِلَ مَعرِفَةَ نَفسِهِ جاهِلٌ بِكُلِّ شَيءٍ(۱۳۴۳).

۱۱۷۲ ـ عنه ؑ : عَجِبتُ لِمَن يُنشِدُ ضالَّتَهُ وقَد أضَلَّ نَفسَهُ فَلا يَطلُبُها!(۱۳۴۴).

۱۱۷۳ ـ عنه ؑ : كَفىٰ بِالمَرءِ جَهلًا أن يَجهَلَ نَفسَهُ(۱۳۴۵).

۱۱۷۴ ـ عنه ؑ : مَن لَم يَعرِف نَفسَهُ بَعُدَ عَن سَبيلِ النَّجاةِ، وخَبَطَ فِي الضَّلالِ والجَهالاتِ(۱۳۴۶).

۱۱۷۵ ـ عنه ؑ : أعظَمُ الجَهلِ جَهلُ الإنسانِ أمرَ نَفسِهِ(۱۳۴۷).

۱۱۷۶ ـ عنه ؑ : مَن عَرَفَ نَفسَهُ فَهُوَ لِغَيرِهِ أعرَفُ(۱۳۴۸).

۱۱۷۷ ـ عنه ؑ : مَن عَرَفَ نَفسَهُ فَقَدِ انتَهىٰ إلىٰ غايَةِ كُلِّ مَعرِفَةٍ وعِلمٍ(۱۳۴۹).

۱۱۷۸ ـ عنه ؑ : أكثَرُ النّاسِ مَعرِفَةً لِنَفسِهِ أخوَفُهُم لِرَبِّهِ(۱۳۵۰).

۱۱۶۳۔امام علیؑ: انسان کی بلند ترین معرفت خود شناسی ہے۔

۱۱۶۴۔امام علیؑ: بلند ترین حکمت، انسان کا خود اپنی معرفت اور اپنی قدر و قیمت کا اندازہ کرنا ہے۔

۱۱۶۵۔امام علیؑ: معرفت کی آخری منزل یہ ہے کہ انسان خود کو پہچان لے۔

۱۱۶۶۔امام علیؑ: نفع بخش ترین معرفت خود اپنی معرفت ہے۔

۱۱۶۷۔امام علیؑ: بلند ترین عقل، انسان کی خود شناسی ہے جس نے خود کو پہچان لیا عقلمند ہو گیا اور جس نے خود کو نہ پہچانا وہ گمراہ ہو گیا۔

۱۱۶۸۔امام علیؑ: معرفت کے لئے یہی کافی ہے کہ انسان خود کو پہچان لے۔

۱۱۶۹۔امام علیؑ: جو شخص اپنی ذات سے جاہل ہے وہ دوسروں کے سلسلے میں زیادہ جاہل ہوگا۔

۱۱۷۰۔امام علیؑ: وہ شخص دوسروں کو کیونکر پہچان سکتا ہے جو خود سے ناواقف ہے۔

۱۱۷۱۔امام علیؑ: خود سے غافل نہ رہو اس لئے کہ جو اپنی ذات سے جاہل ہے وہ ہر شی سے جاہل ہے۔

۱۱۷۲۔امام علیؑ: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو اپنی گمشدہ شی کو تلاش کرتا ہے حالانکہ اپنی ذات کو گم کر چکا ہے اور اسے تلاش نہیں کرتا ہے۔

۱۱۷۳۔امام علیؑ: انسان کی جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے آپ کو نہ پہچان سکے۔

۱۱۷۴۔امام علیؑ: جو شخص اپنی معرفت نہیں رکھتا وہ راہ نجات سے دور ہو گیا گمراہی اور جہالتوں میں ڈوب گیا ہے۔

۱۱۷۵۔امام علیؑ: سب سے بڑی نادانی انسان کا اپنی ذات سے ناواقف ہونا ہے۔

۱۱۷۶۔امام علیؑ: جو شخص اپنے نفس کو پہچان گیا وہ دوسروں کے حالات سے زیادہ آگاہ ہو جاتا ہے۔

۱۱۷۷۔امام علیؑ: جسے اپنی معرفت حاصل ہو گئی وہ ہر علم و معرفت کی انتہائی منزل کو پا گیا ہے۔

۱۱۷۸۔امام علیؑ: لوگوں میں اپنے نفس سے زیادہ آگاہ شخص اپنے پروردگار سے بہت زیادہ خوف رکھنے والا ہے۔

١١٧٩ ـ عنه ﷺ: عَجِبتُ لِمَن يَجهَلُ نَفسَهُ كَيفَ يَعرِفُ رَبَّهُ![١٣٥١]

١١٨٠ ـ في صُحُفِ إدريسَ: مَن عَرَفَ الخَلقَ عَرَفَ الخالِقَ، ومَن عَرَفَ الرِّزقَ عَرَفَ الرّازِقَ، ومَن عَرَفَ نَفسَهُ عَرَفَ رَبَّهُ[١٣٥٢].

١١٨١ ـ الإمام الرضا ﷺ: أفضَلُ العَقلِ مَعرِفَةُ الإنسانِ نَفسَهُ[١٣٥٣].

٥ / ٥

عُلومُ أهلِ البَيتِ

١١٨٢ ـ عَبدُ السَّلامِ بنُ صالِحٍ الهَرَوِيّ: سَمِعتُ أبَا الحَسَنِ الرِّضا ﷺ يَقولُ: رَحِمَ اللهُ عَبدًا أحيا أمرَنا. فَقُلتُ لَهُ: فَكَيفَ يُحيي أمرَكُم؟ قالَ: يَتَعَلَّمُ عُلومَنا ويُعَلِّمُهَا النّاسَ، فَإِنَّ النّاسَ لَو عَلِموا مَحاسِنَ كَلامِنا لَاتَّبَعونا[١٣٥٤].

٦ / ٥

ما يَزيدُ فِي العَمَلِ والصَّلاحِ

١١٨٣ ـ الإمام عليّ ﷺ: أحمَدُ العِلمِ عاقِبَةً ما زادَ في عَمَلِكَ فِي العاجِلِ وأزلَفَكَ فِي الآجِلِ[١٣٥٥].

١١٨٤ ـ عنه ﷺ: أشرَفُ العِلمِ ما ظَهَرَ فِي الجَوارِحِ والأَركانِ[١٣٥٦].

١١٨٥ ـ عنه ﷺ: أوضَعُ العِلمِ ما وَقَفَ عَلَى اللِّسانِ، وأرفَعُهُ ما ظَهَرَ فِي الجَوارِحِ والأَركانِ[١٣٥٧].

١١٨٦ ـ عنه ﷺ: خَيرُ العُلومِ ما أصلَحَكَ[١٣٥٨].

١١٨٧ ـ عنه ﷺ: خَيرُ العِلمِ ما أصلَحتَ بِهِ رَشادَكَ، وشَرُّهُ ما أفسَدتَ بِهِ مَعادَكَ[١٣٥٩].

۱۱۷۹۔ امام علیؑ: مجھے تعجب ہے اس انسان پر جو اپنے آپ کی معرفت نہیں رکھتا وہ خدا کو کیونکر پہچان سکتا ہے۔

۱۱۸۰۔ صحف ادریس، جس نے خلق کو پہچان لیا وہ خالق کو پہچان گیا جس نے رزق کو پہچان لیا وہ رازق کو پہچان گیا اور جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا وہ اپنے پروردگار کو بھی پہچان گیا۔

۱۱۸۱۔ امام رضاؑ: بلندترین عقل انسان کی اپنی معرفت ہے۔

۵/۵ علوم آل محمد علیہم السلام

۱۱۸۲۔ عبدالسلام بن صالح ہروی کا بیان ہے کہ: میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا ہے: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو ہمارے امر کو زندہ رکھتا ہے میں نے پوچھا آپ کے امر کو کس طرح زندہ رکھا جا سکتا ہے؟ فرمایا ہمارے علوم کو سیکھے اور لوگوں کو انکی تعلیم دے۔ اسلئے کہ اگر لوگوں کو ہمارے کلام کے محاسن کا علم ہو جائے گا تو یقیناً وہ ہماری پیروی کریں گے۔

۶/۵ جو امور عمل اور اصلاح میں اضافہ کا باعث ہیں

۱۱۸۳۔ امام علیؑ: انجام کے اعتبار سے پسندیدہ ترین علم وہ ہے جو دنیا میں تمہارے اعمال کی زیادتی کا سبب ہو اور آخرت میں تمہیں (خدا سے) قریب کر دے۔

۱۱۸۴۔ امام علیؑ: بہترین علم وہ ہے جو تمہارے اعضاء و جوارح کے ذریعہ آشکار ہو۔

۱۱۸۵۔ امام علیؑ: پست ترین علم وہ ہے جو صرف زبان پر رہ جائے اور بلندترین علم وہ ہے جس کا اظہار اعضاء و جوارح سے ہو۔

۱۱۸۶۔ امام علیؑ: بہترین علم وہ ہے جو تمہیں نیک بنا دے۔

۱۱۸۷۔ امام علیؑ: بہترین علم وہ ہے جو تمہاری نیک ہدایت کرے اور بدترین علم وہ ہے جو تمہاری آخرت تباہ کر دے۔

١١٨٨ ـ الإمام زين العابدين ﷺ ـ وقد دعا لِنَفسِهِ بِخِصالٍ ـ: اللّهُمَّ واعصِم بِذٰلِكَ مَن شَهِدَ لَكَ بِالرُّبوبِيَّةِ، وأخلَصَ لَكَ بِالوَحدانِيَّةِ، وعاداهُ لَكَ بِحَقيقَةِ العُبودِيَّةِ، واستَظهَرَ بِكَ عَلَيهِ في مَعرِفَةِ العُلومِ الرَّبّانِيَّةِ[١٣٦٠].

١١٨٩ ـ الإمام الباقر ﷺ: إعلَم أنَّهُ لا عِلمَ كَطَلَبِ السَّلامَةِ، ولا سَلامَةَ كَسَلامَةِ القَلبِ[١٣٦١].

١١٩٠ ـ رُوِيَ عَنِ الإمامِ الصّادِقِ ﷺ أنَّهُ قالَ لِبَعضِ تَلامِذَتِهِ: أيَّ شَيءٍ تَعَلَّمتَ مِنّي؟ قالَ لَهُ: يا مَولايَ، ثَمانِ مَسائِلَ، قالَ لَهُ ﷺ: قُصَّها عَلَيَّ لِأَعرِفَها، قالَ:

الأُولىٰ: رَأَيتُ كُلَّ مَحبوبٍ يُفارِقُ عِندَ المَوتِ حَبيبَهُ فَصَرَفتُ هِمَّتي إلىٰ ما لا يُفارِقُني بَل يُؤنِسُني في وَحدَتي، وهُوَ فِعلُ الخَيرِ. فَقالَ: أحسَنتَ واللهِ.

الثّانِيَةُ: رَأَيتُ قَومًا يَفخَرونَ بِالحَسَبِ وآخَرينَ بِالمالِ والوَلَدِ وإذا ذٰلِكَ لا فَخرَ، ورَأَيتُ الفَخرَ العَظيمَ، في قَولِهِ تَعالىٰ: ﴿إنَّ أكرَمَكُم عِندَ اللهِ أتقاكُم﴾[١٣٦٢] فَاجتَهَدتُ أن أكونَ عِندَهُ كَريمًا.

قالَ: أحسَنتَ واللهِ.

الثّالِثَةُ: رَأَيتُ لَهوَ النّاسِ وطَرَبَهُم، وسَمِعتُ قَولَهُ تَعالىٰ: ﴿وأمّا مَن خافَ مَقامَ رَبِّهِ ونَهَى النَّفسَ عَنِ الهَوىٰ * فَإنَّ الجَنَّةَ هِيَ المَأوىٰ﴾[١٣٦٣].

فَاجتَهَدتُ في صَرفِ الهَوىٰ عَن نَفسي حَتّى استَقَرَّت عَلىٰ طاعَةِ اللهِ تَعالىٰ.

قالَ: أحسَنتَ واللهِ.

۱۱۸۸۔ امام سجادؑ: اپنے لئے چند چیزوں کی دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں خدایا! اس دعا کو ان لوگوں کے شامل حال کردے جو تیری ربوبیت کی گواہی دیتے ہیں تیری وحدانیت کے مخلص ہیں اور تیری حقیقی بندگی کے ذریعہ اس (شیطان) سے دشمنی کرتے ہیں اور اس (شیطان) پر غلبہ پانے کے لئے تجھ سے ربانی علوم کی معرفت کے خواہاں ہیں۔

۱۱۸۹۔ امام باقرؑ: یاد رکھو کہ سلامتی کی تلاش کے مانند کوئی علم نہیں ہے اور سلامتی قلب کے مانند کوئی سلامتی نہیں ہے۔

۱۱۹۰۔ امام صادقؑ: سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے کسی شاگرد سے فرمایا: تم نے مجھ سے کیا سیکھا؟ اس نے امامؑ سے عرض کیا: اے میرے مولیٰ و آقا! آٹھ مسائل سیکھے: امامؑ نے اس سے فرمایا: انہیں بیان کرو تا کہ مجھے بھی تو معلوم ہو سکے، اس نے کہا:

پہلا مسئلہ: یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ ہر دوست موت کے وقت اپنے دوست سے بچھڑ جاتا ہے لہذا میں نے اپنی ساری توانائی اس چیز میں صرف کر دی جو مجھے کبھی نہیں چھوڑے گی بلکہ تنہائی میں میری مونس ہو گی اور وہ عمل خیر ہے امامؑ نے فرمایا: قسم بخدا تم نے بہت اچھی بات کہی۔

دوسرا مسئلہ: یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک گروہ حسب و نسب اور دوسرا مال و دولت اور کثرت اولاد پر فخر و مباہات کر رہا ہے جبکہ ان میں کوئی قابل فخر چیز نہیں ہے بلکہ میں نے سب سے عظیم فخر قرآن مجید میں دیکھا ہے "بیشک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل احترام وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہے" لہذا میں نے اس کے نزدیک قابل احترام ہونے کی بھرپور کوشش کی امامؑ نے فرمایا: قسم بخدا تم نے بہت اچھی بات کہی۔

تیسرا مسئلہ: میں نے لوگوں کا لہب لعب اور ان کی خوشی و شادمانی دیکھی اور اللہ کے ارشاد کو سنا وہ فرماتا ہے "اور جس نے خدا کی بارگاہ میں حاضری کا خوف پیدا کیا ہے اور نفس کو خواہشات سے روکے رکھا ہے تو جنت اسی کا ٹھکانا اور مرکز ہے" لہذا میں نے اپنے نفس کو خواہشات سے دور رکھنے کی پوری سعی و کوشش کی یہاں تک کہ میرا نفس اللہ کی اطاعت کا پابند ہو گیا۔ امامؑ نے فرمایا قسم بخدا تم نے بہت اچھی بات کہی۔

الرَّابِعَةُ: رَأَيتُ كُلَّ مَن وَجَدَ شَيئًا يَكرُمُ عِندَهُ اجتَهَدَ في حِفظِهِ، وسَمِعتُ قَولَهُ سُبحانَهُ يَقولُ: ﴿مَن ذا الَّذي يُقرِضُ اللهَ قَرضًا حَسَنًا فَيُضاعِفَهُ لَهُ ولَهُ أجرٌ كَريمٌ﴾(١٣٦٤) فَأَحبَبتُ المُضاعَفَةَ ولَم أرَ أحفَظَ مِمّا يَكونُ عِندَهُ، فَكُلَّما وَجَدتُ شَيئًا يَكرُمُ عِندي وَجَّهتُ بِهِ إلَيهِ لِيَكونَ لي ذُخرًا إلىٰ وَقتِ حاجَتي إلَيهِ.

قالَ: أحسَنتَ واللهِ.

الخامِسَةُ: رَأَيتُ حَسَدَ النّاسِ بَعضِهِم لِلبَعضِ فِي الرِّزقِ، وسَمِعتُ قَولَهُ تَعالىٰ: ﴿نَحنُ قَسَمنا بَينَهُم مَعيشَتَهُم فِي الحَياةِ الدُّنيا ورَفَعنا بَعضَهُم فَوقَ بَعضٍ دَرَجاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعضُهُم بَعضًا سُخرِيًّا ورَحمَةُ رَبِّكَ خَيرٌ مِمّا يَجمَعونَ﴾(١٣٦٥)، فَما حَسَدتُ أحَدًا ولا أسِفتُ عَلىٰ ما فاتَني.

قالَ: أحسَنتَ واللهِ.

السّادِسَةُ: رَأَيتُ عَداوَةَ بَعضِهِم لِبَعضٍ في دارِ الدُّنيا والحَزازاتِ الَّتي في صُدورِهِم، وسَمِعتُ قَولَ اللهِ تَعالىٰ: ﴿إنَّ الشَّيطانَ لَكُم عَدُوٌّ فَاتَّخِذوهُ عَدُوًّا﴾(١٣٦٦) فَاشتَغَلتُ بِعَداوَةِ الشَّيطانِ عَن عَداوَةِ غَيرِهِ.

قالَ: أحسَنتَ واللهِ.

السّابِعَةُ: رَأَيتُ كَدحَ النّاسِ واجتِهادَهُم في طَلَبِ الرِّزقِ، وسَمِعتُ قَولَهُ تَعالىٰ: ﴿وما خَلَقتُ الجِنَّ والإِنسَ إلّا لِيَعبُدونِ * ما أُريدُ مِنهُم مِن رِزقٍ وما أُريدُ أن يُطعِمونِ * إنَّ اللهَ هُوَ الرَّزّاقُ ذُو القُوَّةِ المَتينُ﴾(١٣٦٧) فَعَلِمتُ أنَّ وَعدَهُ وقَولَهُ صِدقٌ فَسَكَنتُ إلىٰ وَعدِهِ ورَضيتُ بِقَولِهِ، واشتَغَلتُ بِما لَهُ عَلَيَّ عَمّا لي عِندَهُ.

چوتھا مسئلہ: میں نے دیکھا جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کو حاصل کر لیتا ہے جو اسکے نزدیک قابل قدر ہوتی ہے تو وہ اسکی حفاظت میں کوشاں ہوتا ہے اللہ کا ارشاد ہے کہ "کون ہے جو اللہ کو قرض الحسنہ دے کہ وہ اسکو دوگنا کردے اور اس کیلئے باعزت اجر بھی ہو" لہذا میں نے دوگنا اجر کو پسند کیا اور اللہ سے بہتر اس کی حفاظت کرنے والا میں نے نہیں دیکھا پس جو چیز میری نظر میں قابل قدر تھی اسے میں اللہ کی بارگاہ میں بھیجتا گیا تاکہ وقت ضرورت میرے لئے ذخیرہ ہوجائے امامؑ نے فرمایا: قسم بخدا تم نے بہت اچھی بات کہی۔

پانچواں مسئلہ: میں نے دیکھا بعض لوگ رزق کے معاملہ میں دوسروں سے حسد کرتے ہیں۔اور میں نے اللہ کا ارشاد سنا کہ (ہم نے ہی ان کے درمیان انکی معیشت کو زندگانی دنیا میں تقسیم کیا ہے اور بعض کو بعض سے اونچا بنایا ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں اور رحمت پروردگار ان کے جمع کئے ہوئے مال ومتاع سے کہیں بہتر ہے۔تو میں نے کسی سے حسد نہیں کیا اور نہ ہی جو چیز مجھ سے چھوٹ گئی اس پر افسوس کیا۔امام نے فرمایا قسم بخدا تم نے بہت اچھی بات کہی۔

چھٹا مسئلہ

: میں نے دیکھا کہ دارو دنیا میں بعض ایک دوسرے سے دشمنی کرتے ہیں۔اور دلوں میں بغض وحسد رکھتے ہیں اور میں نے اللہ کا قول سنا وہ فرماتا ہے کہ (بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن سمجھو) تو میں نے دوسروں سے دشمنی کے بجائے شیطان سے دشمنی کی۔امام نے فرمایا: قسم بخدا تم نے بہت اچھی بات کہی

ساتواں مسئلہ

: میں نے رزق کی تلاش میں لوگوں کی تگ ودو دیکھی اور اللہ کا ارشاد سنا (اور میں نے جن وانس کو نہیں پیدا کیا مگر اپنی عبادت کیلئے" نہ میں ان سے رزق چاہتا ہوں اور نہ ہی غذا کا طلبگار ہوں، بیشک رزق دینے والا صاحب قوت اور زبردست صرف اللہ ہے)۔میں نے سمجھ لیا اس کا وعدہ سچا اور اسکی بات حق ہے تو میں اس کے وعدہ پر مطمئن ہوگیا اور اس کے قول پر راضی ہوکر ان چیزوں میں مصروف ہونے کے بجائے جو میری اس کے پاس ہیں ان چیزوں میں مصروف ہوگیا جو اس کی میرے پاس ہیں۔امام نے فرمایا: قسم بخدا بہت اچھی بات کہی

قالَ: أحسَنتَ وَاللهِ.

الثّامِنَةُ قالَ: رَأيتُ قَومًا يَتَّكِلونَ عَلىٰ صِحَّةِ أبدانِهِم وقَومًا عَلىٰ كَثرَةِ أموالِهِم، وقَومًا عَلىٰ خَلقٍ مِثلِهِم، وسَمِعتُ قَولَهُ تَعالىٰ: ﴿وَمَن يَتَّقِ اللهَ يَجعَل لَهُ مَخرَجًا * ويَرزُقهُ مِن حَيثُ لا يَحتَسِبُ ومَن يَتَوَكَّل عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسبُهُ﴾[١٣٦٨] فَاتَّكَلتُ عَلَى اللهِ وزالَ اتِّكالي عَلىٰ غَيرِهِ.

فَقالَ لَهُ: وَاللهِ إنَّ التَّوراةَ وَالإِنجيلَ وَالزَّبورَ وَالفُرقانَ وسائِرَ الكُتُبِ تَرجِعُ إلىٰ هٰذِهِ الثَّمانِ المَسائِلِ[١٣٦٩].

١١٩١ ـ الإمام الكاظم ﷺ: أولَى العِلمِ بِكَ ما لا يَصلُحُ لَكَ العَمَلُ إلّا بِهِ، وأوجَبُ العِلمِ عَلَيكَ ما أنتَ مَسؤولٌ عَنِ العَمَلِ بِهِ، وألزَمُ العِلمِ لَكَ ما دَلَّكَ عَلىٰ صَلاحِ قَلبِكَ، وأظهَرَ لَكَ فَسادَهُ، وأحمَدُ العِلمِ عاقِبَةً ما زادَكَ في عَمَلِكَ العاجِلِ، فَلا تَشغَلَنَّ بِعِلمِ ما لا يَضُرُّكَ جَهلُهُ، ولا تَغفُلَنَّ عَن عِلمِ ما يَزيدُ في جَهلِكَ تَركُهُ[١٣٧٠].

٥ / ٧

ما يَنفَعُ

١١٩٢ ـ رسول الله ﷺ: خَيرُ العِلمِ ما نَفَعَ[١٣٧١].

١١٩٣ ـ الإمام عليّ ﷺ ـ لَمّا سَألَهُ هَمّامٌ عَن صِفَةِ المُتَّقينَ ـ: غَضّوا أبصارَهُم عَمّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيهِم، ووَقَفوا أسماعَهُم عَلَى العِلمِ النّافِعِ لَهُم[١٣٧٢].

١١٩٤ ـ الإمام الصادق ﷺ: ... كَذٰلِكَ السِّكّينُ وَالسَّيفُ وَالرُّمحُ وَالقَوسُ وغَيرُ ذٰلِكَ مِن وُجوهِ الآلَةِ الَّتي قَد تُصرَفُ إلىٰ جِهاتِ الصَّلاحِ وجِهاتِ الفَسادِ، وتَكونُ آلَةً

آٹھواں مسئلہ:

میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ اپنے بدن کی صحت وسلامتی پر اعتماد کرتے ہیں اور دوسرے اپنے مال کی کثرت پر مطمئن ہیں اور کچھ لوگ اپنی جیسی مخلوق پر اعتماد کرتے ہیں اور میں نے اللہ کا فرمان سنا کہ وہ فرماتا ہے (اور جو بھی اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا خیال بھی نہیں ہوتا ہے اور جو اللہ پر بھروسہ کرے گا اللہ اس کے لئے کافی ہے) لہذا میں نے غیروں پر اعتماد کرنے کے بجائے اللہ پر اعتماد کیا۔ امام نے فرمایا۔ خدا کی قسم! توریت، انجیل، زبور، قرآن مجید اور دوسری ساری کتابوں کی (تعلیمات) کی بازگشت انہیں آٹھ مسائل کی طرف ہوتی ہے۔

۱۱۹۱۔ امام کاظمؑ: مناسب ترین علم تمہارے لئے وہ علم ہے جس کے بغیر تمہارا عمل درست نہیں ہوسکتا۔ اور واجب ترین علم وہ ہے کہ جس پر عمل کے بارے میں تم سے سوال ہوگا۔ لازم ترین علم وہ ہے جو تمہارے قلب کی اصلاح کی طرف تمہاری ہدایت اور اسکے فساد کو آشکار کردے اور انجام کے اعتبار سے زیادہ پسندیدہ وقابل ستائش علم وہ ہے جو دنیا میں اعمال کی افزائش کا باعث ہو، پس جس علم کا نہ جاننا تمہارے لئے نقصان دہ نہ ہو اس میں اپنے آپ کو مشغول مت کرو اور ایسے علم سے غفلت بھی نہ کرو جسکے چھوڑنے سے تمہاری جہالت میں اضافہ ہوجائے۔

۵/ ۷

مفید علم

۱۱۹۲۔ رسول خداؐ: بہترین علم وہ ہے جو نفع بخش ہو۔

۱۱۹۳۔ امام علیؑ: نے ہمام کے سوال صفات متقین کے موقع پر فرمایا: جن چیزوں کو خدا نے حرام قرار دیا ہے ان سے نظروں کو نیچی رکھتے ہیں۔ اور اپنے کانوں کو نفع بخش علم کے سننے کے لئے وقف رکھتے ہیں۔

۱۱۹۴۔ امام صادقؑ:... جس طرح چاقو، تلوار، نیزہ، کمان اور اسکے علاوہ دوسرے آلات ایسے ہتھیار ہیں

ومَعونَةٌ عَلَيهِما، فَلا بَأسَ بِتَعليمِهِ وتَعَلُّمِهِ وأخذِ الأَجرِ عَلَيهِ وفيهِ والعَمَلِ بِهِ وفيهِ لِمَن كانَ لَهُ فيهِ جِهاتُ الصَّلاحِ مِن جَميعِ الخَلائِقِ ومُحَرَّمٌ عَلَيهِم فيهِ تَصريفُهُ إلىٰ جِهاتِ الفَسادِ والمَضارِّ، فَلَيسَ عَلَى العالِمِ والمُتَعَلِّمِ إثمٌ ولا وِزرٌ؛ لِما فيهِ مِنَ الرُّجحانِ في مَنافِعِ جِهاتِ صَلاحِهِم وقِوامِهِم بِهِ وبَقائِهِم، وإنَّمَا الإِثمُ والوِزرُ عَلَى المُتَصَرِّفِ بِها في وُجوهِ الفَسادِ والحَرامِ[۱۳۷۳].

۸/۵

مِن كُلِّ عِلمٍ أحسَنُهُ

۱۱۹۵ ـ رسول الله ﷺ: العِلمُ أكثَرُ مِن أن يُحصىٰ، فَخُذ مِن كُلِّ شَيءٍ أحسَنَهُ[۱۳۷۴].

۱۱۹۶ ـ الإمام عليّ ؑ: العِلمُ أكثَرُ مِن أن يُحاطَ بِهِ، فَخُذوا مِن كُلِّ عِلمٍ أحسَنَهُ[۱۳۷۵].

۱۱۹۷ ـ عنه ؑ: خُذوا مِن كُلِّ عِلمٍ أحسَنَهُ، فَإِنَّ النَّحلَ يَأكُلُ مِن كُلِّ زَهرٍ أزيَنَهُ، فَيَتَوَلَّدُ مِنهُ جَوهَرانِ نَفيسانِ: أحَدُهُما فيهِ شِفاءٌ لِلنّاسِ، والآخَرُ يُستَضاءُ بِهِ[۱۳۷۶].

۹/۵

الأَلسِنَةُ المُختَلِفَةُ

۱۱۹۸ ـ زَيدُ بنُ ثابِت: أمَرَني رَسولُ اللهِ ﷺ أن أتَعَلَّمَ السُّريانِيَّةَ[۱۳۷۷].

کہ جنہیں صحیح اور غلط دونوں طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے اور دونوں قسم کے کاموں میں مدد لی جا سکتی ہے لہذا ان کے سیکھنے اور سکھانے اور ان کی اجرت و مزدوری کے لینے اور دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایسی چیزوں کا بنانا یا بنوانا تمام لوگوں کیلئے درست ہے بشرطیکہ اس کا استعمال صحیح ہو۔ اور ان چیزوں کو نقصان و فساد کی غرض سے استعمال کرنا ہر شخص پر حرام ہے پس پہلی صورت میں سکھانے والے اور سیکھنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اس میں لوگوں کی فلاح و بہبود، پائیداری اور بقاء جیسے فوائد کے رجحانات موجود ہیں اور گناہ و حرج تو بس ان پر ہے جو ان چیزوں کو تباہی اور حرام راہوں میں استعمال کرتے ہیں۔

۵/۸

بہترین علم

۱۱۹۵۔ رسول خداؐ: علم شمار کرنے سے کہیں زیادہ ہے لہذا وہ علم حاصل کرو جو سب سے بہتر ہے۔

۱۱۹۶۔ امام علیؑ: علم احاطہ کرنے سے کہیں زیادہ ہے لہذا وہ علم حاصل کرو۔ جو سب سے بہتر ہے۔

۱۱۹۷۔ امام علیؑ: علوم میں سب سے بہتر علم کو حاصل کرو کہ شہد کی مکھی پھولوں میں سب سے خوبصورت پھول کا رس چوستی ہے پھر اس سے دو نفیس جوہر پیدا ہوتے ہیں۔ ایک میں لوگوں کے لئے شفا ہے اور دوسرے سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔

۵/۹

مختلف زبانیں

۱۱۹۸۔ زید بن ثابت: رسول خداؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں سریانی زبان سیکھوں۔

۱۱۹۹ ـ عنهُ: قالَ لي رَسولُ اللهِ ﷺ: إنَّها تَأتيني كُتُبٌ لا اُحِبُّ أن يَقرَأها كُلُّ أحَدٍ، فَهَل تَستَطيعُ أن تَتَعَلَّمَ كِتابَ العِبرانِيَّةِ ـ أو قالَ: السُّريانِيَّةِ ـ؟ فَقُلتُ: نَعَم، فَتَعَلَّمتُها في سَبعَ عَشرَةَ لَيلَةً[۱۳۷۸].

۱۲۰۰ ـ عنهُ: أمَرَني رَسولُ اللهِ ﷺ أن أتَعَلَّمَ لَهُ كِتابَ يَهودَ. قالَ: إنّي وَاللهِ ما آمَنُ يَهودَ عَلىٰ كِتابٍ، قالَ: فَما مَرَّ بي نِصفُ شَهرٍ حَتّىٰ تَعَلَّمتُهُ لَهُ، قالَ: فَلَمّا تَعَلَّمتُهُ كانَ إذا كَتَبَ إلىٰ يَهودَ كَتَبتُ إلَيهِم، وإذا كَتَبوا إلَيهِ قَرَأتُ لَهُ كِتابَهُم[۱۳۷۹].

ج: ما يَحرُمُ تَعَلُّمُهُ

۱۰/۵

ما يُؤَدّي إلَى الفَسادِ

۱۲۰۱ ـ الإمام عليّ ﷺ: شَرُّ العِلمِ ما أفسَدتَ بِهِ رَشادَكَ[۱۳۸۰].

۱۲۰۲ ـ عنه ﷺ: رُبَّ عِلمٍ أدّىٰ إلىٰ مَضَلَّتِكَ[۱۳۸۱].

۱۲۰۳ ـ عنه ﷺ: رُبَّ مَعرِفَةٍ أدَّت إلىٰ تَضليلٍ[۱۳۸۲].

۱۲۰۴ ـ عنه ﷺ: رُبَّ عالِمٍ قَتَلَهُ عِلمُهُ[۱۳۸۳].

۱۲۰۵ ـ عنه ﷺ: كُلُّ عِلمٍ لا يُؤَيِّدُهُ عَقلٌ، مَضَلَّةٌ[۱۳۸۴].

۱۲۰۶ ـ الإمام الصادق ﷺ ـ في تَفسيرِ الصِّناعاتِ ـ: ما يَكونُ مِنهُ وفيهِ الفَسادُ مَحضًا، ولا يَكونُ فيهِ ولا مِنهُ شَيءٌ مِن وُجوهِ الصَّلاحِ فَحَرامٌ تَعليمُهُ وتَعَلُّمُهُ والعَمَلُ بِهِ وأخذُ الأجرِ عَلَيهِ، وجَميعُ التَّقَلُّبِ فيهِ مِن جَميعِ وُجوهِ الحَرَكاتِ كُلِّها[۱۳۸۵].

۱۱۹۹۔ زید بن ثابتؓ: رسول خداﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس خطوط آتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ کوئی انہیں پڑھے کیا تم عبرانی (یا راوی نے سریانی کہا ہے) (زبان) کا لکھنا سیکھ سکتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں پھر میں نے ۱۷ شب و روز میں سیکھ لی۔

۱۲۰۰۔ زید بن ثابت: رسول خداؐ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہودی کی تحریر (زبان) سیکھ لوں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں یہودیوں کو کسی تحریر پر قابل اعتماد نہیں سمجھتا ہوں۔ زید کہتے ہیں کہ: نصف ماہ بھی نہیں گذرا تھا کہ میں نے رسول خداؐ کی خاطر وہ تحریر (زبان) سیکھ لی۔ پھر جب بھی رسول خداؐ یہودیوں کے پاس کوئی خط بھیجنا چاہتے تھے تو میں وہ خط لکھتا تھا اور جب ان کی طرف سے کوئی خط آتا تھا تو میں رسول خداؐ کے لئے پڑھتا تھا۔

ج: وہ علوم جن کا سیکھنا حرام ہے

۵/۱۰

وہ علوم جو تباہی کا باعث ہیں

۱۲۰۱۔ امام علیؑ: بدترین علم وہ ہے جو تمہاری ہدایت کو تباہ و برباد کر دے۔

۱۲۰۲۔ امام علیؑ: کچھ علوم ایسے بھی ہیں جو تمہیں گمراہی تک پہنچاتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ امام علیؑ: کچھ معرفتیں گمراہی تک پہنچاتی ہیں۔

۱۲۰۴۔ امام علیؑ: کتنے عالم ایسے ہیں جنہیں ان کے علم نے مار ڈالا ہے۔

۱۲۰۵۔ امام علیؑ: ہر وہ علم جس کی تائید عقل نہیں کرتی، گمراہی ہے۔

۱۲۰۶۔ امام صادقؑ: صنعتوں کی تفسیر بیان فرماتے ہیں: وہ صنعتیں جن سے اور جن میں صرف تباہی و فساد ہے ان سے اور ان میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ایسی صنعتوں کا سیکھنا سکھانا اور انہیں بروئے کار لانا اور انکی اجرت لینا، اور ان میں کسی بھی قسم کی دخل اندازی کرنا حرام ہے۔

۱۱/۵
النُّجوم

۱۲۰۷ ـ رسول الله ﷺ: مَنِ اقتَبَسَ عِلمًا مِنَ النُّجومِ، اقتَبَسَ شُعبَةً مِنَ السِّحرِ زادَ ما زادَ[۱۳۸۶].

۱۲۰۸ ـ عنه ﷺ: أخافُ عَلىٰ اُمَّتي بَعدي ثَلاثًا: حَيفُ الأَئِمَّةِ، وإيمانٌ بِالنُّجومِ، وتَكذيبٌ بِالقَدَرِ[۱۳۸۷].

۱۲۰۹ ـ عنه ﷺ: إنَّ اللهَ قَد طَهَّرَ هٰذِهِ القَريَةَ مِنَ الشِّركِ إن لَم تُضِلَّهُمُ النُّجومُ[۱۳۸۸].

۱۲۱۰ ـ الإمام الحسين ؑ: نَهىٰ [رَسولُ اللهِ ﷺ] عَن خِصالٍ تِسعَةٍ: ... وعَنِ النَّظَرِ فِي النُّجومِ[۱۳۸۹].

۱۲۱۱ ـ الإمام عليّ ؑ: أيُّهَا النّاسُ، إيّاكُم وتَعَلُّمَ النُّجومِ، إلّا ما يُهتَدىٰ بِهِ في بَرٍّ أو بَحرٍ، فَإِنَّها تَدعو إلَى الكَهانَةِ، والمُنَجِّمُ كَالكاهِنِ، والكاهِنُ كَالسّاحِرِ، والسّاحِرُ كَالكافِرِ، والكافِرُ فِي النّارِ[۱۳۹۰].

۱۲۱۲ ـ الإمام الصادق ؑ: المُنَجِّمُ مَلعونٌ، والكاهِنُ مَلعونٌ ...

وقالَ ؑ: المُنَجِّمُ كَالكاهِنِ، والكاهِنُ كَالسّاحِرِ، والسّاحِرُ كَالكافِرِ، والكافِرُ فِي النّارِ[۱۳۹۱].

۱۲۱۳ ـ عنه ؑ ـ في جَوابِ الزِّنديقِ لَمّا قالَ لَهُ: ما تَقولُ في عِلمِ النُّجومِ؟ ـ: هُوَ عِلمٌ قَلَّت مَنافِعُهُ وكَثُرَت مَضَرّاتُهُ، لِأَنَّهُ لا يُدفَعُ بِهِ المَقدورُ ولا يُتَّقىٰ بِهِ المَحذورُ، إن أخبَرَ المُنَجِّمُ بِالبَلاءِ لَم يُنجِهِ التَّحَرُّزُ مِنَ القَضاءِ، وإن أخبَرَ

۵/۱۱
علم نجوم

۱۲۰۷ جو علم نجوم حاصل کرتا ہے وہ علم سحر کا بھی ایک حصہ سیکھ لیتا ہے جتنا نجوم شناسی میں آگے بڑھیگا اتنا ہی علم سحر میں بھی آگے بڑھیگا۔

۱۲۰۸۔ رسول خداؐ: میں اپنے بعد اپنی امت کیلئے تین چیزوں، حکام کے ظلم و ستم، ستاروں پر اعتقاد اور قضا وقدر کی تکذیب، کا خوف محسوس کرتا ہوں۔

۱۲۰۹۔ رسول خداؐ: اللہ نے اس شہر کو شرک کی نجاست سے پاک کر دیا ہے اگر ستارے انہیں گمراہ نہ کر دیں۔

۱۲۱۰۔ رسول خداؐ: آپؐ نے ۹ خصلتوں سے منع کیا ہے... جن میں سے ایک ستاروں میں غور و فکر کرنا ہے

۔

۱۲۱۱۔ امام علیؑ: اے لوگو! علم نجوم حاصل کرنے سے پرہیز کرو مگر یہ کہ اتنی مقدار میں جس سے خشکی و تری میں راستے دریافت کیے جاسکیں اسلئے کہ یہ علم کہانت کی طرف لے جاتا ہے۔ اور نجومی بھی ایک طرح کا کاہن ہوتا ہے۔ جبکہ کاہن ساحر کے مانند ہے، ساحر کافر کے مانند ہے اور کافر کا انجام جہنم ہے۔

۱۲۱۲۔ امام صادقؑ: نجومی ملعون ہے اور کاہن ملعون ہے نیز فرماتے ہیں: نجومی کاہن کے مانند ہے، کاہن ساحر کے مانند ہے، ساحر کافر کے مانند ہے اور کافر کا انجام جہنم ہے۔

۱۲۱۳۔ امام صادقؑ: نے زندیق کے سوال (علم نجوم کے سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے) کے جواب میں فرمایا: یہ ایسا علم ہے جس میں منفعت کم نقصان زیادہ ہے کیونکہ اس کے ذریعہ نہ تو امر مقدر کو دور کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی مصیبت سے بچا جاسکتا ہے نجومی اگر کسی بلا کی خبر دے تو حفاظت اسے قضا و قدر سے بچا نہیں سکتی اور اگر کسی نیکی کی خبر دے تو اسے وقت سے پہلے نہیں پیش کر سکتا۔ اور اگر اس پر کوئی مصیبت پڑے تو وہ اسے بر طرف نہیں کر سکتا۔ نجومی کا یہ گمان کی وہ قضائے الٰہی کو مخلوقات سے دور کر دے گا وہ در حقیقت اپنے علم میں خدا

هُوَ بِخَيرٍ لَم يَستَطِع تَعجيلَهُ، وإن حَدَثَ بِهِ سوءٌ لَم يُمكِنهُ صَرفُهُ، والمُنَجِّمُ يُضادُّ اللهَ في عِلمِهِ بِزَعمِهِ أنَّهُ يَرُدُّ قَضاءَ اللهِ عَن خَلقِهِ[١٣٩٢].

١٢/٥

السِّحر

الكتاب

﴿واتَّبَعوا ما تَتلُوا الشَّياطينُ عَلىٰ مُلكِ سُلَيمانَ وما كَفَرَ سُلَيمانُ ولٰكِنَّ الشَّياطينَ كَفَروا يُعَلِّمونَ النّاسَ السِّحرَ وما أُنزِلَ عَلَى المَلَكَينِ بِبابِلَ هاروتَ وماروتَ﴾[١٣٩٣].

الحديث

١٢١٤ ـ الإمام عليّ ﷺ: مَن تَعَلَّمَ شَيئًا مِنَ السِّحرِ كانَ آخِرَ عَهدِهِ بِرَبِّهِ[١٣٩٤].

١٢١٥ ـ الإمام الصادق ﷺ: السّاحِرُ مَلعونٌ... وقالَ ﷺ: المُنَجِّمُ كَالكاهِنِ، والكاهِنُ كَالسّاحِرِ، والسّاحِرُ كَالكافِرِ، والكافِرُ فِي النّارِ[١٣٩٥].

د: ما لا يَنبَغي تَعَلُّمُهُ

١٣/٥

ما لا يَنفَعُ

١٢١٦ ـ رسول الله ﷺ: عِلمُ النَّسَبِ عِلمٌ لا يَنفَعُ وجَهالَةٌ لا تَضُرُّ[١٣٩٦].

١٢١٧ ـ زَيدُ بنُ أسلَمَ: قيلَ: يا رَسولَ اللهِ، ما أعلَمَ فُلانًا! قالَ: بِمَ؟ قالوا: بِأَنسابِ النّاسِ، قالَ: عِلمٌ لا يَنفَعُ وجَهالَةٌ لا تَضُرُّ[١٣٩٧].

سے مقابلہ کر رہا ہے۔

وضاحت: ان احادیث کے متن میں غور وخوض سے یہ پتا چلتا ہے کہ جس علم نجوم کا سیکھنا حرام قرار دیا گیا ہے وہ دور حاضر کا علم نجوم نہیں ہے بلکہ وہ علم نجوم مراد ہے کہ جس سے کواکب کی سیر وحرکت میں غور وفکر سے آیندہ کے حوادث کی پیشین گوئی کی جائے اور انسان کی تقدیر میں ستاروں کے مؤثر ہونے کے بارے میں اعتقاد رکھا جائے۔

۱۲/۵ سحر

قرآن

﴿اور ان لوگوں نے ان باتوں کا اتباع شروع کیا جو شیاطین حضرت سلیمانؑ کی سلطنت میں جپا کرتے تھے حالانکہ حضرت سلیمان کافر نہیں تھے بلکہ شیاطین نے کفر کیا تھا جو لوگوں کو جادوگری سکھاتے تھے اور پھر جو ہاروت و ماروت پر نازل کیا گیا.....﴾

حدیث شریف

۱۲۱۴۔ امام علیؑ: جو شخص تھوڑا سا بھی علم سحر سیکھتا ہے اس کا انجام اس کے پروردگار کے اختیار میں ہے۔

۱۲۱۵۔ امام صادقؑ: جادوگر ملعون ہے... اور فرمایا نجومی کاہن کے مانند، کاہن ساحر کے مانند ہے، ساحر کافر کے مانند ہے اور کافر کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

د: وہ علوم جن کا سیکھنا مناسب نہیں ہے

۱۳/۵ غیر مفید علوم

۱۲۱۶۔ رسول خداؐ: علم انساب ایسا علم ہے جو نفع بخش نہیں ہے اور اس کا نہ جاننا ضرر رساں بھی نہیں ہے۔

۱۲۱۷۔ زید ابن اسلم: کسی نے جناب رسول خداؐ سے کہا: فلاں کتنا بڑا عالم ہے! آپ نے فرمایا: کس چیز میں؟ کہا: لوگوں کے حسب ونسب کے جاننے میں آپ نے فرمایا: ایسا علم مفید نہیں ہے اور اس کا نہ جاننا مضر بھی نہیں ہے

۱۲۱۸ ـ ابو هُرَيرَة: إنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ المَسجِدَ فَرَأىٰ جَمعًا مِنَ النّاسِ عَلىٰ رَجُلٍ فَقالَ: وما هٰذا؟ قالوا: يا رَسولَ اللهِ، رَجُلٌ عَلّامَةٌ. قالَ: ومَا العَلّامَةُ؟ قالوا: أعلَمُ النّاسِ بِأنسابِ العَرَبِ، وأعلَمُ النّاسِ بِعَرَبِيَّةٍ، وأعلَمُ النّاسِ بِشِعرٍ، وأعلَمُ النّاسِ بِمَا اختَلَفَ فيهِ العَرَبُ. فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: هٰذا عِلمٌ لا يَنفَعُ وجَهلٌ لا يَضُرُّ(۱۳۹۸).

۱۲۱۹ ـ الإمام الكاظم ؑ: دَخَلَ رَسولُ اللهِ ﷺ المَسجِدَ فَإِذا جَماعَةٌ قَد أطافوا بِرَجُلٍ فَقالَ: ما هٰذا؟ فَقيلَ: عَلّامَةٌ. فَقالَ: ومَا العَلّامَةُ؟ فَقالوا لَهُ: أعلَمُ النّاسِ بِأنسابِ العَرَبِ ووَقائِعِها وأيّامِ الجاهِلِيَّةِ والأشعارِ العَرَبِيَّةِ. فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: ذاكَ عِلمٌ لا يَضُرُّ مَن جَهِلَهُ ولا يَنفَعُ مَن عَلِمَهُ(۱۳۹۹).

۱۲۱۸۔ابو ہریرہ: جناب رسول خداؐ مسجد میں داخل ہوئے دیکھا کہ لوگوں کا ایک گروہ ایک شخص کے پاس جمع ہے آنحضرتؐ نے پوچھا کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا۔اے اللہ کے رسولؐ! یہ شخص علامہ ہے آپ نے پوچھا علامہ کیا ہوتا ہے؟ ان لوگوں نے کہا عربوں کے حسب ونسب کا سب زیادہ جاننے والا، عربی قواعد وضوابط کا سب سے بڑا عالم، اشعار کا سب سے زیادہ واقف کار اور عربوں کے اختلافی مسائل کا سب سے بڑا عالم ہے۔
آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ ایسا علم ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور اسے نہ جاننا ضرر رساں بھی نہیں ہے۔

۱۲۱۹۔امام کاظمؑ: جناب رسول خداؐ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک جماعت ایک شخص کے گرد جمع ہے آنحضرتؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا: علامہ ہے۔آپؐ نے پوچھا علامہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا عربوں کے انساب، وقائع وحوادث، جنگ جاہلیت اور عربی اشعار کا سب سے بڑا عالم ہے جناب رسول خداؐ نے فرمایا: یہ ایسا علم ہے جس سے لاعلمی ضرر رساں نہیں ہے اور اس سے واقفیت مفید نہیں ہے۔

احکام تعلم کے سلسلے میں وضاحت

اس فصل میں مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں احکام تعلم پانچ قسموں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں، واجب، مستحب، مکروہ اور مباح اس تقسیم کی اساس اس لحاظ سے ہے کہ کس علم کا حاصل کرنا انسان کے مادی و معنوی تکامل میں مفید ہے اور کس علم کا حاصل کرنا مادی و معنوی انحطاط کا باعث ہے ہم یہاں پانچوں احکام تعلم کو مختصر سی توضیح کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔

واجب تعلم: ہر وہ علم جو مادی یا معنوی، دنیوی یا اخروی، فردی یا اجتماعی ترقی کا پیش خیمہ ہے کہ جسکے بغیر انسان کی مادی و معنوی زندگی کی بنیاد خطرے میں پڑ سکتی ہے اس علم کا حاصل کرنا انسان کے لئے واجب عینی یا واجب کفائی ہے۔

الف۔ وہ واجب علوم جن کا حاصل کرنا واجب عینی ہے۔

جن علوم سے معاشرہ کی ہر فرد کی ترقی وابستہ ہے جن کے بغیر کوئی بھی اعتقادی یا عملی تکالیف کو انجام دینے کی قدرت نہیں رکھتا ہے ان علوم کا حاصل کرنا دین اسلام کی نظر میں معاشرہ کی ہر فرد کے لئے واجب عینی ہے۔ جس طرح اصول عقائد، واجبات و محرمات کی معرفت اور یا اسلام کے منافی یا موافق اقدار کا جاننا تمام لوگوں پر واجب ہے اور کسی ایک کے حاصل کر لینے سے دوسروں سے یہ تکلیف ساقط نہیں ہوتی۔

ب: وہ علوم جن کا حاصل کرنا واجب کفائی ہے۔

وہ علوم جن سے سماجی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں اور جن سے دنیاوی زندگی کی ترقی وابستہ ہے کہ جن کے بغیر انسانی معاشرہ اپنی زندگی کو آگے بڑھانے پر قادر نہیں ہے یا سخت مشکلات سے دو چار ہوتا ہے اور یا جن علوم کے بغیر سماج دشمن عناصر کے تخریبی حملوں کا دفاع ممکن نہیں ہے ایسے علوم وفنون کا حاصل کرنا ان افراد کے لئے واجب کفائی ہے جنکے لئے انکا سیکھنا ممکن ہے۔ لیکن اگر کچھ لوگ بقدر ضرورت ان علوم وفنون کے حصول پر کمر بستہ ہو جائیں تو دوسروں سے یہ ذمہ داری ساقط ہو جاتی ہے۔ لہذا متعدد علوم وفنون جو کہ

واجب کفائی ہیں وہ معاشرہ کی ضرورت کے تقاضوں کے مطابق رہیں گے مثلاً ایٹم شناسی اسوقت جبکہ اسلامی معاشرہ کو اس کی ضرورت نہ ہو واجب نہیں ہے لیکن جب اسلامی معاشرہ اور مسلمانوں کو دفاع کیلئے اس کی سخت ضرورت ہو تو آیت شریفہ (اور ان کے لئے جس قدر استطاعت رکھتے ہو قوت و طاقت کے اسباب فراہم کرو) کے تحت ایٹم شناسی واجب کفائی ہو جاتی ہے اور جب باصلاحیت افراد جو اس علم کے حاصل کرنے کے لئے مستعد ہیں وہ محدود ہوں تو یہ واجب کفائی انکے درمیان واجب عینی میں تبدیل ہو جائے گا۔

۲۔ مستحب تعلم:

وہ علوم وفنون جو فرد یا معاشرہ کی مادی یا معنوی بنیادوں کو تقویت پہنچاتے ہیں لیکن ان کے نہ ہونے سے انسان کی اساسی ضرورتوں کو کوئی نقصان بھی نہیں پہنچتا ان کا سیکھنا ممدوح اور مستحب ہے اور اگر کوئی ان علوم کو خدا کے لئے حاصل کرے تو خدا کے یہاں اجر وثواب کا مستحق بھی ہوگا یعنی سماجی ضروریات سے زیادہ علوم و فنون کا سیکھنا ممدوح تعلیمات میں شمار ہوتا ہے۔

۳۔ حرام تعلم:

جو علوم وفنون فساد اور تباہی پھیلاتے ہیں اور فرد یا سماج کیلئے ضرر رساں ہیں اسلام کی نظر میں ان کا سیکھنا حرام ہے جیسے علم سحر، کہانت، اور علم نجوم جو کہ گذشتہ زمانوں میں بہت زیادہ رائج تھے، اسی طرح وہ علوم بھی حرام ہیں جن کے ذریعہ اسلامی ثقافت پر حملہ ہوتا ہے یا معاشرہ میں فتنہ فساد رواج پاتا ہے یا بے شمار انسانوں کو موت کی نیند سلا دینے والے اسلحوں کی تعلیم بھی حرام ہے لیکن اگر صحیح مقاصد یا دفاع کی غرض سے سیکھے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۔ مکروہ تعلم:

وہ علوم وفنون جو فتنہ وفساد کا پیش خیمہ نہیں ہیں لیکن ان کے سیکھنے میں کوئی فائدہ بھی نہیں ہے جیسے علم انساب... کہ جن کا تذکرہ پانچویں فصل کے تیرھویں باب میں، مذکور احادیث میں ہو چکا ہے اگر مستقل طور پر اس کے سلسلے میں تحقیق کی جائے تو اس کا سیکھنا مباح ہوگا لیکن اس اعتبار سے کہ ان کے حاصل کرنے میں عمر ضائع ہوتی ہے اور انسان کو مقصد انسانیت سے دور کر دیتی ہیں لہذا ان علوم کا سیکھنا لغو، مذموم اور مکروہ ثابت ہوتا ہے اور آیت کریمہ (اور وہ لوگ جو لغویات سے اعراض کرتے ہیں) کے بموجب مسلمانوں کو ایسے علوم و فنون سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۵۔ مباح تعلم

وہ علوم وفنون جو معاشرہ میں کام آتے ہیں اگر انہیں قصد قربت اور خدمت معاشرہ کے خیال سے سیکھا جائے تو مستحب ہے اور اگر صرف زندگی گذارنے اور مادی فوائد کی خاطر سیکھا جائے تو مباح ہے لیکن اسلامی علوم کو اگر غیر الٰہی مقاصد کے تحت سیکھا جائے تو احادیث میں ان کی کافی مذمت کی گئی ہے۔